



Arooj Nawab Kiyani

# سیاہ تلیاں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔۔۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ اَحِبَاب۔۔۔۔۔

**ناولز کی دنیا** کے ناولز میں خوش آمدید۔۔۔۔۔

ناولز کی دنیا "ویب سائٹ / گروپ / پیج" دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کر سکتے ہیں۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہو سکا آپکی تحریر پوسٹ ہو جائے گی۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔۔

Email address :- [Novelskiduniya77@gmail.com](mailto:Novelskiduniya77@gmail.com)

Facebook page :- [Novels ki duniya](#)

( user name [@zoyatalib77](#) )

Facebook group :- [Novels ki duniya](#)

Instagram Page:- [Zoya Talib](#) (UserName: [Novelskiduniya77](#))

**Youtube Channel: Novels Ki Dunya (NKD) Official**

( پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو )

اور باقی کے رابطے کے لیے ہر پیج کے نیچے **Blue** الفاظ میں لکھے لفظ میں آپکو لنکس مل جائے گے ان سب کے۔۔

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کر لیں۔۔۔

شکریہ۔۔۔۔۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان اور بہت رحم کرنے والا ہے)

# سیاہ تلیاں

## از قلم: عروج نواب کیانی

### "باب اول"

حقیقت وہی جانے جو متجسس ہوئے

قرار وہی پائے جو مضطرب ہوئے

مٹ گئے وہ جو منکر ہوئے

جاویداں بنے وہ جو تشکر ہوئے

وہ بھٹک گئے جو تارک قرآں ہوئے

وہ سنور گئے جو تارک الدنیا ہوئے

پریزنٹ ڈے:

"سیاہ تتلیاں نحوست کی نشانی بری قسمت کی نشانی انہیں اللہ نے نحس بنایا ہے مار ڈالو انہیں۔۔۔۔۔ رکھو"

لوگوں کا ایک ہجوم اسکے پیچھے دوڑ رہا تھا۔ اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور ٹھوکر کھا کر گرمی تھی اٹھنا مشکل ہو رہا تھا ہجوم قریب آنے کو تھا۔

"بھاگو ان سے یہ تمہیں مار دیں گے یہ لوگ نا سمجھ ہیں تم انکی باتوں پہ دھیان مت دو بھاگو۔۔۔۔"

اسکی پشت سے آواز آئی تھی وہ دیکھ نہیں پائی تھی کون بول رہا تھا وہ اس ہجوم سے نظریں نہیں ہٹا پارہی تھی۔

"اللہ نے بنایا ہے مجھے منحوس سیاہ تتلی مجھے مرجانا چاہیے میں کب تک بھاگوں گی ان لوگوں سے۔۔۔۔۔"

وہ بے بس ہو کر بیٹھ چکی تھی۔

"غلط کہہ رہی ہو تم اپنے ساتھ ظلم مت کرو یہ لوگ غلط کہہ رہے ہیں بھاگو تم اٹھو بھاگو۔۔۔۔۔"

کوئی اسے مسلسل اٹھنے کا کہہ رہا تھا مگر وہ وہیں منجمد بیٹھی رہی ہجوم قریب آیا سب نے اس پر چڑھائی کردی ایک تیز دھار آلے سے اسکے سر پہ وار ہوا تھا۔۔۔۔۔

"آہ۔۔۔۔۔"

وہ درد سے چلائی تھی۔ اس نے چلا کر کہا خوف کے مارے اسکا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا کمرے میں ایک سکوت چھایا تھا ہوا کی شائیں شائیں کرتی آواز اور کمرے میں گھڑی کی ٹک ٹک کی آواز کے علاوہ خاموشی تھی۔ وہ اٹھ کر بیٹھ گئی وہ اپنے بستر پر موجود تھی اس نے خواب دیکھا تھا اور خواب میں سیاہ تتلیاں۔ اسے جلدی سے ان سیاہ تتلیوں کا خیال آیا جو اس نے اپنے گھر میں پال رکھی تھی لیکن

جیسے ہی موسم سرد ہونے لگا تھا ایک ایک کر کے وہ سب مر گئی تھیں لیکن ایک آخری تتلی ابھی بھی باقی تھی کیا وہ بھی؟ اسکا دل ڈوبا تھا وہ سوال جھٹک کر ننگے پاؤں کمرے سے باہر نکلی اسکے کمرے کا پچھلا دروازہ لان میں کھلتا تھا وہ دروازے سے باہر آئی اور ایک نیٹ سے بنے پنجرے میں گھس گئی یہ اسکا بٹر فلائی ہاؤس تھا جو اس نے اپنے لان میں تیار کر رکھا تھا اپنے موبائل کی لائٹ آن کر کے اس نے پودوں اور پھولوں پر گہری نظر ڈالی اور انہیں ٹٹولنے لگی بہت سے پودے چھانٹنے پر اسے ایک پتے کے اوپر سے سیاہ تتلی ملی لیکن وہ مر چکی تھی۔

"میری آخری تتلی بھی مر گئی۔" اس نے سوچا اور اداس ہو کر وہیں بیٹھے دل برا کرنے لگی۔

"اسمارہ کیا کر رہی ہو اس وقت یہاں؟ اندر آؤ جلدی کافی ٹھنڈ ہو رہی ہے" دادی نے اسکے کمرے سے اسے آواز دی تھی اور وہ اندر آگئی اکتوبر کا مہینہ شروع تھا لیکن رات کے وقت موسم سرد ہو جاتا تھا۔

"دادی آپ اس وقت؟" وہ مرجھائے چہرے کے ساتھ آتے ہوئے بولی

"تہجد کے لیے اٹھی تھی تمہارے کمرے کی لائٹ آن دیکھی تو آگئی جانتی تھی میں وہیں ان کیڑے مکوڑوں کی تحقیق میں لگی ہوگی۔ انہوں نے تو تمہیں پاگل کر دینا ہے۔۔۔" دادی کہتے ہوئے اسکے ساتھ اندر آئی۔

اسمارہ آکر اپنے سٹڈی ٹیبل پر بیٹھ گئی اور تتلی کو میز پر رکھ کر دیکھنے لگی۔ "دادی میری آخری تتلی بھی مر گئی۔" وہ رونے کو تھی۔

"اچھا ہوا مرگئی کتنی بار سمجھایا ہے یہ کالی تتلیاں نخس ہوتی ہیں جب سے گھر میں پالی تھی تم نے حالت دیکھو اپنی"

دادی نے اسکے سر پر چپٹ لگائی

"اب اٹھ گئی ہو تو وضو کر لو فجر کی نماز پڑھ کے سونا۔"

"میرا دل نہیں کر رہا دادی" وہ منہ بنا کر بولی

"استغفار کم عقل لڑکی دنیا کے ساتھ ساتھ اللہ سے بھی ہاتھ دھو بیٹھی ہو تم تو اللہ رحم کرے تم پر تو نہ جانے کیسا زمانہ آگیا ہے ٹھیک کہتی ہے صفا تمہیں سمجھانا ہمارے بس کا کام نہیں رہا۔۔۔" وہ یہ کہتے ہوئے باہر آگئی تھیں۔

"اللہ رحم ہی تو نہیں کرتا مجھ پر!"

اسما رہ اتنا سامنہ لے کر اپنی تتلی کا ماتم کرتی رہ گئی۔ لیمپ کی روشنی تلے مری تتلی رکھ کر میز پر سرٹکا کر وہ اس تتلی کو دیکھنے لگی۔

اس تتلی کو دیکھتے ماضی کی کچھ یادیں اس کی آنکھوں کے سامنے جھلملانے لگیں۔ "تتلی دیکھو میں تمہارے لیے کیا لایا ہوں؟" اسکے بابا احمد صاحب گھر میں داخل ہوتے ہی بولے تھے۔

"تتلیاں؟" اداس بیٹھی تتلی جو دوسرے بچوں کو کھیلتا دیکھ رہی تھی تتلیاں دیکھ کر دوڑی چلی آئی۔

"ارے احمد یہ سیاہ تتلیاں لے آئے تم فوراً آزاد کرو انہیں جانتے ہو کتنی نخس ہوتی ہیں کچھ عقل ہے میاں؟" اسکی دادی آتے ساتھ ہی دھاڑی تھیں۔

"اماں اب یہ نازک سی تتلیاں کیسے نحس ہو گئی " احمد نے ہاتھ باندھ لئے۔ "کالے رنگ کی ہر چیز بھاری ہوتی ہے یاد نہیں بچپن میں تمہیں ایک بار کالے کپڑے پہنا دیئے تھے کیسے ٹانگ ٹوٹی تھی تمہاری!"

دادی بہت سپر سٹیشن تھیں۔

"چلو اسمارہ اڑاؤ انکو۔"

اسمارہ نے جالی سے بنا باکس قابو کیا ہوا تھا نہ جانے وہ سیاہ تتلیاں اسے اپنے جیسی لگیں تھیں سیاہ رنگ بد صورتی کی علامت بد شگونی کی علامت اور اپنے رنگ کی وجہ سے دھتکاری ہوئی۔

احمد حسین اسمارہ کے والد انکو تتلیاں بہت پسند تھیں تین بڑی بیٹیوں کی پرورش کرتے انہیں احساس ہوا تھا کہ بیٹیاں بھی تو تتلیوں کی طرح ہی ہوتی ہیں خوبصورت نازک اور خوشیاں بانٹنے والی سو انہوں نے چوتھی بیٹی یعنی اسمارہ کا نام بڑا سوچ سمجھ کر رکھا اسمارہ خوبصورت تتلی۔ لیکن انکی یہ بیٹی خوبصورت تتلی یعنی اسمارہ بڑی بیٹیوں کی طرح خوبصورت پیدا نہیں ہوئی تھی بلکہ سانولے رنگ کے ساتھ پیدا ہوئی تھی ہمارے معاشرے میں لڑکی ہونا ہی بہت بڑا عذاب ہے اور اسکے ساتھ ایسی کوئی انفرادیت جو اسے لوگوں سے الگ کرے یہ لوگوں کو مشکل سے ہضم ہوتی ہے اسمارہ کو بھی یعنی تتلی کے جیسے اس کے والد نے اسکا نام بہت دل سے رکھا تھا اور وہ اسے اب بھی پیار سے تتلی کہتے ہیں باپ کے لیے اسکی بیٹی بد صورت کہاں ہوتی ہے سو وہ اپنی اس بیٹی سے سب سے زیادہ پیار کرتے تھے۔

"بابا میں انہیں اپنے گارڈن میں رکھوں گی میں نہیں اڑا سکتی ایسے۔۔۔" چار سال کی اسمارہ نے رونا شروع کر دیا

"بہت ہی ضدی اور ہٹ دھرم ہے یہ لڑکی مجال ہے جو کسی کی بات سن لے یہ سب تمہارے لاڈ کا نتیجہ ہے احمد!"

دادی غصہ ہو کے اندر چلی گئی اور باپ بیٹی دونوں گارڈن ایریا کی طرف۔

اسمارہ ماضی کی یادوں سے نکلی اور گھڑی پہ ٹائم دیکھا تو پانچ بجنے والے تھے اسکی آخری تتلی بھی اسے چھوڑ کے جا چکی تھی اسکا بٹر فلائی ہاؤس خالی ہو چکا تھا۔ کہتے ہیں ارد گرد کا ماحول تتلیوں پر بہت گہرا اثر کرتا ہے ہوا میں ذرا سی شدت یا موسم کی ذرا سی شدت انکے لئے خطرناک ہوتی ہے مگر اسمارہ نے ایک اور بات بھی نوٹ کی تھی انسان کی ذات بھی ان پر گہرا اثر کرتی تھی پہلے اسمارہ کا بٹر فلائی ہاؤس تتلیوں سے بھرا رہتا تھا وہ خوش تھی تو اسکے ساتھ تتلیاں بھی خوش تھیں لیکن جب سے یہ اندر سے مر گئی تھی اسکا بٹر فلائی ہاؤس بھی دم توڑنے لگا تھا۔ اسکا درد اس کے اپنوں سے زیادہ اسکی تتلیوں نے محسوس کیا تھا۔ اسمارہ اداس چہرہ لیے پھر سے اپنے بستر میں گھس گئی تھی۔ سونے کے لیے آنکھیں بند کیں تو اذان کی آواز کانوں میں گونجی اسکی آنکھیں کھلیں تھیں مگر دل نہیں وہ کروٹ بدل کر سو گئی تھی۔

اسمارہ کے والد احمد حسین ایک پڑھے لکھے انسان تھے یہاں کچھ خاص نوکری پیشہ نہ ملا تو انہوں نے بیرون ممالک میں قسمت آزمائی کی دہئی، بحرین، ملائیشیا کے بعد اب وہ پچھلے انیس بیس سالوں سے ساؤتھ کوریا میں مقیم ہیں وہاں انہوں نے ایک بیوہ سے شادی کر لی تھی وہ ضرورت مند تھی اسے

اپنے بزنس اور بچوں کو سنبھالنے کے لیے سہارے کی ضرورت تھی اور احمد حسین اسکے شوہر کے ریسٹورنٹ کے بزنس میں کافی عرصہ انکے ساتھ رہے تھے تو اس نے احمد حسین سے درخواست کی تھی کہ وہ ان سے شادی کر لیں اور ہمیشہ کے لیے انکے بزنس کو دیکھیں ورنہ اسکا دیور اس سے سارا کاروبار چھین لے گا۔ احمد حسین نے کافی سوچ بچار کے بعد اپنا بھی فائدہ دیکھا تھا تو راضی ہو گیا البتہ اس سے اسکی پہلی بیوی سے تعلقات تھوڑے خراب ہوئے تھے مگر وہ بھی پہلی بیوی کی بے جان ناراضگی کی وجہ سے ورنہ احمد حسین نے اپنی پہلی بیوی یا بیٹیوں کے پیار میں کوئی کمی نہیں چھوڑی تھی چھ ماہ بعد چکر لگا لیتے تھے فیملی کی ہر ضرورت ہر خواہش کو بخوبی پورا کرتے ہیں اور جب ضروریات کے ساتھ خواہشات بھی پوری ہو رہی ہوں تو اپنوں کی کمی ذرا کم ہی محسوس ہوتی ہے یہی صورتحال تھی احمد حسین کی فیملی کی بھی جسکی چار بیٹیاں ہیں سب سے بڑی عرشہ جسکی شادی دو سال پہلے ہو چکی تھی وہ کینیڈا میں مقیم تھی۔ وہ یہاں کبھی کبھار ہی آتی تھی۔ اس سے چھوٹی آنکھ تھی بہت خوبصورت اور نازک سی جس نے بمشکل بی اے کیا تھا اور اب گھر میں ہی ہوتی تھی بننا سنورنانت نئے کپڑے جوتے بس یہی اسکا مشغلہ تھا پھر امل جو تیسرے نمبر پہ آتی ہے امل احمد بی ایس سائیکولوجی کی سٹوڈنٹ تھی۔ اور ایک پرائیویٹ یونیورسٹی میں فائنل ایئر میں تھی۔

سب سے چھوٹی اسمارہ جو گلوں شکوں سے بھری ایک سانولی رنگت کی لڑکی ہے جسے معاشرے کے رویے نے بہت سخت دل بنا دیا ہے دوست تو آج تک کوئی نہیں بنا بہنوں سے بھی کٹ کے رہ گئی تھی اسکی سیاہ رنگت اسکے سنہری دماغ پہ بھاری پڑتی تھی ہمیشہ اپنا مذاق بنتے دیکھا تھا ابھی ایک دو سال پہلے کی بات ہے جب اسکی بڑی بہن کی شادی ہوئی ڈے لائٹ میں فنکشن تھا اسی حساب سے سب

نے ہلکے رنگوں کے کپڑے بنوائے تھا تھیم کے لحاظ سے اسکی بہنوں اور کزنز نے لیکن اسکی امی نے اسے منع کر دیا یہ کہہ کر کہ ہلکے رنگوں میں اسکا رنگ اور گاڑھا دکھے گا اور رشتہ دار طرح طرح کی باتیں کریں گے کون اسے منہ لگائے گا کون شادی کرے گا اس سے اور پھر اسے ڈارک رنگ کا جوڑا بنوا کر دیا جس کی وجہ سے وہ باقی سب سے الگ لگ رہی تھی اور شادی کے فوٹو شوٹ میں اسی وجہ سے اسکی گنی چنی تصویریں بنی تھی کہ یہ تھیم کے ساتھ میچ نہیں کر رہی۔

اس کے پاس کہنے کے لیے صرف شکوے شکایتیں اور سننے کے لئے طعنے اور مشورے تھے سانولی رنگت چہرے پہ اداسی ذہین ترین لیکن اپنوں سے کوسوں دور جسکا مقصد صرف ایک تھا بی ایس ذولوجی کے بعد لیسپیڈیارٹسٹ بننا یعنی تتلیوں اور موتھز کی پڑھائی کرنا ان پر ریسرچ کرنا۔ اسمارہ سب سے چھوٹی تھی مگر حالات نے اسے وقت سے پہلے بڑا کر دیا تھا جبکہ اہل گھر بھر کی لاڈلی اور چہیتی ہونے کے باعث سب سے چھوٹی لگتی تھی اور خود اسمارہ بھی اسے چھوٹی بہنوں کی طرح ٹریٹ کرتی تھی۔

بچپن سے اس نے اپنی سانولی رنگت کے باعث خود کو مذاق بنتے دیکھا تھا کوئی کالی کہہ کر بلاتا تو کوئی کلمو ہی اس کا دل بھی عام لوگوں جیسا تھا جسے تکلیف ہوتی تھی مگر کبھی کسی نے اسکی جگہ خود کو رکھ کر سوچا ہی نہیں تھا اسکے بابا اسے تتلی کہتے تھے وہ چھوٹی ہوتے پوچھتی کہ اسکے بابا نے اسکا یہ نام کیوں رکھا تتلیاں تو بہت خوبصورت ہوتی ہیں وہ تو خوبصورت نہیں ہے تو اسکے بابا کہتے کہ بیٹیاں تتلیاں ہی تو ہوتی ہیں جو ماں باپ کے آنگن کی خوبصورتی میں اضافہ کرتی ہیں ہلکی سی نرم گرم یا سرد رویے انکو ریزہ ریزہ کر دیتے ہیں جیسے تتلیوں کو ہلکی سی ٹھنڈی ہوا لگ جائے تو وہ زندہ نہیں رہ پاتی لیکن اسمارہ اس جواب سے مطمئن نہیں ہوتی تھی یہ بات اسکی دوسری بہنوں کے لیے تو کہی جاسکتی تھی وہ بہت

نازک اور خوبصورت تھیں مگر اسکے لئے؟؟؟ وہ چپ ہو جاتی لیکن ایک بار ایسا ہوا کہ اس نے بٹر فلائی ہاؤس کی خواہش ظاہر کی تو احمد حسین نے فوراً سے پہلے مان لی اور گارڈن ایریا میں بنوا کر دے دیا وہ اسکے لئے تتلیاں بھی لے کر آئے جن میں کچھ سیاہ رنگ کی تھی تو اسکی دادی اور ماں نے شور مچا دیا کہ یہ تو نحس ہوتی ہیں کالی تتلیاں موت کی علامت بری قسمت کی نشانی انہیں فوراً اڑا دو لیکن اسمارہ نے ایسا نہیں کیا کیونکہ آج اسے وہ سیاہ تتلیاں اپنے جیسے نظر آرہی تھیں جو اپنے رنگ کی وجہ سے دھتکاری جارہی تھی

"تم میرے جیسی ہی تو ہو دھتکاری ہوئی دلوں سے نکالی ہوئی سیاہ تتلیاں" اس نے پھولوں کے ارد گرد گھومتی بھاگتی دوڑتی تتلیوں کو دیکھ کر زیر لب کہا تھا۔

صفا بیگم اسمارہ کی امی تھیں وہ اسمارہ کو کچھ خاص پسند نہیں کرتی تھی پہلی وجہ تو یہ تھی کہ اسکی پیدائش کے بعد احمد حسین نے ایک بیوہ کورین عورت سے دوسری شادی کر لی تھی اور صفا بیگم اسکا ذمہ دار اسمارہ کو ٹھہراتی تھیں کہ چوتھی بیٹی اور وہ بھی ایسی تو یہ انکی بری قسمت کا باعث بنی نحس ثابت ہوئی محلے داروں اور رشتے داروں نے ہمیشہ کی طرح مختلف کہانیاں بنائی تھی کہ بیٹے کے لیے دوسری شادی کی کوئی کہتا دولت دیکھ کر بیوہ عورت سے شادی کر لی اور صفا بیگم کانوں کی کچی شوہر پر بھروسہ کرنے کے بجائے اسکی سائیڈ کی کہانی کی بجائے لوگوں کی باتوں کو دل پر لے کر بیٹھ گئی اور شوہر سے تعلقات خراب کر رکھے تھے۔ مرد جب دوسری شادی کرتا ہے تو سب یہ بھول جاتے ہیں کہ وہ انسان بھی ہے اسکے دل میں بھی کسی کے لیے ہمدردی ہو سکتی ہے کسی کی مدد کا جذبہ پیدا ہو سکتا ہے بس معاشرہ اسے مرد سمجھ کر کہہ دیتا ہے کہ مرد تھا دوسری شادی کی خواہش ہوئی یا پہلی بیوی

سے تنگ آیا تو دوسری شادی کر لی۔ صفا بیگم آس پاس کی خواتین کی باتوں اور رائے کو بہت غور سے سنتی اور ان باتوں کو ٹھیک بھی سمجھ لیتی اور لوگ احمد حسین نے جو کیا اس کو بھول کر اب اسمارہ کے لیے فکر مند تھے کہ اس بچاری کا کیا بنے گا شکل تو ویسے نہیں دی اللہ نے عادتیں بھی ایسی ہیں کسی سے ملتی نہیں بات نہیں کرتی وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ اسمارہ کو ایسا بنانے میں انہی لوگوں کا ہاتھ تھا۔

صفا بیگم لوگوں کے ڈر سے بیٹیوں کو بس تاکیدیں کرتی یہ کرو وہ کرو ایسا نہ کرو ویسا نہ کرو ورنہ محلے میں باتیں بنیں گی یہ سب باتیں وہ کرتی تھی اور بیٹیوں کے معاملے میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں برتی تھی انہوں نے کبھی کسی بیٹی کو کہیں آنا جانا ہو کوئی کام ہو ساتھ جاتی تھی البتہ اسمارہ کا معاملہ اور تھا وہ اس پر توجہ ذرا کم دیتی تھی لیکن اسمارہ کی دادی وہ پوتیوں میں کوئی فرق نہیں کرتی تھی بلکہ اسمارہ اور امل سے وہ سب سے زیادہ پیار کرتی تھیں اور ہمیشہ اسمارہ کے لیے فکر مند رہتی تھیں۔

## فلش بیک۔

"شخصیت کیا ہے؟"

آپ کی شخصیت اس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ جب آپ دنیا کے ساتھ تعامل کرتے ہیں تو آپ کیسے سوچتے، محسوس کرتے اور برتاؤ کرتے ہیں۔

زندگی کے بارے میں آپ کا انوکھا انداز ایک کافی مستقل نمونہ بناتا ہے جو دوسروں کے لیے قابل شناخت ہوتا ہے وہ آپ کو اس نمونے کی بنیاد پر جانچتے اور آپ کے بارے میں تصور قائم کرتے ہیں۔"

بھاری آواز، نرم لہجہ، متناسب جسم جس پر گرے رنگ کی شرٹ پہنے ایک لڑکا سامنے بیٹھے سٹوڈنٹس کو بریفنگ دے رہا تھا۔

"آپ نے کسی کو آپ کے بارے میں کہتے سنا ہوگا کہ وہ "بہت خاموش" یا "گفتگو کرنے والا" ہے، شاید، یا یہ کہے کہ آپ "پرجوش" یا "پرسکون" ہیں۔ وہ بیان کر رہے ہیں کہ وہ آپ کی شخصیت کو کیسے سمجھتے ہیں — آپ کے مخصوص برتاؤ اور اعمال کو دیکھتے ہوئے۔ جسکی بنیاد پر وہ آپ سے تعلق قائم کرتے ہیں یا آپ سے دوری اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

شخصیت سوچ اور رویے دونوں کو متاثر کرتی ہے۔ کچھ لوگ فرض شناس ہوتے ہیں، اس لیے وہ زندگی میں اپنی ذمہ داریوں کو سنجیدگی سے لیتے ہیں، اور ہمیشہ تیار اور وقت پر دکھائی دیتے ہیں۔ دوسرے زیادہ بے ساختہ اور "بھاؤ کے ساتھ جانے" کو تیار ہیں۔ وہ زندگی کے بارے میں ایک لاپرواہ نقطہ نظر رکھتے ہیں، لیکن بعض اوقات اس میں غیر ضروری خطرات مول لینا یا ذمہ داریوں کو نظر انداز کرنا شامل ہوتا ہے۔"

کلاس میں گہری خاموشی تھی سب سٹوڈنٹس جیسے اسکی باتوں اور اسکی شخصیت میں محو تھے۔

"شخصیت آپ کی سماجی زندگی پر بھی نمایاں اثر ڈال سکتی ہے۔ آپ شاید کچھ ایسے لوگوں کو جانتے ہیں جو ضدی یا جھگڑالو ہیں، جس قسم سے آپ بچ سکتے ہیں کیونکہ وہ آپ کو ہمیشہ یہ محسوس کرتے ہیں کہ آپ انڈے کے چھلکوں پر چل رہے ہیں۔ پھر ایسے لوگ ہیں جو بالکل برعکس ہیں۔ وہ صبر کرنے والے، سمجھنے والے، اور مدد کے لیے بے تاب ہیں — جن لوگوں سے مدد کے لیے آپ رجوع کرتے ہیں۔

اس بارے میں سوچیں کہ آپ کی اپنی شخصیت آپ کے سماجی تعلقات میں کیسے کردار ادا کرتی ہے۔ کیا آپ کسی اجنبی کے ساتھ بات چیت کرنے والے شخص کی قسم ہیں؟ یا کیا آپ تعاملات کے لیے زیادہ غیر فعال انداز اختیار کرتے ہیں؟ اس جواب کے آپ کی مجموعی صحت کے لیے وسیع مضمرات ہو سکتے ہیں۔

شخصیت کے آپ کی زندگی، دماغی صحت اور رشتوں کو متاثر کرنے کے بہت سے مختلف طریقوں کو سمجھنے کے لیے، شخصیت کی اقسام اور شخصیت کے خصائص کے درمیان فرق جاننا مفید ہے۔ میں امید کرتا ہوں آپ کو میری پریزنٹیشن سے شخصیت کے تعارف میں مدد ملی ہوگی تھینک یو!"

اس نے دیئے گئے ٹاپک پر اپنا جواب دیا تھا اور پوری کلاس میں ہمیشہ اسی کا جواب منطقی تصور کیا جاتا تھا اسکے بعد کسی اور سٹوڈنٹ کے جواب دینے کی گنجائش باقی نہیں رہتی تھی۔ پیچھے کھڑے پروفیسر کم kim پاس آئے اور اسکا کندھا تھپکایا۔ وہ سائیکالوجی میں پی ایچ ڈی کا سٹوڈنٹ تھا اور پروفیسر کم کے ساتھ ریسرچ ورک کرتا تھا تو پروفیسر کم اسکوبی ایس اور ایم ایس لیول کی کلاسز میں بریفنگ کے لیے بلاتے تھے کلاس کا وقت ختم ہو چکا تھا اور وہ کلاس روم سے جلدی نکلا۔ سیول نیشنل یونیورسٹی کی بلڈنگ نمبر 16 جو سوشل سائنسز کی بلڈنگ تھی اور اس یونیورسٹی کا سب سے بڑی اور مشہور ڈیپارٹمنٹ بھی یونیورسٹی کے باقی بلڈنگز کی نسبت یہاں سٹوڈنٹس کا رش بہت زیادہ ہوتا تھا اور دنیا بھر سے سٹوڈنٹس یہاں سوشل سائنسز کی تعلیم کے لئے بہت زیادہ آتے تھے بلڈنگ کا سامنے والا حصہ گول تھا جو شیشے سے بنا تھا وہ بلڈنگ سے باہر نکلا اور انہی شیشوں کے سامنے کھڑا ہو کر بال سیٹ

کرنے لگا سٹوڈنٹس کے رش سے گزرتا 'جے ہان' مین گیٹ کی طرف بڑھ رہا تھا وہاں سے مین گیٹ تک جاتے پانچ منٹ لگتے تھے وہ بھاگتے ہوئے یونیورسٹی گیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔

ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی وہ گرے رنگ کی شرٹ پہ کالے رنگ کی سویٹر پہنے باقیوں سے بہت الگ لگ رہا تھا ان دنوں یہاں یہ فیشن عام نہیں تھا وہ کافی اولڈ سکول لگ رہا تھا چہرے پہ مسکراہٹ سجائے کندھے پہ بیگ لٹکائے وہ اندر ہی اندر شرماتا ہوا سیول نیشنل یونیورسٹی کے مین گیٹ کی جانب بڑھ رہا تھا گزرتے گزرتے لڑکیاں اسے ہاتھ ہلا کر ہائے ہیلو کرتی تو وہ مسکراتے ہوئے تھوڑا سا جھک جاتا اور پھر آگے چل دیتا یونیورسٹی میں وہ فلاور بوائے کے نام سے مشہور تھا کیونکہ وہ اکثر یونیورسٹی آتا تو اسکے ہاتھ میں ایک پھول ہوتا تھا جو اسکی منزل تک پہنچنے سے پہلے ہی لڑکیوں کے ہاتھوں اچک لیا جاتا تھا اور وہ نرم دل انسان کچھ کہے بنا مسکراتا رہ جاتا۔ ہر ایک کا دل عزیز ہر ایک کا پسندیدہ جے ہان! وہ بہت نرم دل اور بہت رحم دل تھا۔

وہ سب سے تھوڑا مختلف تھا

کچھ کرنے سے زیادہ ہو جانے کا

حاصل کرنے سے زیادہ مل جانے کا

سمجھنے سے زیادہ سمجھ آ جانے کا

یاد رکھنے سے زیادہ یاد رہ جانے کا

اور۔۔

خیال کرنے سے زیادہ خیال رکھنے کا

! قائل تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!

اسکے ساتھ سائیکولوجی کا بہترین سٹوڈنٹ جسکی وجہ سے لوگوں کے جذبات کو اچھے سے سمجھنا شروع ہو گیا تھا یونیورسٹی میں کسی کا کوئی مسئلہ ہوتا کسی کو کوئی مدد درکار ہوتی تو وہ سب سے پہلے حاضر ہوتا کسی لڑکی کی آنکھ میں آنسو دیکھتا تو اسے ہنسانے کے لیے طرح طرح کے کرتب کرنے لگتا لیکن وہیں اگر محفل سنجیدہ ہوتی ایسی سنجیدگی دکھاتا کہ خود حیران رہ جاتا۔ بارہ کی بریک جو ایک گھنٹے کے لیے ہوتی تھی اس میں سارے سٹوڈنٹس اپنی ڈور میٹری یا باہر کے کیفے وغیرہ میں چلے جاتے تھے لیکن یہ فلاور بوائے روز دس منٹ پہلے تکنونی شکل میں بنی سیول نیشنل یونیورسٹی کی انٹرنس پہ کھڑا ہو جاتا جہاں سے سیول یونی کی شٹل بس سٹوڈنٹس کو پک اور ڈراپ کرتی تھی وہ وہاں پہنچتا اور نظریں یونیورسٹی کی طرف ٹکائے رکھتا جہاں سے سیاہ رنگ کے عبایا اور حجاب میں اوپر سے نیچے ڈھکی ماہا طیب نکلتی تھی جسے وہ پچھلے دو سال سے ایسے ہی دیکھتا تھا اسے وہ عام لوگوں سے بہت منفرد نظر آتی تھی اس نے ایسی لڑکی کبھی نہیں دیکھی تھی وہ اسے مون کہتا تھا کیونکہ اسکا چہرہ سیاہ عبایا میں بالکل کالے آسمان میں کسی چاند کی طرح چمکتا تھا جانے کیوں یہ نام اسکے ذہن میں آیا تھا مگر اسے لگتا تھا مون بھی تو کبھی کسی کی دسترس میں نہیں آتا وہ جب اسے دیکھتا تو بس دیکھتا رہ جاتا۔ دو سال پہلے اس نے ماہا طیب کو اپروچ کیا تو اسے معلوم ہوا وہ بہت سختی سے دین کو فالو کرنے والی لڑکی ہے اسکی دوستی کی درخواست اس نے فوراً ہی ریجیکٹ کر دی جے ہان کو بہت عجیب لگا تھا کہ ایسا بھی کونسا سخت دین ہے جو دوسروں سے بات کرنے سے بھی منع کر دیتا ہے لیکن یہی تجسس اسے اسلام کی طرف اٹریکٹ

کرنے لگا۔ جے ہان ابھی بھی دور کھڑا ماہا طیب کو دیکھ رہا تھا جو مین گیٹ کے پیچھے انتظار گاہ میں لگے ایک بینچ کے ساتھ کھڑی ہاتھ میں ٹرانسپیرنٹ چھتری اٹھائے بس کا انتظار کر رہی تھی۔ بارش کی وجہ سے پوری یونیورسٹی جیسے دھل گئی تھی اور ہر منظر نکھرا نکھرا نظر آتا تھا اور اس نکھرے منظر کے سامنے کھڑی ماہا طیب۔۔۔

ماہا طیب کے بارے میں مشہور تھا کہ جب سے وہ اس یونیورسٹی میں آئی تھی اسکی ایک ہی دوست تھی دونوں انڈین تھی اسکی دوست پھر بھی سوشل تھی لیکن وہ نہ تو کسی سے بات کرتی اور نہ اپنے بارے میں بتاتی تھی۔ اور خاص طور پر لڑکوں سے تو بالکل بات نہیں کرتی تھی اسکی دوست عائشہ نے بتایا تھا کہ وہ پردہ کرتی ہے اور بنا عذر کے کسی سے بات نہیں کرتی جے ہان بھی اسی لیے ہچکچاہٹ محسوس کرتا تھا اور وہ یہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ اس پر کوئی برا تاثر ڈالے کیونکہ وہ دل سے اسے بہت پسند کرتا تھا اور اسکو جاننے کے لیے بہت متجسس تھا کیونکہ وہ اسے باقی سب سے بہت الگ اور مختلف لگتی تھی ماہا طیب بہت خوبصورت تھی جس پر حجاب چار چاند لگا دیتا تھا۔ اور اس پر اسکی یہ پراسرار شخصیت جے ہان کو مزید اسکی طرف مائل کرتی تھی۔ کیونکہ وہ سائنکولوجی کا سٹوڈنٹ تھا اور بہت سے سوال تھے جو اسے مضطرب کیے رکھتے تھے۔ جے ہان نے دو سال پہلے جو بات کرنے کی ناکام کوشش کی تھی اسکے بعد اس نے کبھی ماہا طیب سے بات نہیں کی تھی وہ ماہا طیب جیسا چاہتی تھی ویسا بننے کی کوشش میں لگا تھا وہ آج پھر سے کسی اچھے وقت کا کہہ کر وہاں سے نکل آیا اور دل ہی دل میں خود پر ہنس بھی دیا کہ ایک لڑکی سے بات کرتے ہوئے وہ پچھلے دو سال سے بس سوچے جا رہا ہے۔ کچھ ہی دیر میں اسکی بس آگئی تو وہ بس میں بیٹھ کر وہاں سے آگئی تھی اور جے ہان بھی واک کرتا ہوا آگے بڑھا۔

جے ہاں ایک INFJ تھا یہ شخصیت کی ایک قسم ہے، جسے "The Counselor" کے نام سے جانا جاتا ہے۔ INFJ مردوں میں پائی جانے والی پوری آبادی میں نایاب ترین شخصیت کی قسم ہے، جو صرف 2% آبادی میں پائی جاتی ہے یہ مردوں میں نایاب ترین شخصیت کی قسم ہے۔ INFJ کا مطلب ہے Introversion, Intuition, Feeling, Judging. یہ انوکھا امتزاج زیادہ تر لوگوں میں تلاش کرنا مشکل ہے اور وہ بھی مردوں میں کیونکہ عام طور پر مرد زیادہ حساس، جذباتی، انٹیوٹو، اور انٹروورٹ نہیں ہوتے وہ جارحانہ انداز کے حامل ہوتے جذبات چھپا کر نہیں رکھتے انٹیوشن سے زیادہ پریکٹیکل ہونے پہ بھروسہ کرتے ہیں اسی لیے یہ قسم مردوں میں نایاب ہوتی ہے۔ INFJ شخصیت کی قسم ان کی سالمیت کے گہرے احساس اور ان کی فطری بصیرت سے نمایاں ہوتی ہے۔

INFJs دوسروں کے جذبات اور محرکات کی ترجمانی کرنے میں ماہر ہوتے ہیں اور وہ اپنے آس پاس کے لوگوں کی مدد کے لیے سخت محنت کرتے ہیں۔ وہ اپنے جذبات اور احساسات کو نظر انداز کر کے دوسروں کے لیے باعث مسرت بننے کی کوشش کرتے ہیں شخصیت کی یہ قسم مثالی ہوتی ہے اور لوگوں کے ساتھ گہرے، بامعنی روابط تلاش کرتی ہے۔ وہ اکثر خاموش اور نرم مزاج کے طور پر آسکتے ہیں۔ تاہم صورت حال واضح نہیں اگرچہ INFJs کو عام طور پر نایاب ترین شخصیت سمجھا جاتا ہے، لیکن ذہن میں رکھنے کے لیے کچھ اور عوامل بھی ہیں۔ شخصیت کی قسمیں جغرافیائی طور پر مختلف ہو سکتی ہیں کچھ شخصیت کے ساتھ ملک، علاقے یا ماحول کے لحاظ سے زیادہ کثرت سے اور زیادہ شاذ و نادر ہی پائے جاتے ہیں۔ جیسے کہ مغربی ممالک میں اس قسم کو نسوانی خصلتوں کے طور پر جانتے ہیں مگر ایشین ممالک جاپان اور کوریا جیسے ممالک میں یہ خصلتیں مرد INFJs جو باقاعدہ مردانہ شخصیت کے

حامل ہوتے ہیں ان میں بھی پائی جاتی ہیں۔ مردوں اور عورتوں کے لیے نایاب شخصیت کی قسم کے درمیان بھی کچھ فرق ہیں۔ عورتوں کے لیے INFJ ہونا حیرت کی بات نہیں کیونکہ ان میں یہ خصائص فطری طور پر موجود ہوتے ہیں ج۔ MBTI ٹیسٹ جو کہ شخصیت کا ٹیسٹ ہوتا ہے اس میں جے۔ ہان کو اپنے INFJ ہونے کا پتہ چلا تھا اسی لیے وہ سافٹ بوائے کہلاتا تھا کیونکہ باقی لڑکوں کے مقابلے اسکی پرسنلٹی بہت الگ تھی۔ وہ کسی کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا تھا اور ہر ممکن مدد کرنے کی کوشش کرتا وہ اپنے لاکھ دکھ درد چھپا لیتا تھا مگر دوسروں کو دکھی دیکھنا اسکے بس کی بات نہیں تھی۔

جے ہان جب آٹھ سال کا تھا تو اسکے باپ کی ڈیٹھ ہو گئی تھی اور اسکی ماں نے ایک پاکستانی سے شادی کر لی تھی۔ شادی کے لیے اسکی ماں مسلمان بھی ہوئی تھی لیکن اس پر کسی نے مذہب کی تبدیلی کے لیے زور نہیں ڈالا تھا اسکی بڑی بہن بھی تھی سو من جس وقت اسکی ماں نے دوسری شادی کی اسکی بہن کی عمر دس سال تھی اسکی بہن بہت بیمار رہتی تھی اور جے ہان بھی اس وقت سات آٹھ سال کا تھا لیکن جے ہان شروع سے اپنی ماں سے دور ہو گیا تھا وہ اپنی ماں کو کسی دوسرے مرد کے ساتھ دیکھ کر برداشت نہیں کر پاتا تھا وہ اپنی نانی کے پاس چلا گیا تھا اور یونیورسٹی لیول تک وہ انہی کے ساتھ تھا مگر پھر انکی وفات کے بعد اب جے ہان اکیلا تھا۔ اسکے دوسرے باپ نے اسے اپنے ساتھ رہنے کے لیے بارہا کہا تھا مگر وہ اپنی ماں کو کسی اور مرد کے ساتھ نہیں دیکھ سکتا تھا سو وہ اکیلا رہا۔ شاید اسی نے اسے حساس بنا دیا تھا۔ البتہ اسکی بہن ماں اور سوتیلے باپ کے ساتھ بہت خوش تھی وہ بھی مسلمان ہو چکی تھی جس پر جے ہان کو اکثر فکر ہوتی کہ کہیں اسکے دوسرے باپ نے اس پر زبردستی تو نہیں کی کہ وہ مسلمان ہو اور حجاب کرے جس پر اسکی بہن سو من اسے ہمیشہ غلط قرار دیتی تھی اور وہ بتاتی

تھی وہ کتنی خوش اور مطمئن ہے۔ ماہا طیب کو دیکھنے کے بعد وہ کئی اور الجھنوں کا شکار ہوا تھا مگر کہیں نا کہیں وہ اپنے سوتیلے باپ یعنی احمد حسین اور باقی لوگوں کے قریب بھی ہوا تھا۔

پریزنٹ ڈے۔

"اسلام علیکم بابا!" اٹھتے ساتھ ہی وہ پہلا کام یہی کرتی تھی واٹس ایپ پہ وڈیو کال صبح کے سات بجے تھے اس وقت سیول میں دن کے گیارہ بجے تھے اور اس وقت اسکے بابا گھر میں ہی موجود ہوتے تھے۔

"وعلیکم اسلام میری تتلی کیسی ہے؟" وہ خوشی سے بولے۔

"اداس۔۔۔۔۔" یہ کہہ کر وہ کچھ لمحے رکی تھی۔

"آپکو پتہ ہے میری آخری تتلی بھی کل رات مر گئی میرا بڑفلائی ہاؤس پورا خالی پڑا ہے سنسان ویران بالکل میری زندگی کی طرح!" وہ شکایتی انداز میں بولی۔

"تتلی! تم جانتی ہو تم ایسی باتیں کرتی ہو تو مجھے کتنی تکلیف ہوتی ہے۔" احمد حسین کمرے میں گھومتے اپنی تیاری کرتے ہوئے بات کر رہے تھے۔

"لیکن آپ جانتے ہیں تتلیوں کو دیکھ کر میں پرسکون ہو جاتی تھی مگر اب وہ سکون کا واحد ذریعہ بھی چھن گیا ہے۔"

وہ بہت دکھی تھی۔

"تتلی بیٹا کب تک ایسے زندگی سے ناراض رہو گی؟ جانتی ہو کتنا دکھ ہوتا ہے تمہیں ایسے دیکھ کے؟ کب تک ایسے خود پہ ظلم کرو گی میں خود کو بہت بے بس محسوس کرتا ہوں کہ میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکا ایک باپ ہو کے میں تمہیں گھٹتے ہوئے دیکھ رہا ہوں اور میں کچھ نہیں کر پا رہا۔" احمد حسین کرسی پر بیٹھے تھے انکی آواز میں درد تھا اور آنسو بمشکل آنکھوں میں رکے تھے۔

"بابا میں آپکو اپنی تتلی کے مرنے کا بتا رہی ہوں آپ اپنی تتلی کا ماتم منانے لگ گئے۔" وہ مسکرا دی۔  
"تم کیوں ایسی ہو گئی ہو تتلی؟ پہلے تو ایسی نہیں تھی لوگوں کے رویے کے باوجود سب نظر انداز کر دیتی تھی تم۔۔"

"تب لوگ صرف میری ظاہری بد صورتی کا مذاق اڑاتے تھے بابا لیکن جب سے میری ذات میری روح کا مذاق بنا ہے اس نے مجھے توڑ دیا ہے روح تو سبکی ایک جیسی ہوتی ہے نا وہ تو بد صورت نہیں ہوتی پھر میرا ظاہر باطن کیسے بد صورت ہوا؟" وہ جذبات سے خالی آنکھیں لیے سوال کر رہی تھی۔

وہ ایسی ہی تھی نہ اونچے خواب دیکھتی

نہ خوشیوں کی تمنار کھتی

نہ محبت کی پیاس رکھتی

نہ جھوٹی تسلی دل کے پاس رکھتی

نہ وقت کے بدل جانے کی آس رکھتی

نہ درد کے مٹ جانے کے خواب دیکھتی

نہ روشنیوں کے دیے کی راہ تکتی

وہ ایک ایسی لڑکی تھی

وہ واقف تھی یہ سب نہ میرے پاس ہے اور نہ مجھے راس ہے

پر پھر بھی خود کو مٹانے کی جرت رکھتی تھی کسی کی آس رہ جانے کی خاطر

کسی کو راہ دکھانے کی خاطر

"تتلی تم میرے پاس آجاؤ بیٹا ضد چھوڑ دو وہ لوگ تمہیں ذہنی مریض بنادیں گے یہاں آؤ تم میرے پاس یہاں تمہاری ضرورت ہے وہاں کسی کو تمہاری ضرورت نہیں۔۔۔ یہاں تمہاری بہن ہے ماں ہے انکو تمہاری اور تمہیں انکی ضرورت ہے۔۔۔ احمد حسین نے جیسے التجا کی۔

"وہاں میری کیا ضرورت ہے بابا؟ وہاں بھی تو ایسے ہی لوگ ہونگے بابا۔۔۔ اور یہاں میری ماں ہے بہنیں ہیں دادی ہیں وہاں کون ہے؟" وہ جذبات سے خالی بس لفظ ادا کر رہی تھی۔

"یہاں میں ہوں اور تمہاری فکر کرنے والے لوگ۔۔۔ جانتی ہو تمہاری سگی ماں اور بہنوں سے زیادہ یہ لوگ تمہارا پوچھتے ہیں مجھ سے فکر کرتے ہیں تمہاری۔۔۔"

"آپ نے بتایا ہو گا میں کتنی مظلوم اور بچاری ہوں۔۔۔" اسمارہ طنزیہ انداز میں بولی۔

"نہیں کیونکہ وہ مجھے تڑپتا ہوا دیکھتے ہیں تمہارے لیے اس لیے فکر مند ہوتے ہیں۔۔۔"

"بابا آپ جانتے ہیں میں وہاں کبھی نہیں آؤں گی بار بار کیوں منتیں کرتے ہیں آپ میری؟ اور آپ کیوں نہیں آجاتے یہاں میرے پاس؟؟ بیس سال ہو گئے آپکو وہاں۔۔۔" اسمارہ نے چڑ کر کہا۔

"تم جانتی ہو تتلی سیول نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔ کتنی مجبوریاں ہیں میری۔۔۔" احمد حسین ہمیشہ یہی کہتے مگر کوئی انکا یقین کرے تب نا۔۔۔

"بابا صاف صاف کہیں سیول سے اور سیول والوں سے آپکو ہم سے زیادہ محبت ہے۔۔۔"

وہ جانتی تھی دنیا میں سب سے زیادہ پیار اسکے بابا اسی سے کرتے تھے لیکن اسے اپنے بابا کی محبت میں کوئی رقیب اگر نظر آتا تھا تو وہ تھا سیول۔۔۔ اسکے بابا اس سے محبت کرتے تھے لیکن وہ سیول کو بھی چھوڑنے کے قائل نہیں تھے اور انہوں نے ہمیشہ اسمارہ اور سیول میں سے سیول کو ہی چنا تھا اس لیے اسمارہ سیول سے جیسے چڑتی تھی۔

"تم خود بھی تو نہیں نکل رہی ماضی سے ہمت کرو اللہ پہ بھروسہ رکھو اللہ سب بہتر کرے گا" احمد حسین نے ہمت جمع کر کے کہا۔

"اللہ کہاں بہتر کرتا ہے میرے لیے؟ اللہ نے ہی تو مجھے بد صورت بنایا ہے اسی نے میری قسمت میں زلیل ہونا لکھ دیا ہے تو اب اسکے آگے کسی کا ذور تھوڑی چلتا ہے۔" اسمارہ نے استہزایہ انداز میں کہا۔

"ایسی باتیں مت کیا کرو تتلی کسی دن میرا دل خوف کے مارے بند ہو جائے گا کہ میری بیٹی اللہ سے ناراض ہے نعوذ باللہ!" احمد حسین تڑپ کر رہ گئے تھے۔

"آہم آہم!"

احمد کی پشت سے کسی کے گلہ صاف کرنے کی آواز آئی تھی۔ احمد حسین نے گردن گھما کر دیکھا سامنے ایک نوجوان کھڑا تھا گھنے بال جو ماتھے تک پڑے تھے ہاتھ میں اٹھائی جیکٹ سفید رنگ کی شرٹ اور بلیک جینز پہنے مضبوط جسامت والا ایک لڑکا کھڑا تھا۔ احمد نے اسمارہ کو اللہ حافظ کہہ کر فون رکھا۔

"سلام احمد صاحب"۔ اس نے اپنی بھاری آواز میں کہا احمد حسین نے پہچاننے کی کوشش کی۔

"وعلیکم السلام ارے جے ینگ بیٹا تم ارے ماشاء اللہ ماشاء اللہ تم کب آئے امیریکا سے؟ آؤ بیٹھو۔" وہ ایک دم سے بہت خوش ہو گئے تھے۔

"دو دن پہلے ہی آیا ہوں آپ سنائیں ٹھیک ہیں؟" وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

"تمہاری اردو تو بڑی صاف ہو گئی بھئی بالکل نہیں لگ رہا ایک کہ ایک کورین لڑکا بول رہا ہے بہت عمدہ! کتنے بدل گئے ہو ایک ہی سال میں ہاں؟" وہ اسے اوپر سے نیچے دیکھتے ہوئے تبصرہ کرنے لگے۔

"میں تو کافی بدل گیا ہوں لیکن آپکی بیٹی ابھی تک ویسی ہی ہے بالکل نہیں بدلی۔" وہ انکی باتیں سن چکا تھا۔

"جانتے جو اسکے ساتھ ہوا وہ اس دن کے واقعے سے نکل ہی نہیں رہی۔"

احمد کی خوشی غائب ہو چکی تھی اور وہ اس وقت ایک پریشان باپ جو اپنی بیٹی کو خوش دیکھنا چاہتا ہے وہ بن چکا تھا۔

اسمارہ اپنے کمرے سے نکلی اور باہر کی طرف چل دی۔

"رکو اسمارہ امل بھی جائے گی تمہارے ساتھ اسکی دین آج نہیں آئے گی" اسکی امی کچن سے نکلی۔

گھر میں ایک گاڑی موجود تھی جو ضرورت پڑنے پر اسمارہ یا آئلہ ڈرائیو کرتی تھیں امل یا آئلہ کو اکیلے جانے کی اجازت بھی نہیں تھی البتہ اسمارہ یونیورسٹی اسی گاڑی میں جاتی تھی وہ دین یا بس میں جا کر روز اپنے بارے میں نئے نئے القابات مزید نہیں سننا چاہتی تھی۔

"اف اسمارہ ڈھنگ سے تیار تو ہو جایا کرو امی دیکھیں تو کیسی حالت میں جا رہی ہے یونیورسٹی کیا کہتے ہوں گے سب۔۔" آئلہ اپنے کمرے سے نکل کر کچن کی طرف بڑھی تھی۔ اسمارہ نے ایک نظر خود پہ ڈالی اس نے گہرے سبز رنگ کا کو آرڈ سیٹ پہن رکھا تھا۔

"آج دیکھا تم نے؟ یہ تو روز یہی پہن کے جاتی ہے۔" امل ناشتہ کرتے بولی تھی۔

"اسکی الماری میں سارے کو آرڈ سیٹز ہی ہیں اسی لیے تو میں اس سے پہننے کے لئے کچھ مانگتی نہیں" وہ آئلہ کو مزید معلومات دے رہی تھی

"ایسا کیوں؟" آئلہ نے اسمارہ کو دیکھا۔

"اچھے لگتے ہیں مجھے کمفرٹبل ہوتے ہیں" اسمارہ بس اتنا ہی کہہ سکی۔

"رہنے دو تم دونوں اس نے فیشن کر کے کیا ہی کرنا ہے ناشتہ کرو تم امل۔ تم کرو گی؟" وہ اسمارہ کی طرف متوجہ ہوئی۔

"نہیں۔۔۔" اس نے گردن ہلائی۔

"ہاں بھی تم تو باہر کا کھاؤ گی کچھ عادت جو ڈالی ہوئی ہے گھر کا تو ہضم نہیں ہوتا تمہیں!"

صفا بیگم اس پر ہمیشہ تپی رہتی تھی۔ اسمارہ گھر سے ناشتہ نہیں کرتی تھی کیونکہ وہ صبح صبح اٹھ کر اپنی ماں کا موڈ خراب نہیں کرنا چاہتی تھی وہ جانتی تھی اسے دیکھتے ہی انکا پارہ ہائی ہو جاتا ہے اسی لیے چپ چاپ نکل جاتی تھی۔

"کیا صفا ہر وقت اسکے پیچھے پڑی رہتی ہو؟" دادی بھی آگئی تھی۔

"اماں آپ اسے نہیں سمجھاتی دیکھیں تو کیا حالت ہے اسکی کپڑوں کو تو چھوڑیں چہرہ دیکھیں اسکا بات یہ نہیں کرتی کسی سے ہر وقت سوگ منا رہی ہوتی ہے پتہ نہیں کس بات کا؟ کیا ہم نے کوئی کمی چھوڑی ہے یا ہمارا قصور ہے یہ دوسری بہنوں کی طرح خوبصورت نہیں لوگ اس پر آوازیں کتے ہیں مزاق اڑاتے ہیں؟؟؟ خود اس نے اپنے اپنے آپ کو سب سے دور کیا ہوا ہے۔۔۔۔" وہ دل کی بھڑاس نکالنے لگی۔

"اچھا اچھا چپ ہو جاؤ بچی ہے سمجھ جائے گی۔" وہ بات گھمانے لگی۔

"یہی کہتے کہتے پہلے سے بھی بدتر ہوتی جا رہی ہے پتہ نہیں کیا ہوگا اسکا۔" وہ پراٹھے بناتے بولے جا رہی تھی۔

"میں گاڑی سٹارٹ کر رہی ہوں تم آجانا۔" اسمارہ نے وہاں سے نکلنا ہی مناسب سمجھا۔

"دیکھا آپ نے ایک جواب نہیں دیا میری بات کا اس نے۔۔۔" وہ دادی سے شکایت کرنے لگی جو اسمارہ نے جاتے جاتے سنی۔

-----

اٹل کو ڈراپ کرنے کے بعد اسمارہ نے گاڑی یونیورسٹی کی طرف دوڑا دی۔ صبح ہلکی ہلکی بارش ہوئی تھی خزاں نے اسلام آباد کی سڑکوں کے کناروں پہ لگے درختوں پر سنہری روپ دھار لیا تھا بارش کے باعث سڑکیں گیلی تھی اور ان پر گرے ہوئے سوکھے پتے منظر کافی خوشگوار تھا مگر اسمارہ کے لیے سارے موسم ایک ہی جیسے ہوتے تھے۔ اسمارہ کا آج بھی یونیورسٹی جانے کا بالکل دل نہیں چاہ رہا تھا اور ایسا اس لیے نہیں تھا کہ اسے پڑھنے سے مسئلہ تھا بلکہ وہ تو پڑھنے کی شوقین تھی اور ذہین بھی بہت تھی اسکی بہت خواہش تھی کہ اسکا داخلہ پاکستان ہی نہیں بلکہ جنوبی ایشیا کی بہترین یونیورسٹیوں میں سے ایک یونیورسٹی یعنی قائد اعظم یونیورسٹی میں ہو جائے جسکے لیے اس نے بہت محنت بھی کی اور تینوں بہنوں میں سے صرف اسمارہ کو ہی داخلہ مل سکا تھا دو سال اس نے بہت اچھے اور محنت سے وہاں گزارے تھے مگر پھر کچھ ایسا ہوا تھا کہ اب یہی جگہ اسکو کاٹ کھانے کو دوڑتی تھی۔ جس یونیورسٹی میں پڑھنا اسکا خواب تھا اس یونیورسٹی نے اسکے سارے خواب توڑ دیئے تھے۔

موسم بس اچھا ہی تھا نہ زیادہ سردی اور نہ گرمی اسلام آباد کی فضاؤں پہ خزاں کے ڈیرے تھے پھول پودوں نے سنہری روپ دھار لیا تھا کھلی کشادہ سڑکوں کے کنارے سنہری درختوں سے سب سے بہت حسین لگتے تھے وہ گاڑی ڈرائیو کر رہی تھی اس نے میوزک سننے کے لیے ریڈیو چلا دیا چینل بدلنے پر اس نے تقریباً دو تین چینلز پر رنگ گورا کرنے والے اشتہارات کی آواز سنی تھی اور غصہ ہو کر ریڈیو بند کر چکی تھی۔ کچھ ہی دیر میں زیرو پوائنٹ کی پارکنگ ایریا میں پہنچ چکی تھی اور اس نے سائیڈ پہ گاڑی پارک کی۔ سٹوڈنٹس بہت زیادہ تعداد میں اکثر یہاں موجود رہتے تھے یہ وہی جگہ تھی جہاں سے یونیورسٹی کی بسیں سٹوڈنٹس کو پک اور ڈراپ کرتی تھیں کچھ سٹوڈنٹس وہ تھے جو ان بسوں میں آتے

تھے مگر زیادہ تعداد ان کو دیکھنے جمع ہو جاتی تھی اسی لیے اس جگہ کو پونڈی پوائنٹ بھی کہا جاتا تھا یا پھر کچھ لڑکے ٹولیاں بنا کر یہاں پوائنٹ مارنے آجایا کرتے تھے جسکا مطلب وہ یہاں آنے جانے والی سٹوڈنٹس کو دیکھتے تھے اسمارہ کو کبھی بھی لڑکوں کے اس رویے کی سمجھ نہیں آئی تھی کہ وہ ایسا کیوں کرتے ہیں اور انکو ایسا کر کے ملتا کیا؟ لیکن اسے کیا بھلا وہ اسے دیکھنے تھوڑی آتے تھے وہ بنا غور کئے اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف بڑھنے لگی قائد اعظم یونیورسٹی بہت بڑی تھی یہاں کے سٹوڈنٹس اسے منی پاکستان کہہ کر بلاتے ہیں یہاں پاکستان سے متعلق ہر چیز مل سکتی تھی کیونکہ یہاں پڑھنے کے لیے پورے پاکستان سے لوگ آتے ہیں اور وہ ساتھ اپنا کلچر بھی لے کے آتے اسمارہ روازنہ جلدی آجاتی تھی اور اپنے ڈیپارٹمنٹ تک پہنچتے پہنچتے اسکی واک بھی ہو جاتی تھی وہ اپنی سوچوں میں مگن چلتی جاتی دنیا سے بے خبر اپنی دنیا کے خیالوں میں گم۔ چلتے چلتے وہ ڈیپارٹمنٹ سے پہلے کفیٹریا کی طرف چلی جاتی تھی قائد اعظم یونیورسٹی کے کیفے اور کینیٹین عام یونیورسٹیوں جیسے نہیں تھے یہاں پہ ہٹس بنے تھے جنہیں ہم ڈھابے بھی کہتے ہیں اور ان ہٹس میں اسکا پسندیدہ مجید ہٹس تھا جو تاریخ کے لحاظ سے بہت پرانا تھا اور سٹوڈنٹس کا کہنا ہے کہ یہ ہٹ 1965 میں قائم ہوا تھا اسمارہ کی پسندیدگی کی وجہ اسکی قدامت یا اسکی تاریخ نہیں تھی بلکہ اسکی جگہ تھی اس ہٹ کے پچھلی طرف کرسیاں لگا کر بیٹھنے کی جگہ بنائی گئی تھی لیکن اس جگہ سے بھی باہر نکل کر گھنے درخت تھے جو جنگل کا منظر پیش کرتے تھے اس موسم میں وہ گھنے درخت پتوں سے خالی تھے لیکن انکی مضبوط ٹہنیاں اور تنے ابھی بھی بہت گھنے تھے۔ اس طرف اور وہ بھی اس وقت مشکل سے ہی کوئی انسان نظر آتا تھا اسمارہ یہیں آکر اپنا ناشتہ کرتی تھی جنگل کے بیچ ایک بیچ پر بیٹھ کر چڑیوں کی چہچہاہٹ سنتے وہ مجید ہٹس کی مشہور ڈش کرائس کر

کھاتی تھی یوں تو مجید، ٹس کا مینیو کسی بڑے ریستورانٹ کی طرح طویل تھا جس میں ہر طرح کا کھانا ملتا تھا مگر شروع سے اسے کرائس ہی پسند تھا یہ اس یونیورسٹی اور اس ہٹ کا اسپیشل مینیو تھا کرائس کی کہانی بھی دلچسپ ہے جو یہاں کے سٹوڈنٹس کی زبانی مشہور ہے کہ جب شروع شروع میں یونیورسٹی قائم ہوئی اور یہاں پڑھنے والے سٹوڈنٹس کو بھوک لگتی تو وہ یہاں اس ڈھابے پر آکر کہتے کہ کچھ بھی ہے تو کھانے کے لیے دے دو چونکہ اس وقت اتنے ٹس اور کھانے کی چیزیں دستیاب نہیں ہوتی تھی تو وہ ان سٹوڈنٹس کو رات کا بچا ہوا کوئی بھی سالن ہوتا وہ فرائی انڈے کے بیچ ڈال کے سیڈوچ بنا کر دے دیتے تب سے اسکا نام کرائس crisis ہی مشہور ہے۔ مجید، ٹس پہ وہ روز یہی آرڈر کرتی اور روز اسے مختلف کرائس کھانے کو ملتا تھا شاید اسی لیے وہ ابھی تک اس سے بور نہیں ہوئی تھی۔ اپنا ناشتہ کرنے کے بعد وہ بیگ کندھے پہ لٹکائے جیسے مرے ہوئے قدموں کے ساتھ وہاں سے نکلی۔

"کاش پوری یونیورسٹی مجید، ٹس کے بیک ایریا جیسی ہوتی جہاں صرف میں ہوتی اور کوئی دوسرا انسان نہ ہوتا میں سکون سے بیٹھتی اپنا کام کرتی اور واپس چلی جاتی۔"

اس نے دل ہی دل میں سوچا اور ایک ٹھنڈی آہ بھری۔ ڈیپارٹمنٹ کا رستہ اسے پل صراط لگتا تھا جسے وہ روز طے کرتی اور گر کر اپنی کلاس کے جہنم میں پہنچ جاتی ایسا اس لیے نہیں تھا کہ وہ پڑھائی سے بھاگتی تھی وہ وہاں پڑھنے والوں سے بھاگتی تھی اپنے ہی جیسے لوگوں سے ڈرتی تھی انسانوں سے ڈرنے لگی تھی کیونکہ انسان اتنا خطرناک اور زہریلا ہوتا ہے کہ اسکی زبان سے نکلا ایک لفظ کسی کی راتوں کی

نہیں اڑا دیتا ہے کسی دوسرے انسان پہ اسکا ایک وار اسکے دماغ اسکی شخصیت کو مفلوج کر کے رکھ دیتا ہے اسمارہ کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہوا تھا۔

وہ اپنے ڈیپارٹمنٹ کی انٹرنس تک پہنچ گئی تھی اس نے ایک گہری سانس لی اور جیسے چھپتی چھپاتی اپنی کلاس کی طرف چلتی گئی۔ کلاس میں دو لڑکیاں پہلے سے موجود تھی اسمارہ چپ چاپ سب سے پچھلی لائن میں جا کر بیٹھ گئی۔

"اسمارہ تم فرسٹ رو میں ہی آکر بیٹھ جاؤ ویسے بھی پروفیسر فیاض نے تمہیں آکر فرسٹ رو میں ہی بٹھانا ہے"

ایک لڑکی نے اسکی طرف مڑ کر کہا تھا۔

"ارے چھوڑو یار یہ روز آکر پیچھے اسی لیے تو بیٹھتی ہے کہ پروفیسرز کی اٹینشن ملے اسکو"

لڑکی نے طنزیہ مسکراتے ہوئے کہا تھا دونوں نے ہاتھ ملا کر ایک قہقہہ لگایا تو اسمارہ اتنا سامنے لے کر بیٹھ گئی وہ انہیں جواب نہیں دینا چاہتی تھی کیونکہ وہ اٹینشن نہیں چاہتی تھی وہ تو پیچھے بیٹھتی ہی اسی لیے تھی کہ چھپ سکے وہ دونوں غلط کہہ رہی تھی مگر اسمارہ نے صفائیاں دینا کب کا چھوڑ دیا تھا۔

آہستہ آہستہ سارے سٹوڈنٹس جمع ہونا شروع ہو گئے پروفیسر آئے لیکچر دیا اور چلے گئے۔ سٹوڈنٹس بھی گروپس میں باتیں کرتے نکلتے جارہے تھے۔ جاتے جاتے ایک سٹوڈنٹ نے کہا

"چلو یار لو گارڈن میں چل کے کچھ دیر آرام کرتے ہیں"

یہ آواز یقیناً صائم کی تھی جو انگڑائی لیتے ہوئے یہ بات صرف اسمارہ کو سنانے کے لیے ہی کہہ رہا تھا۔ وہ وقتاً فوقتاً ایسی کوئی بات کر دیتا جس میں لو گارڈن کا ذکر آتا جس سے اسمارہ کے چہرے کے سبھی رنگ اڑ جاتے وہ روح سے خالی ایک بت نظر آتی جو باقی لوگوں کو بہت فنی لگتا اور وہ اس پر ہنستے آوازیں کستے کچھ کندھا تھپکا کر حوصلے بڑھاتے اور کہتے، "ارے اسمارہ ہم تو مذاق کر رہے تھے اور تم بھی بھول جاؤ اب اس بات کو دو سال ہونے والے ہیں عجیب ہو تم بھی دل پہ لے لیتی ہو۔۔"

اور کچھ اس کے غم میں شریک ہوئے کہتے، "برا کیا اسکے ساتھ بھلے پیاری نہیں ہے گوری نہیں ہے کسی سے بات نہیں کرتی مگر دل تو اسکے پاس بھی ہے جو عام انسانوں کی طرح دھڑکتا ہے بچاری جزبات میں بہہ گئی تھی" اور ساتھ ہنس دیتے۔

کبھی کبھی انسان کو ملنے والے دلا سے اور ہمدردیاں اسکی دل جوئی نہیں کرتے بلکہ اسکے زخم تازہ کرنے کے مترادف ہوتے ہیں اور اسمارہ کو بھی یہی محسوس ہوتا تھا جیسے ملنے والی ہر تسلی اور ہر ہمدردی کے ساتھ ہی اسکا زخم پھر سے کرید دیا جاتا پھر سے نیا کر دیا جاتا وہ روز اسی تکلیف سے گزرتی وہ اسی لیے انسانوں سے ڈرتی اور چھپتی پھرتی تھی۔

## فلش بیک

مارچ سترہ آج سے تقریباً ڈیڑھ سال پہلے کی بات ہے جب انکی یونیورسٹی میں ذلولوجی ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے تئیس مارچ کی مناسبت سے ایک سیمینار کا اعلان ہوا جس میں ذلولوجی ڈیپارٹمنٹ کے سٹوڈنٹس کو حصہ لینے کے لیے کہا گیا کہ وہ پاکستان میں موجود کچھ اینڈیجرڈ یا اینڈیجرڈ ہونے کے

قریب سی شیز پر اپنی اپنی رپورٹس تیار کریں انکی وجوہات اور انکے اثرات پاکستان کے لیے کیسے نقصان دہ ثابت ہوں گے اور اسکے لئے کیا اقدامات ناگزیر ہیں اس پر رپورٹ تیار کر کے سیمینار میں پیش کی جائے۔ جسکی رپورٹ بہترین ہوگی اسے اعزازی سند بھی ملے گی اور انعام کے طور پر اسے بیرون ملک بہترین یونیورسٹیوں میں ریسرچ پروگرام میں حصہ لینے کا موقع بھی ملے گا۔ یہ بات سن کر سارے سٹوڈنٹس بہت ایکسائیٹڈ تھے ملکی اور غیر ملکی بہت سے نامور لوگ اس سیمینار میں شریک ہونے والے تھے۔

اسمارہ چونکہ اپنے بیچ کی ذہین سٹوڈنٹس میں سے ایک تھی تو اسکی بھی حوصلہ افزائی کی گئی کہ وہ بھی حصہ لے۔ اسمارہ ان دنوں بہت پر اعتماد اور باہمت تھی بچپن سے ہی رنگ کا مذاق بچاری سنتے سنتے اب یہ سب اسے عام لگتا تھا وہ ان باتوں پر توجہ بھی نہیں دیتی تھی اسکی توجہ کا مرکز بس اب ایک تھا اسکی سیاہ تتلیاں۔ وہ بی ایس سی ذلولوجی کے بعد Lepidopterology لپیڈوپٹرولوجی یعنی تتلیوں اور موٹہز کی تعلیم حاصل کرنا چاہتی تھی یہ بات اسکے آس پاس موجود لوگوں کے لیے نئی تھی اسی لیے وہ اسے پاگل یا ایلین کی طرح دیکھتے تھے کہ جسکا کبھی نام نہیں سنا اور ان جیسی بلکہ ان سے کم تر ایک لڑکی وہ تعلیم لینے کا سوچ رہی ہے اسمارہ جب بھی اپنے اس خواب کا ذکر کسی پروفیسر کے سامنے کرتی تو اسکے کلاس فیلوز اسکا مذاق اڑاتے اب اسے رنگ کے ساتھ اسکی ذہانت کا مذاق بھی اڑایا جانے لگا تھا جو اسے پریشان کر دیتا تھا۔ خیر اسمارہ نے بھی حصہ لینے کا سوچا اور اس نے تتلیوں پر رپورٹ تیار کرنے کا فیصلہ کیا۔

کیونکہ اس نے پہلے سے سوچ رکھا تھا کہ لپسیڈوپٹرولوجی میں سپیشلائزیشن کرنی ہے جو پاکستان میں ممکن نہیں تھی اور اسے بیرون ملک ہی جانا تھا اگر یونیورسٹی اسے یہ موقع دے دے تو اور بھی اچھا ہو جائے گا اس نے پروفیسر فیاض جو اسکی ہمیشہ تعریف کرتے اور اسکی بہت حوصلہ افزائی کرتے تھے انکے پاس گئی اور ان سے اپنا آئیڈیا سنیر کیا۔

"بہت خوب اسمارہ بچے! مجھے اچھا لگا آپ نے یہ ٹاپک چوز کیا بلکہ I'm impressed اس بارے میں تو میں نے بھی کبھی نہیں سوچا۔" پروفیسر نے اسکی بات سن کے یہ کہا تو اسمارہ خوشی سے پھولی نہیں سمائی۔

"تو سر میں اس پہ سولو ریسرچ شروع کر دوں؟" اس نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔  
"جی جی ضرور آپکو میری کوئی مدد چاہیے ہو تو مجھے بلا جھجک بتا سکتی ہیں۔" انہوں نے پرسکون لہجے میں کہا۔

"تھنک یو سر!"

وہ خوشی خوشی آفس سے نکلی اور لائبریری کی طرف بڑھنے لگی۔ کچھ ہی دیر میں وہ رضی الدین لائبریری کی عمارت کے سامنے تھی اس نے ایک گہری سانس لی وہ خوش تھی کیونکہ اسے زندگی میں پہلی بار اپنی من پسند چیز کے بارے میں کچھ کرنے کا موقع مل رہا تھا لائبریری کے اندر داخل ہوتے اس نے اپنی خوشی کنٹرول کی تھی۔ اور پھر کتابیں ڈھونڈنے میں مصروف ہو گئی۔ ایک گھنٹہ دو گھنٹے تین گھنٹے اور پھر چوتھا گھنٹہ کب شروع ہوا اسے پتہ ہی نہیں چلا۔

اسے لائبریری سے بمشکل مطلب کی دو چار کتابیں ملی تھی اور وہ لیپ ٹاپ پہ کب سے ریسرچ کر رہی تھی اور ساتھ پوائنٹ بناتی جا رہی تھی جن پر اسے پریکٹیکل ورک کرنا تھا۔ مجید، مٹس سے تھوڑا آگے چائے کا ڈھابہ تھا جہاں لکڑیوں کی اگ پہ چائے تیار ہوتی تھی جسے گڈو کی چائے کہا جاتا ہے وہ ڈسپوزیبل گلاس میں وہاں سے چائے لیتی تھی اور چسکیاں لیتے یونیورسٹی میں چلتی رہتی اور آس پاس کے ماحول میں جذب ہونے کی کوشش کرتی۔

شام ہو چکی تھی ہوا میں خنکی آگئی تھی وہ چائے پیتے پیتے گاڑی تک پہنچی اور تھکے ہوئے انداز میں گاڑی کی پشت سے ٹیک لگا کچھ دیر کھڑی ہوئی۔ آنکھ کھول کر اس نے دیکھا تو بہت سے پرندے چمکتے ہوئے گھروں کی طرف لوٹ رہے تھے یہ اسکے بھی گھر لوٹنے کا وقت تھا۔ عام دنوں میں یونیورسٹی کے بعد وہ راول جھیل جسے لیک ویو پارک بھی کہتے ہیں کی طرف گاڑی دوڑا دیتی تھی جہاں ڈھلتے سورج کو دیکھتی یا جھیل کے بیک ایریا میں موجود گھنے جنگل میں جاتی اور دیکھتی کونسے جانور یا کیڑے مکوڑے پہلے یہاں موجود ہوتے تھے اور اب انکا نام و نشان نہیں۔ زیادہ وقت ہوتا تو پاکستان مونیومنٹ چلی جاتی تھی جہاں سے ڈوبتا سورج بہت حسین لگتا تھا لیکن آج اسکی ہمت نہیں تھی کلاسز کے بعد اس نے تقریباً چار گھنٹے لائبریری میں گزار دیئے تھے اور اب گاڑی چلانے کی بھی ہمت نہیں تھی۔ خیر تھکی ہاری گھر پہنچی۔

دادی لان میں بیٹھی سبزیاں کاٹ رہی تھی۔ "سلام دادی۔۔" اس نے تھکے ہوئے انداز میں کہا۔ "وعلیکم اسلام! اس وقت گھر لوٹ رہی ہو زمانہ دیکھا ہے کتنا خراب ہو گیا ہے صفا کو تو تمہاری پروا ہی نہیں کب سے بیٹھی عذرا کے ساتھ گپیں ہانک رہی ہے۔" دادی شاید پہلے سے تپتی بیٹھی تھیں۔

"اور وہ تمہاری بہنیں انہیں تو یاد بھی نہیں کوئی چوتھی بہن بھی ہے انکی کب سے کہہ رہی ہوں تمہیں فون کر کے پوچھ لیں لیکن مجال ہے جو کسی کے سر پہ جونک بھی رینگے ہو۔" وہ بہت ناراض لگ رہی تھی۔

"اب تو آگئی ہوں نادادی چھوڑیں آپ اور مجھے کیا ہونا ہے جانتی ہیں آپ بہت سخت جان ہوں کچھ بھی ہو جائے تو کچھ بھی نہیں ہوتا مجھے۔" وہ ایک طنزیہ مسکراہٹ ہنسی تھی جو فضیلہ بی نے بھانپ لی تھی۔

"اسمارہ تم یہاں چھپی بیٹھی ہو تمہاری ماں تو کہہ رہی تھی گھر پہ نہیں تم؟" عذرا باہر آئی تھی اور آتے ساتھ ہی بولی تھی۔

"اسلام علیکم عائنی" ! اسمارہ اٹھ کر انکی طرف آئی تھی۔

"ارے صفا اسکا رنگ تو پہلے سے زیادہ جل گیا دیکھو تو۔۔۔ وعلیکم اسلام۔" انہوں نے اسکے رنگ پر تبصرے کے بعد سلام کا جواب دیا تھا۔

"اور کیسی مرجھا گئی ہے دیکھو تو اتنا سامنہ نکل آیا۔۔۔ بیمار و بیمار تو نہیں یہ؟" عذرا نے ٹھوڑی پہ ہاتھ رکھ کر کن اکھیوں سے صفا کو دیکھا۔

لوگ ایسے ہی کرتے ہیں پہلے کسی انسان کو اس مقام پہ لے آتے ہیں کہ اسے اپنے وجود سے بیزار کر دیتے ہیں اور پھر پوچھتے ہیں اسکی یہ حالت کیوں ہے۔

لوگ پہلے زخم دیتے ہیں اور پھر انہی زخموں پر مرہم لگا کر خود کو مسیحا سمجھتے ہیں شاید اپنے ذات کی جھوٹی تسکین کے لیے۔۔۔

"کیا کروں عذرا اب میں اب جو اللہ نے بنایا ہے وہی ہو گا۔" صفا پریشانی سے بولی۔

"ہائے کیسی باتیں کر رہی ہو صفا کیوں نہیں کچھ کر سکتی اتنی کریمیں ہیں کوئی لگاؤ اسکو کون کرے گا اسکا رشتہ اس حالت میں جوان ہو گئی ہے اور تمہارا شوہر وہاں کیا نام ہے اس ملک کا ہاں کوریا میں ہوتا ہے میری بیٹی بتا رہی تھی وہاں تو یہ سب بائیں ہاتھ کا کام ہے یہ ساری ٹی وی والی وہاں سے آئے رنگ گورا کرنے کے ٹیکے لگاتی ہیں تو تم کیوں نہیں بیٹی کے لیے کہتی اپنے شوہر کو؟"

اسمارہ سلام کے بعد اندر آگئی تھی لیکن کچن سے پانی پیتے اسے عذرا کی ساری باتیں سنائی دے رہی تھیں۔

"آپا میں تو احمد حسین سے بات نہیں کرتی یہی اس سے چپکی رہتی ہے چوبیس گھنٹے خود کیوں نہیں کرتی اپنے لیے کچھ یہ خود اتنی ہٹ دھرم ہے مجال ہے جو کوئی بات سن لے میری اسکی یونیورسٹی ہے اور یہ ہے بس ہم سے تو بات بھی نہیں کرتی میں کیا ہی کروں" صفا نے شکایتوں کا پٹارا کھولا اور عذرا کو رخصت کرنے دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔

اسمارہ کچن میں کھڑی انکی باتیں سن رہی تھی اور وہ انہیں بتا نہیں پارہی تھی کہ انکی ایسی ہی باتوں کی وجہ سے وہ دن بدن مزید بدتر ہوتی جا رہی ہے۔

اسمارہ اپنے کمرے میں آگئی تھی اور نہادھو کر فریش ہونے کے بعد بٹر فلائی ہاؤس کی طرف گئی۔ جہاں تتلیاں نظر نہیں آرہی تھی اندھیرا ہو چکا تھا تو وہ پتوں کے نیچے چھپ کر سو چکی تھی۔ مارچ میں بہار بھی اپنے عروج پر ہوتی ہے اور اس موسم میں تتلیاں پوری آب و تاب کے ساتھ کھکھلا رہی ہوتی ہیں۔ مارچ سے لے کر ستمبر تک کے مہینے اسمارہ کے پسندیدہ تھے کیونکہ وہ ان مہینوں میں تتلیوں کو بہت خوش دیکھتی تھی ایک پھول سے دوسرے پھول وہ خوشی سے جھومتی اڑتی دکھائی دیتی تھیں۔ اسمارہ کمرے میں آئی اور اس نے پریزینٹیشن بنانے کے لیے لیپ ٹاپ کھول لیا۔ اس نے ایک گھنٹے کے اندر تتلیوں کی پیدائش کے مراحل سے لے کر انکی ہماری زندگی اور ماحول میں اہمیت تک ساری انفارمیشن ترتیب دے دی تھی۔ اب اسے کچھ پریکٹیکل ورک کرنا تھا جو وہ ترتیب دے رہی تھی۔ اسکی سب سے بڑی مشکل یہ تھی کہ اسلام آباد میں کوئی بٹر فلائی گارڈن موجود نہیں تھا جہاں جا کر وہ خود تجزیہ کر سکتی کہ پہلے اور اب کی نسبت ہمارے ماحول نے انکی کون کون سی نسل پر کیا اثرات مرتب کیے ہیں۔ بٹر فلائی گارڈن لاہور میں موجود تھا جہاں وہ اپنے بابا کے ساتھ بہت سال پہلے گئی تھی جسکے بعد اس نے یہاں آکر فرمائش کر کے اپنے گھر پہ بٹر فلائی ہاؤس چھوٹا سا بنایا تھا۔ باپ کے بارے کہا جاتا ہے کہ، باپ وہ ہستی ہے جس سے دوستارے مانگو تو پورا آسمان اٹھاتا ہے احمد حسین نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔ اور اسمارہ کو اسکا چھوٹا سا بٹر فلائی ہاؤس بنا کر دیا تھا پھر اسمارہ اسلام آباد کی تقریباً ہر نرسری چھان مارتی اور تتلیوں کے انڈے اکٹھے کرتی پچھلے کچھ عرصے سے اس نے جب بھی انڈے اکٹھے کرنے کی کوشش کی تھی اسے خاصی خواری ہوئی تھی کیونکہ انوائرنمنٹ کی تبدیلی نے بہت سی چیزوں کی طرح تتلیوں پر بھی گہرا اثر چھوڑا تھا۔

"اسمارہ کیا ہر وقت ان کیڑے مکوڑوں میں گھسی رہتی ہو؟ کیا بنے گا تمہارا کچھ ہوش ہے دنیا داری کا؟  
"دادی نے آتے ساتھ ہی ڈانٹنا شروع کر دیا تھا اسمارہ گردن سیدھی کرتے خاموش رہی تھی۔

"گھر داری، دنیا داری اپنوں سے لوگوں سے بلکہ آدم ذات سے ہی بیزار ہو گئی ہو کیا کر رہی ہو؟ "دادی  
نے پاس بیٹھتے فکر سے کہا تھا۔

"تو دادی اور کیا کروں یہی تتلیاں میرا مستقبل ہیں انہی کے بہانے تو زندگی کٹ رہی ہے ورنہ جینے  
کے لیے تو میرے پاس اور کوئی وجہ ہی نہیں۔۔۔" اسمارہ نے یہ سخت بات انتہائی اطمینان سے کی تھی۔  
"کل کو ہم نہ رہے تو سوچا ہے کیا بنے گا تمہارا؟ میں تمہاری ماں باپ۔۔۔ کتنا جی لیں گے مزید؟ اور  
بہنیں وہ اپنے گھروں کی ہو جائیں گی کون دے گا سہارا تمہیں اسمارہ؟ کتنے رشتے آتے ہیں انکار  
کر دیتی ہو ان گونگی بہری تتلیوں کے پیچھے بھاگتے پہاڑ جیسی زندگی کاٹو گی کیا؟ "اس بات پر اسمارہ گود  
میں سر دے کر ہنسی تھی۔

"رشتے؟؟؟؟ وہ جو میرے لیے آتے ہیں وہ رشتے ہیں؟؟؟" اسمارہ نے مذاق اڑایا۔  
"تو تمہارے لیے کوہ قاف سے شہزادہ اترے گا؟ "دادی نے برا منایا۔

"شہزادہ کون مانگ رہا ہے دادی؟؟؟ لیکن انسان بھی تو ہو کوئی دوسری شادی والا آجاتا ہے تو کوئی  
جاہل گنوار جنکو میری ضرورت ہوتی ہے مجھ سے محبت نہیں۔۔۔" اسمارہ نے حسرت بھرے لہجے میں  
کہا۔

"تم سے کرے گا محبت کوئی۔۔۔" دادی دل کی صاف تھیں جو منہ میں آتا بول دیتی اسمارہ بچپن سے سنتی آئی تھی اسلیے اسے اتنا برا نہیں لگا تھا۔

"انکو تمہاری ضرورت ہے تو تمہیں بھی تو انکے سہارے کی ضرورت ہے نا۔۔۔" دادی نے مزید بات بڑھائی۔

"دادی لوگ شادی پتہ نہیں سہارے ڈھونڈنے کے لیے کیوں کرتے ہیں۔۔۔ شادی تو محبت کے لیے کرنی چاہیے جس میں سہارے کی ضرورت ہی نہ پڑے دو لوگ خود بخود ایک دوسرے کو مکمل کر دیں۔۔۔" دادی نے حیرت سے اسمارہ کو دیکھا تھا۔

"سہارے تو کئی مل جاتے ہیں دادی محبت نہیں ملتی بس۔۔۔۔" اسمارہ نے دادی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے کہا تھا۔

"اور مجھے شاید ملے گی بھی نہیں تو اسی لیے مجھے شادی نہیں کرنی۔۔۔۔ میں ڈگری لوں گی اور اپنا ریسرچ ورک کروں گی بس۔۔۔" اسمارہ اٹھ کر باہر آئی تھی جبکہ دادی وہیں بیٹھے اسے تکتی رہ گئیں تھیں۔

رات گہری ہو چکی تھی۔ گھنے درخت، تیز ہوا، پتوں کی سنسناہٹ کیڑے مکوڑوں کی آتی آوازیں یہ منظر اسکے لئے حسین نہیں خوفناک ہوتا جا رہا تھا گھنے جنگل میں وہ بیٹھی مدد کے لیے پکار رہی تھی اسکی پشت پہ سیاہ تتلی جیسے پر تھے لوگ اسکی طرف بڑھ رہے تھے اور وہ خود کو سکیڑے بیٹھی تھی۔ "مجھے مت مارو پلیز مجھے مت مارو۔۔۔"

اور لوگوں کی آواز، "تم منحوس ہو تم سیاہ تتلی ہو تم مارو اسے اللہ نے منحوس پیدا کیا ہے یہ بد قسمتی لے کر آتی ہے مار دو اسے۔"

سب اسکی طرف دوڑتے چلے آرہے تھے۔ "نہیں غلط کہہ رہے ہو تم رک جاو ایسا نہیں ہے" اسکی پشت سے کسی کی آواز آئی تھی لیکن لوگ اس تک پہنچ چکے تھے اس سے پہلے کہ وہ گردن موڑ کر اس انسان کو دیکھتی کسی نے اس پر حملہ کیا اور وہ چیخ اٹھی۔

"آہ!" وہ چلائی اور اسکی آنکھ کھل گئی وہ خواب دیکھ رہی تھی اسے ان سیاہ تتلیوں کے خواب آتے رہتے تھے۔ لیکن آج اسے قدرے خوفزدہ کرنے والا خواب آیا تھا ویسے کوئی نارمل خواب آ جاتا مگر آج وہ سمجھ نہیں پائی تھی

"میں سیاہ تتلی بنی بیٹھی تھی؟ اور وہ انسان؟" وہ نہیں جانتی تھی اسے یہ خواب کیوں آتے ہیں دادی کو بتاتی تو وہ کہتی ضرور کچھ برا ہونے والا ہے جو کالی تتلیاں خواب میں آئی ہیں اور جن سیاہ تتلیوں کو وہ خود سے تشبیہ دیتی تھی وہ انکے بارے میں یہ سب نہیں سننا چاہتی تھی۔ وہ پھر سے آنکھیں موند کر سونے کی کوشش کرنے لگی۔

## فلش بیک

"ہادی ہیونگ" !جے۔ہان نے آتے ہی اونچی آواز میں کہا (ہیونگ hyung کورین زبان میں لڑکے اپنے بڑے بھائی کو کہتے ہیں۔۔)

"چہک رہے ہو! خیریت؟" ہادی جو ایک کیفے میں بیٹھا پڑھ رہا تھا متوجہ ہوا۔۔

"دیکھ کے آ رہا ہوں آپکی بھابھی کو!" اس نے ٹوٹی پھوٹی ہندی میں جواب دیا۔

"کچھ نہیں ہو سکتا تمہارا۔" ہادی مسکرا دیا تھا۔

"ویسے اس لڑکی سے تم بات کرو نہ کرو میں ضرور کروں گا"۔ وہ پھر سے کتاب میں مصروف ہو گیا۔

"کیا تم کیا بات کرو گے"

"اسکا تھینک یو کروں گا اور کیا۔" ہادی نے کولڈ کافی کی ایک چسکی لی۔

"اس نے تمہیں جو پاگل کیا سو کیا لیکن ایک کام اچھا کر دیا دو بھائیوں کے بیچ فاصلہ ختم کر دیا اس نے تو تھینک یو تو بنتا ہے۔" وہ مسکرایا۔

"اس نے فاصلہ کم نہیں کیا بلکہ ہندی نے کم کیا ہے آپ بھول رہے ہیں۔" ہادی ہنسا۔

"مسٹر جے۔ ہان ہندی بھی تو آپ اسی کے لیے سیکھ رہے ہیں نا؟" ہادی نے اپنی کن پٹی اپنی شہادت کی انگلی سے ٹھکائی اور اپنی ذہانت کا اشارہ کیا۔

جے ہان ہنس دیا

"ویسے تمہیں نہیں لگتا تمہیں اس سے بات کر کے اپنی زندگی کے بارے میں سنجیدگی سے سوچنا چاہیے

میرا مطلب تم جانتے ہو وہ کس قسم کی لڑکی ہے ایک بار منع کر چکی ہے تمہیں اور تم ابھی بھی امید

لگائے بیٹھے ہو؟" ہادی سیریس انداز میں بولا تھا۔

"ہادی ہیونگ !! اب وہ کیوں انکار کرے گی پہلے تو اسے یہ مسئلہ تھا میں مسلمان نہیں ہوں یہ بات بھی حل ہوگئی اور وہ دوستی نہیں کرنا چاہتی تھی اسی لیے تو میں دو سال سے انتظار کر رہا ہوں کہ اسکو سیدھا نکاح کے لیے پروپوز کروں گا اسے کیوں انکار ہوگا بتائیں آپ؟" اس نے کندھے اچکائے۔

"میری دعا ہے ایسا ہو جائے۔۔۔۔" ہادی نے ایک پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا۔

ٹیبیل پہ موجود ایک بیل بجی جو آنے والے کسٹمر کو دے دی جاتی ہے اور جب اسکا آرڈر تیار ہوتا ہے وہ بیل بجا کر اسے آرڈر لینے بلایا جاتا ہے۔ "میں کافی لے آؤں۔"

جے ہان کافی لینے آگیا تو ہادی مسکراتے ہوئے اسے دیکھتا رہا۔

ہادیل خان یعنی ہادی جے۔ ہان کے سوتیلے باپ احمد حسین کے جگری دوست ساجد خان کا بیٹا ہے ہادی کے ماں باپ اسکے بچپن میں ہی کوریا سیٹل ہو گئے تھے احمد حسین اور ساجد خان کا مشترکہ انڈین اور پاکستانی کھانوں کا ریسٹورنٹ تھا جو اتیوان کے علاقے میں موجود تھا اور اسکا نام اتیوان کچن ہی تھا اس میں انڈین پاکستانی کھانے ملتے تھے ہادی بہت میچور اور روبدار انسان ہے جے ہان سے دو سال بڑا ہے لیکن اس سے دس سال بڑا بن کر اسکا خیال رکھتا ہے فضول باتوں میں نہیں پڑتا اور زیادہ تر کام سے کام رکھتا ہے۔ ہادی جے ہان کی بہن سومن کا منگیتر تھا ویسے تو انکا نکاح ہو چکا تھا مگر سب انکو ابھی منگیتر ہی سمجھتے تھے لیکن پھر بھی جے ہان ہادی سے بھی نہیں ملتا تھا کیونکہ جے ہان کو لگتا تھا اسکی بہن کا اسکے سوتیلے باپ نے اسکا برین واش کر کے اسکی جلدی شادی کردی تھی تاکہ وہ اسے دوسری کورین لڑکیوں سے الگ کر سکیں لیکن بعد میں یہ غلط فہمی دور ہوگئی تھی جب یہ ہادی سے ملا تھا اور اسے ہادی اور سومن کی اصلی کہانی پتہ چلی تھی۔ اور پھر جب سے اسے ماہا طیب کا پتہ چلا تھا کہ وہ

انڈین ہے اور کافی قدامت پسند بھی اور اس نے کورین بھی نہیں سیکھی تھی تو وہ اسکے لئے ہندی سیکھ رہا تھا تاکہ وہ ماہا طیب کو بتا سکے کہ وہ اس سے کتنی محبت کرتا تھا تو اسکے لئے سومن نے اسے احمد حسین اور ہادی سے ملوا کر اسکی کئی غلط فہمیاں دور کیں تھیں۔

ہادی اتیوان ریستورنٹ میں باپ کی ہیلپ کرتا تھا اور شام کے بعد اکیڈمی میں کورین اور انگلش کی کلاسز دیتا تھا لیکن اب اسے کوریا میں ایک ہندی سیکھنے والا سٹوڈنٹ بھی مل گیا تھا۔ ہادی جے ہان کے پاگل پن پہ ہنس دیتا تھا یعنی جس لڑکی کو وہ جانتا نہیں بات نہیں کی وہ اسکے لئے کیسے کیسے خواب سجائے بیٹھا تھا۔

ہادی اور سومن اپنے دونوں والد کی مدد کے لیے فری ٹائم۔ میں اتیوان کچن چلے جاتے تھے جہاں ہادی انکی مدد کے لیے ان کے ساتھ کام کرتا تھا۔ ہادی وہاں اکثر بیٹھ کر گانے بھی گاتا تھا اور کسٹمرز لطف اندوز ہوتے تھے۔ ہادی نے ایک سائیڈ پہ اپنا چھوٹا سا بینڈ ایریا بنا رکھا تھا جہاں بیٹھ کر وہ جیمنگ کرتا تھا۔ سومن اور جے ہان بھی یونیورسٹی کے بعد یہیں آجاتے تھے اور پڑھائی کے ساتھ اچھی خاصی گپ شپ بھی لگا لیتے۔ سومن پچیس سال کی بہت نازک سی لڑکی تھی ویسٹرن طرز کے کپڑوں پہ ڈھیلا سا حجاب کرتی تھی اور اسکی وجہ تھی کہ وہ تین سال پہلے مسلمان ہو چکی تھی۔ حجاب اسکی خوبصورتی میں چار چاند لگا دیتا تھا وہ بہت خوبصورت اور دل کی بہت صاف تھی۔

تقریباً دو سال پہلے کی بات ہے جب سومن اور ہادی نے ایک دوسرے سے محبت کا اظہار کیا اور ہادی نے سومن کو شادی کا کہا مگر سومن شادی نہیں کرنا چاہتی تھی اور اسکے پیچھے کی وجہ ہادی جانتا تھا مگر

وہ بنا کسی رشتے کے سومن کے ساتھ تعلقات بنانے کے حق میں بھی نہیں تھا تو اس کے والد کی بات اسے یاد آئی۔

یہ ان دنوں کی بات ہے جب ہادی کے والد ساجد نوجوان تھے انکے والد یعنی ہادی کے دادا دین کے معاملے میں بہت سخت دے۔ ساجد کو اپنی کلاس فیلو سے محبت ہو گئی اور وہ اسکے ساتھ رنگ رلیاں منانے لگے یہ بات ساجد کے والد صاحب کو پتہ چلی اور انہوں نے خوب درگت بنائی اور پھر کان پکڑ کر مسجد کے ملع صاحب کے پاس لے گئے اور سارے گناہ کی تفصیل پیش کی۔ مولوی صاحب نے ساری بات سن کر کہا۔

"پسند کرنا کسی کو اپنے لیے منتخب کرنا الگ بات ہے اور ظاہری سی بات ہے ہم ایک دم سے تو پسند کر کے کسی سے اظہار محبت نہیں کرتے؟ اور اظہار ہی نہیں ہوگا تو بات اس سے آگے یعنی کسی بھی قسم کے گناہ تک پہنچنے کی یا حرام تعلق تک پہنچنے کی نوبت نہیں آتی ہاں البتہ اگر دو لڑکی لڑکا ہوش و حواس میں ایک دوسرے سے اظہار محبت کر دیں ایک دوسرے کے لیے جذبات کا زبانی اقرار کر لیں تو انکی بہتری اسی میں ہے کہ وہ جلد از جلد نکاح کر لیں۔" مولوی صاحب نے اپنی بات مکمل کی۔

"نکاح؟ لیکن مولوی صاحب یہ تو ابھی بہت چھوٹے ہیں اور میں اتنی جلدی شادی بھی کروا سکتا کوئی دوسرا حل نہیں؟"

"کون کہہ رہا ہے لمبے چوڑے جھمیلوں میں پڑو میں نے تو نکاح کرنے کا کہا ہے جیسے منگنی کو رواج بنا رکھا ہے منگنی کہاں ہے ہمارے دین میں؟ تو اسی منگنی کی جگہ نکاح کر دو دونوں کے ماں باپ بہن بھائیوں کو بٹھا کے۔"

"ابھی یہ چھوٹے ہیں مولوی صاحب اگر کل کو بڑے ہو کر ایک دوسرے سے الگ ہونا چاہیں تو پھر؟  
منگنی تو ٹوٹ جائے گی لیکن نکاح؟ اس میں تو طلاق استغفرُ اللہ!"

"دیکھو میاں! اللہ کے دین میں صرف عافیت اور آسانی ہے میں نے کہا نکاح کر دو ورنہ نکاح۔"  
"ورنہ نکاح؟"

"وہ کیا ہے مولوی صاحب؟"

"دونوں کے ماں باپ کی رضامندی سے مولوی زبانی نکاح پڑھا دے تو نکاح ہو جاتا ہے میاں یہ  
کاغذی کاروائی تو دنیا کے لیے ہے اور اللہ نہ کرے اگر لڑکی لڑکے کی نہیں بن پاتی تو ایسے نکاح میں  
اگر لڑکی اور لڑکے کے بیچ جسمانی تعلقات قائم نہ ہوئے ہوں تو زبانی طلاق دینے سے نہ صرف طلاق  
ہو جائے گی بلکہ اس لڑکی کو عدت کی بھی ضرورت نہیں پڑے گی اور لڑکے کو مہر دینے کی۔ ایسے جو  
منگنی ٹوٹی ہے دو دو سال بعد تین تین سال بعد وہ جائز تعلق نہیں ہوتا وہ خدا کے ہاں ناجائز تعلق  
ہی ہوتا ہے۔ اور نکاح اس میں تو اللہ خود اتنی برکت ڈال دیتا ہے کہ اسکے ٹوٹنے کی بہت کم توقع ہوتی  
ہے یہ ناجائز تعلقات سے دل بھر جاتے ہیں جائز تعلق سے نہیں۔۔"

"لیکن مولوی صاحب اگر زبانی کلامی نکاح ہو گا کوئی کاغذی ثبوت نہیں ہو گا تو اسکو بھی تو لوگ منگنی  
کی طرح سمجھیں گے لوگوں کو لگے گا لڑکی لڑکا بنا نکاح کے ساتھ ہیں دوسرے لفظوں میں ڈیٹ کر  
رہے؟"

"تو میاں تم فیصلہ کر لو تمہیں دنیا کی نظر میں سرخرو ہونا ہے یا اللہ کی نظر میں۔۔۔۔۔۔"

اس بات کے بعد ساجد کے والد کچھ کہنے کے قابل نہیں رہے تھے کچھ کہنے کو ہوتا تو کہتے سو چل دیئے اور ساجد اور اس لڑکی کا نکاح ہو گیا۔

وہ لڑکی ہادی کی سگی ماں ہی تھی۔ اس کے بعد انہوں نے یہ سبق ساجد کو بھی سکھایا اور اب ہادی بھی اسی اصول پر پابند تھا اسی لیے اس نے اور سومن نے گھر والوں کی موجودگی میں ور بل نکاح کیا تھا جو دوسروں کو لگتا تھا کہ یہ دونوں ریلیشن شپ میں ہیں یا عام الفاظ میں ڈیٹ کر رہے ہیں۔

ہادی ایک نعت خواں بھی تھا ہادی کے گانے گانے، ایک طرف ڈیٹ کرنے اور پھر دوسری طرف نعتیں پڑھنے پر سب حیران ہوتے اور کچھ دل ہی دل میں اسے منافق تصور کرتے۔

## پریزنٹ ڈے

اکتوبر کے دن تھے اور سردی دن بدن بڑھ رہی تھی اور ان دنوں اسمارہ یونیورسٹی سے سیدھا گھر آ جاتی تھی کہیں اور نہیں جاتی تھی۔ اسمارہ تھکی ہاری گھر لوٹی تھی جب اس نے اپنے مین گیٹ سے صائم کی گاڑی کو نکلتے دیکھا۔ صائم اپنی امی کے ساتھ تھا اسمارہ کے دل میں ایک کھٹکا سا پیدا ہوا اس نے جلدی سے گاڑی کھڑی کی اور تیز قدموں کے ساتھ دادی کے کمرے میں آگئی۔ دادی ابھی ابھی ہی اپنے کمرے میں داخل ہو رہی تھی دروازے میں ہی رک گئیں۔

”اسمارہ کیا ہوا ہانپ کیوں رہی ہو؟“ وہ اسمارہ کی سانس اکھڑتے دیکھ کر بولی تھی۔

”دادی یہ لڑکا؟“ دادی جواب دیئے بغیر آگے چل دی تھی اور اسمارہ انکے پیچھے۔ دادی سوال سننے کے بعد کمرے میں آگئیں تھیں اور آکر اپنے بیڈ کی ایک سائیڈ پہ بیٹھ گئی تھیں۔ اسمارہ انکے پاس آکر بیٹھی اور جواب کا انتظار کرنے لگی۔

”آئلہ کا رشتہ طے کر دیا ہے تمہاری ماں نے۔“ دادی نے قدرے مایوسی سے کہا تھا۔

”ہاں وہ بات جانتی ہوں میں کافی دن سے چل رہی بابا نے بھی بتایا تھا۔ میں اس لڑکے کا پوچھ رہی ہوں کون تھا یہ؟“ وہ شاید سمجھ چکی تھی لیکن پھر بھی اسکی تردید سننا چاہتی تھی۔

”یہی لڑکا ہے صائم۔“ دادی کچھ زیادہ خوش نہیں تھیں۔ اسمارہ کے چہرے کا رنگ اڑ چکا تھا۔ سارے منظر اسکی آنکھوں کے سامنے جھلملانے لگے تھے وہ اپنے کانوں پر یقین نہیں کرنا چاہتی تھی ایسا کیسے ہو سکتا تھا وہ جس نے اسے اس حالت میں پہنچا دیا تھا وہ اتنا بہادر کیسے ہو گیا اسکے گھر اسکی بہن کی زندگی میں آگیا۔

”تمہارے بابا چاہتے تھے وہ جب پاکستان آئیں تو خود دیکھ بھال کر ہی کوئی مناسب جواب دیں لیکن صفا کو نہ جانے کونسی آگ لگی ہے اور اس لڑکے نے تو آئلہ پر کوئی جادو کر دیا ہے وہ بھی سننے کو تیار نہیں۔ کوئی اتہ پتہ نہیں کیسا لڑکا ہے کیسا نہیں بس اتنا بتا دیا تمہارے ساتھ یونیورسٹی پڑھتا ہے اور عذرا کے جاننے والوں میں سے ہے۔“ دادی باتیں کرتی جا رہی تھی اور اسمارہ بے خودی کی حالت میں وہاں سے اٹھ کر کب آنے لگی اسے احساس نہیں ہوا۔

اسے اپنے ارد گرد کچھ محسوس نہیں ہو رہا تھا وہ اپنے کمرے میں آئی اور دروازے کے ساتھ لگ کر بیٹھ گئی۔

"میں آنکھ کو سب سچ بتاؤں گی وہ سچ جان کر خود انکار کر دے گی ہاں کر دے گی انکار۔۔۔۔۔" وہ سوچتے ہوئے جلدی سے اٹھی تھی اور آنکھ کے کمرے کا رخ کر لیا تھا آنکھ کے کمرے میں پہنچ کر وہ کچھ لمحے رکی تھی اور پھر ہمت کر کے اندر آئی تھی۔

"صائم سے رشتہ ہو گیا تمہارا؟" وہ ڈرتے ڈرتے بولی تھی کیونکہ آج سے پہلے وہ کبھی کسی کی زندگی کے فیصلوں پہ اس طرح سے بات نہیں کرتی تھی وہ تو اپنے لیے بھی بات نہیں کرتی تھی دوسرے تو بہت دور کی بات ہے۔

"ہاں۔۔۔۔۔" آنکھ فون میں مصروف چہک کر بولی۔

"صائم اچھا لڑکا نہیں ہے آنکھ۔۔۔۔۔" اسکی آنکھوں میں خوف، ڈر، اور دکھ ایک ساتھ اٹھ آیا تھا۔  
"اب تم کہو گی بہت سی لڑکیوں کے ساتھ فرینڈشپ ہے اسکی بہت فرینک سا ہے تو یہ سب میں پہلے سے جانتی ہوں اور تمہاری سوچ گھسی پٹی ہو گی میری نہیں ہے۔ تو تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں میں بہت خوش ہوں" آنکھ موبائل سکرین پہ نظریں جمائے بولی تھی۔  
"آنکھ اسکی صرف دوستی نہیں ہوتی بلکہ۔۔۔۔۔" اسارہ کہتے کہتے رکی تھی۔

"اسمارہ! صائم نے پہلے دن ہی مجھے سب کچھ بتا دیا تھا اور صرف اپنے بارے میں ہی نہیں تمہارے بارے میں بھی۔" وہ اسمارہ کے قریب آئی تھی اور اسمارہ کو لگا وہ اسکے پاؤں میں گر کر ابھی بے ہوش ہو جائے گی۔

"اور اس نے یہ بھی بتایا ہے وہ صرف ایک مذاق تھا اسے کیا معلوم تم سائیکو اس بات کو اتنا دل پہ لے لو۔" مسکرا کر پیچھے ہٹی تھی۔ مذاق؟ وہ صرف مذاق تھا؟ جس واقعے نے اسمارہ سے جینے کی کچھ آخری وجوہات بھی چھین لی تھیں وہ مذاق تھا؟ جس نے اسمارہ کو خود سے بیزار کر دیا تھا وہ مذاق تھا؟ اسمارہ کے ذہن میں بیسیوں سوال ابھرے تھے۔

"اور جانتی ہو جب اس نے بتایا تو میں کتنا ہنسی تھی تمہاری بے وقوفی پر۔۔۔" آنکھ ہنسی تھی؟ وہ جس دن اسمارہ اتنا روئی تھی کہ اسکے بعد کبھی نہیں روئی اس دن کو یاد کر کے آنکھ ہنسی تھی؟ وہ بے یقینی سے سامنے کھڑی بہن کو دیکھ رہی تھی اور اسکے الفاظ پر یقین کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"اور پلیز بھول جاؤ تم بھی اس بات کو اب۔ صائم کب سے بول رہا تھا وہ تم سے سوری کرے گا بٹ میں نے تمہاری طرف سے اسکی سوری ایکسیپٹ کر لی تھی۔ سو اب تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ اور پلیز تم خود تو کبھی کسی بات سے خوش نہیں ہو سکتی میں جو چھوٹی موٹی خوشیاں حاصل کر رہی ہوں ان کے رنگ میں بھنگ مت ڈالنا۔۔۔۔۔" وہ اسکا گال تھپکا کر چلی گئی تھی۔ اسمارہ اپنی جگہ جامد کھڑی تھی۔ اسے لگ رہا تھا وہ بے ہوش ہو جائے گی مر جائے گی مگر اسے تو ہلکی سی جنبش بھی نہیں ہوئی تھی۔ وہ لڑکا جسے دیکھ کر اسے اپنا آپ ایک تماشہ لگنے لگتا تھا وہ انکے خاندان کا حصہ ہو گا۔

"کیوں اللہ ہر بار کیوں جیسے مجھے لگتا ہے اس سے بڑھ کر آپ مجھے کیا دکھ دیں گے آپ اس سے بھی گہرا زخم لگاتے ہیں کیوں۔۔۔۔۔ ایک ہی بار موت کیوں نہیں دے دیتے؟ کیوں؟ دنیا کے قابل تو میں نہیں ہوں کیا آپ اپنے قابل بھی نہیں سمجھتے مجھے؟ پھر مجھے بنایا ہی کیوں؟" وہ بنا آواز کے چیخی تھی اسکا دل درد کی شدت سے جیسے پھٹ رہا تھا اسکے گلے شکوے بڑھتے جاتے تھے۔ اسکے غموں کی فہرست کے ساتھ۔۔۔ کتنا مشکل ہوتا ہے نا مرنے تک زندہ رہنا۔۔۔۔۔؟ وہ کمرے کی طرف لوٹتے سوچ رہی تھی۔۔

## فلش بیک

"شخصیت کی اقسام شخصیت کی قسم کے ماڈل عام رویے کے نمونوں کی بنیاد پر لوگوں کو مختلف گروہوں میں درجہ بندی کرتے ہیں۔ ایک مشہور ماڈل شخصیت کی چار اقسام بتاتا ہے:

قسم A: انتہائی حوصلہ افزائی اور منظم، لیکن مسابقتی اور کمال پسند۔

قسم B: آرام دہ اور لچکدار، لیکن اتنا مہتواکانکشی نہیں۔

قسم C: بہت باضمیر، لیکن جذباتی اظہار میں مشکل ہے۔

قسم D: مایوسی، فکر مند، اور تنہائی اور پریشانی کا شکار

Myers-Briggs شخصیت کی اقسام ایک اور مشہور شخصیت کی قسم کا ماڈل Myers-Briggs

Personality Type Indicator (MBTI) ہے۔ یہ پیمائش کرتا ہے کہ آپ کس طرح کئی

مختلف زمروں میں آتے ہیں:

انٹروورژن (I) یا ایکسٹراور سیشن (E) سینسنگ (S) یا وجدان (N) سوچ (T) یا احساس (F) فیصلہ کرنا (J) یا سمجھنا (P) یہ نتائج متعدد طریقوں سے یکجا ہو کر شخصیت کی 16 اقسام تشکیل دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر آپ ENFJ شخصیت کی قسم ہیں، تو آپ: دوستانہ اور باہمی تعاون کرنے کی کوشش کریں۔ تخلیقی ہیں اور "بڑی تصویر" کے بارے میں سوچنا پسند کرتے ہیں۔ اپنے فیصلہ سازی میں احساسات اور اقدار کو ترجیح دیں۔ ایک منصوبہ پر عمل کرنے اور منظم ہونے کو ترجیح دیں مگر آپ ISTP شخصیت کی قسم ہیں، تو آپ: محفوظ اور پرسکون رہنے کی کوشش کریں۔ ٹھوس حقائق اور اعمال پر توجہ دیں۔ فیصلہ سازی میں معروضی معلومات اور منطق کو ترجیح دیں۔ لچکدار ہیں اور بے ساختہ لطف اندوز ہوتے ہیں۔"

جے۔ ہان بولتے بولتے رکا تھا جبکہ پوری کلاس میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

"پر سنیلٹی پہ تمہاری ریسرچ اور اور تمہاری دلچسپی قابل تعریف ہے جے۔ ہان! لیکن سائنکولوجی صرف انسان کی شخصیت کو جانچنے کا نام نہیں تمہیں اس سے بڑھ کر کام کرنا ہوگا۔" پروفیسر کم آگے بڑھ کر بولے تھے۔

"جانتا ہوں سر! لیکن سائنکولوجیکل مسائل زیادہ تر شخصیت کی وجہ سے ہی جنم لیتے ہیں ہماری شخصیت ہماری سوچ پر اثر انداز ہوتی ہے اور میں چاہتا ہوں میں سائنکولوجیکل مسائل حل کرنے کی بجائے ایسا لائحہ عمل تیار کروں جو ان مسائل کو پیدا ہی نہ ہونے دے۔ ہماری زندگی میں ہمارا ماحول اور اسکے رویے ہماری شخصیت بناتے ہیں ہماری شخصیت ہماری سوچ کو ترتیب دیتی ہے میں چاہتا ہوں سائنکولوجی سے زیادہ پر سنیلٹی ڈویلپمنٹ پہ کام کروں تاکہ انسان کو اس نہج پہ جانے سے پہلے اسکی مدد کر

سکوں۔۔" یہ بات سن کر پروفیسر کم کے ساتھ سٹوڈنٹس کی بھی آنکھیں کچھ دیر کے لئے باہر آئی تھیں۔ پروفیسر نے اسے تعریف بھری نگاہوں سے دیکھا جبکہ کلاس میں اس کے بارے میں چہہ لگوئیاں شروع ہو گئی تھی اور وہ مسکراتے ہوئے اپنی سیٹ پر آکر بیٹھ گیا تھا۔

"ہان۔ سومن شی!" (شی کورین زبان میں صاحب یا صاحبہ کے لیے استعمال ہوتا ہے) پروفیسر نے اسکے ساتھ بیٹھی لڑکی کو مخاطب کیا تھا۔ "آپ آئیں اور اگلے ٹاپک پر سٹوڈنٹس کو اپنی پریزینٹیشن پیش کریں۔" ہان۔ سومن جے۔ ہان کی بہن تھی اور اسکی جونئر بھی سومن اپنی ناساز طبیعت کی وجہ سے جے ہان سے پڑھائی میں پیچھے رہ گئی تھی۔ سومن اپنی پڑھائی کے معاملے میں جے۔ ہان پر بہت ڈسپینڈ کرتی تھی اور وہ بھی کھلے دل سے اسکی مدد کرتا تھا اور ابھی بھی جے۔ ہان نے اسے پر اعتماد رہنے کا اشارہ کیا تھا تو وہ اٹھ کر سامنے جا کھڑی ہوئی۔

## پریزینٹ ڈے

وہ لان میں بیٹھی ٹھنڈی ہواؤں کو محسوس کر رہی تھی کیونکہ اکتوبر کے بعد اسلام آباد کی ٹھنڈ میں ایسے باہر بیٹھنا اسکے لیے آسان نہیں ہوتا تھا۔ اسکو میسج ریسیو ہوا اس نے کھول کر دیکھا۔

"Hi this is me Jae Yeong here...."

"جے یوگ؟" اسمارہ نے دل میں سوچا۔

"کون جے یوگ؟" اس نے انگلش میں جواب دیا۔

"وہی جس نے آپکے بابا سے آپکے رشتے کی بات کی تھی۔" اسمارہ چونک گئی۔

"کیا؟ آپکو نمبر کس نے دیا میرا؟ اور میں انکار کر چکی ہوں بابا نے بتا دیا ہوگا آپکو۔۔۔" اسمارہ نے جلدی سے میسج ٹائپ کر کے سینڈ کیا۔

"جانتا ہوں اور اسی لیے تو میں نے آپ سے بات کرنے کا سوچا کہ آخر آپ نے انکار کیوں کیا؟" "آپ مجھے بنا دیکھے بنا جانے رشتہ بھیج رہے ہیں صرف اس لیے کہ میں مسلمان ہوں؟ انسان نہیں سمجھتے آپ مجھے؟"

"آپ بھی تو مجھے نہیں جانتی اور یہی تو میں سوچ رہا ہوں کہ مجھے بنا جانے آپ نے انکار کیوں کیا؟ اور رہی بات آپکو جاننے کی تو آپکو کس نے کہا میں آپکو نہیں جانتا؟ اور صرف اسلئے شادی کرنا چاہتا ہوں کہ آپ مسلمان ہیں؟" "آپ نے بابا سے یہی کہا۔۔۔"

"وہ تو میں نے آپ کے بابا کے سامنے کہا اب انکے سامنے اگر میں کہتا میں نے جب آپکی بیٹی کو پہلی بار دیکھا تو مجھے اس سے پیار ہو گیا میں چاہتا ہوں میں اس سے شادی کر کے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنے پاس رکھ لوں اب ایسا کہنا مناسب لگتا کیا؟"

اسمارہ کو اس قسم کے جواب کی امید نہیں تھی "آپکو شرم نہیں آتی نہ جان نہ پہچان کیسی باتیں کر رہے ہیں؟ اور خبردار جو دوبارہ میسج کیا" اس نے میسج سینڈ کر دیا۔

پتہ نہیں بابا نے کیا سوچ کے اسکے لئے مجھے راضی کرنا چاہا عجیب فلرٹ انسان! اس نے دل ہی دل میں کوسا۔ اندھیرا بڑھتا جا رہا تھا اور ٹھنڈ بھی اسمارہ نے خود کو ڈھانپ لیا اور اٹھ کر اندر آگئی۔

فلش بیک

میں تینوں ... سمجھاواں کی

نہ .... تیرے باجوں لگدا جی۔۔

تُو کی جانے .... پیار میرا

میں کراں انتظار ..... تیرا

تُو دل تُو یوں جان میری

میں تینوں ... سمجھاواں کی

نہ .... تیرے باجوں لگدا جی۔۔

میرے دل وچ .... رہ کے میرے

دل دا حال نہ جانے!...

تیرے باجوں .... کلیاں بے کہ

روندے نین نمانے!...

جینا میرا... مرنا میرا ناں تیرے سی

کر اعتبار میرا، میں کراں انتظار تیرا

تُو دل تُو یوں جان میری

میں تینوں ... سمجھاواں کی  
نہ .... تیرے باجوں لگدا جی۔۔

سُنجھنیاں سُنجھنیاں دل دیاں گلیاں  
سُنجھنیاں میری آں باواں  
آجا تیریاں خشبو و آں نوں  
لب دیاں میری اں ساواں  
تیرے بنا۔۔ کی ویں کراں دُور اُداسی  
کر اعتبار میرا، میں کراں انتظار تیرا  
تُو دل تُو یوں جان میری۔۔  
میں تینوں ... سمجھاواں کی  
نہ .... تیرے باجوں لگدا جی۔۔۔

ہادی کی سریلی آواز نے اتیان کی فضاؤں میں عجب سماں باندھ دیا تھا۔ ہادیل خان یعنی کونل کی  
کوک۔۔۔ اسکا نام اسکے دادا نے بڑے پیار سے رکھا تھا اور اس نام کا اسکی پرسنیلٹی پر گہرا اثر ہوا تھا  
اور اسکی آواز واقعی کونل کی کوک جیسی مدھر تھی۔

ہادی کے گائے ہر جملے کے ساتھ جے ہان کی نظروں کے سامنے سے ماہا طیب کی صورت گزر جاتی تھی۔ اسکے دل کا حال یہ جملے بہت اچھے سے بیان کر رہے تھے وہ اتیان کچن کے ایک کونے میں دیوار سے سر لگائے اس گانے کو دل گہرائیوں سے محسوس کر پا رہا تھا۔

وہ صبح کے وقت راول جھیل آئی تھی مارچ کا مہینہ جابجا پھول کھلے تھے موسم بہت خوبصورت تھا ٹھنڈی ہوائیں اور دھوپ راول جھیل کی خوبصورتی میں مزید اضافہ کر رہی تھی۔ اس وقت رش تقریباً نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے۔ اس نے اپنا موبائل نکالا اور ٹائم لپیس پہ لگا کر راستے کے درمیان لگے لٹانا lantana کے پودوں کے سامنے رکھ دیا۔ لٹانا کے پودے بٹر فلائز کو اٹریکٹ کرنے والے بہترین پودوں میں سے ایک پودا ہے جو راول جھیل کی پارک میں بنے رستوں کے درمیان فوٹ پاتھ پر لگائے گئے تھے۔ یہ پودے اسلام آباد میں بڑی تعداد میں اگتے تھے لیکن کنسٹرکشن اور زمینوں کو فرٹلائز کرنے کے لیے پیسٹی سائیڈز کے استعمال نے انہیں تقریباً ناپید کر دیا ہے۔ اسارہ اکثر اپنے والد کے ساتھ یہاں آتی تھی اور آج سے تقریباً دس سال پہلے بہار کے موسم میں اسے تتلیاں اڑتی دکھائی دیتی تھی لیکن آج اسے وہاں بیٹھے تین گھنٹے سے زیادہ وقت ہوا لیکن ایک بھی تتلی وہ کیسچر نہیں کر پائی۔ وہ موبائل بند کر کے بیگ اٹھائے واپس گاڑی کی طرف بڑھی۔

بیس مارچ کا دن تھا اور اسکا کام تقریباً ہو چکا تھا۔ سبھی سٹوڈنٹس بہت محنت کر رہے تھے۔ اسکے کلاس میٹس میں سے رابی نے بھی حصہ لیا تھا۔ وہ بہت خوبصورت ہونے کے ساتھ ذہین بھی بہت تھی۔ اسارہ اپنا لپ ٹاپ کھولے کام کر رہی تھی۔

"ہائے اسمارہ تم نے complete کر کی رپورٹ؟" رابی نے آتے ساتھ ہی پوچھا تھا۔

"نہیں بس کچھ فائنل چیکنگز کرنی ہیں اور پروف ریڈنگ کے لیے پروفیسر فیاض کو دینا ہے وہ فائنل کریں گے تو میں satisfy ہوں گی۔" اسمارہ نے مطمئن انداز میں جواب دیا۔

"اچھا میں کہہ رہی تھی اگر تم پروفیسر فیاض سے مجھے وہ ریسرچ رپورٹ لے کر دے دو جو پچھلے سال انہوں نے ہمالین براؤن بئیر پر تیار کی تھی اور کینیڈا کی یونیورسٹی سے انہیں ایوارڈ بھی ملا" اس نے آنے کی اصل وجہ بتائی۔

"تم کیا کرو گی اس رپورٹ کو؟ میرا مطلب وہ تو انکی پرسنل ریسرچ ہے وہ دیں نہ دیں" وہ سمجھی نہیں۔

"اوہو مجھے کچھ inspiration لینا ہے انکی رپورٹ سے۔"

"تو تم خود کیوں نہیں مانگ لیتی؟" رابی نظریں چراگئی۔ "میں جانتی ہوں تم وہی رپورٹ سیمینار میں اپنے نام سے پیش کرنا چاہ رہی ہو اسی لیے تم چاہتی ہو میں پروفیسر فیاض سے لوں تاکہ وہ منع بھی نہ کر سکیں اور تم پر بات بھی نہ آئے۔" اسمارہ کو پلان سمجھ آیا۔

"اسمارہ ڈارلنگ سمجھو بات کو تین دن گزر گئے تین دن باقی ہیں میں کیسے اتنے کم وقت میں ریسرچ تیار کروں گی خود سوچو!" وہ اس کے پاس بیٹھ گئی۔

"تو یہ بات پہلے سوچنی چاہیے تھی تمہیں میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتی۔" اسمارہ وہاں سے اٹھ کر آگئی اور رابی غصے سے لال ہو گئی۔

## "شخصیت کی خصوصیات:

کچھ شخصیت کے نظریات وسیع شخصیت کی اقسام کے بجائے انفرادی خصلتوں پر توجہ مرکوز کرتے ہیں۔ ہر ایک خصوصیت جیسے کہ ماخوذ یا رضامندی — ایک سپیکٹرم پر موجود ہے، اور وہ آپ کی شخصیت کی مزید مکمل تصویر بنانے کے لیے اکٹھے ہو جاتے ہیں۔

فائیو فیکٹر ماڈل (یا بگ فائیو) شخصیت کے پانچ خصائص پر توجہ مرکوز کرتا ہے:

- 1- تجربے کے لیے کشادگی۔ زیادہ کھلے پن کے حامل لوگ زیادہ متجسس ہوتے ہیں اور نئے تجربات کی تلاش میں ہوتے ہیں۔ جو لوگ کھلے پن میں کم ہوتے ہیں وہ زیادہ روٹین پر مبنی اور روایتی ہوتے ہیں۔
- 2- دیانت داری۔ انتہائی باضمیر لوگ زیادہ منظم، خود پر قابو رکھتے ہیں اور اہداف پر توجہ مرکوز رکھتے ہیں۔ کم ضمیری والے لوگ غیر منظم، آرام دہ اور غیر متوقع ہوتے ہیں۔
- 3- اسراف۔ انتہائی ماورائے ہوئے لوگ سبکدوش، جارحانہ اور اظہار خیال کرنے والے ہوتے ہیں۔ انٹروورٹس زیادہ محفوظ اور نجی ہوتے ہیں۔ تاہم، جو لوگ انٹروورٹ ہیں وہ ضروری نہیں کہ شرمندہ ہوں۔

- 4- رضامندی جو لوگ بہت زیادہ راضی ہوتے ہیں وہ پریزگار، بھروسہ کرنے والے اور تعاون کرنے والے ہوتے ہیں۔ اس سپیکٹرم کے دوسرے سرے پر لوگ زیادہ تنقیدی اور دوسروں پر کم اعتماد کرتے ہیں۔

5- نیوروٹکزم۔ انتہائی اعصابی لوگوں میں منفی جذبات کا زیادہ امکان ہوتا ہے اور وہ آسانی سے پریشان ہوتے ہیں۔ جن لوگوں میں نیوروٹکزم کم ہوتا ہے وہ زیادہ جذباتی طور پر مستحکم اور محفوظ ہوتے ہیں۔

"بگ فائیو کا نظریہ کس حد تک جامع تصور کیا جاسکتا ہے؟ میرا مطلب MBTI کے ماڈل میں 16 قسم کی شخصیات بلکہ ان سے بھی زیادہ کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے اور بگ فائیو؟"

سو من لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹا کر اب سامنے بیٹھے جے۔ ہان سے متوجہ تھی جو اسے بریک کے دوران لیکچر سمجھا رہا تھا۔

"بگ فائیو کی تھیوری پانچ بڑی اقسام کی نشاندہی کرتی ہے اور MBTI ماڈل کی وہ سولہ اقسام انہی پانچ اقسام کی تفصیل ہیں۔ جیسے ایک تھیوری پیش ہوتی ہے تو اس پر مزید مشاہدات کر کے ہم نئے مفروضوں تک پہنچتے ہیں ویسے ہی بگ فائیو کی تھیوری کو مد نظر رکھتے ہوئے ہی MBTI ماڈلز کو دیکھا جاتا ہے۔"

"جو بات تم نے کلاس میں کی کیا واقعی پر سنیٹی ہمارے دماغ کو انفلوئنس کرتی ہے یا دماغ پر سنیٹی کو؟"

سو من اسکی اس بات پر ابھی بھی اٹکی تھی۔

"دیکھو سو من جتنا ابھی تک میں نے سیکھا اور مشاہدہ کیا میں اس علم کے لحاظ سے بات کر رہا تھا اب دیکھو شخصیت کی نشوونما کیسے ہوتی ہے۔؟"

شخصیت کی نشوونما کے بارے میں بہت سے مختلف نظریات ہیں۔ ان میں سے کچھ ابتدائی سماجی تعاملات، ماحول اور تجربات کی اہمیت پر توجہ مرکوز کرتے ہیں۔

مثال کے طور پر، ایڈجمنٹ تھیوری کے مطابق، بچپن کے دوران آپ کے بنیادی نگہداشت کرنے والے کے ساتھ آپ کے تعلقات کا تجربہ بعد کی زندگی میں آپ کے ایڈجمنٹ کے انداز کو متاثر کرتا ہے۔ اس تصور کا تعلق شخصیت کی نشوونما سے بھی ہو سکتا ہے۔ مثال کے طور پر، اگر آپ کی دیکھ بھال کرنے والے نے آپ کو محفوظ اور پیار کا احساس دلایا، تو ہو سکتا ہے کہ آپ زیادہ خود اعتمادی اور دوسروں پر بھروسہ کریں۔ اگر آپ کا نگہداشت کرنے والا لاپرواہ تھا، تو ہو سکتا ہے کہ آپ پریشان اور چپکے ہوئے ہوں یا پیچھے ہٹ جائیں اور ناقابل اعتماد ہوں۔

آپ کے بنیادی دیکھ بھال کرنے والے کے علاوہ دوسرے لوگ بھی آپ کی شخصیت کو متاثر کر سکتے ہیں۔ ساتھی، دوست، خاندان کے اراکین، اور یہاں تک کہ اجنبی بھی آپ کے نقطہ نظر اور طرز عمل کو تشکیل دے سکتے ہیں۔

سماجی تعامل کا نظریہ بتاتا ہے کہ آپ دوسرے لوگوں کے رویے کے بارے میں اپنے مشاہدات سے متاثر ہیں اور آپ ان کے رویوں اور اعمال کے نتائج کو کیسے سمجھتے ہیں۔ مثال کے طور پر، اگر آپ کسی کو کامیابی سے دھونس کا استعمال کرتے ہوئے دیکھتے ہیں، آپ ان کے جارحانہ رویے کی نقل کرنے کے لیے حوصلہ افزائی محسوس کر سکتے ہیں۔ تاہم، اگر آپ دیکھتے ہیں کہ اس کے ساتھیوں کی طرف سے بد معاشی کی جا رہی ہے، تو آپ یہ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ جارحانہ شخصیت کی خصوصیات کو

سزا دی جاتی ہے، انعام نہیں دیا جاتا۔ اسی طرح، آپ اپنے رویے کا نمونہ کسی ایسے بھائی کے بعد بنا سکتے ہیں جو توجہ اور مقبولیت حاصل کرنے کے لیے مزاح کا استعمال کرتا ہے۔

یہاں تک کہ جن لوگوں کو آپ صرف ٹیلی ویژن، فلم، یا سوشل میڈیا پر دیکھتے ہیں، وہ بھی شخصیت کے رول ماڈل کے طور پر کام کر سکتے ہیں۔ آپ نے ایک سپر ہیرو کی جرات مندانہ لیکن سنجیدہ خصوصیات کو اپنایا ہو گا جسے آپ نے بچپن میں ٹی وی شو میں دیکھا تھا۔ یہ سب کچھ اس بات پر آتا ہے کہ آیا آپ کو یقین ہے کہ جس شخص کا آپ مشاہدہ کر رہے ہیں اسے اس کے رویے کی وجہ سے انعام یا سزا دی جا رہی ہے۔

شخصیت مکمل طور پر اس کا نتیجہ نہیں ہے جس طرح آپ کی پرورش ہوئی یا آپ نے زندگی بھر کیا تجربہ کیا۔ کہیں آپ کے مزاج کا 20 سے 60 فیصد کے درمیان جینیاتی عوامل سے تعین کیا جاسکتا ہے۔ مختلف ماحول میں پرورش پانے والے ایک جیسے جڑواں بچوں کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ دونوں افراد کی شخصیت کی بہت سی خصوصیات ملتی ہیں۔

اسی طرح، آپ کے جینز آپ کو شخصیت کے بعض عوارض یا اضطراب اور افسردگی جیسے حالات پیدا کرنے کے زیادہ خطرے میں ڈال سکتے رہی بات کہ شخصیت آپ کی دماغی صحت کو کیسے متاثر کر سکتی ہے۔ تو شخصیت کی قسم آپ کی ذہنی اور جسمانی صحت دونوں پر بہت سے اثرات مرتب کر سکتی ہے۔ مثال کے طور پر، جب کہ زیادہ تر لوگ وقتاً فوقتاً اضطراب کا تجربہ کرتے ہیں، کچھ لوگ اس کا تجربہ دوسروں کے مقابلے میں اکثر اور زیادہ شدت سے کرتے ہیں۔ اگر آپ فطرت کے لحاظ سے پریشان

ہیں، تو آپ کو ایک ایسے چکر میں پڑنے کا زیادہ امکان ہے جس میں اضطراب مزید مسائل پیدا کرتا ہے، جیسے کہ بے خوابی اور موڈ میں تبدیلی۔

مخصوص شخصیت کی خصوصیات آپ کی صحت کو متاثر کرنے کے لیے بھی کام کر سکتی ہیں۔ مثال کے طور پر، کچھ محققین اعلیٰ اعصاب پرستی، کم مبالغہ آرائی، اور کم ضمیری کے مجموعے کو "کمزور شخصیت" یا "مسیری ٹرائیڈ" کہتے ہیں۔ ان تین خصلتوں کے حامل افراد آسانی سے تناؤ کا شکار ہو جاتے ہیں، اور زیادہ امکان ہے کہ وہ سماجی طور پر پیچھے ہٹ جائیں یا غیر صحت بخش طریقے سے نمٹنے کے طریقہ کار کی طرف رجوع کریں، جیسے کہ شراب نوشی۔ یا آکسولیشن۔"

سومن کی سمجھ میں آدھی باتیں آرہی تھیں اور آدھی باتوں پر وہ بس سر ہلائے جا رہی تھی۔

"امید کرتا ہوں تمہیں تمہارے سوالوں کے جواب مل گئے ہوں گے۔"

جے ہان نے تسلی چاہی، "ہاں ہاں۔۔۔" سومن مزید لیکچر سننے کے موڈ میں نہیں تھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔۔۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَحِبَّاب۔۔۔۔۔"

ناولز کی دنیا کے ناولز میں خوش آمدید۔۔۔۔۔"

ناولز کی دنیا "ویب سائٹ / گروپ / پیج" دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کر سکتے ہیں۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہو سکا آپکی تحریر پوسٹ ہو جائے گی۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔۔

Email address :- [Novelskiduniya77@gmail.com](mailto:Novelskiduniya77@gmail.com)

Facebook page :- [Novels ki duniya](#)

( user name [@zoyatalib77](#) )

Facebook group :- [Novels ki duniya](#)

Instagram Page:- [Zoya Talib](#) (UserName: [Novelskiduniya77](#))

Youtube Channel: Novels Ki Dunya (NKD) Official

( پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو )

اور باقی کے رابطے کے لیے ہر پیج کے نیچے **Blue** الفاظ میں لکھے لفظ میں آپکو لنکس مل جائے گے ان سب کے۔۔

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کر لیں۔۔۔

شکریہ۔۔۔۔۔

"ہادی نہیں آیا ابھی تک؟" سومن نے کیفے میں نظر دوڑائی تھی۔

"آنے والے ہوں گے وہ اس وقت گھر جاتے ہیں نا۔۔۔۔۔ لو آگئے"

"کہاں رہ گئے تھے؟" سومن نے پوچھا۔

"یہ کیا ہے؟" ہادی نے سومن سے پوچھا۔

"پھول ہے اندھے تمہارے لیے لائی ہوں تم نے تو مجھے دینا نہیں" وہ منہ بنا کر بولی۔

"تھینکس پر کہیں یہ بھی ان صاحب کی کارستانی تو نہیں؟" وہ جے ہان کی طرف دیکھ کر بولا۔

"ہیونگ تم سومن پہ شک کر رہے ہو؟"

"مجھے سومن پہ شک نہیں لیکن تم پہ بھی یقین نہیں کیا جاسکتا۔"

"ایسا کیوں؟"

"14feb بھولا نہیں ہوں میں"

"اوہ گاڈ ہادی ہیونگ اتنی چھوٹی سی بات کی وجہ سے تم نے مجھ پہ ٹرسٹ کرنا چھوڑ دیا چیچ چیچ"

ہادی اس کو دیکھ کر گردن ہلانے لگا۔

14 فروری آج سے تقریباً ایک ماہ پہلے ویلنٹائن ڈے کا دن تھا جب سومن کو ہادی کی طرف سے اور ہادی کو سومن کی طرف سے محبت بھرے پیغامات ریسو ہوئے اور دونوں ویلنٹائن ڈے کے دن ایک بیچ پر پہنچ گئے جہاں خوبصورت پھولوں کی سجاوٹ کی گئی لائٹس اور پھول کی مدد سے ایک راہداری بنائی گئی تھی جس کے سامنے

"سارنگ ہے یو!" لکھا تھا کورین میں جسکا مطلب ہے... i love you

سومن پہلے پہنچ گئی اور یہ سب دیکھ کر حیران رہ گئی۔

"آہ ہادی نے اتنا سب کیا میرے لیے اور میں فضول میں اس سے ناراض رہی"

"ویسے اتنا رومینٹک ہے تو نہیں لیکن واہ" وہ آگے بڑھنے لگی۔

ہادی آیا اور وہ بھی یہ سب دیکھ کر حیران رہ گیا۔

"ایک تو یہ کورین لوگ ہر موقع کو ڈبل ٹرپل مناتے ہیں ایک ویلنٹائن ڈے کے لیے سومن نے پورا شادی کا سیٹ لگا دیا" وہ بھی آگے بڑھا اور سامنے اسے سومن نظر آئی۔

"ہادی تھینک یو تم نے میرے لیے اتنا کیا میں بہت خوش ہوں"

"میں نے؟ سومن مجھے لگا یہ تم نے کیا ہے مجھے پھولوں کے ساتھ کارڈ ملا جس پر تمہارا میسج تھا"

"ایسا ہی مجھے بھی ایک کارڈ ملا تھا پھولوں کے ساتھ"

وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر حیران ہوئے

"Say Kimchi"

ایک انسان کی آواز آئی جس نے انکی پکچر لی تھی کوریا میں لوگ پکچر لیتے وقت چیس نہیں کمچی کہتے تھے اور وہ آواز ایک ہی عظیم انسان کی تھی اور وہ تھا جے ہان۔

"کیسا لگا سر پرانز دونوں کو"

"تو جانتا ہے کتنا بڑا کمینہ ہے تو؟"

"I know but thanks for the compliment"

جے ہان جا کر ٹیبل پر بیٹھ گیا۔

"اسیے میں سوچوں یہ اتنا ان رومینٹک انسان ایسا بھی کر سکتا ہے؟" سومن بھی منہ بنا کر بیٹھ گئی۔

"میں ان رومینٹک نہیں تم کوریز کچھ حد سے زیادہ رومینٹک ہو ten days anniversary  
100 days anniversary, 1000 days anniversary

یہ سب ہمارے ہاں نہیں ہوتا۔۔۔"

"یعنی تم اب خود کو ہم سے الگ ہی کر لو گے ویری سیڈ، ہادی ہیونگ!" "جے ہان نے دکھی لہجے میں کہا۔

"شٹ اپ"

"شٹ اپ اسی صورت ہوگا جب کھانا آئے گا میں نے آرڈر کر دیا ہے بس آتا ہی ہوگا۔۔۔" وہ روڈ کی طرف دیکھنے لگا۔

"تم نے ہمارے لئے یہ سب کیا جے ہان تم کتنے اچھے ہو"

"I know but thanks for the compliment....." "جے ہان نے مصنوعی انداز میں کہا۔

"اور ہادی ہیونگ پیمینٹ کی ٹینشن نہ لینا وہ میں نے تمہارے کارڈ سے کردی ہے جگہ کی بھی اور کھانے کی بھی"

ہادی نے سر ہلا کر افسوس کا اظہار کیا لیکن سومن ہنسنے لگی۔

"چلو اٹھو شاباش ہو گیا سب اب نکلو" ہادی اسے اٹھانے لگا۔

"ارے بھائی کھانا آرہا ہے کھا کے ہی جاؤں گا"

"ویلنٹائن ڈے۔۔۔ ہم دونوں کپل۔۔۔ ڈیٹ ہماری تو تو یہاں کھانا کھا کر کیا کرے گا چلو شاباش نکلو۔۔۔"

"ہادی کیا کر رہے ہو کہہ تو رہے ہیں چلا جاؤں گا"

"ارے سومن یہ سب میں نے تمہارے لئے کیا میں دیکھتا رہتا ہوں تم کتنا کرتی ہو ان کے لیے اور لڑکیوں کو بھی ضرورت ہوتی ہے کوئی انکے لئے کچھ کرے ہے نا"

"ہاں اور اسی لیے دوسروں کی ڈیٹ میں انکے ساتھ شامل ہو جاتے ہو ہے نا؟"

"ارے صرف ڈیٹ کیا میرے پلانز تو بہت ہائی ہیں شہ بالا بننا ہے میں نے تمہارا ہادی ہیونگ"

"شہ بالا کیا؟" ہادی سمجھا نہیں۔

"ارے وہی جو دلہے کے ساتھ ہوتا ہے پوری رسیرچ کر رکھی ہے میں نے انڈین کلچر پہ پھر تمہیں بھی تو بننا پڑے گا میرا شہ بالا ہاں۔۔۔" وہ ہادی کو کہنیاں مارنے لگا۔

"شہ بالا اور میں؟؟؟" ہادی مزید کچھ کہہ نہیں پایا۔

"ہاں تو اور کیا۔۔۔ لو کھانا آگیا میں لے کے آتا ہوں۔۔۔" جے ہان کھانا لینے گیا تو ہادی اور سومن دونوں ہنسنے لگے۔

-----

تئیس مارچ کا دن تھا۔ اسمارہ نے اٹھ کر الارم آف کیا اور فریش ہونے چلی گئی۔ واپس آکر اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کیا پہنے اس نے کبھی بھی ان چیزوں پر دھیان نہیں دیا تھا مگر آج خاص موقع تھا اور وہ کوئی کمی نہیں چھوڑنا چاہتی تھی۔ اسمارہ نکلی اور آئل کے کمرے کی طرف بڑھی۔ آئل گدھے گھوڑے بیچ کر سو رہی تھی۔ اسمارہ نے اسے آواز دی

"آئل!"

"ہمم۔۔۔" آئل نے کمبل کے اندر سے بس اتنی ہی آواز نکالی۔

"وہ تم مجھے کچھ پہننے کے لئے سچیٹ کر سکتی ہو؟" وہ ہاتھ میں اپنے کچھ ڈریسز لیے کھڑی تھی۔

"ڈیٹ پہ جا رہی؟" آئل اچھل پڑی تھی۔

"نہیں۔۔۔" اسمارہ کو سمجھ نہیں آئی۔

"تو پھر تمہیں کیا جو مرضی پہن کے چلی جاؤ۔" وہ پھر سے سو گئی۔

"نہیں آج سمینار ہے بہت خاص دن ہے تو تم کچھ بتا دیتی۔۔۔ لیکن۔۔۔۔۔" اس نے پھر سے ڈسٹرب کرنا مناسب نہیں سمجھا اور باہر آنے لگی۔

"اچھا رکو!" آئل نے اسے روکا۔

آج موسم کافی اچھا تھا ہلکے ہلکے بادل چھائے ہوئے تھے۔ تئیس مارچ کی پریڈ سرمنی ختم ہونے کے بعد کنونشن سنٹر میں انکے سمینار کا اہتمام کیا تھا تھا۔ سمینار بارہ بجے شروع ہونا تھا لیکن اسمارہ جلدی ہی گھر سے نکل آئی تھی۔ تقریباً گیارہ بجے کے قریب وہ سنٹر پہنچ گئی۔ اس نے یونیورسٹی کارڈ دکھا کر

گاڑی پارک کی اور اندر آنے لگی۔ گیلری میں اسکے بہت سے کلاس میٹس اور باقی بچپن کے سٹوڈنٹس بھی موجود ہے اور بھی اسلام آباد کی یونیورسٹیوں سے سٹوڈنٹس آرہے تھے۔

گہرے سبز رنگ کے جمپ سوٹ میں سٹریٹ بال جو بیچ کی مانگ نکال کر سائیڈ سے پنز لگا کر پیچھے کئے گئے تھے کافی اچھے لگ رہے تھے اسے۔

"اگر لیش چوپڑا تمہیں دیکھ لیتے تو آج کسی مووی میں کاسٹ ہو جاتی تم بالکل رانی مکھرجی لگ رہی ہو!"

آنکھ نے اسے تیار کر کے یہ تبصرہ کیا تھا۔ "یہ سب میرا کمال ہے دیکھو تمہیں بھی کیسا چمکا دیا ورنہ تم جو ملنگ بنی پھرتی رہتی ہو ذرا نہیں لگتا میری بہن ہو!"

اس تبصرے کی اسمارہ کو سمجھ نہیں آئی تھی کہ آنکھ اسکی تعریف کر رہی یا بے عزتی مگر اتنی سی بات اس پر کوئی اثر نہیں کرنے والی تھی۔

اندر جاتے جاتے ہوئے اسمارہ کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا وہ بہت نروس تھی۔ اس نے اپنا بیگ مضبوطی کے ساتھ سینے سے لگایا ہوا تھا اور اپنی نروس نس چھپانے کے لیے اسے دبا رہی تھی۔

"تمہیں کیا لگا تھا میں آج نہیں آؤں گی اور تم آسانی سے جیت جاؤ گی؟" رابی نے اسکا رستہ روکا تھا۔  
"میں نے ایسا کب کہا؟" اسمارہ حیران ہو گئی۔

"تمہاری اطلاع کے لیے عرض ہے کہ پروفیسر فیاض سے میرے ڈیڈ نے بات کر لی تھی اور وہ رپورٹ مجھے مل چکی ہے۔ اب میں دیکھتی ہوں انٹرنیشنلی ایوارڈ ونگ رپورٹ کے آگے تمہاری رپورٹ کی کیا اہمیت ہوگی۔" وہ مسکرا کر آگے چل دی۔ اسمارہ وہیں کھڑی رہ گئی۔

اسمارہ سامنے لگی کرسیوں پر آکر بیٹھ گئی تھی اور وہ سبکو دیکھ رہی تھی راہی پر اسکی نظر پڑی جو اس دن کی نسبت زیادہ خوش دکھائی دے رہی تھی۔ راہی خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ ذہین بھی تھی کانفیڈینٹ بھی اور لاڈلی بھی۔ وہ امیر ماں باپ کی بیٹی تھی اسی لیے سستی کر جاتی تھی۔ اللہ بھی کسی کو دیتا ہے تو کوئی کمی نہیں چھوڑتا اور کسی کو بس چھوڑ ہی دیتا ہے دنیا میں زلیل ہونے کے لیے۔ وہ راہی اور صائم کو ہنستے مسکراتے دیکھتے ہوئے دل ہی دل میں سوچ کر کڑتی تھی۔ صائم انکے ڈیپارٹمنٹ کا ہینڈسم اور مشہور لڑکا تھا۔ بہت سی لڑکیاں لڑکے اسکے دوست تھے خاص کر لڑکیاں اسکی طرف بہت زیادہ مائل ہوتی تھی مگر راہی اور صائم کی محبت کسی سے ڈھکی چھپی نہیں تھی۔

سب لوگ جمع ہو چکے تھے اور سیمینار کا آغاز ہو چکا تھا پروفیسرز، کلائمیٹ ایکسپرٹز، آرکیالوجسٹ تقریباً ہر طرح کے لوگوں نے شرکت کی تھی۔ کچھ این جی اوز کے بھی نمائندگان شامل تھے۔ تین سٹوڈنٹس کے بعد اسمارہ کو بلایا گیا تھا۔ اسمارہ کو اپنے کام پہ پورا بھروسہ تھا تو وہ اعتماد کے ساتھ آگے بڑھی۔

"اسلام علیکم ایوری ون!"

سیمینار میں غیر ملکی بھی شامل تھے تو انگلش میں ہی سب سٹوڈنٹس اپنی رپورٹس پیش کر رہے تھے۔

"آج میں نے اپنے لیول سے بڑھ کے کچھ ریسرچ کرنے کی کوشش کی ہے۔ میں جانتی تھی میرے بہت سے ساتھی طلبہ ہماری ڈومین میں رہتے ہوئے ہمارے بہت سے اینڈیجرڈ جانوروں کے بارے میں بہت سی معلومات اکٹھی کریں گے جو کہ بہت اچھی اور معیاری ہونگی۔ میں نے انکا مقابلہ کرنے کی بجائے یہ فیصلہ کیا کہ میں اسے اپنا اپنے ساتھیوں کے ساتھ مقابلہ سمجھ کر اس میں حصہ نہ لوں بلکہ ایمانداری کے ساتھ میرے ماحول میں موجود جس چیز کو خطرہ ہے اور میرے اس پر بات کرنے سے اگر اس پر کچھ اقدامات ہو سکیں گے تو مجھے دلی خوشی ہوگی۔ میں یہ مقابلہ جیتوں یا نہ جیتوں مجھے ان اینڈیجرڈ ہونے والی پسی شیز کی بقا کی جنگ جیتی ہے۔ میرا مقابلہ میرے ان چند دوستوں کے ساتھ نہیں بلکہ میرا مقابلہ ماحول میں شامل ہر اس چیز سے ہے جو ان پسی شیز کو اینڈیجرڈ ہونے کے قریب لے آئے ہیں۔ میں آج بات کرنا چاہتی ہوں تتلیوں کے بارے میں۔"

محترم مہمانان گرامی یہ وڈیو دیکھئے۔۔"

اس نے پروجیکٹر کی سکرین کی طرف اشارہ کیا۔

"یہ ٹائم لپیس آج سے تقریباً دس سال پہلے لیا گیا ہے۔ اسلام آباد کے مشہور پارک راول جھیل کا منظر جہاں لٹانا کے پودوں کے ارد گرد اڑتی تتلیاں سکرین پر چار چاند لگا رہی تھی۔ اور اسی کے ساتھ دوسری وڈیو دیکھئے جو کچھ دن پہلے کا لیا گیا ٹائم لپیس ہے۔ اس نے دوسری وڈیو دکھائی۔ خوش قسمتی سے یہ ایک ہی جگہ ایک ہی موسم میں لی گئی دو وڈیوز ہیں اور فرق آپ کے سامنے ہے۔"

تتلیاں دوسرے کیڑوں کی نسبت بہت مختلف ہوتی ہیں یہ ایک نہیں بلکہ چار زندگیاں جیتی ہیں۔ پہلی زندگی جو یہ انڈے کی صورت میں ہوتی ہیں۔ دوسری زندگی یہ لاروا کی صورت میں تیسری صورت

کریسلز chrysalis کی ہوتی ہے جبکہ چوتھے مرحلے میں وہ تتلی بنتی ہیں یعنی اڈلٹ بٹر فلائی adult butterfly۔ انکی زندگی کے یہ مراحل میٹا فورسز کہلاتے ہیں جسکا مطلب ہے کہ دوسرے جاندار یا کیڑے مکوڑے دوسرے جانداروں اور کیڑے مکوڑوں کو اپنی خوراک کے لئے استعمال کرتے ہیں جبکہ تتلیاں انہیں کھا کر یا انکا رس پی کر دوسرے جانداروں میں منتقل کر دیتی ہیں تتلیاں بڑے کھردرے پروں کے ساتھ اڑتے ہوئے کیڑے ہیں۔ تمام کیڑوں کی طرح، ان کی چھ جوڑی ہوئی ٹانگیں اور جسم کے تین حصے ہوتے ہیں: سر، چھاتی اور پیٹ۔ پنکھ چھاتی کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں اور ان میں اینٹینا کا ایک جوڑا، مرکب آنکھیں اور ایک exoskeleton بھی ہوتا ہے۔ اسارہ پریزینٹیشن دیتے ہوئے بہت خوشی محسوس ہو رہی تھی اسے لگ رہا تھا وہ سچ میں تتلیوں کی ہمدرد بن کر انکے لئے کچھ کر رہی جیسے اسکے بعد تتلیوں کے لیے ماحول بہت سازگار ہو جائے گا۔

تتلیاں باغ میں پودوں کو پولینیٹ کرتی ہیں۔

جب وہ ایسا کرتے ہیں تو ان کے جسم پولینیٹ جمع کرتے ہیں اور اسے دوسرے پودوں تک لے جاتے ہیں۔ اس سے پھلوں، سبزیوں اور پھولوں کو نئے بیج پیدا کرنے میں مدد ملتی ہے۔ پودوں کی اکثریت کو دوبارہ پیدا کرنے کے لیے شہد کی مکھیوں اور تتلیوں جیسے پولینیٹرز کی ضرورت ہوتی ہے۔ تتلیاں قیمتی پولینیٹرز ہیں۔

یہ خوبصورت حشرات پودوں کی پولینیٹیشن میں ایک اہم کردار رکھتے ہیں۔

تتلیاں پھولوں کے اندر گہرائی میں موجود رس پیتی ہیں اور پولینیشن کے خلاف رگڑتی ہیں۔ اس میں جینیاتی مواد ہوتا ہے جو تتلی سے منسلک ہوتا ہے اور دوسرے پھولوں میں جمع ہوتا ہے پولن اس پودے کے ایک اور پھول کے مادہ حصے میں ختم ہوتا ہے۔

ہم پھلوں اور سبزیوں جیسے کھانے کے لیے تتلیوں جیسے پولینیٹرز کا شکریہ ادا کر سکتے ہیں۔ وہ ہر تین میں سے ایک کھانے کے ذمہ دار ہیں جو ہم کھاتے ہیں اور دنیا بھر میں خوراک کی معیشت میں 200 بلین ڈالر سے زیادہ کا حصہ ڈالتے ہیں

تتلیوں کی کچھ نسلیں افیڈ کھاتی ہیں جو ان کیڑوں کو کنٹرول کرنے میں مدد کرتی ہیں۔ وہ دوسرے جانوروں اور کیڑوں کی آبادی کو کنٹرول کر کے ایک ضروری سروس فراہم کرتی ہیں۔

مونرچ تتلیاں اپنے لاروا کی خوراک کے طور پر مخصوص پودوں کا انتخاب کرتی ہیں، جیسے دودھ کا گھاس۔ وہ زہریلے پتوں پر انڈے دیتے ہیں جو کیٹرپلرز کے نکلنے اور کھانے کے لیے تیار ہوتے ہیں۔ یہ لاروا اور کیٹرپلر میں پرجیویوں کو کم کرتا ہے اور شکاریوں کو انہیں کھانے سے روکتا ہے۔ اس سے زیادہ کیٹرپلر زندہ رہتے ہیں اور تتلیاں بنتے ہیں، آبادی میں اضافہ ہوتا ہے۔

تتلیاں پودوں کے لیے مفید تو ہیں ہی جس سے ماحول کی آلودگی پر قابو پانے میں مدد ملتی ہے اسکے ساتھ تتلیاں زہریلے مادے والے پتے کھا کر انہیں ہمارے لئے مفید بنا دیتی ہیں اور جسکی مدد سے سائنس دانوں کو بہت سی دوائیں بنانے میں مدد ملتی ہے اور آنے والے وقت میں مزید مدد لی جاسکتی ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ تتلیوں کو محفوظ کرنے کے لیے اور ماحول کو ان کے لیے سازگار بنانے کے لیے کیا اقدامات کیے جائیں؟

تو انکی تفصیل کچھ اس طرح سے ہے:

بیرونی جگہوں کو انسکیٹ فرینڈلی بنائیں۔ مقامی تتلیوں کی مدد کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ بیرونی جگہوں پر کیڑے مکوڑوں کے لیے موزوں پودے لگائیں جیسے بڈلیا، فلوکس، یا میریگولڈز جنہیں تتلیاں کھا سکتی ہیں۔

تتلیوں کے آرام کے لیے پانی کے ساتھ سایہ دار جگہوں کا ہونا بھی ضروری ہے۔

تتلیاں گرے ہوئے پھل کو بھی کھا سکتی ہیں، اس لیے اسے زمین پر چھوڑنا ضروری ہے۔۔

آپ ان کے لیے صحیح رہائش فراہم کر کے مدد کر سکتے ہیں۔ ہر سپیشی کے کیڑ پلر صرف ایک مخصوص پودوں کی قسم کھائیں گے۔ جنوبی آسٹریلیا میں اس میں گھاس، بیج، مٹر کے پھول والے پودے، جھاڑیاں اور مسٹلو شامل ہیں۔ ان کو لگانے سے، آپ تتلیوں کو اپنے باغ میں کیڑ پلر انڈے دینے کی ترغیب دے سکتے ہیں۔

• اپنے باغات میں کیمیائی استعمال کو کم سے کم کرنے کی کوشش کریں، کیونکہ کیڑے مار دوا اور کیمیکل تمام کیڑوں کے لیے مہلک ہیں، بشمول کیڑ پلرز۔

• تتلیاں مضحکہ خیز کھانے والی ہیں اور لیموں، اسنیپ ڈریگن، کریپ مرٹل، واٹل، چائے کے درخت، بوتل برش، لیوینڈر، بینکسیا، گل داؤدی اور ورینا کی طرح۔ یہ امرت پیدا کرنے والے پودوں کی ایک

قسم کو اپنے باغ میں شامل کریں تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ سال بھر تتلی کے موافق کھانا دستیاب ہو۔

میں امید کرتی ہوں میری رپورٹ آپکو تتلیوں کی زندگیوں پر بڑھتے ہوئے خطرات سے روشناس کروانے میں مددگار ثابت ہوئی ہوگی اور اس محکمے کے لوگ میری بات پر توجہ دے کر تتلیوں کے لیے اقدامات کریں گے۔ بہت شکریہ!"

تالیوں کی گونج میں وہ سیٹج سے اتری تھی۔ اور باقی سٹوڈنٹس کی رپورٹس وغیرہ دیکھنے کے بعد جیتنے والے کا اعلان ہونا تھا۔ تقریباً ایک گھنٹے کے بعد زلٹ مرتب کر لیے گئے اور اس تقریب کے ہوسٹ نے تیسرے نمبر پر آنے والے سٹوڈنٹس کے ناموں سے آغاز کیا۔ تیسرے اور دوسرے نمبر دو اور یونیورسٹیوں کے سٹوڈنٹ کامیاب ہوئے تھے۔ رابی اور اسمارہ نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا اور رابی مسکرا دی تھی کیونکہ ایک تو اسمارہ کا ٹاپک بہت ہی الگ تھا اور دوسرا رابی کی رپورٹ پروفیسر فیاض کی تیار کردہ تھی جو جانی مانی شخصیت تھے۔ اور اس رپورٹ میں کچھ تبدیلیوں کے بعد رابی نے پیش کر دی تھی۔ اسمارہ بچھ سی گئی تھی مگر وہ مطمئن تھی اسے جو میسج دینا تھا وہ دے چکی تھی۔

فرسٹ پرائیز کا اعلان ہوا اور وہ نام اسمارہ احمد کا تھا۔ پورا حال تالیوں سے گونج اٹھا تھا۔ اسمارہ شکاڈ تھی وہ منہ پہ ہاتھ رکھے چیخ دبانے کی کوشش کر رہی تھی۔ ہوسٹ نے نتیجے کی تفصیل بتائی۔ "مس اسمارہ احمد کی رپورٹ نہ صرف منفرد بلکہ بہت پریکٹیکل بھی تھی اور پوری ریسرچ سادہ اور آسان تھی جسکی تجاویز بھی قابل عمل ہیں اور جنگی بنیاد پر ایک اینڈیجرڈ ہونے والی پسی شی کو بچایا جاسکتا ہے۔"

اسمارہ بہت خوش تھی اسے سرٹیفکیٹ کے ساتھ سبکی تعریف ملی تھی جس نے اسکا حوصلہ مزید بلند کر دیا تھا اور اسکے ساتھ اسے سکالرشپ بھی ملنی تھی جو وہ بی ایس کے بعد اپلائی کر سکتی تھی۔ اسے امریکا کے شہر کیلیفورنیا جانا تھا اور وہاں پہ آن فیلڈ ریسرچ کرنا تھا کیلیفورنیا میں تتلیوں کا سب سے بڑا گارڈن موجود ہے جہاں تتلیوں کی ہر طرح کی پسی شیز پائی جاتی ہیں اور lepidopterologist وہاں بہت سی ریسرچز کرتے ہیں۔ اسمارہ کو لگ رہا تھا اس نے دنیا فتح کر لی ہے۔ یہی کامیابیاں تو اسکے جینے کی وجہ تھی جو ہمیشہ سے سمیٹتی آئی تھی جن کے لیے وہ دن رات محنت کرتی تھی باقی تو اسکی زندگی میں جینے کے لیے کچھ تھا ہی نہیں۔۔۔

وہ خوشی خوشی گھر آئی اور آتے ہی اپنے بابا کو فون کیا۔ وہ بہت خوش ہوئے۔ اس سے گھر پہ نہ کسی نے پوچھا کہ اتنی خوش کیوں ہو سمینار تھا کیا ہوا اور نہ اس نے بتایا۔

"بابا میں بی ایس کے بعد کیلیفورنیا جاؤں گی اور آپ مجھے نہیں روکیں گے!" وہ دو ٹوک انداز میں بولی۔

"ارے تتلی تمہیں کتنے ہی سالوں بعد اتنا خوش دیکھ رہا ہوں بھلا میں تمہیں خوش ہونے سے کیوں روکوں گا ہاں؟" وہ مسکرا دیئے۔

"سچ میں بابا!" وہ خوش ہو گئی۔

پریزنٹ ڈے

اکتوبر کا تیسرا ہفتہ چل رہا تھا سردی نے اسلام آباد کی فضاؤں میں ڈیرے ڈال لیے تھے یہ موسم اسمارہ کا کچھ خاص پسندیدہ نہیں تھا اسے ہر طرف خزاں اجڑے درخت، پھولوں سے خالی پودے، تتلیوں سے خالی اپنا بٹر فلائی ہاؤس دیکھ کر بہت کوفت ہوتی تھی۔ آنکھ اور صائم کے رشتہ طے ہونے کے بعد اسے ہر جگہ ہی صائم نظر آنے لگا تھا پہلے یونیورسٹی سے بھاگ کر گھر چلے جانا اسکے لیے جان چھڑانے کے مترادف تھا مگر اب اب اسے وہ گھر کے کونے کونے میں بھی دکھائی دینے لگا تھا۔ لیکن کیوں وہ تو اس دن کو ایک مذاق سمجھ کر ہنسی میں اڑا چکا تھا آگے بڑھ چکا تھا پھر اسمارہ کیوں وہیں رک چکی تھی۔۔۔ اسمارہ کی خود سے جنگ کبھی ختم ہوتی دکھائی نہیں دے رہی تھی۔

اس نے بابا کو بھی بتایا تھا کہ آنکھ کا رشتہ اسی لڑکے سے ہوا ہے جس نے انکی ایک بیٹی کو تماشاً بنا کر رکھ دیا تھا۔ احمد حسین نے سختی سے رشتے کی مخالفت کی تھی لیکن صفا بیگم نے اسے انا کا مسئلہ بنا لیا تھا۔

"میری بیٹیوں پر تمہارا کوئی حق نہیں احمد حسین میں جو چاہے کروں تم سنبھالو اپنی اس کورین کی سوتیلی اولاد کو!"

"تم میری نفرت میں اپنی بیٹیوں کی زندگیاں کیوں جہنم بنا رہی ہو صفا؟ میں پہلے اسمارہ کے لیے چپ رہا کچھ نہیں کر سکا لیکن اب آنکھ کے ساتھ کچھ غلط نہیں ہونے دوں گا میں مزید چپ نہیں رہ سکتا جب تک تم جیسی بیوقوف مائیں اور مجھ جیسے لاپرواہ باپ زندہ ہیں بیٹیاں اسی طرح گھٹ گھٹ کر مرتی رہیں گی۔"

احمد حسین نے اسمارہ کو اسکے رحم و کرم پہ چھوڑ کر نتیجہ دیکھ لیا تھا وہ اب ایسا نہیں کرنا چاہتے تھے۔ وہ مزید اسمارہ کو گھٹتے ہوئے نہیں دیکھ سکتے تھے۔ جاہلیت کے زمانے میں اگر بیٹیوں کو زندہ درگور کر دیا جاتا تھا تو حالات آج بھی کچھ خاص نہیں بدلے نہیں تھے وقت کے ساتھ تبدیلی آئی مگر رویہ وہی ہے اس وقت بیٹیوں کے جسم دفنائے جاتے تھے تو آج انکے خواب انکی خواہشات اور انکی خوشیوں کا گلہ گھونٹ دیا جاتا ہے فرق صرف اتنا ہے پہلے زمین کے اندر درگور کیا جاتا تھا تو اب زمین کے اوپر ہنستی مسکراتی زندہ لاشیں بنا کر چھوڑ دیا جاتا ہے۔

اسکے بعد صفا بیگم نے اسمارہ کو خوب باتیں سنائی تھیں اس پر بہن سے جلنے کا اس سے حسد کرنے کا الزام بھی لگ چکا تھا مگر وہ جذبات اور احساسات سے خالی دل لیے بس بیٹھی ہوئی تھی۔

جے ینگ کے میسجز اسکا پیچھا نہیں چھوڑتے تھے ابھی بھی اس نے خیریت دریافت کرنے کا میسج بھیجا تھا۔

"یہ بابا نے کس کو میرے پیچھے لگا دیا ہے" اس نے جھنجھلا کر کہا۔

"آپ کو ایک بار کی سمجھ نہیں آتی؟ جو میں ایک بار کہہ چکی ہوں میرا وہی جواب ہے آپ اپنا اور میرا وقت ضائع کر رہے ہیں" اس نے لمبا چوڑا میسج ٹائپ کیا تھا۔

"آپکا وقت ضائع ہو رہا ہے تو آپ بات مت کریں لیکن میں تو کروں گا میرا وقت ضائع نہیں ہو رہا۔" جواب آیا تھا۔

"آپ جانتے ہیں آپ ایک لڑکی کو ہراساں کر رہے ہیں اس سے زبردستی رشتہ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں؟"

"خیر یہ تو پرانا الزام ہے مجھ پہ لیکن میں نے آپکو مجبور نہیں کیا بات کرنے کے لیے اور رشتہ بنانے کے لیے آپ بھلے جواب نہ دیں میں تو اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر میسج کر دیتا ہوں۔۔"

"شٹ اپ!"

اسکے بعد اسمارہ نے اسکے میسجز نہیں دیکھے تھے۔ اسکا دل کر رہا تھا وہ موبائل میں گھس کر اسکا منہ توڑ دے ایسے زبردستی وہ اسکے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گیا تھا آخر کیوں اسمارہ کو سمجھ نہیں آتی تھی۔

## فلش بیک

مارچ نے سیول یونیورسٹی کی فضاؤں پہ ڈیرے ڈال لیے تھے ہر طرف پھول اور سفید چیری بلوسم کھلے تھے جن کی پتیوں نے بکھر کر راستوں پہ سفید چادر بچھا دی تھی۔ جے۔ہان سفید رنگ کی شرٹ اور جینز پہنے بال سنوارتا ہوا یونیورسٹی گیٹ کی طرف بڑھ رہا تھا۔ وہ آج پھر ماہا طیب کو دیکھنے کے لیے رکا تھا۔ کچھ ہی دیر میں ماہا طیب سامنے سے نکلی تھی۔ وہ اتنی حسین تھی کہ جے۔ہان اسے دیکھ کر سانسیں لینا بھول جاتا تھا اور ایسا ہر دن ہوتا تھا لیکن آج ماہا طیب اکیلی تھی اسکی دوست ساتھ نظر نہیں آ رہی تھی جے۔ہان کے پاس آج اچھا موقع تھا وہ ماہا طیب سے بات کر سکتا تھا۔ ماہا طیب اسکے قریب آتی جا رہی تھی اور جے۔ہان کی دھڑکنیں تیز ہو رہی تھی بالکل ویسے ہی جیسے زلٹ کے دن سٹوڈنٹس کی

ہوتی ہیں اسے لگ رہا تھا اسکے دو سال کے امتحان کا نتیجہ آج نکلنے والا تھا۔ ماہا طیب اسکے قریب سے گزری اور بے۔ ہان کی مری ہوئی آواز نکلی۔

"ہ ہہ۔ ہائے۔۔۔" اس نے گلہ صاف کیا۔

"سلام!" اس نے گھٹنوں تک جھک کر سلام کر ڈالا۔

"جی کہیے۔" ماہا طیب رکی تھی اور اسکے رکنے پر جیسے پوری دنیا رک گئی تھی بے۔ ہان دل تھام کر رہ گیا۔

"بے۔ ہان!۔۔۔" اس نے اپنا تعارف کروایا۔

"مجھے بات کرنی تھی آپ سے پلیز۔" وہ بچوں جیسی کیوٹ سی ہندی میں بولا

"جی فرمائیے؟ کیا مدد کر سکتی ہوں میں آپکی؟" وہ تھوڑا حیران ہوئی تھی کہ یہ کورین لڑکا اس سے ہندی میں کیا کہنا چاہتا ہے۔

"میں میرا مطلب میں آپ سے بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا بہت عرصے سے۔" گلابی ہندی آدھے لفظ ہندی اور آدھے انگلش کے جوڑ کے جملہ مکمل کر لیتا تھا۔

وہ متوجہ ہوئی۔

"کہیں بیٹھ کے بات کر سکتے ہیں؟"

ماہا طیب نے کچھ سوچا اور پھر سر ہلا کر آگے بڑھی۔

یہ دونوں سیول یونیورسٹی کے ایک کیفے میں آکر بیٹھے تھے۔ آتے ساتھ ہی ماہا طیب نے ترچھی نگاہوں سے جے ہان کو زورس کر دیا تھا جے ہان خود کو کمپوز کرتا بات کرنے کی ہمت جٹا رہا تھا۔

"میں مسلمان ہو گیا ہوں۔۔۔۔۔" جے ہان نے گڑبڑاتے ہوئے جیسے بریکنگ نیوز دی تھی مگر سامنے بیٹھے شخص پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔

"میں نے سنا ہے آپ کافی سٹرکٹولی فالو کرتی ہیں اسلام کو۔۔۔۔۔" وہ سامنے رکھے میز پہ دونوں بازو رکھ کر مزید سنبھلا۔ "آپ کو تو بہت نانچ ہو گا نا اسلام کا۔۔۔۔۔" ماہا طیب ابھی بھی نا سمجھی سے اسے دیکھ رہی تھی۔ "میں چاہتا ہوں آپ مجھے بھی گائیڈ کر دیں تھوڑا۔۔۔۔۔ میرا مطلب اسلام سے ریلیٹڈ میں اگر کوئی چیز سمجھنا چاہوں تو؟" جے ہان نے جملہ ادھورا چھوڑا تھا اور امید بھری نظروں سے ماہا طیب کو دیکھا۔

"تو مسٹر جے ہان آپ کو کسی امام کے پاس جانا چاہیے میں آپ کو کیسے سکھا سکتی ہوں میں کسی نامحرم کو ویسے بھی بات کرنے کا موقع نہیں دینا چاہتی۔۔۔۔۔" ماہا طیب نے دو ٹوک الفاظ میں کہا۔

"میں بس اسلام کے ریلیٹڈ ہی بات کروں گا اور کیا۔۔۔۔۔" وہ اس بہانے سے ماہا طیب کو جاننا چاہتا تھا اسی لیے اسی لیے اسکے پاس آیا تھا۔

"آپ بات نہ کریں مگر میں اگر کچھ پوچھ لوں جواب تو دے سکتی ہیں نا۔۔۔۔۔؟" ماہا طیب نے اسے عجیب نظروں سے دیکھا تھا اور پھر اٹھ کر آگئی تھی لیکن اسکے انداز سے لگ رہا تھا وہ حامی بھر کر گئی ہے۔

جے ہان سیول یونیورسٹی کے پلنگ ایریا میں لگے بیچ پر بیٹھا تھا۔ سامنے گراؤنڈ تھا جہاں بچے فٹ بال کھیل رہے تھے۔ ان لوگوں نے جے ہان کو بھی آنے کا کہا مگر جے ہان نے نفی میں ہاتھ ہلایا اور اوپر لگے بیچ پر بیٹھ گیا تھا۔

"کتنا تنگ نظر مذہب ہے ماہا طیب کا۔۔۔ اپنی مرضی سے بات بھی نہیں کر سکتی وہ کسی سے، اس دور میں ایسی سختی۔۔۔ اور اگر کوئی نان مسلم ہے تو ماہا طیب اس سے نظریں بھی نہیں ملانا چاہتی کوئی مذہب اتنا خود پرست کیسے ہو سکتا ہے کہ جو اسکو مانیں وہ سب سے بیسٹ اور نہ مانیں تو وہ بات کرنے کے لائق بھی نہیں اگر وہ بات نہیں کریں گے تو ہمیں کیسے پتہ چلے گا انکا مذہب کیا ہے کیوں ہے۔۔۔؟" جے ہان بیٹھا سوچ میں ڈوبا تھا۔ وہ مسلمان ہوا تھا مگر اسکے ذہن میں ہر دن نئے سے نیا سوال جنم لیتا تھا۔

اسمارہ تینیس مارچ کے سمینار پر کامیابی کے بعد دوسرے دن یونیورسٹی آئی تھی۔ رابی کلاس میں جمع لگائے پہلے سے موجود تھی۔ "آئیے ویلکم ٹو اوور فیوچر سائنسٹس ویلکم!"

سب نے تالیاں بجا کر اسکا استقبال کیا۔

"ہم نے سوچا تم نے اتنا بڑا کارنامہ سر انجام دیا ہے تو ہمارا جشن تو بنتا ہے نا کیوں بھی کلاس میٹس؟" سب نے شور مچایا۔

سرفیاض کیا کہتے ہیں تمہیں؟ ہاں دی برائٹسٹ سٹوڈنٹ۔ اب انکی نظر کمزور ہے انکو کیا پتہ تم برائٹ ہو یا نہیں۔ "سب ہنسنے لگے۔

"برائٹ کرو اسے برائٹ کرو" کسی کی آواز آئی جو سوشل میڈیا پہ چلنے والی ایک میم کا حوالہ دے رہا تھا۔

"وائے ناٹ۔۔" رابی اور اسکی کچھ اور دوستوں نے مل کر اسمارہ کے کپڑوں اور چہرے پر سفید رنگ لگانا شروع کر دیا۔ اسمارہ انکو پیچھے ہٹاتی رہ گئی۔

"ہماری برائٹ فیوچر سائنٹسٹ ہو ہو!" رابی قہقہے لگا رہی تھی۔

اسمارہ نے ایک زوردار دھکا دیا جس سے رابی تھوڑا پیچھے ہوئی۔ "ہٹو یہاں سے! اگر دم تھا تو کل مقابلہ کرتی آج جھنڈ بنا کر لائی ہو کیا ثابت کرنا چاہتی ہو بہت سپریر ہو؟" اسمارہ غصہ ہوئی۔

"آں آں تم تو غصہ کر گئی ہم تو تمہارے برائٹ فیوچر کی خوشی منا رہے تھے کیوں؟" سب ہنسنے لگے۔

"ہاں بنوں گی میں سائنٹسٹ ہوں میں برائٹ سٹوڈنٹ ہے میرا فیوچر برائٹ اور یہی کرنے میں یہاں

آتی ہوں یونیورسٹی اسی لیے ہوتی ہے نہ کہ کسی گرل فرینڈ بن کر اسکے آگے پیچھے گھومنے آتی ہوں

تمہاری طرح نہیں ہوں نا میں" اسمارہ نے رابی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے کہا اور رابی کو یہ بات

گولی کی طرح لگی تھی۔

"تم مجھے کیریئر لیس کہہ رہی ہو!" اس نے تپھر مارنا چاہا۔

"ارے ارے رابی کیا کر رہی ہو چھوڑو اسے تم اسمارہ جاؤ یہاں سے!"

صائم سارا تماشہ دیکھنے کے بعد آگے بڑھا تھا۔ اسمارہ ایک خونخوار نظر سب پہ ڈال کر وہاں سے آگئی تھی۔

اسمارہ مجید ٹس کے بیک ایریا میں بیٹھی خود کو اور کپڑوں کو صاف کر رہی تھی۔ انہوں نے کیا سو کیا اس نے کیا کہا تھا وہ اتنی تنگ نظر تو نہیں تھی پھر اس نے ایسا کیوں کہا تھا رابی کو وہ کسی کو بھی ان باتوں پہ جج نہیں کرتی تھی پھر اس نے یہ سب کہہ دیا۔ وہ اندر ہی اندر شرمندہ سی تھی۔

"ٹھیک کیا میں نے کونسا جھوٹ بولا گرل فرینڈ ہی تو ہے وہ صائم کی!"

اس نے خود کو تسلی دینی چاہی۔

اگلے دن جے ہان پھر سے ماہا طیب کے راستے میں کھڑا تھا اسکے ساتھ اسکی دوست عائشہ بھی تھی عائشہ ماہا طیب سے مختلف تھی اور یہ دیکھ کر جے ہان مزید کشمکش میں مبتلا ہو جاتا تھا کہ دونوں مسلمان ہیں تو اتنا فرق کیسے؟ اگر کوئی مسلمان ہے اور اسے ویسی ہی زندگی گزارنے کا حکم ہے جیسی ماہا طیب کی تھی تو پھر عائشہ کیوں نہیں گزار رہی تھی اور اگر وہ اللہ کے حکم نہیں مان رہی تھی تو نان مسلم اور اس میں کیا فرق تھا؟ پھر ماہا طیب اسکی دوست کیوں تھی اور باقی سبکی کیوں نہیں تھی؟ مسلمانوں کا یہ دہرا معیار جے ہان کی سمجھ سے باہر تھا۔

کچھ دیر بعد یہ لوگ اپنے ڈیپارٹمنٹ کے کیفے میں موجود تھے۔

"میں نے سنا ہے تم مسلمان ہو گئے۔۔۔ مجھے تو بہت خوشی ہوئی congratulations"

عائشہ نے چہک کر کہا تھا وہ جب سے آیا تھا وہ اسی پہ نظریں جمائے ہوئے تھی۔

"آپ ماہا طیب کی طرح کپڑے نہیں پہنتی؟" جے ہان نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"یہ عبایا؟ نہیں یار میرے بس کی بات نہیں۔۔۔" وہ کافی پیتے ہوئے آرام سے بولی۔

"ماہا طیب شوق سے پہنتی ہیں کیا؟" جے ہان نے ٹھٹھک کر پوچھا۔

"جی نہیں ہمیں اللہ نے حکم دیا ہے پردے کا اسی لیے کرتی ہوں۔۔۔" ماہا طیب غصہ ہوئی۔

"تو آپ کو حکم نہیں دیا کیا اللہ نے؟ میرا مطلب آپ دونوں ایک ہی اللہ کو مانتی ہیں نا تو پھر؟؟؟" جے ہان کنفیوژ انداز سے کہنے لگا ماہا طیب اور عائشہ نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔

"یہ آپ اس سے پوچھیں جو اللہ کی نافرمانی کر رہی ہے۔۔۔ مجھے بھی بدنام کروا رہی۔۔۔" ماہا طیب اب عائشہ پہ بھی برہم تھی۔

"پلیز ماہا پھر سے مت شروع ہو جانا مجھے تمہاری کوئی نصیحت نہیں سننی۔۔۔" عائشہ نے بیزاری سے کہا۔

"میری نہیں سن رہی کل کو جب جہنم کی آگ میں جلوگی تو خود سمجھ آ جائے گی۔۔۔" عائشہ ہنس دی تھی۔

"جہنم میں کیوں؟" جے ہان بول پڑا تھا، "میں نے سنا تھا کافر جہنم میں جاتے ہیں جو اللہ کو نہیں مانتے عائشہ تو؟" اس نے عائشہ کو دیکھا۔

"ہاں میں تو نماز پڑھتی ہوں روزے رکھتی ہوں جو جو فرض ہیں پورے کرتی ہوں اس ماہا طیب کو پتہ نہیں اسلام کو اتنا سخت بنا کر کیا خوشی ملتی ہے۔۔ اسکا اپنا دماغ اسکے ابا نے خراب کر دیا اب یہ ہمارا کرے گی۔" عائشہ ہنسی تھی جے ہان حیران تھا۔

"یہ تو تمہیں پتہ چل جائے گا۔۔" ماہا طیب جب سے آئی تھی ایسے ہی غصے میں تھی۔

"ویسے یہ کرتے کیوں ہیں اللہ نے کیوں کہا ایسا کرنے کے لیے؟" جے ہان نے ماہا طیب سے پوچھا۔  
"اللہ نے حکم دیا ہے اور جب حکم مل جائے تو سوال نہیں کرتے کیوں کس لئے۔۔" ماہا طیب نے ناگواری سے کہا۔

"یہ تو آپ مسلمان کہتے ہیں نا مجھ جیسا کوئی ملحد تو یہ نہیں مانے گا ہمیں تو دلیل سے ہی کنونس کیا جاسکتا ہے نا اور آپکے پاس دلیل ہونی چاہیے آپ جو کر رہے ہیں کیوں کر رہے ہیں۔۔۔" جے ہان کی یہ بات سن کر ماہا طیب پیر پٹختی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"آپ دین سیکھنا چاہتے ہیں یا سکھانا چاہتے ہیں؟؟ آپ یہاں ہمارا برین واش کرنے آئے ہیں؟"  
جے ہان بھونچکا رہ گیا

"میرے ذہن میں سوال ہیں بس جواب لینا چاہتا تھا۔۔" اس نے عائشہ کو دیکھا جو زیر لب مسکرا رہی تھی۔

"آپ اللہ کے احکام پہ سوال اٹھا رہے ہیں آپکی کیا اوقات ہے؟" ماہا طیب آگ بگولہ ہو گئی۔

"لیکن یہ آپکو سوچنا چاہیے آپکا اللہ آپکو بلا وجہ کوئی حکم کیوں دے گا میرا تو یہ سمپل سا سوال ہے؟ آپکے پاس جواب ہونا چاہیے۔۔"

"یہ عبا یا یہ حجاب ہمیں عزت دار بناتا ہے فحاشی سے روکتا ہے بے حیائی سے روکتا ہے ہمیں اللہ نے نامحرموں کے سامنے ایسے کھلے عام گھومنے سے منع کیا ہے یہ جو فیشن کے نام پہ بے حیا لڑکیاں گھومتی ہیں ان سے معتبر ہونے کے لیے ہمیں حکم دیا گیا ہے "ماہا طیب کے لہجے میں سختی تھی۔

"لیکن آپ کپڑوں کو دیکھ کے کسی کے بے حیا ہونے نہ ہونے کا فیصلہ کیسے کر سکتے ہیں؟" جے ہان نے ماہا طیب کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا تھا ماہا طیب بنا جواب دیئے باہر نکل آئی تھی عائشہ بھی اسکے پیچھے چل دی تھی۔

جے ہان وہیں بیٹھا رہ گیا تھا۔ مگر ماہا طیب خود چلی گئی تھی لیکن جے ہان کے ذہن میں طرح طرح کے سوالات اٹھ گئی تھی۔

"ایک لڑکی فرض پورے کرتی ہے اچھا اخلاق رکھتی ہے ماہا طیب کی طرح دوسروں کو جج نہیں کرتی نہ خود کو ان سے بہتر کہتی ہے لیکن وہ جہنمی ہے کیونکہ اس نے پردہ نہیں کیا وہ بے حیا ہے کیونکہ وہ سب سے ہنس کر بات کر لیتی ہے ایسا کیسے ہو سکتا تھا؟ یہ بات اگر کوئی انسان کرتا تو سمجھ میں آتی مگر اللہ ایسے کیسے کریں گے؟" جے ہان مزید الجھتا جا رہا تھا اسکے لئے اسے جواب چاہئیں تھے مگر ماہا طیب کے پاس وہ جواب نہیں تھا جو جے ہان کی الجھنوں کو دور کرے بلکہ وہ تو اسے مزید الجھا گئی تھی۔

اسمارہ گھر آئی تو اسکا موڈ بہت آف تھا۔ وہ بیگ لان کی کرسی پر رکھ کر اپنے بٹر فلانی ہاؤس کی طرف اگئی اور باہر بیٹھ کر تتلیوں کو اڑتے دیکھ کر مسکرائی۔ اسکے ذہن سے اجکا واقعہ نہیں نکل رہا تھا۔ اسے رابی کے ساتھ کیا دشمنی تھی اسے اتنی تلخ بات نہیں کرنی چاہیے تھی یہ اسکے ذہن میں آئی کیسے۔۔۔ وہ اپنا دماغ ہاتھ کی پشت سے ٹھوکنے لگی۔

امل پاس بیٹھی یوٹیوب پہ کوئی لیکچر سن رہی تھی۔

"حسد کیا ہے؟ کیا یہ واقعی ایک بیماری ہے جی ہاں بالکل یہ ایک اخلاقی بیماری ہے۔ جیسے ہماری دوسری جسمانی بیماریاں ہوتی ہیں جن میں بخار، کھانسی، الرجی وغیرہ ویسے ہی حسد اخلاقی بیماری ہے یا یوں کہہ لیں روح کی بیماری ہے۔"

امل نے لیپ ٹاپ پہ چلنے والی وڈیو کی آواز اونچی کر دی تھی۔

امل بی ایس سی سائنکولوجی کی سٹوڈنٹ تھی اور وہ یوٹیوب پہ اکثر ایسی ویڈیوز دیکھتی رہتی تھی۔ مگر آج اسمارہ کی توجہ اس وڈیو کی طرف مبذول ہوئی تھی۔ کیونکہ کل ہی اسکی امی نے اس پہ حاسد ہونے کا الزام لگایا تھا اور وہ اسمارہ تھی اسے لوگ جو کہتے وہ خود کو ویسا مان لیتی تھی۔

"حسد کیسے پیدا ہوتا ہے؟ یہ کسی ضرورت یا خواہش کے بدلے پیدا نہیں ہوتا یعنی بہت سی ایسی اخلاقی بیماریاں ہیں جو ضرورت یا خواہش کے نتیجے میں جنم لیتی ہیں مگر حسد ایسے نہیں ہے۔

سب سے پہلے ہمیں دیکھنا چاہیے کہ حسد کی علامتیں کیا ہیں؟

یعنی جب وہ علامتیں ہمیں اپنے اندر محسوس ہوں تو ہمیں سمجھ جانا چاہیے کہ ہمارے اندر حسد پیدا ہو رہا ہے جو کہ اخلاقی بیماریوں میں سب سے بدتر بیماری ہے جیسے اخلاقی بیماریوں کا کینسر بھی کہا جاتا ہے۔

سب سے پہلی علامت کہ ہمیں ان لوگوں کی باتیں یا کامیابی بری لگنے لگے جنہیں ہم ناپسند کرتے ہیں۔ یہ اسکا پہلا درجہ ہے۔

دوسری علامت جب ہمیں اپنوں اور جنہیں ہم پسند کرتے ہیں انکی کامیابی اور خوشیاں بری لگنے لگیں۔ یہ اسکا دوسرا درجہ ہے۔

تیسری علامت اجنبیوں اور غیروں کی بھی کوئی کامیابی کوئی خوشی یا کوئی نعمت جو اسے دی گئی ہے وہ بھی اچکو بری لگنے لگے حتیٰ کہ اچکا اس سے کوئی تعلق بھی نہ ہو۔"

اسمارہ کے کان کھڑے ہوئے تھے۔ اس بات پر اس نے اپنے جسم میں جھرجھری محسوس کی تھی۔ کیا وہ حسد کی تیسری سیٹیج پر تھی؟ یعنی اسے اخلاقی بیماریوں کا کینسر لاحق تھا وہ اسی لیے اپنے پرانے حتیٰ کہ غیروں سے بھی چڑی رہتی تھی۔

"حسد ظاہر کیسے ہوتا ہے؟

حسد کا پہلا مظہر غصہ! ہم اس چیز کو دیکھ کر غصے میں مبتلا ہو جتے ہیں وہ غصہ ہمارے ذہن میں بھی ہو سکتا ہے یا بعض اوقات ہم اس غصے کا اظہار بھی کر دیتے ہیں۔

دوسرا مظہر سازش! یعنی ہم ناپسندیدہ شخص یا چیز کے خلاف سازش شروع کرتے ہیں اور اسکی ٹانگ کھپائی میں لگ جاتے ہیں۔

تیسرا مظہر؛ ہم اس شخص یا چیز ہیں نقص نکالتے ہیں اس پر عیب جوئی کرتے ہیں اور اس پر الزام لگاتے ہیں۔

چوتھا مظہر: یا پھر اپنے اندر ہی مایوس ہو جاتے ہیں۔ خود کو کمتر خود کو ادنیٰ سمجھ کر خود سے ہی ناراض ہو جاتے ہیں۔ کہ جو چیز فلاں کو ملی ہے وہ مجھے تو نہیں ملی یا مجھے کبھی بھی نہیں مل سکتی۔ اور اس طرح ہم بالکل مایوس اور بے زار ہونے لگتے ہیں۔

پانچواں مظہر: حالات کا شکوہ ہم اکثر شکوہ کرنے لگتے ہیں کہ اسکو تو یہ ملا یہ حالات میسر آئے لیکن میرے ساتھ ایسا نہیں ہوا میں محروم رہ گیا۔

اور ایسا کرتے کرتے ہم لوگوں سے حالات سے شکایت کرتے بالآخر اپنے پروردگار سے شکایت کرنے لگ جاتے ہیں۔ جس سے اسے دنیا و آخرت دونوں میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

اب مسئلہ یہ ہے کہ حسد سے بچیں کیسے تو اس کے لیے کچھ تجاویز ہیں:

ہر وقت اپنی سوچوں اور خیالات پر نظر رکھیں۔

ایسی سوچ اور خیال کے آنے پر جس سے آپکو دوسروں سے حسد محسوس ہو اس پر خود کی ملامت کریں۔

ہر کامیابی اور ناکامی کو منجانب اللہ تصور کریں۔

دنیا کو عارضی اور آزمائش سمجھیں۔"

وڈیو ختم ہو چکی تھی اور امل مزید سرچ کرنے لگی۔

"یہ وڈیو کیوں دیکھ رہی تھی تم؟" اسمارہ سے رہا نہیں گیا۔

"یہ؟ ہماری ٹیچر نے کہا تھا بہت اچھے سائیکولوجی کے لیکچرز آتے ہیں اس چینل پر تو اس لئے دیکھ رہی ہوں بس۔"

اسمارہ کو احساس ہوا تھا اس نے رابی کی ذات پر انگلی اٹھائی تھی مگر اس نے خود کی ملامت بھی تو کی تھی۔ اور رابی نے اس کی رنگت پر کتنا مذاق اڑایا تھا۔ وہ خود کو ہی صفائی پیش کرنے لگی۔ اسمارہ کا فون بجنے لگا۔ اس نے آکر نمبر دیکھا کوئی ان نون نمبر تھا اس نے کال پک کی۔

"ہیلو؟"

"ہیلو! اسمارہ کیسی ہو؟" آواز کچھ جانی پہچانی لگ رہی تھی۔

"صائم؟"

"ہاں صائم بات کر رہا ہوں کیا بات ہو سکتی ہے؟"

"ہمم۔۔۔" اسمارہ امل کو دیکھتے ہوئے اندر آگئی۔

"کہو؟" وہ اپنے کمرے میں آگئی۔

"یار مجھے اتنا برا لگا رابی نے تمہارے ساتھ وہ سب کیا لیکن تم جانتی ہو وہ کہاں سنتی ہے کسی کی کتنا منع کیا میں نے کہ اس معصوم نے کیا بگاڑا ہے تمہارا مگر نہیں اسے تو ہار برداشت ہی نہیں ہوئی۔ اسکی طرف سے میں معافی مانگتا ہوں تم سے۔۔"

"نہیں تمہیں ضرورت نہیں میں نے بھی لحاظ نہیں کیا اتنا بول دیا۔" وہ ابھی بھی خود پہ غصہ تھی۔  
"کتنی اچھی ہو نا تم تمہیں احساس ہو گیا مگر رابی اسے دیکھو کوئی پرواہ نہیں۔  
خیر چھوڑو کہیں یونیورسٹی سے باہر ملنے کا پلان بناؤ یونیورسٹی میں تو سارا ٹائم رابی دماغ پہ سوار رہتی ہے میرے۔"

"کیوں کوئی خاص بات کرنی ہے؟"  
"خاص بات نہیں لیکن میں تمہیں تھوڑا جاننا چاہتا ہوں i mean اتنے سال ہو گئے ساتھ پڑھتے ہیلو ہائے سے بات اگے بڑھی نہیں۔ کیا کہتی ہو؟"  
"ہاں؟" اسمارہ کو جیسے اپنے کانوں پہ یقین نہیں ہوا۔ "ہاں کیوں نہیں۔۔۔۔۔" وہ جانے کونسی خیالی دنیا میں کھو گئی۔

"By the way تم کل اچھی لگ رہی تھی۔" اسمارہ یہ سن کر شکڑ تھی۔۔

"ہاں۔۔۔؟" وہ چونک گئی۔

"ہاں" ! اس نے جواباً کہا۔

"میں فون رکھتا ہوں ابھی ڈرائیو کر رہا ہوں پھر بات ہوگی۔"

اسمارہ نے مسکراتے ہوئے فون کو دیکھا۔ اچانک اسے کیا ہوا تھا اسکی ساری اداسی سارا غصہ کہاں گیا تھا؟ اسکے جذبات اسکی سوچوں پر حاوی ہوئے تھے اور وہ ساری سوچوں کو پس پشت ڈال کر جذبات کی کونسی خیالی دنیا میں کھو گئی تھی۔

"کل تم اچھی لگ رہی تھی۔"

وہ مسکرا دی۔

-----  
"سر آپ نے ہمیں لڑکوں کی نایاب شخصیات کے بارے میں تو explain کر دیا تھا لیکن ہم لڑکیوں کے بارے میں آپکی explanation کے منتظر ہیں۔"

سومن کلاس میں سوالوں جوابوں کے سیشن کے دوران بولی تھی۔

"آپ ابھی بھی میری explanation کی منتظر ہیں؟ مجھے تو لگا میرے سٹوڈنٹس ریسرچ میں مجھ سے آگے ہیں اور مجھے explain کریں گے اسکے بارے میں۔" پروفیسر کم کے ساتھ اور بھی سٹوڈنٹس ہنسنے لگے۔

"سر اب ہر کوئی جے۔ ہان تو نہیں ہے نا۔۔۔" سومن حسرت بھری نگاہوں سے جے۔ ہان کو دیکھنے لگی۔

"کوشش تو کرنی چاہیے۔ خیر کوئی سٹوڈنٹ جو مس سومن کو اچھے سے اس ٹاپک پہ گائیڈ کر سکے؟"

کسی نے یہ ذمہ داری لینا مناسب نہیں سمجھا۔

"تو جے۔ ہان مجھے یقین ہے تمہارے پاس ضرور اس پہ بات کرنے کے لیے بہت مواد ہوگا سو اپنی صلاحیتوں کو نکھارو آؤ explain کرو۔"

جے ہان مسکراتے ہوئے آگے بڑھا۔

"جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں مردوں میں نایاب شخصیت INFJ کو تصور کیا جاتا ہے جو میری شخصیت ہونے کی وجہ سے کچھ عرصہ پہلے پروفیسر کم نے ہمیں اچھے سے سمجھا دی تھی۔ خواتین کے لیے نایاب شخصیت کی قسم ہم جانتے ہیں کہ

ENTJ اور INTJ ہیں اور یہ کیوں ہیں اس پہ بات کرتے ہیں۔

جیسے کہ مردوں کے لئے INFJ ہونا مشکل ہوتا ہے تو وہیں عورتوں کے لیے ENTJ یا INTJ ہونا مشکل ہوتا ہے جس میں اپنے جذبات کا کھل کر اظہار کرنا، سوچ بچار کرنا جارحانہ انداز اپنا وغیرہ۔ مغربی معاشرے میں خواتین بہت آزاد خیال ہوتی ہیں اور خود مختار بھی تو ایسے ماحول میں اس نوعیت کی خواتین کی شرح ذرا زیادہ ہے وہاں 2% جبکہ مڈل ایسٹ یا ایشین ماحول میں کم ہے یعنی ایشین اور مڈل ایسٹرن علاقوں میں یہ شرح 1% ہے۔ کیونکہ وہاں لڑکیاں اتنی آزاد خیال اور خود مختار نہیں ہوتی۔"

"Interesting! پروفیسر کم جے ہان کے چپ ہونے پر بولے تھے۔"

"مثال کے طور پر تم اگر INFJ یعنی اپنے جذبات کو خود تک محدود رکھتے ہو جارحانہ انداز نہیں اپناتے اور سوچ بچار کی بجائے intuitive ہو جو کہ عام طور پر لڑکے نہیں ہوتے اور اس کے برعکس لڑکیاں جو ایسی ہوتی ہیں لیکن اگر لڑکیاں اسکے مخالف ہوں یعنی ENTJ اور INTJ یعنی جارحانہ انداز، جذبات کا کھل کر اظہار کرنے والی اور نڈر اگر وہ ایسے ماحول یعنی جیسا تم نے کہا وہ ایشیا اور مڈل ایسٹرن ملکوں میں کم ہوتی ہیں لیکن جو ہوں وہ معاشرے کا مقابلہ کیسے کرتی ہوں گی؟ انکی شخصیت اور معاشرے میں ہم آہنگی کیسے پیدا ہوتی ہوگی؟"

سومن نے کافی گہرا سوال پوچھا تھا۔

"تو یہ انکی ایک طرح سے انکی شخصیت کے لیے چیلنج ہوتا ہے یا تو جیسے کہ پہلے میں نے بتایا وہ ارد گرد سے انفلوینس ہو کر اپنی شخصیت میں مثبت تبدیلی لے آتے ہیں یا پھر دوسری صورت میں وہ بالکل اسکے الٹ چلے جاتے ہیں جسکے نتیجے میں وہ نیوروٹکزم کی طرف بڑھنے لگتے ہیں جس میں وہ خود کو معاشرے سے دور کر لیتے ہیں اپنا پوائنٹ آف ویو بتانے کی بجائے وہ دبانا شروع کر دیتے ہیں جو ان میں میل جول کو کم کر دیتا ہے اور وہ ڈپریشن اور انگزائیٹی جیسی امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔"

جے۔ہان نے اچھے سے سوال کا جواب دیا۔

"میرا خیال ہے جے ہاں اگلے سیشن میں تمہیں نیوروٹکزم کے بارے میں بھی تفصیل سے بات کرنی چاہیے تمہاری پریکٹیکل تھننگ ہے اور تمہاری بات سٹوڈنٹس کو جلدی سمجھ آ جاتی ہے۔"

"مجھے لگتا ہے مجھے جلد ہی کوئی نئی نوکری تلاش کرنی چاہیے۔"

"کیوں سر؟" جے۔ ہان پریشان ہوا۔

"مجھے نہیں لگتا تم ڈگری مکمل ہونے کے بعد مجھے یہاں ٹکنے دو گے۔ بھی تم جیسا ٹیچر تو ہر کوئی چاہے گا ہمارے انسٹیوٹ میں ہو۔۔۔"

جے ہان مسکرا دیا۔

جے ہان نے اگلے دن پھر سے ماہا طیب سے بات کرنے کی کوشش کی تھی مگر وہ اسے انور کرتے ہوئے بس کی طرف بڑھنے لگی۔ جے ہان کو دیکھ کر بہت عجیب لگا تھا اور وہ جلدی سے ٹیکسی لے کر اسکے پیچھے آنے لگا۔ ماہا طیب بس سے اتری تھی اور ایک کیفے میں داخل ہوئی۔ جے ہان بھی اسکے پیچھے آگیا۔

"آپ میرا پیچھا کر رہے ہیں میں پولیس کو انفارم کردوں گی" ماہا طیب کیفے کے سامنے ہی رکی تھی۔۔۔  
"لیکن میں آپکو کوئی نقصان نہیں پہنچا رہا میں تو آپ سے بات کرنا چاہ رہا تھا۔۔۔" جے ہان شرمندہ ہوا۔  
"بات؟؟ میں نے آپکو پہلے بھی بتا دیا ہے مجھے آپ سے یا کسی سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔ آپ جائیں یہاں سے۔۔۔" ماہا طیب اندر داخل ہو گئی تھی۔

جے ہان نے روکنا چاہا مگر پھر خاموش ہو گیا وہ سب کے سامنے تماشہ نہیں لگانا چاہتا تھا۔  
وہ تھوڑی دیر بعد ماہا طیب کے پاس آیا تھا ماہا طیب نے ایک نفرت کی نگاہ ڈالی تھی اور ایک ٹھنڈی آہ بھری۔

"مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔۔" جے ہان نظریں جھکائے بولا تھا۔

"آپ نے کہا آپ نامحرم سے بات نہیں کرتی نان مسلم سے بات کرنا پسند نہیں کرتی تو میں مسلم بھی ہوچکا ہوں اور رہی بات نامحرم کی اسکا حل بھی ہے آپ سے نکاح کرنا چاہتا ہوں میں۔۔۔۔" ماہا طیب حیرت سے پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھے گئی۔

ماہا طیب کا بہرہ غصے سے لال ہوچکا تھا۔۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہ بات کرنے کی جانتے ہو میں کون ہوں؟؟؟ ماہا طیب !!! سید طیب حسینی کی بیٹی!!!!....." ماہا طیب نے اترا کر کہا تھا۔

"اور تم؟ دو دن نہیں ہوئے کلمہ پڑھے۔۔۔" ماہا طیب نے حقارت سے کہا۔

"سید گھرانے میں پیدا ہوئی ہوں میں ہم لوگ خاندان سے باہر شادی نہیں کرتے اور مذہب سے باہر؟؟؟؟" ماہا طیب نے خود سے مخاطب ہو کر کہا۔

جے ہان کو ایک اور الجھن نے گھیرا تھا۔

"خاندان سے باہر؟؟ تو کیا سارے مسلمان بھی برابر نہیں ہوتے؟ انکے بھی درجے ہوتے ہیں ہندو مذہب کی طرح؟؟ جے ہان نے خاموشی سے سوالیہ نظریں سامنے کھڑی ماہا طیب پہ ڈالی۔

"میری ساری زندگی سید گھرانے میں گزری ہے اور تم ساری زندگی حرام میں پلے ہو جو چیزیں ہمارے لئے نام لینے پر بھی حرام ہیں وہ تمہارے لیے عام ہیں کھانا پینا سب کچھ اور تمہیں لگا میں تم سے نکاح کروں گی؟؟؟" استہزایہ انداز میں ہنسی۔

"میرے لیے طیب حسینی کی بیٹی کے لیے تم جیسا نو مسلم ہی بچا ہے کیا؟ جسے دین کی الف ب کا نہیں پتہ اور چلا ہے ماہا طیب سے نکاح کرنے بہت دیکھے تم جیسے نام نہاد نو مسلم آج کے بعد میرے سامنے آنے کی ہمت بھی مت کرنا سمجھے تم"!! ماہا طیب بیگ اٹھائے پیر پٹختی باہر آئی تھی اور بے ہان دنگ کھڑا تھا۔

وہ نہ صرف ماہا طیب پہ حیران تھا بلکہ اس مذہب پہ بھی حیرت زدہ تھا جسکی وہ پیروکار تھی کیسا مذہب فالو کر رہی تھی وہ جو وہ انسان کو انسان نہیں سمجھتی اتنی تنگ نظر اتنی خود پرست۔۔۔۔۔ اگر اسلام کو سٹرکٹلی فالو کر کے انسان ایسا بنتا ہے تو ہادی اور عائشہ ٹھیک کرتے ہیں جو اتنا سیریس نہیں لیتے۔۔۔۔۔ بے ہان خود سے ہی اندازے لگا رہا تھا وہ دکھی تھا یا حیران لیکن کچھ لمحے وہ اپنی جگہ سے ہل نہیں سکا تھا۔۔۔۔۔

اسمارہ آج یونیورسٹی الگ ہی سوچ کے ساتھ آئی تھی ایسے لگ رہا تھا جیسے وہ یونیورسٹی جائے گی تو یقیناً اسکا انتظار کرنے والا کوئی کھڑا ہوگا۔ اسمارہ تیز قدم اٹھاتی آج سیدھا ڈیپارٹمنٹ کی طرف چلی تھی۔ یونیورسٹی بہار کے موسم کی وجہ سے جنت کا منظر پیش کر رہی تھی پوری یونیورسٹی سرسبز تھی کیاریوں میں طرح طرح کے پھول پودے سجے ہوئے تھے جن پر پانی کی بوندیں موتیوں جیسی دکھائی دے رہی تھی۔ بارشوں کی وجہ سے یونیورسٹی بہت اجلی اجلی لگ رہی تھی ہر رنگ زیادہ کھلا کھلا دیکھائی دے رہا تھا۔ جب اندر کا موسم حسین ہو تو باہر کا ہر منظر خوبصورت دکھائی دیتا ہے۔ اسمارہ کے اندر کا موسم نہ جانے کیوں حسین ہو گیا تھا کیا ایک لڑکی کے لیے وہ ایک جملہ کہ تم کل اچھی لگ رہی تھی یہ سننا

کافی تھا؟ نہیں کیونکہ وہ عام لڑکی تو نہیں تھی وہ تو اسمارہ تھی جسے آج تک بد صورت ہی کہا گیا تھا جسے کامپلیمنٹ تو کیا ہمدردی بھی نہیں دی گئی تھی اسکے لئے یہ جملہ کافی تھا وہ بھی اس شخص سے سننا جسے وہ پچھلے دو سال سے حسرت بھری نگاہوں سے بس کسی اور کے ساتھ دیکھتی آئی تھی۔

اسمارہ کلاس میں پہنچ گئی تھی لیکن وہی صائم والی بات کہ رابی ابھی بھی اسکے ساتھ تھی انکا گروپ مستیوں اور خوش گپیوں میں مصروف نظر آرہا تھا۔ اسمارہ آکر فرنٹ رو میں بیٹھ گئی تھی صائم کی طرف اس نے دیکھا تو وہ پہلے سے اسی کو دیکھ رہا تھا اسمارہ ایک دم سے سمٹ گئی۔ اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا لیکن اسکا دل یہ ماننے لڑ بھی راضی نہیں تھا کہ صائم کا یہ بدلاؤ اچھا ہے لیکن پھر بھی وہ اپنی اس کیفیت کا سوچتی اور دل ہی دل میں مسکرا دیتی۔

کچھ دیر کے بعد پروفیسر کلاس میں آکر لیکچر دینے لگے تھے اور اسمارہ پڑھائی میں مصروف ہو گئی۔

دو کلاسز کے بعد یہ لوگ فری ہو گئے تھے اسمارہ عام طور پر لیب میں بچا وقت گزارتی تھی جب کلاسز سے جلدی فارغ ہو جائے لیکن آج وہ گاڑی کی طرف بڑھنے لگی۔

اس نے جو لائبریری سے کتابیں لی تھیں وہ گاڑی میں موجود تھیں چھ کتابیں تھیں مگر اچھی خاصی بھاری لگ رہی تھیں۔ ایک ساتھ کیوں لے آئی میں انکو۔۔۔

وہ اپنی کم عقلی پہ غصہ ہوئی اس نے ایک کے اوپر ایک کتاب رکھی تھی اور وہ اسکی آنکھوں تک جا پہنچی تھیں۔

"نظر بھی نہیں آ رہا کچھ۔ آہ۔۔۔" اسکی ٹکڑ سا منے کسی سے ہو گئی تھی۔ کتابیں گری اور اس نے نظر اٹھا کر دیکھا سا منے صائم تھا۔

"تمہیں لگی تو نہیں؟" وہ اسکے لئے فکر مند ہوا۔

"سوری مجھے نظر نہیں آیا۔" وہ بیٹھ کر کتابیں اٹھانے لگی۔

"ہٹو تم پیچھے ادھر لاؤ میں تمہاری ہیلپ کرتا ہوں۔" وہ مسکراتے ہوئے ساری کتابیں اٹھا کر کھڑا ہو گیا۔

"چلیں؟"

"کہاں؟" اسمارہ اسے بس کھڑی دیکھ رہی تھی وہ یقین کرنا چاہتی تھی سچ میں یہ شخص اسکے قریب آنے کی کوشش کر رہا ہے مگر اسکا دل وہ ماننے کو تیار نہیں تھا۔

"لابریری اور کہاں؟ یہ کتابیں وہیں رکھنی ہیں نا؟"

"ہاں ہاں۔۔۔" اسمارہ نے زبان دانتوں تلے دبائی۔

"اتنی ساری کتابیں پڑھتی ہو بور نہیں ہوتی؟ ہاتھوں پہ اتنا وزن ڈال رہی ہیں تو ذہن پہ کتنا ڈالتی ہو گئی؟"

"اپنی پسند کی چیزوں کا بوجھ انسان خوشی خوشی اٹھا لیتا ہے۔" اسمارہ نے نرمی سے جواب دیا۔

"یہ تو ہے۔"

دونوں لائبریری کی طرف بڑھنے لگے۔

"سٹریچ! مجھے یقین نہیں ہو رہا اس جیسی لڑکی جو اتنی دین دار ہے وہ ایسی بات کرے گی۔" ہادی سوچ میں دو رہا تھا۔

"اسے تو خوش ہونا چاہیے تھا یہ سن کر بلکہ تمہیں اپریشیٹ کرنا چاہیے تھا۔"

دونوں پارک میں بیٹھے تھے جے۔ ہان نے اسے ماہا طیب کا بتایا تھا اور ہادی یقین نہیں کر پا رہا تھا۔  
"وہی تو ابھی تک جس بھی مسلمان کو پتہ چلا میں مسلمان ہوا ہوں وہ بہت خوش ہوئے مجھے بہت قدر کی نگاہ سے دیکھا ماہا طیب کا رویہ میری سمجھ سے باہر تھا۔ اسکے لہجے میں ذرا بھی ہمدردی اور خلوص نہیں تھا وہ بھلے مجھے منع کرتی مگر میرے مسلمان ہونے پہ سوال تو نہ اٹھاتی۔" جے ہان خاموش ہو گیا اور پھر تھوڑی دیر کے بعد بولا۔

"کیا واقعی مسلمان نو مسلموں کو وہ جگہ نہیں دیتے جو پیدائشی مسلمانوں کی ہوتی ہے؟" جے ہان پریشان دکھائی دے رہا تھا۔

"تم کیوں ایسی باتیں سوچ رہے ہو جے ہان؟ ایسا کچھ نہیں ہے اور مجھے یقین ہے ماہا طیب اپنی ناپسندیدگی کی وجہ سے یہ سب کہہ رہی ہے ورنہ وہ بھی جانتی ہے ہمارا دین جو ہمیں سکھاتا ہے۔۔۔ ایک بار پھر سے بات کر کے دیکھنا ہو سکتا ہے وہ ایک دم ایسی سچویشن میں ری ایکٹ نہ کر پائی ہو اچھے سے۔"

"ہو سکتا ہے۔" جے ہان نے مرجھائے لہجے میں کہا۔

وہ ہنستا گاتا دوسروں کو پازیٹو رہنے کا مشورہ دینے والا خود ایسے ناامید بیٹھا تھا اور اسے سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کیا کرے۔

دوسروں کو حوصلہ دینے والے مثبت رہنے کی ترکیب دینے والے جب خود کسی پریشانی سے گزرتے ہیں تو وہ اپنے لیے وہ سب نصیحتیں ایسے ہی بھول جاتے ہیں شاید اس لئے کہ وہ کسی اپنے سے اپنے لیے ویسے الفاظ سننا چاہتے ہوں جیسے وہ مشکل وقت میں انکی مدد کے لیے کہتے تھے لیکن ہر انسان ہمارے جیسا تو نہیں ہو سکتا ہر انسان ہے۔ ہان تو نہیں ہو سکتا جو INFJ ہو جو خود سے زیادہ ہمیشہ دوسروں کی مدد کے لیے تیار کھڑا ہو۔ کبھی کبھی انسان کو اپنا سہارا خود ہی بننا پڑتا ہے خود کو خود ہی تسلیاں دینی پڑتی ہیں خود کو خود ہی دلا سے دینے پرتے ہیں اور خود کو خود ہی سنوارنا پڑتا ہے لیکن ہم اس کبھی کبھی کو ہمیشگی کیوں نہیں بنا سکتے ہم ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنا سہارا خود کیوں نہیں بن سکتے؟ شاید انسان کی فطرت ایسی ہے کہ اسے سہاروں کی ضرورت پڑتی ہے۔

"شام کو آرہے ہو نا ہاگوان؟"

(ہاگوان یعنی اکیڈمی جہاں ہادی انگلش پڑھاتا تھا)

"نہیں آج نہیں آج میرا موڈ نہیں۔" جے ہان پارک میں لیٹ گیا تھا اور آنکھیں بند کیئے دونوں ہاتھ سر کے نیچے رکھے لیٹ گیا۔

پریزنٹ ڈے۔

یونیورسٹی کے چائے کے ڈھابے پر وہ اپنی پسندیدہ چائے پینے آئی تھی جیسے جیسے سردی بڑھ رہی تھی چائے کی طلب بھی بڑھ رہی تھی وہ جیسے ہی کلاسز سے فارغ ہوتی دوڑی چلی آتی۔ ابھی بھی وہ دھوپ سینکتے ہوئے گڈو کی مزیدار چائے کی چسکیاں لے رہی تھی اور اپنی اداسی کو چائے کے دھوئیں میں اڑانے کی ناکام کوشش۔ اس نے موبائل اٹھایا وہ جب بھی موبائل کھولتی جے ینگ کے میسجز اسکا منہ چڑانے لگتے تھے۔

"مجھے آپ سے ایک سوال پوچھنا تھا پلیز جواب دیں پھر بھلے بات مت کیجئے گا۔

آپ کیا زیور چراتی ہیں؟"

"کیوں؟"

اس نے پوچھا تو جلد ہی سامنے سے رپلائی بھی آگیا جیسے وہ اسی کے انتظار میں تھا۔

"کیونکہ آپ نے میرا چین لوٹ لیا ہے۔"

اسمارہ کی جانے کیوں ہنسی نکل گئی تھی۔ لیکن پھر اس نے بھیجنے والے کو سوچا جس سے وہ تقریباً نفرت کرنے لگی تھی۔

"توبہ کتنا بڑا فلرٹ ہے یہ" اس نے دل میں سوچا تھا۔

"آپ جب مسکراتی ہیں تو پھول کھل جاتے ہیں۔"

اسمارہ کی ہنسی غائب ہوئی یہ کیسے جانتا ہے وہ ہنس رہی تھی؟ اس نے اپنے ارد گرد نظریں دوڑائیں۔ وہ ڈر گئی تھی لیکن پھر خود کو سنبھال کر میسج کرنے لگی۔

"آپ جانتے ہیں آپ کتنے بڑے فلرٹ ہیں "اسماره نے زبان دانتوں تلے دباتے کہا تھا۔

"I know but Thanks for the compliment"

جواب حسب توقع نہیں تھا۔

"آپ دنیا کی کسی بھی مخلوق سے فلرٹ کر سکتے ہیں خواہ وہ موجود ہو یا نہ ہو بلکہ آپ تو اینڈیجرڈ پسی شیر سے بھی فلرٹ کر سکتے ہیں اتنے بڑے فلرٹ انسان ہیں آپ اور مجھے ایسے انسان میں کوئی دلچسپی نہیں!"

اس نے میسج سینڈ کر کے موبائل رکھ دیا تھا۔

ایک ہنسی کے بعد اسکے چہرے پہ پھر سے اداسی چھا گئی تھی یہ کیسا انسان تھا جسے وہ ناپسند کرتی تھی ہزار بار جھڑک چکی تھی وہ ایک فلرٹ انسان تھا جسکے لیے وہ اسے برا بھلا کہتی تھی مگر وہ اسکے چہرے پر ہنسی لے آتا تھا۔ اور صائم؟ جسے اس نے پسند کیا محبت کی اور بدلے میں امید رکھی کہ وہ اسے خوشیاں دے گا وہ اسے صرف اور صرف دکھ دے کر گیا تھا۔

زندگی میں اس انسان سے ہمیں محبت اور اپنائیت اکثر نہیں ملتی جس سے ہم چاہتے ہیں اور ہمیشہ اسی سے ملتی ہے جس سے ہم دور بھاگتے ہیں۔

فلیش بیک۔

جے۔ ہان ماہا طیب سے آخری بار ٹھنڈے دماغ سے بات کرنے کی کوشش کرنے کے لیے سیول نیشنل یونیورسٹی کے کیفے میں بیٹھی ماہا طیب کے پاس ہچکچاتے ہوئے آیا تھا وہ جانتا تھا بنا بات کا موقع دیئے ماہا

طیب چل دے گی وہ بار بار ماہا طیب کو تنگ نہیں کرنا چاہتا تھا مگر اسکے دل میں ایک عجیب بات آئی تھی کہ ایسا کیا تھا جو وہ جتنا ماہا طیب کے قریب ہونے کی کوشش کرتا تھا وہ اس سے مزید دور ہو رہی تھی۔

میں اور کتنا بڑھوں تیری جانب

تو ہے کہ آسمان ہوا جاتا ہے

جہان کے چہرے پہ افسردگی تھی اور دل میں عجیب سی کسک۔۔۔

"میں نے آپکو بتا دیا تھا مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔" وہ اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔ اسکی دوست عائشہ یہ سب دیکھ کر حیران تھی۔

"مجھے آپکی سمجھ نہیں آ رہی ماہا طیب آپ مجھ سے بات کیوں نہیں کرنا چاہتی صرف اس لیے کہ میں آپکو پسند کرتا ہوں اور آپکو ڈائریکٹ شادی کے لیے کہہ دیا؟"

"آپکو کوئی صفائی دینے کی پابند نہیں ہوں!" وہ کڑک لہجے میں بولی۔

"آپکو دینی پڑے گی۔ ایک انسان کی زندگی کا معاملہ ہے میرے دل کا معاملہ ہے۔"

مشہور بہت ہے میرے الفاظ کی تاثیر

اک شخص مگر مجھ سے منایا نہیں جاتا

اسکی آنکھوں میں نمی اترائی۔

"مجھے ریجیکٹ کرنے کی کوئی ایک ویلڈ ریزن دے دیں میں وعدہ کرتا ہوں دوبارہ آپکے راستے میں کبھی نہیں آؤں گا۔"

"ویلڈ ریزن؟؟؟" وہ طنزیہ مسکرائی۔

"مسٹر جے ہاں آپ کو میں بتا چکی ہوں میں کسی غیر مسلم سے شادی تو کیا دوستی بھی نہیں کرنا چاہتی۔"

"لیکن میں بھی بتا چکا ہوں آپکو میں اسلام قبول کر چکا ہوں۔"

"میرے لیے یہ بات کافی نہیں۔ ایک منٹ کے لیے میں مان بھی لوں کہ آپ مسلم ہو چکے ہیں اسلام میں اب ہماری شادی ہو سکتی ہے مگر میں تب بھی آپکا ماضی نہیں بدل سکتی۔۔۔ اور نہ دل سے قبول کر سکتی ہوں اور اگر میں ہی قبول نہیں کر پارہی تو میرا خاندان میرے لوگ وہ آپکو قبول کریں گے؟" اسکے لہجے میں ناپسندیدگی تھی۔

"لیکن کیوں؟"

"آپکو آئینہ دکھا چکی ہوں میں آپکے کے ہاں جو چیزیں عام ہیں وہ ہمارے لئے گناہ ہیں آپ خود کو دیکھیں اور پھر مجھے۔۔۔۔۔ آپ کہہ رہے ہیں آپکو دل سے قبول کیسے نہیں کروں گی؟ آپ نے بھلے مذہب بدل لیا لیکن آپ تو وہی ہیں نا"

"آپ میری اور میرے معاشرے کی تذلیل کر رہی ہیں۔" جے ہاں بمشکل اپنے رونے پہ قابو رکھ سکا تھا۔

"مسٹر جے ہان آپ بار بار میرے سامنے آکر جو میری تذلیل کرتے ہیں وہ؟ آپکو پتہ ہے میں خود سے کتنی شرمندہ ہوتی ہوں جب یہ سوچتی ہوں کہ ایک آپ جیسا غیر مسلم نامحرم انسان مجھے اتنے سالوں سے دیکھ رہا میرے لیے اپنے دل میں نہ جانے کیسے خیال رکھتا ہے؟ پتہ نہیں اللہ نے میرے ساتھ ایسا کیوں کیا؟" وہ حقارت سے جیسے جے ہان کو دیکھ کر بولی تھی۔

"آپ کا دین اتنا کنزرویٹو ہے؟" جے ہان کا لہجہ سخت ہوا تھا۔

"آپ کو دین کے بارے میں سوال کرنے کا حق نہیں مسٹر جے ہان اور نہ میں آپ کے سامنے خود کو جوابدہ سمجھتی ہوں آپ پلیز میری زندگی میں آنے کی کوشش مت کریں ورنہ میں اپنے آپ کو معاف نہیں کر سکوں گی۔"

ماہا طیب کی آواز بھرائی۔

"مجھے آپ سے کوئی سروکار نہیں آپ آج کے بعد مجھ سے بات کرنے کی کوشش مت کیجئے گا!" وہ اپنی دوست کے ساتھ اٹھ کر وہاں سے آگئی۔

جے ہان کو یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ اس جیسی لڑکی سے محبت کرتا رہا تھا؟ جسے دوسروں کے دل میں جگہ بنانا تو کیا دل رکھنا بھی نہیں آتا تھا۔ وہ جس سے اسلام کی تعلیم حاصل کر رہا تھا وہ تو کہتے تھے اللہ اور اسکے رسول کو خوش اخلاق انسان سب سے زیادہ پسند ہے لیکن ماہا طیب خوش اخلاق نہیں تھی بد زبان تھی۔ جسکی زبان سے لفظ نہیں شعلے نکلتے تھے جو جے ہان کو جلا کر راکھ کر چکے تھے۔

وہ جسے جے ہان مون کہتا تھا وہ واقعی چاند جیسی تھی دور سے خوبصورت اور روشن اور پاس جانے پہ  
بنجر جس میں زندگی نام کی کوئی چیز نہیں۔۔۔ وہ واقعی چاند تھی اور جے ہان ہزاروں تاروں میں موجود  
ایک تارہ۔۔۔

اور یہاں اس کہانی کا انجام ہوا جو کبھی شروع ہی نہیں ہوئی تھی۔

ہادی، اور سومن جے ہان کو سنبھالنے میں لگے تھے۔ وہ واپس آکر بہت رویا تھا۔

"جے ہان چپ کر جاؤ ایسے تھوڑی روتے ہیں پلیز تم اس لڑکی کی وجہ سے ہمیں کیوں تکلیف دے  
رہے ہو؟"

"وہ کس قسم کے ماحول میں پلی ہے سومن؟ کیا وہاں لوگوں کو صرف مسلمان ہونے کے ناطے ٹریٹ  
کیا جاتا ہے انسان ان کی نظروں میں کوئی اہمیت نہیں رکھتے؟"

"ایسا نہیں ہے جے ہان میں بھی تو اسی معاشرے کا حصہ ہوں؟ میرے ابو اور انکل بھی "ہادی نے  
تائید دینا چاہی۔۔۔

"تو وہ کس دین کی بات کر رہی تھی ہادی ہیونگ جس دین کو فالو کرتے ہوئے وہ مجھے اور میری محبت  
کو ایسے دھتکار رہی تھی؟ کیا تمہارے دین میں محبت اور دلوں کی کوئی اہمیت نہیں؟

مجھے منع کرنا تھا کر دیتی لیکن ایسے میری تذلیل کرنے کا حق اسے کس نے دیا تھا؟ مجھے اللہ نے ایسے  
پیدا کیا تو اس میں کیا میری غلطی تھی؟ اور وہ سید گھرانے میں پیدا ہوئی تو اس میں اسکی کیا خوبی  
ہے؟"

وہ جو منہ میں آرہا تھا بول رہا تھا اسکا دل دکھا تھا اور دوسال سے وہ جس ببل میں جی رہا تھا وہ پھٹا تھا تو اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کیا کرے۔

"غلط کیا اس نے میری سمجھ میں تو یہ نہیں آرہا کہ وہ ایسی باتیں کر بھی کیسے سکتی ہے؟

ایک اتنی دین دار لڑکی سر سے پاؤں تک سراپا اسلام۔ وہ کیسے اتنی غلط باتیں کر سکتی ہے؟ اسکے والد بہت بڑے سکالر ہیں اسے تو ہمیں سکھانا چاہیے۔۔۔۔"

"میں خود بات کروں گا اس سے میں جاننا چاہتا ہوں وہ کس سوچ کے تحت یہ سب کہہ گئی تم سے؟" ہادی ابھی بھی یقین کرنے سے قاصر تھا۔

"تمہیں کیا لڑکیوں کی کمی ہے جے ہان جو تم اسکے پیچھے خوار ہوئے۔۔۔" وہ غصہ ہوئی۔

"بات کرتا ہوں سومن اس سے اسے کوئی غلط فہمی ہوئی ہوگی۔"

ہادی کا دل کسی صورت ماننے کو تیار نہیں تھا کیونکہ وہ ماہا طیب کے والد کو جانتا تھا وہ بہت مشہور سکالر تھے تبلیغ کرتے لوگوں کو مسلمان کرتے اسلام کی دعوت دیتے بیان کرتے۔ انکی بیٹی کو تو خوش ہونا چاہیے کہ اسکی وجہ سے کوئی اللہ سے جڑ گیا ہے کتنی خوش قسمتی کی بات تھی۔

وقت گزرتا جا رہا تھا۔ تیس مارچ سے لے کر تیس مارچ تک دن کیسے گزرے اسمارہ کو پتہ ہی نہیں چلا تھا۔ صائم دن رات اس کے ساتھ مصروف رہتا کبھی فون پہ کبھی میسج کر کے وہ یونیورسٹی میں بھی اس کے ساتھ وقت گزار لیتا اور گھر آنے پر اس سے فون پہ بات کرتا۔ اسمارہ کی زندگی بدل سی گئی تھی وہ ہزار بار دل کو سمجھاتی مگر اسکا دل کہیں نا کہیں راضی نہیں ہو رہا تھا اس بات پر۔۔۔۔۔ لیکن پھر وہ

سوچتی وہ صائم کی باتوں سے خوش تو جاتی تھی زندگی پہلے سے تو بدل گئی تھی نا۔۔ کیا ایک انسان کے آجانے سے سب ٹھیک ہو جاتا ہے؟ کیا ایک انسان کے ساتھ سب کچھ اتنا حسین دکھائی دینے لگتا ہے؟ کیا ایک انسان اتنا طاقتور ہوتا ہے کہ وہ دوسرے انسان کی زندگی بدل دے؟ دوسری لڑکیوں کا تو پتہ نہیں لیکن اسمارہ کے ساتھ یہ ہو چکا تھا۔ گزرتے ہر دن کے ساتھ جہاں صائم کھل کر اپنی پسندیدگی کا اظہار کرنے لگا تھا اسمارہ کو زندگی اچھی لگنے لگی تھی۔ خود کو ہمیشہ ایک سائیڈ کیریٹر سمجھنے والی اسمارہ خود کو مین کیریٹر سمجھنے لگی تھی۔ باقی سب جو اسے کالی، بد صورت، جھلی، بچاری کہتے وہ آوازیں اسے کم سنائی دینے لگیں تھیں صرف ایک آواز اسے صاف سنائی دیتی تھی اور وہ تھی صائم کی "کل تم بہت اچھی لگ رہی تھی"

وہ اسکی باتوں کی تعریف کرتا اسکی ذہانت کی تعریف کرتا وہ اسکی ہمت کی تعریف کرتا۔

"تمہیں پتہ ہے تم مجھے کیوں اچھی لگی؟ کیونکہ تم سٹرونگ لڑکی ہو جب تمہیں رانی نے بلی کیا تم ڈری نہیں تم نے مقابلہ کیا اور جتنا تمہارا مذاق اڑاتے ہیں سب سیر سیلی میں ہوتا تو ڈپریشن میں چلا جاتا تم بہت بہادر ہو اور اسی لیے میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں۔" صائم کی باتیں بہت خوبصورت تھیں مگر نہ جانے کیوں اسمارہ کو یقین نہیں آتا تھا سن کے۔۔ لیکن وہ اسے اپنی احساس محرومی سمجھ کر جھٹک دیتی۔

"میں چاہتا ہوں میں تمہیں بالکل شہزادی بنا کے رکھوں اور جو کوئی تمہارے بارے میں کچھ کہے اسکا سر کلم کروا دوں۔۔" صائم کی اس بات پہ اسمارہ زندگی میں پہلی بار کھل کر مسکرا دی۔

"صائم! تم نے مجھے اتنا خوش کر دیا ہے مجھے لگتا ہے آج تک جو بھی ہوا وہ اس خوشی کے سامنے کچھ بھی نہیں میں سب بھول گئی ہوں اور کچھ یاد رکھنا چاہتی بھی نہیں میں صرف تمہاری باتیں یاد رکھنا چاہتی ہوں۔۔" اس کے دل کو دھڑکا تھا نجانے کیوں پر اسے لگتا تھا یہ خوشیاں ہمیشہ کے لیے نہیں ہیں۔ وہ صائم کے ساتھ خود کو پرسکون محسوس نہیں کرتی تھی نہ ہی مکمل کچھ تھا جسکی کمی تھی۔

"بالکل! یاد رکھو گی مجھے تم اور میری باتوں کو بھی بھول نہیں پاؤ گی۔۔۔" صائم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔۔۔

السلام علیکم احباب۔۔۔۔۔

ناولز کی دنیا کے ناولز میں خوش آمدید۔۔۔۔۔

ناولز کی دنیا "ویب سائٹ / گروپ / پیج" دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کر سکتے ہیں۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہو سکا آپکی تحریر پوسٹ ہو جائے گی۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔۔۔

Email address :- [Novelskiduniya77@gmail.com](mailto:Novelskiduniya77@gmail.com)

Facebook page :- [Novels ki duniya](#)

( user name [@zoyatalib77](#) )

Facebook group :- [Novels ki duniya](#)

Instagram Page:- [Zoya Talib](#) (UserName: [Novelskiduniya77](#))

Youtube Channel: Novels Ki Dunya (NKD) Official

( پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو )

اور باقی کے رابطے کے لیے ہر پیج کے نیچے **Blue** الفاظ میں لکھے لفظ میں آپکو لنکس مل جائے گے ان سب کے۔۔

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کر لیں۔۔۔

شکریہ۔۔۔۔۔

چار دن سے ہادی ماہا طیب سے ملنے کی کوشش کر رہا تھا مگر آج اسے وہ ملی تھی۔ ماہا طیب چار دن یونیورسٹی نہیں آئی تھی کیونکہ وہ جے ہان سے دور رہنا چاہتی تھی ایسا اسکی دوست سے پتہ چلا تھا۔

"سلام ماہا طیب"! ایک کینے میں بیٹھی ماہا کے سر پہ کھڑے ہادی نے بولا تھا۔

"ہادی خان آپ؟ وعلیکم السلام آپ بیٹھیں پلیز۔۔۔" ماہا کی دوست عائشہ بولی تھی۔

"کیسی ہیں مس ماہا؟"

"جی ٹھیک۔۔" وہ بمشکل بول پائی تھی۔

"آپکو پتہ ہے میں اور ماہا آپکی ساری نعمتیں اتنے شوق سے سنتی ہیں آپ جب بھی کوئی وڈیو اپلوڈ کرتے ہیں۔"

عائشہ بہت خوش لگ رہی تھی جبکہ ماہا اسے چٹکی کاٹ کر چپ کروا رہی تھی۔

ہادی کی آواز بہت اچھی تھی اور وہ اکثر سنگنگ کے مقابلوں میں حصہ لیا کرتا تھا۔ اسکا یوٹیوب چینل بھی تھا جہاں وہ زبان بھی سکھاتا تھا اور اپنے سنگنگ کی وڈیوز بھی ڈالتا تھا وہ سیول کی گرینڈ مسجد جو اتیان میں موجود تھی وہاں بھی میلاد یا دوسری محافل میں نعتیں پڑھتا تھا آس پاس کے مسلم کمیونٹی میں کافی مشہور تھا۔

"اور گانے؟" وہ ماہا کی طرف متوجہ ہو کر بولا۔

"یہ نہیں سنتی لیکن میں سن لیتی ہوں۔۔۔ آپکی آواز بہت اچھی ہے۔"

"آپ کیوں نہیں سنتی؟" وہ مسلسل ماہا سے سوال کیے جا رہا تھا۔

"حرام ہے نا میوزک سننا تو میں کیسے۔۔۔"

"حیرت کی بات ہے آپ خود تو نہیں سنتی لیکن آپکی دوست سن رہی ہے آپ کو اسے بھی روکنا چاہیے نایا پھر آپ اسکو جہنم میں بھیجنے کے لیے ریڈی ہیں؟" وہ ہنسا۔

"Just kidding..."

"میں آپ کے لیے کافی آرڈر کرتی ہوں۔" عائشہ ان کو بات کرنے کا موقع دینا چاہتی تھی۔

"ماہا طیب۔۔۔۔" اس نے اسکا نام چبا چبا کر ادا کیا۔

"آپ سے ہی بات کرنے آیا تھا میں۔۔"

آپ بہت دیندار لڑکی ہیں۔ اور میں آپ سے بہت امپریس بھی ہوا کہ اس حد تک کوئی اسلام کے لیے سیریس ہے مجھے خوشی ہوئی تھی۔ آپ دکھنے میں ہی اتنی مذہبی ہیں یا اندر سے بھی اسلام کی نانج ہے

ماہا کو بات سمجھ نہیں آئی تھی۔

"میرا مطلب جب کوئی غیر مسلم اسلام قبول کرتا ہے تو آپ کو کیسا لگتا ہے؟"

"اچھا لگتا ہے۔۔۔" وہ بنا سوچے بولی۔

"تو آپکو جے ہان کا اسلام قبول کرنا کیوں برا لگا؟" ماہا طیب کا رنگ اڑ گیا۔

"جج۔۔ جی؟ جے ہان؟"

"ہاں جے ہان۔۔۔ آپ نے اسے مسلم ہوتے ہوئے اس پر اسکے ماضی کو لے کر سوالات اٹھائے حالانکہ اسلام کی تعلیمات تو یہ ہیں کہ جب کوئی اسلام قبول کرتا ہے تو وہ بالکل ایسے ہو جاتا ہے جیسے نومولود بچہ! آپ اس کے ماضی کو وجہ بنا کر اس کو ریجیکٹ کیسے کر سکتی ہیں؟"

"آپکو کس نے بتایا یہ سب؟ کیا جے ہان نے بھیجا ہے آپکو؟"

جے ہان کے لیے پھر سے اسکے لہجے میں نفرت آئی۔

"نہیں میرے ضمیر نے۔۔ کیونکہ آپکی وجہ سے وہ اسلام اور ہمارے مذہب سے بدظن ہو رہا ہے۔ اگر صرف اسکے ماضی کو لے کر آپ اسے ٹھکرا رہی ہیں تو وہ میں نے آپکو کلئیر کر دیا اسکے باوجود آپ اگر انکاری ہیں تو کوئی اور وجہ بتائیں یا صرف یہ کہہ دیں کہ آپ اسے پسند نہیں کرتی آپ نے اسکی

زندگی اسکے مذہب کو کیوں نشانہ بنایا؟ آپ جب تک مجھے مطمئن نہیں کریں گی میں آپکو جانے نہیں دوں گا۔" ہادی پر اعتماد انداز میں بیٹھا تھا۔

"میں نے کہا تھا اسے میں اسے پسند نہیں کرتی لیکن وہ مان نہیں رہا تھا اس نے کہا وہ سب کچھ کرے گا جو مجھے پسند ہو۔ اسے آئینہ دکھانا ضروری تھا۔ میں نے وہی بتایا جو سچ تھا آپ خود بتائیں ہمارے ہاں کوئی لڑکا غیر مذہب کی لڑکی بیاہ لائے تو کتنے سوالات اٹھتے ہیں اور میں لڑکی ہو کر۔۔۔۔۔ جانتے ہیں آپ میرے کردار پر میری پاکیزگی پر کتنے سوالات اٹھتے؟" ماہا طیب نے دل کی بات کہی۔

"آپ کو لوگوں کا خوف ہے؟ آپکو تو صرف اللہ کا خوف ہونا چاہیے ماہا طیب؟ آپکے حلیے سے تو ہم سب امپریس ہیں آپکو تو رول ماڈل ہونا چاہیے آپ ایسی دنیا کے رکھ رکھاؤ کی باتیں کرتی ہوئی اچھی نہیں لگ رہی"

"لوگوں کا خوف نہیں ہے ہادی صاحب میری کچھ باؤنڈریز ہیں مجھے اپنی باؤنڈریز کا خیال اور خوف ہے۔۔۔۔۔ مجھے تو خود سے شرم آتی ہے کہ جے ہان میرے لیے ایسے خیالات رکھتا ہے میں اس سے کوئی تعلق بنانے کا سوچ بھی نہیں سکتی۔ مجھے تو یہ سوچ کر وحشت ہوتی ہے کہ میرے لیے وہ جے ہان ہی بچا ہے؟" اس نے پھر سے حقارت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کو اپنے دیندار اور نیک ہونے پہ اتنا غرور کیوں ہے ماہا طیب؟" ہادی نے اسے گھور کے دیکھا تھا۔

"آپ جانتی ہیں شیطان بھی اللہ کا سب سے نیک اور بہترین فرشتہ تھا وہ اپنے اسی غرور اور خود کو اعلیٰ سمجھنے کی وجہ سے ہی شیطان بنا تھا۔۔۔۔۔"

ماہا طیب غصے سے لال ہو چکی تھی۔

"آپ کون ہوتے ہیں مجھے شیطان سے تشبیہ دینے والے؟" وہ چلائی۔

"اس نے بھی تو اللہ کے کہنے پہ آدم کو سجدہ نہیں کیا تھا خود کو اعلیٰ تصور کیا تھا اور خود کو اتنا نیک اور صالح سمجھنے لگا تھا کہ اللہ کا حکم ماننے سے بھی انکاری تھا آپ بھی تو یہی کر رہی ہیں ہو سکتا ہے جہان کو اللہ نے آپ کے لئے آزمائش بنا کر بھیجا ہو جو آپ اپنے غرور میں سمجھنے سے قاصر ہیں؟ اسلام آپ کو اجازت دے رہا ہے وہ اسلام کے کرائیٹیریا پہ پورا اتر چکا ہے آپ کو اور کیا چاہیے؟" ہادی سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ ماہا طیب کیوں اتنی سخت دل بن گئی ہے۔

"آپ اپنے مذہب اور دینداری اور پاکیزگی پہ صرف غرور کر رہی ہیں ماہا طیب! آپ کے لہجے میں عاجزی نہیں غرور ہے۔"

"آپ غلط سمجھ رہے ہیں میں صرف جہان پہ غصہ ہوں۔۔۔ اور آپ اس کے لئے مجھے مغرور کہہ رہے؟ آپ کو میں دل سے پسند کرتی ہوں آپ بھی اچھے انسان ہیں بس یہ چھوٹی موٹی برائیوں میں پڑ چکے ہیں لیکن میں امید کرتی ہوں آپ یہ بھی چھوڑ دیں گے!"

ہادی ہنس دیا۔

"یعنی مجھ میں بھی خرابی ہے۔ گریٹ۔۔۔ مجھے لگا میں آپکو سمجھا سکتا ہوں مگر آپ۔۔۔ آپ تو سب کچھ سمجھی ہوئی"

ماہا کو ہادی کا یہ انداز سمجھ نہیں آرہا تھا۔

"آپ نے قرآن کی تعلیم کہاں سے حاصل کی ہے؟"

"اپنے ابو جان سے۔۔۔" ماہا خالی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی اور سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔  
"سمجھنے کو تو چھوڑیے کبھی تفسیر پڑھی ہے؟" وہ مزید طنز لہجے میں بولا۔

"انہوں نے ہی بچپن سے آپ کو بتایا ہوگا خاندان سے باہر شادی نہ کرنے کا غیر مسلموں کے ساتھ سلوک کا حلال حرام کا ہے نا؟ تو آپکو میں روایات اور رواج پہ چلنے والی مسلمان سمجھوں قرآن سنت پر نہیں۔۔۔ ہم۔۔۔ میری کنفیوژن دور ہوگئی۔

اب میں مطمئن ہوں کہ آپ نے وہ باتیں کیوں کی۔"

"آپ میری انسلٹ کر رہے ہیں ہادی! اس جے ہان کے لیے آپ مجھے قرآن سنت کے خلاف چلنے والی منکر قرار دے رہے ہیں آپ جانتے ہیں میں کتنی سینسٹو ہوں اس معاملے میں۔" وہ کھڑی ہوگئی۔

"انسلٹ؟ اور وہ جو آپ نے جے ہان کے ساتھ کیا وہ؟ آپ سینسٹو ہیں تو وہ آپ سے دس گنا زیادہ سینسٹو ہے، رہی بات مذہب کی تو میں بھی مسلمان ہوں آپ نے اپنے باپ کا سکھایا ہوئے مذہب کے آئینے میں اسے اسکا چہرہ دکھایا جو میرا دین نہیں ہے آپ نے اپنے باپ کے بتائے ہوئے اسلام کی وجہ سے میرے اسلام کا غلط تاثر دیا میں اسے ایسے ہی جانے نہیں دے سکتا ماہا طیب آپکو جے ہان سے ہی

نہیں اللہ سے بھی معافی مانگنی چاہیے اور وہ جسے آپ دوسرا انسان کہہ رہی ہیں وہ کوئی غیر نہیں بھائی ہے میرا! اور مجھے افسوس ہے میرے بھائی نے محبت کے لیے آپ جیسی لڑکی کا انتخاب کیا۔" وہ اس پر نفرت کی نگاہ ڈال کر وہاں سے آگیا۔

ماہا طیب وہیں جامد بیٹھی تھی۔ اس نے مٹھیاں بھینچ لیں۔ ماہا طیب ہادی کی کہی ہوئی باتوں کو لے کر بہت پریشان ہو گئی تھی۔

"ان لوگوں نے ہادی کا بالکل دماغ خراب کر دیا ہے وہ اس جے ہان اور اسکی بہن کے لیے مجھے غلط کہہ کر گیا ہے۔ عائشہ تم جانتی ہو میری فیملی کی کتنی عزت ہے ہماری کتنے دیندار ہیں اور ان لوگوں کو یہ سب مذاق لگ رہا ہے۔۔۔۔۔ میں خود کبھی نہیں چاہوں گی میں کسی ایسے لڑکے سے شادی کروں۔۔۔۔۔"

وہ خود ہی کچھ سوچ سوچ کر بولے جا رہی تھی۔

"بھلے مسلمان ہو گیا مگر نہیں۔۔۔۔۔ سب لوگ نہیں گے مجھ پہ اتنی دیندار ایسے لڑکے کا انتخاب کر رہی ہے۔ نہیں بالکل نہیں۔۔۔۔۔ میری فیملی کبھی نہیں مانے گی۔" ماہا طیب کو جیسے ہادی آئینہ دکھا گیا تھا لیکن وہ خود کو جھٹلانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

عائشہ اسکی شکل دیکھے جا رہی تھی۔

اکتیس مارچ کا دن تھا۔ ماہا طیب اس دن کے بعد سے بہت الجھن میں جی رہی تھی اسکا دل کسی صورت چین نہیں پارہا تھا۔ ایک طرف ہادی کی باتیں تو دوسری طرف اسکے باپ کی کہی ہوئی باتیں۔۔۔۔۔

اسکا دل کسی چیز میں نہیں لگ رہا تھا۔ اسے جے ہان پہ بہت غصہ تھا اسکی پرسکون زندگی میں وہ شخص بے چینی لے آیا تھا۔

ماہا طیب سے ہوئی آخری ملاقات کو کافی دن گزر چکے تھے۔ جے۔ ہان سائیکولوجی کا سٹوڈنٹ تھا اور شخصیت کی اونچ نیچ کو بہت گہرائی سے سمجھتا تھا۔ یہ علم اسکے اپنے لیے بہت فائدہ مند ثابت ہوا تھا اور اس نے خود کو سنبھال لیا تھا۔ وہ کلاس میں اسی مسکراتے چہرے کے ساتھ موجود تھا۔ لیکن ایک فرق تھا وہ آج دل سے نہیں بلکہ دوسروں کو دکھانے کے لیے مسکرا رہا تھا۔ وہ اگر خود کے لیے اس وقت کچھ چاہتا تھا تو وہ تھا تنہائی اکیلا پن لیکن وہ جانتا تھا یہ سب اسکے لئے نقصان دہ ہے کوئی عام انسان ہوتا تو فائدے نقصان سے لاعلم موڈ پہ چلتا لیکن چونکہ وہ جانتا تھا آگاہ تھا اس کے نتائج سے تو ہمت کر کے خود کو سنبھال لیا کبھی کبھی یہ آگہی ہی ہمیں خوش نہیں رہنے دیتی کبھی کسی چیز کے بارے میں علم نہ ہونا ہی بہتر ہوتا ہے ایسا وہ غصے میں سوچ رہا تھا مگر وہ خوش تھا کہ اسے کسی کی ضرورت نہیں پڑی اور وہ خود جذبات کو کنٹرول کر کے نارمل ہو گیا۔

پروفیسر کم نے دو تین سٹوڈنٹس کے بعد اسے موقع دیا کہ وہ آکر آج کے ٹاپک پہ بریفنگ دے۔ "جیسے کہ ہم جانتے ہیں پرسنیلٹی کا ایک ماڈل میسر برگز کا ماڈل ہے مائرس۔ بریگز انڈیکیٹر 1942 میں ماہرین نفسیات کیتھرین کوک بریگز اور اسابیل بریگز مائرس نے بنایا تھا ماں اور بیٹی بالترتیب یہ دونوں ماہرین نفسیات انسانی شخصیت کے مطالعے پر مبنی تھے جو سوئس ماہر نفسیات کارل جنگ نے تیار کیے تھے جنہوں نے ایک نظریہ تیار کیا جس میں شخصیت کی 8 بنیادی اقسام کی موجودگی کا دفاع کیا گیا۔ جس میں چھ خصوصیات کی بنا پر پرسنیلٹی کو 16 قسموں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جس

EXTRAVERSION= E

N یعنی INTROVERSION

SENSING = S

INTUITION = I

THINKING = T

FEELING = F

JUDGING = J

PERCEIVING = P

نظریہ کو بطور حوالہ لیتے ہوئے ، دو ماہرین نفسیات نے ایک زیادہ پیچیدہ ٹیسٹ تیار کیا جس سے ہمیں شخصیت کی 16 اقسام حاصل کرنے کی اجازت ملی۔ یہ درجہ بندی انسانی رویے کی انتہائی ضروریات پر جا کر حاصل کی جاتی ہے ، یعنی اس بات کی تلاش میں کہ عالمی پہلو میں لوگوں کی وضاحت کیا جائے ، خاص پہلوؤں پر توجہ دیے بغیر۔

ہم بہت زیادہ اس بات پر نہیں جائیں گے کہ یہ امتحان کیسے لیا جاتا ہے ، کیونکہ ہم مضمون کے مشترکہ دھاگے کو چھوڑ دیں گے۔ اہم بات بنیادی باتوں کے ساتھ رہنا ہے: اشارے چار مختلف "سوالات" پر مبنی ہیں ، ان میں سے ہر ایک کے لیے دو اختیارات ہیں۔ لہذا ، 16 ممکنہ امتزاج ہیں۔ اور انکی خصوصیات کی بنا پر اس کی اقسام کچھ ایسے ہوتی ہیں۔

شخصیت کی اہم اقسام کیا ہیں؟

1۔ ایگزیکٹو کی شخصیت

2۔ کاروباری شخصیت کی شخصیت

3۔ فراہم کرنے والے کی شخصیت

4۔ تفریح کرنے والے کی شخصیت

5۔ اخلاقی شخصیت۔

6۔ مخصوص شخصیت

7۔ حفاظتی شخصیت۔

8۔ پرسکون شخصیت۔

9۔ قائدانہ شخصیت۔

10۔ جدت پسند کی شخصیت

11۔ ایکسٹروورژن ،

12۔ ملنسار شخصیت۔

13۔ سوچی سمجھی شخصیت۔

14۔ عکاس شخصیت

15۔ مشاورت شخصیت۔

16۔ پرہیزگار شخصیت۔

اگرچہ اسے اپنی کام کی زندگی میں بہت مفید سمجھتے ہیں، سچ یہ ہے کہ یہ ہمیشہ بہت سارے تنازعات میں گھرا رہا ہے۔، جزوی طور پر کیونکہ نتائج اکثر مبہم ہوتے ہیں اور دوسری طرف کیونکہ اس میں سائنسی سچائی کا فقدان ہوتا ہے، چونکہ یہ سائنسی طریقہ کار کو لاگو کر کے حاصل نہیں کیا گیا تھا، اسی وجہ سے یہ شخصیت کے نمونوں کی درست وضاحت کے لیے ناکافی سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اسکی اہمیت کو جھٹلایا نہیں جا سکتا۔

اب بات کرتے ہیں کہ ہماری شخصیت ہماری فلاح و بہبود کو کیسے متاثر کر رہی ہے؟

شخصیت کے ہماری زندگی اور ہماری سوچ پر منفی اور مثبت دونوں طرح کے اثرات ہو سکتے ہیں جن میں کچھ شدید ہوتے ہیں اور کچھ اتنے زیادہ شدت کے نہیں ہوتے۔ جو شدید ہوتے ہیں وہ ہمیں نفسیاتی مسئلوں میں ڈال دیتے ہیں جن میں سے ایک نیوروٹکزم ہے جو کہ شخصیت کا ایک رجحان ہے اور ہماری نفسیات پر گہرا اثر ڈالتا ہے۔

نیوروٹکزم ہے کیا؟

تحقیق دماغی صحت کے بعض مسائل کے بڑھتے ہوئے خطرے کے ساتھ نیوروٹکزم کی اعلیٰ سطح کو جوڑتی ہے۔ اگر آپ انتہائی اعصابی ہیں۔ یعنی آپ خوف، افسردگی اور غصے جیسے بہت سے منفی احساسات کا تجربہ کرتے ہیں۔ آپ کو دباؤ والے حالات سے مغلوب ہونے کا زیادہ امکان ہے۔ مثال کے طور پر کوئی دوسرا شخص پارکنگ کا ٹکٹ لے لیتا ہے، اور آپ جلدی نہیں پہنچ پاتے تو، آپ اسے ایک تباہی

کے طور پر دیکھ سکتے ہیں جو آپ کا دن برباد کر دیتا ہے۔ آپ اپنے آپ کو چھوٹی چھوٹی غلطیوں کے لیے بھی کم تر سمجھتے ہیں جنہیں دوسرے لوگ جو نیوروٹکزم کا شکار نہیں آسانی سے چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ جذباتی عدم استحکام اور منفی پر توجہ مرکوز کرنے کا رجحان آپ کو موڈ کی خرابی جیسے کہ ڈپریشن اور اضطراب، اور یہاں تک کہ نفسیاتی تجربات جیسے فریب اور فریب کے زیادہ خطرے میں ڈالتا ہے۔

نیوروٹکزم آپ کے تعلقات کو بھی متاثر کر سکتا ہے۔ آپ پریشان محسوس کر سکتے ہیں اور یا تو پیچھے ہٹ سکتے ہیں یا اپنے آس پاس کے لوگوں کو کسی بھی سمجھی جانے والی معمولی بات پر مار سکتے ہیں۔ یہ نیچے کی طرف بڑھ سکتا ہے، کیونکہ پیارے آپ کے منفی رویے سے مایوس ہو جاتے ہیں، جس سے آپ کے تعلقات میں دراڑ آ جاتی ہے۔ جیسے جیسے تعلقات بگڑتے ہیں، آپ سماجی حمایت کھو دیتے ہیں اور تناؤ، اضطراب اور ڈپریشن کا زیادہ خطرہ بن جاتے ہیں۔

نیوروٹکزم کا مقابلہ کیسے کیا جائے؟

نیوروٹک رجحانات کو منظم کرنے کے مختلف طریقے ہیں۔

تناؤ کے انتظام کے طریقوں کو دریافت کریں۔ مراقبہ کے لیے وقت نکالنا، باقاعدگی سے ورزش کرنا، اور اپنے پیاروں سے رابطہ قائم کرنا تناؤ کی سطح کو منظم کرنے کے چند آسان طریقے ہیں۔ نوجوان بالغوں کے 2019 کے مطالعے کے نتائج بتاتے ہیں کہ ذہن سازی کی تربیت نیوروٹکزم کو کم کرنے کا ایک مؤثر طریقہ بھی ہو سکتی ہے۔

افواہوں سے فعال مسئلہ حل کرنے کی طرف منتقل کریں۔ اگر آپ آنے والے امتحان کے بارے میں مایوسی محسوس کر رہے ہیں، اضافی مطالعاتی سیشن کی منصوبہ بندی کریں۔ اگر آپ اپنے ساتھی کے بارے میں غیر محفوظ محسوس کر رہے ہیں تو، اپنے جذبات کو اندرونی بنانے کے بجائے، کھلی بات چیت شروع کریں۔

شکر گزاری کی مشق کریں۔ جب آپ کا ذہن منفی خیالات کی طرف بڑھتا ہے، تو یہ شکر گزاری کو فروغ دینے میں مدد کر سکتا ہے۔ روزانہ شکریہ ادا کرنے والا جریدہ رکھیں اور مثبت تجربات کے بارے میں لکھیں، چاہے وہ کتنے ہی چھوٹے لگیں۔ اپنے پیاروں کو تعریفی نوٹ لکھنے پر غور کریں، چاہے آپ انہیں کبھی نہ بھیجیں۔

علامات جو ظاہر کرتی ہیں کہ آپ پر سنیلٹی ڈس آرڈر کا شکار ہو چکے ہیں اور فیوچر میں آپ ذہنی بیماریوں کا شکار ہو سکتے ہیں۔ وہ کچھ اس طرح سے ہیں۔

شخصیت کی خرابیوں میں اداکاری، سوچ اور احساس کے غیر صحت بخش طریقے شامل ہیں۔ شخصیت کے عارضے میں مبتلا افراد اکثر انتہائی شخصیت کے خصائص کے ساتھ جدوجہد کرتے ہیں، جیسے شدید عدم اعتماد، ہمدردی کا فقدان، کمزور خود پر قابو، یا سماجی اجتناب۔ ہر معاملے میں، یہ شخصیت کی خصوصیات آپ کی فلاح و بہبود اور تعلقات کو متاثر کر سکتی ہیں۔

جذباتی عدم استحکام۔ ہائی نیوروٹکزم شخصیت کی خرابیوں سے منسلک ہے جس میں متاثر کن رویے، شدید منفی جذبات، اور دوسروں کے ساتھ تعلقات کو برقرار رکھنے میں دشواری شامل ہے۔ ان میں بے وقوف، غیر سماجی، اور بارڈر لائن شخصیت کے عوارض شامل ہیں۔"

جے ہان نے پروفیسر کم کی طرف دیکھا جو اس میں محو دکھائی دے رہے تھے۔

"سٹوڈنٹس کوئی سوال جو آپ کے ذہن میں ہو اس حوالے سے؟"

"نو سر" سب ہم آواز بولے۔

"بیٹھیں جے ہان۔۔" اور پروفیسر کم جے ہان کی اس پریزینٹیشن پر اپنا نقطہ نظر پیش کرنے لگے۔

جے۔ ہان ڈیپارٹمنٹ سے نکلا اور گیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ وہ ماہا طیب سے معافی مانگے مگر وہ یونیورسٹی نہیں آرہی تھی۔

"میں نے کیوں اتنا ری ایکٹ کیا یہ تو اسکا حق تھا وہ ہاں کرتی یا نہ؟ مجھے پہلی بار کے بعد ہی خود کو سمجھا لینا چاہیے تھا۔"

وہ ماہا کا انتظار کرنے لگا وہ ایسا ہی تھا۔ ماہا کی خوش قسمتی تھی کہ جے ہان INFJ تھا جو اپنے جذبات پر قابو پالیتا تھا جو دوسرے مردوں کی طرح جارحیت پسند نہیں تھا جو بدلہ نہیں لیتا تھا جو صرف محبت بانٹتا تھا جو ہمیشہ خود کو دوسروں کی جگہ رکھ کر سوچتا تھا دوسروں کے لیے آسانیاں پیدا کرتا تھا۔

اسے ماہا طیب دکھائی دی اور وہ آج بھی اسے اتنی ہی محبت سے دیکھ رہا تھا فرق صرف اتنا تھا کہ وہ آج اسے پانے کی امید بھری نظر سے نہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے کھونے کی نظر سے دیکھ رہا تھا جیسے کسی کو آخری بار جاتا دیکھتے ہیں جس نظر میں حسرت، محبت، دکھ، غم، بے بسی سب جذبے ایک ساتھ شامل ہوتے ہیں وہ صرف ایک ڈالی ہوئی نظر نہیں ہوتی وہ جدائی کی نظر ہوتی ہے مرنے سے پہلے کی نظر جس کے بعد صرف اندھیرا ہوتا ہے اور جدائی مرنے سے زیادہ بدتر ہوتی ہے۔

وقت رخصت آگیا دل پھر بھی گھبرایا نہیں  
اس کو ہم کیا کھوئیں گے جس کو کبھی پایا نہیں  
زندگی جتنی بھی ہے اب مستقل صحرا میں ہے  
اور اس صحرا میں تیرا دور تک سایا نہیں  
میری قسمت میں فقط درد تنہ ساغر ہی ہے  
اول شب جام میری سمت وہ لایا نہیں  
تیری آنکھوں کا بھی کچھ ہلکا گلابی رنگ تھا  
ذہن نے میرے بھی اب کے دل کو سمجھایا نہیں  
کان بھی خالی ہیں میرے اور دونوں ہاتھ بھی  
اب کے فصل گل نے مجھ کو پھول پہنایا نہیں  
ماہا طیب اسکے قریب آچکی تھی۔  
"س سلام"۔۔۔ بمشکل اسکی آواز نکلی۔  
کوئی جواب نہ آیا مگر وہ جانتا تھا ماہا طیب کی تھی۔ اس نے نظریں اٹھا کر دیکھا وہ خونخوار آنکھوں سے  
اسے گھور رہی تھی۔  
"معافی مانگنے آیا تھا آپ سے۔۔ ایم سوری مجھے آپ کی رائے کی قدر کرنی چاہیے تھی۔"

"سوری؟؟؟؟" ماہا طیب کی آواز آئی تھی۔

"رائے کی قدر؟ میری زندگی برباد کر دی تم نے اور رائے کی قدر کی اب یاد آئی ہے نفرت کرتی ہوں میں تم سے نہیں ہے مجھے تمہاری معافی کی ضرورت مر جاؤ تم اور کبھی مجھے دکھائی مت دینا تمہیں پتہ ہے گھن آرہی ہے مجھے تمہاری نظروں کو خود پر پڑتا دیکھ کر تم نے برباد کر دیا مجھے گرا دیا سبکی نظروں سے خود کی نظروں سے مت دیکھو مجھے تم جاو یہاں سے"!!!!

وہ چلا رہی تھی رو رہی تھی ماتم کر رہی تھی اور ساتھ الزام لگا رہی تھی جے ہان پر۔۔۔ جو وہ سمجھنے سے قاصر تھا اس نے ماہا طیب سے پیار ہی تو کیا تھا اسکی پیار کی نظر نے اسے کیسے خود کی نظروں سے گرا دیا کیا اسکی محبت ماہا طیب کے لیے اتنی گندی تھی؟

جے ہان کا دم گھٹنے لگا تھا۔ وہ اسے دھکے دے رہی تھی اور وہ دماغ میں اٹھنے والے سوالوں کا جواب تلاش کر رہا تھا۔

بہت سے لوگ گزرتے جا رہے تھے کچھ متوجہ ہو کر کھڑے ہو گئے کوئی قریب آنے کی کوشش نہیں کر رہا تھا کوریا میں ایسے ہی ہوتا تھا کوئی کسی مسئلے میں نہیں پڑتا تھا۔

"کیا ہوا کیا مسئلہ ہے؟" مین گیٹ کے سامنے ہی سیول نیشنل یونیورسٹی کا پولیس اسٹیشن تھا وہاں سے ایک سکیورٹی اہلکار نکلا اور انکی طرف آیا۔

"یہ تمہیں پریشان کر رہا ہے؟" گارڈ ماہا کی طرف متوجہ ہوا۔ ماہا نے کچھ سوچا تو ایک لڑکی نے انگلش میں ترجمہ کر کے پوچھا۔

"کیا یہ تمہیں ہراساں کرنے کی کوشش کر رہا تھا؟" ماہا طیب نے جے ہان کو دیکھا۔

"ہاں اس شخص نے میری ذہنی حالت خراب کر دی ہے یہ بار بار میرے سامنے آکر مجھے تکلیف دیتا ہے ہراساں کرتا ہے مجھے۔۔۔"

وہاں موجود لوگ آپس میں بات کرنے لگے۔ اور جے ہان کو نفرت سے دیکھنے لگے۔

گارڈ جے ہان کو یونیورسٹی ڈین کے پاس لے گیا۔ اسے اور ماہا کو پروفیسرز کے سامنے پیش کیا گیا۔ اور انکے موقف جاننے کے لیے کہا گیا۔ ماہا کے پاس یہی موقع تھا جے ہان سے بدلہ لینے کا وہ بدلے اور نفرت میں بالکل اندھی ہو چکی تھی اس نے جے ہان کو سبق سکھانا تھا۔

"تم نے میری زندگی میں زہر گھولا میں تمہاری زندگی پر سکون نہیں رہنے دوں گی!" اس نے جے ہان کو دیکھتے ہوئے سوچا۔

جے ہان خاموش تھا۔ اس نے اپنی صفائی میں کچھ نہیں کہا تھا۔ لیکن اس نے ایسا کیوں کیا تھا؟ یونیورسٹی نے اسے سسپینڈ کر دیا تھا۔ اور پوری یونیورسٹی میں یہ بات آگ کی طرح پھیلی تھی۔ ماہا طیب کے چہرے پر تو اطمینان تھا مگر اسکا دل ابھی بھی مطمئن نہیں تھا۔ جے ہان مرا ہوا جسم لئے چلا جا رہا تھا۔ اسکا خیال تھا وہ گھر تک پہنچنے سے پہلے ہی مر جائے گا اسے سانس چلتی محسوس نہیں ہو رہی تھی اسے صرف دکھ نہیں تھا جو اسے کھائے جا رہا تھا اس پر لگائے گئے الزامات تھے اور ان الزامات پر اٹھنے والے اسکے ذہن میں سوالات جو اسکے دماغ پر ہتھوڑے کی طرح ضربیں لگا رہے تھے اور وہ دونوں ہاتھوں سے اپنا سر دبا کر تکلیف کی شدت کو کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

رات کافی ہو چکی تھی۔ جے ہان ہان ریور پہ بنے ماپو برج پر آیا تھا۔ وہ دن کو اس سارے واقعے کے بعد یہیں آگیا تھا۔

دوسری طرف ہادی لوگ اسے پاگلوں کی طرح دھونڈ رہے تھے۔

"ہادی لوکیشن ٹریس کرو جے ہان کی۔" ساجد نے مشورہ دیا تھا۔ لوکیشن ٹریس ہونے پہ ہادی کے پاؤں تلے زمین نکل گئی تھی۔

"م۔م۔م۔ماپو۔۔ماپو برج کی لوکیشن ہے۔۔۔" ہادی کے الفاظ بمشکل نکلے تھے۔

"کیا؟ ہمیں فوراً چلنا چاہیے کال کرو اسے ہادی۔۔۔" سومن اور ہادی بھاگ کر گاڑی لے کر نکلے تھے۔

ماپو برج جو سیول میں ڈیٹھ برج کے نام بھی جانا جاتا تھا یہاں ہر سال ہزاروں لوگ زندگی سے تنگ کر خود کو ہان ریور کی بے رحم موجوں کے حوالے کر دیتے ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے اس برج کو برج آف لائف کا نام دیا گیا اسکی ریلنگز پہ بہت سے موٹیو شنل پیغامات لکھ کر لگائے جاتے ہیں جنکا مقصد کسی ہارے ہوئے انسان کو زندگی کی طرف لوٹ جانے کا اشارہ کرنے کا ایک بہانہ ہے۔

جے ہان ماپو برج پر کھڑا تھا تیز ہواؤں نے اسکی آنکھوں کو چندھیا رکھا تھا۔

"وہ خود کو مسلمان کہتی ہے پاکیزہ، باکردار، اور حلال کی زندگی جینے والی۔۔۔۔"

اور جے ہان کو گندہ، بدکردار اور حرام کی زندگی جینے والا۔۔۔۔۔

جو اگر اسے دیکھ لیتا تھا تو ماہا طیب کو اپنے وجود سے گھن آنے لگتی تھی کیا سچ میں وہ اتنا گندہ تھا؟"

جے ہان کا دل یہ سوچتے ہوئے حلق تک آگیا تھا۔ جس لڑکی سے اس نے بے لوث محبت کی تھی وہ اسے اپنے آپ سے ہی نفرت دلا رہی تھی۔

رینگ پکڑے اس نے ہان ریور کو ایک نظر دیکھا تھا۔ جے ہان نے آسمان کی طرف دیکھا اور ایک گہری سانس لی تھی وہ یہاں اس برج پر کیوں آیا تھا وہ خود نہیں جانتا تھا لیکن پھر اس نے آنکھیں بند کر کے ایک لمحے کے لیے سوچا تھا۔ آنکھیں کھولیں تو اس نے آس پاس نظر دوڑائی برج کی رینگ کے اوپر طرح طرح کے کوٹس اور جملے لکھے نظر آئے تھے وہ جہاں کھڑا تھا اسکے ہاتھ کے نیچے ایک لائن لکھی تھی۔

살아 있는 한 고칠 수 있는 기회가 있다

As long as you are alive it will be a chance you can fix it.

جب تک آپ زندہ ہیں آپ کے پاس ایک موقع ہے کہ آپ اسے ٹھیک کر سکتے ہیں۔

جے ہان یہ لائن پڑھ کر اسکو سمجھنے میں مصروف ہوا تھا۔ یہ لائن اسے نہ جانے کیوں کوئی پیغام سا لگا تھا جو اسی کے لیے کسی نے لکھا ہو۔

ان رینگز پہ یہ پیغامات نہ جانے کتنے ہی لوگوں کو واپس زندگی کی طرف لوٹا دیتے تھے شاید اسی لیے اب اس برج کا نام برج آف لائف بھی رکھ دیا گیا تھا۔ جے ہان یہ لائن پڑھ کر اسے سمجھ کر مسکرایا تھا۔

ایک گاڑی رکی تو جے ہان نے مڑ کر دیکھا گاڑی سے ہادی تیزی کے ساتھ نکلا اور جے ہان کو آکر گریبان سے پکڑ لیا۔

"کیا کر رہا تھا یہاں تو بتا کیا کر رہا تھا؟" ہادی دکھ کے مارے چلا رہا تھا۔ سومن نے اسے پیچھے کرنے کی کوشش کی تھی اور اسکے آنسو گالوں پہ رواں ہو چکے تھے۔

"زندہ ہوں فکر مت کرو۔۔۔"

"بکواس بند کرو اور فوراً گھر چلو؟" ہادی کی فکر اور غصے سے بھری آواز سن کر وہ مسکرا دیا۔

اس نے ہاتھ جیب میں ڈالے اور گھر کی طرف جانے لگا۔

"تم آگئے؟ جانتے ہو کتنا پریشان تھے ہم لوگ۔۔۔" اسکی ماں اس سے لپٹ گئی۔ وہ اپنی ماں کے گھر آگیا تھا۔ اسکی ماں رونے لگی تھی۔

"حنا آگیا ہے وہ حیریت سے اب تو چپ کر جاؤ۔" احمد حسین جو اسکے سوتیلے باپ تھے انہوں نے اسکی ماں کو سمجھانا چاہا۔

"بیٹا تم اندر آؤ۔۔۔" ساجد اور صوفیہ یعنی ہادی کے ماں باپ بھی وہیں موجود تھے۔

ساجد اسے اندر لے آیا سومن اور ہادی بھی اسکے ساتھ موجود تھے۔

"تم سے یہ امید نہیں تھی جے ہان!" ہادی غصے سے بولا۔

جے ہان کو سمجھ نہیں آئی اور وہ ایک ایک نظر سب کو دیکھنے لگا۔

"یعنی تم نے اس لڑکی کی بکواس کا کوئی جواب نہیں دیا؟ سنتے رہے اور سسپینڈ ہو کر ماپو چلے گئے؟  
کیوں کیا تم نے ایسا؟"

"میں ویسے ہی گیا تھا کچھ غلط کرنے نہیں۔۔۔" وہ شرمندہ تھا۔

"ہاں وہی جگہ ملی تھی نا تجھے ویسے جانے کے لیے شرم کرو جے ہان۔۔" ہادی کا غصہ کم نہیں ہو رہا تھا۔

"ہادی بس کر دو پہلے ہی پریشان ہے یہ سومن پانی لاؤ اسکے لئے۔۔" ساجد نے ہادی کو خاموش رہنے کا کہا۔

"ابو پلیز مجھے اسے ڈانٹنے دیں یہ دوسروں کے لیے کب تک ایسے قربانیاں دیتا رہے گا؟"

"آپ اسے کیوں نہیں کہتے کہ اس لڑکی کو جا کر بٹھائے انتظامیہ کے سامنے اور ثبوت مانگے۔۔" ہادی بہت غصے میں تھا۔

لیکن جے ہان اسکے برعکس خاموشی سے سب کچھ دیکھ رہا تھا۔

"جے ہان بیٹا تم کھانا کھا کر آرام کرو ہم صبح بات کریں گے اس بارے میں ہاں!" احمد نے حنا کو ساتھ لیا اور کچن کی طرف بڑھا۔ سومن اور ہادی غصے سے جے ہان کو دیکھ رہے تھے جے ہان کو ان دونوں کے ارادے خطرناک لگ رہے تھے تو وہ بھی۔ ماں باپ پیچھے کچن میں آگیا۔

-----

اسمارہ اپنی پڑھائی کرنے کے بعد کچھ دیر کے لیے بیڈ پر آکر لیٹی اور آنکھیں موند لیں۔ اسکا فون بجا جو اس نے فوراً ہی ریسیو کر لیا۔

"ہیلو؟"

"کیسی ہو؟ اور تم کیا میں کال نہ کروں تو تمہیں زحمت نہیں ہوتی ایسا کیوں؟" صائم کال کرتے ہی بولنے لگا۔

"یونیورسٹی سے واپس آکر ٹائم ہی نہیں ملتا۔"

"یعنی اب میرے لیے تمہارے پاس ٹائم نہیں۔ ہاں بھی ایک میں ہی فارغ ہوں جو ہر وقت تم سے بات کرنے کے لیے مرتا ہوں۔" صائم شکایتی انداز میں بولا۔

"ایسی بات نہیں۔"

"ایسی ہی بات ہے۔ تم اتنے دن سے بس ہوں ہاں کر رہی ہو میں تمہیں کتنی بار اپنی محبت کا یقین دلا چکا ہوں مگر تم نے ایک بار بھی ایک لفظ تک میرے لیے نہیں بولا ایسا کیوں؟"

"صائم مجھے وقت لگے گا تمہارے لیے یہ سب نارمل ہوگا میرے لیے نہیں ہے مجھے تو ابھی تک یقین بھی نہیں آتا کہ یہ سب سچ ہے تم سچ میں مجھ سے بات کرتے ہو تو کوئی اور بات کیسے سوچ سکتی ہوں میں۔"

اسمارہ چاہے خوش تھی صائم کو لے کر مگر اسکے دل میں ابھی بھی عجیب وسوسے پیدا ہوتے وہ دل سے مطمئن نہیں ہو پارہی تھی۔ لڑکیوں کو اللہ نے ایک بہت بڑی طاقت سے نوازا ہے اور وہ ہے

intuition جب کچھ ہمارے لئے اچھا نہیں ہوتا یا ہمیں لگتا ہے یہ ہمارے لئے نہیں ہے تو ہمارا دل کبھی بھی پوری طرح اس بات کو قبول نہیں کرتا اور جب بات ہو محبت کی تو لڑکی فوراً سمجھ لیتی ہے کہ اگلے انسان کی بات اسکے دل تک پہنچ رہی ہے یا نہیں۔۔۔

"یعنی تمہیں ابھی تک مجھ پہ ٹرسٹ ہی نہیں ہوا؟ واؤ۔۔۔" صائم کو افسوس ہوا

"تم غلط سمجھ رہے ہو۔"

"اچھا تو تم مجھے سمجھاؤ نا؟۔۔۔"

کل صبح گارڈن میں میں تمہارا انتظار کروں گا وہاں بیٹھ کے بات کرتے ہیں جتنا سوچنا ہے آج سوچ لو۔ میں اس رشتے میں آگے بڑھنا چاہتا ہوں تمہیں سب کے سامنے ایکسیپٹ کرنا چاہتا ہوں۔"

"سچ؟" اسمارہ کی آنکھوں میں چمک ابھری تھی۔

"ہاں تو اور کیا۔۔۔ کل تم آگئی تو میں سمجھوں گا تمہارا جواب ہاں ہے اور نہ آئی تو میں دوبارہ تمہیں فورس نہیں کروں گا۔" صائم نے کال کٹ کی۔

اسمارہ گہری سوچ میں مبتلا ہو چکی تھی۔ وہ بیڈ پہ لیٹے چھت پہ نظریں مرکوز کیے سوچ میں ڈوبی تھی۔

"کیا سچ میں ایسا ہو سکتا ہے؟ میرا دل کیوں نہیں مان رہا؟ اور اگر میں کل نہ گئی اور صائم کو میں نے ہمیشہ کے لیے کھو دیا تو؟"

وہ عجیب الجھن کا شکار تھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا کرے کس سے مشورہ کرے کیا جواب دے صائم کو۔۔۔

جبکہ وہ نہیں جانتی تھی اسے کسی کے جواب یا مشورے کی ضرورت تھی ہی نہیں ایسے موقعوں پہ ہمارا دل ہی ہمارے لئے سب سے بڑا اشارہ ہوتا ہے اسکا دل اسے اجازت نہیں دے رہا تھا اور وہ اسے محض ایک وہم سمجھ رہی تھی۔

-----

ہادی صبح ہوتے ہی بے ہان کے کمرے میں آیا۔ لیکن بے ہان وہاں موجود نہیں تھا۔ اس نے اپنے کمرے میں آکر فون چیک کیا جس پر بے ہان کا میسج تھا کہ وہ اپنے گھر جا چکا ہے۔ ہادی جلدی سے گھر سے نکلا اور گاڑی بے ہان کے اپارٹمنٹ کی طرف دوڑا دی۔ کچھ ہی دیر میں وہ بے ہان کے گھر پہنچ گیا تھا۔ بیل بجا کر وہ رک گیا تھا۔ بے ہان نے جلد ہی دروازہ کھول دیا اور مسکراتے ہوئے ہادی کو دیکھا۔

"سب سو رہے تھے اور تم بنا بتائے آگئے؟" ہادی اندر داخل ہوتے بولا۔

"میں نے ڈسٹرب کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ چائے یا کافی؟" وہ کچن سے بولا۔

"یہ کیا ہے؟" وہ پیک کئے پوئے بیگز دیکھ کر بولا۔

"ملائیشیا جا رہا ہوں رات کی فلائٹ سے۔" بے ہان مطمئن انداز میں بولا۔

"پاگل۔ ہو گئے ہو؟ میں تمہیں لینے آیا ہوں یونیورسٹی جانا ہے بات کرنی ہے تم لاسٹ سمسٹر چھوڑ کر

ایسے کیسے جاسکتے ہو؟" ہادی چلایا۔

"سپینڈ ہو چکا ہوں چھ ماہ کے لیے۔" وہ ابھی بھی مطمئن تھا۔

"تمہارا دماغ ٹھیک ہے جے ہان؟ اندازہ ہے کیا کہہ رہے ہو کیا کر رہے ہو اپنے ساتھ؟ تم اس لڑکی کے جھوٹے الزامات کی سزا بھگتو گے کیوں؟"

"یہ میرے اپنے کئے کی سزا ہے ہادی اچھا ہوا یونیورسٹی کی طرف سے سزا مل گئی انہوں نے پھر بھی رعایت کردی اگر وہ سزا نہ دیتے تو شاید میں خود کو خود سزا دیتا اور انسان جب خود کو سزا دینے پہ آتا ہے تو رعایت نہیں کرتا۔"

جے ہان اسے کافی پکڑاتے ہوئے بولا۔

"جو کچھ بھی ہوا میری اپنی ہی وجہ سے ہوا وہ لڑکی زبردستی تو میرے پہ الزام نہیں لگا رہی بلکہ وہ تو مجھے جانتی بھی نہیں" وہ مسکرا دیا۔

"میں کچھ دنوں کے لیے ری لیکس ہونا چاہتا ہوں اس لیے جا رہا ہوں۔" وہ صوفے پر بیٹھ کر کافی پینے لگا۔

"حسن بھائی کی کال آئی تھی تم ان سے بات نہیں کر رہے کلاسز نہیں لے رہے اسکی وجہ؟"

"مجھے انٹرسٹ نہیں ہے ایسے کسی religion میں ہادی ہیونگ۔۔۔۔۔ ماہا طیب کو جاننے کے بعد تو بالکل نہیں۔۔۔ میں عام انسان ہی ٹھیک ہوں گنہگار جو کم از کم انسان کو انسان تو سمجھتا ہوں خود کو کسی دوسرے سے اعلیٰ تو نہیں سمجھتا۔۔۔"

"وہ لڑکی اپنی سوچ کے مطابق بات کر رہی تھی جے ہان ایسا کچھ نہیں ہے تم حسن بھائی سے بات کرو وہ تمہیں سمجھائیں گے ماہا طیب بالکل غلط ہے" ہادی جے ہان کو ایک بار پھر اسلام سے دور نہیں ہونے دینا چاہتا تھا۔

"اسلام تو ایک ہی ہے نا؟ ایک ہی کتاب پڑھتے ہو تم لوگ؟ تو حسن بھائی اور ماہا طیب کی باتوں میں کیا فرق ہو گا سوچ کیسے مختلف ہوگی؟"

وہ حیران ہوا تھا اور ہادی بھی دل ہی دل میں شرمندہ ہوا تھا وہ کیا بتاتا کہ مسلمان خود ہی اپنے مذہب کو لے کر طرح طرح کی بدعات کا شکار ہیں کسی نے کیا فتوے لگا رکھے ہیں اور کسی نے کیا کتنے ہی فرقوں میں بٹ کر رہ گئے ہیں وہ کیا بتاتا کہ مسلمان اب قرآن نہیں فرقوں کو فالو کر رہے ہیں تو ہادی خاموش رہ گیا۔

ہادی چپ چاپ اسے دیکھ رہا تھا اور سنتے جا رہا تھا

"میں جانے سے پہلے انکل عانٹی سے بھی ملنے آؤں گا پھر سومن کی طرف جاؤں گا۔۔۔"

ہادی کچھ کہے بغیر وہاں سے اٹھ کر آگیا تھا

جے ہان جانتا تھا وہ کتنا بڑا قدم اٹھا رہا تھا یونیورسٹی کی طرف سے ملی سزا اسکے پورے کیریئر کو برباد کر سکتی تھی مگر اس نے کبھی ان چیزوں کی پرواہ نہیں کی تھی اور نہ پریشان ہوا تھا۔  
سومن کو ہادی نے کال کی تھی۔

"پاگل ہو گیا ہے بالکل اسے سمجھ نہیں وہ کیا کر رہا ہے ہمارے ہی سامنے آکر سر پکڑ کر روئے گا وہ دیکھنا"

ہادی بہت پریشان تھا۔ وہ پڑھائی چھوڑ چکا تھا اسلام سے دور ہو گیا تھا اور اب اب گھر سے اپنوں سے بھی دور ہو رہا تھا۔

"ہادی ہو سکتا ہے ماحول چینیج ہو تو وہ ری لیکس ہو جائے اور ری لیکس ہو کر سوچے گا تو ضرور سمجھ جائے گا جے ہان کو سمجھانے کی ضرورت نہیں پڑے گی ہمیں تم جانتے تو ہو وہ کچھ دیر کے لیے دل ہی دل میں اپنی فیملینگز کو چھپا کر گھٹتا ہے مگر پھر خود کو سنبھال لیتا ہے۔ میرا خیال ہے اسے جانے دینا چاہیے۔ اور اسکے لئے دعا کرو بس۔۔۔"

"لیکن سومن تمہارا بھائی ہے وہ اس وقت حالات کو سمجھ نہیں رہا تو کیا میں اسے کرنے دوں جو اسکا دل کر رہا ہے؟"

"اسے ریلیکس تو ہونے دو ابھی کل اسکے ساتھ اتنا کچھ ہوا وہ کسی سے اظہار نہیں کر رہا۔ مگر وہ ایسوشنلی بہت ڈسٹر بڈ ہے۔۔۔" سومن نے ہادی کو کسی حد تک کنونس کر لیا تھا۔

"تمہاری طرف آیا؟"

"نہیں ابھی اسکا میج ملا تھوڑی دیر تک آئے گا۔۔۔"

یکم اپریل کا دن تھا اسمارہ آج بہت عجیب کشمکش میں مبتلا یونیورسٹی آئی تھی۔ اسکی سوچوں نے اس پر اتنا غلبہ طاری کر رکھا تھا کہ وہ کب کیسے یونیورسٹی پہنچی تھی وہ سب بھول چکی تھی وہ اس وقت خود کو

یونیورسٹی کے ایک فوٹ پاتھ پہ کھڑا دیکھ رہی تھی جہاں سے ایک طرف یونیورسٹی گارڈن تھا جسے ایک پارک کے طور پر سکون کی جگہ بنایا گیا تھا مگر وہاں جوڑے اکثر اپنی خوش گپیوں کے لیے وہاں جاتے تھے۔ اسی لیے وہ لو گارڈن کے نام سے مشہور ہو گیا تھا۔

اسمارہ نے اپنے قدم گارڈن کی طرف اٹھانے شروع کیے اسے نہیں پتہ تھا صائم کیا کرنے والا ہے وہ سمجھی تھی وہ ساری یونیورسٹی کو اکٹھا کرے گا اور اعلان کر دے گا کہ اسمارہ سے اسے محبت ہو گئی ہے اور سب کیسی کیسی باتیں بنائیں گے پوری یونیورسٹی میں ان کے چرچے شروع ہو جائیں گے ان کے اوڈ کپل ہونے کی چہ گلوئیاں ہوں گی وہ کیا کیا سوچتی چلی جا رہی تھی۔

کچھ ہی دیر میں اسنے خود کو گارڈن میں موجود پایا تھا۔ وہ ایک بڑے سے درخت کے سامنے کھڑی تھی جس کے ارد گرد گول دائرے میں بیچ لگے تھے۔ وہاں اس وقت اور کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ وہ وہاں لگے بیچ پر جا بیٹھی۔ آسمان کا رنگ سیاہ ہوتا جا رہا تھا کالے بادل چھا رہے تھے بارش ہونے کو تھی مگر یہ منظر اسے خوفزدہ کیوں کر رہا تھا ان بادلوں کو دیکھ کر اسے آسمان حسین کیوں نہیں لگ رہا تھا؟ اس نے نظر نیچے کر لی۔

"کتنا رومینٹک موسم ہو گیا ہے نا؟ اسے بھی پتہ تھا تم آج مجھے ہاں کرنے والی ہو۔۔۔"

اس نے نظریں اٹھائی تھیں اور سامنے صائم کھڑا تھا۔ اسمارہ کے چہرے پہ پھیکی سی مسکراہٹ ابھری۔

"جانتا تھا تم ضرور آؤ گی۔" وہ آگے بڑھا۔

"جانتی ہو مجھے میرے دوست کہتے تھے کہ تم جب سے یونیورسٹی آرہی ہو مجھ میں انٹرسٹڈ ہو مجھے چھپ چھپ کر دیکھتی ہو لیکن میں نے کبھی سیریس نہیں لیا"

بادل گہرے ہوتے جارہے تھے ایسا لگ رہا تھا آسمان اسکے قریب آرہا ہے بہت قریب۔۔۔

"لیکن جب میں نے تم سے بات کی تو سچ میں مجھے اندازہ ہوا تم تو واقعی مجھے کافی لائک کرتی ہو۔۔۔"

آسمان قریب ہوتا جا رہا تھا اسمارہ کو لگ رہا تھا ابھی آسمان اسکے قدموں کے نیچے ہو گا اور وہ آسمان پہ اڑتی نظر آئے گی۔۔۔

"اور شاید اسی لیے تم رابی سے جیلس ہوتی رہی۔۔۔ اور اسی جیلس میں تم نے رابی کو کیریکٹر لیس کہا ہے نا؟"

بادل گرے تھے۔ اسمارہ سہم کر ہوش میں آئی تھی۔ آسمان دور تھا بہت دور آسمان قریب نہیں تھا وہ بس وہم تھا۔۔۔۔

"اور آج تم خود رابی کی جگہ کھڑی ہو بلکہ اس سے بھی بری جگہ جو بس چار دن کی محبت میں مجھ سے ملنے میرے پروپوزل کا جواب ہاں میں دینے آگئی مجھے بنا جانے بنا کوئی لمبی چوڑی بات کئے۔۔۔۔" وہ قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔

فول (Fool)!!!!

آسمان قریب نہیں ہوا تھا نہ وہ آسمان پہ اڑی تھی البتہ اسکی زمین اسکے پاؤں تلے سے نکل چکی تھی۔

"اپریل فول"!!!!!! رابی کی آواز آئی تھی۔ مگر اسے کچھ بھی سنائی اور دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ اس پر انڈے، سنو سپرے، پانی، جوس اور جانے کیا کیا پھینکا جا رہا تھا۔ وہ ایک بت کی طرح بے جان کھڑی تھی۔

"کتنے اچھے سے اپریل فول بنایا تم دونوں نے اسے۔" ایک سٹوڈنٹ نے رابی اور صائم کو داد دی تھی۔  
"اس کو تو کوئی یہ بھی نہیں کہہ سکتا منہ کالا کروا رہی تھی اسکا تو پہلے سے ہی کالا ہے۔۔۔" ایک سٹوڈنٹ بولا تھا اور پھر سب ہنسے تھے

"ویسے اسے ضرورت کیا تھی پنگا لینے کی اوقات دیکھ لیتی۔" سبکی آوازیں سنائی دے رہی تھی مگر اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

"اور تو اور کانفیڈینس دیکھو اسکا خود کو کیا سمجھتی ہے کہ سچ میں مان گئی صائم اس میں انٹر سٹ ہے۔۔۔" رابی ہنسی تھی

صائم آگے بڑھا تھا۔

"دیکھو مجھ جیسا کوئی اگر غلطی سے کبھی تم سے محبت کر بھی لے نا تو یہ تمہارا فرض بنتا ہے تم اسے سمجھاؤ کہ بھائی خود پہ رحم کرو کوئی تمہیں جتنا بھی کچھ سمجھے مگر تم یاد رکھنا تم کیا ہو۔۔۔۔۔" سارے ہنس دیئے۔

"چلو چلو ایسا نہ ہو کوئی ہماری شکایت کر دے نکلو اب آج کے لیے بس اتنا ہی کافی تھا۔۔۔۔۔" صائم نے سبکو چلنے کا کہا اور رابی کی باہوں میں باہیں ڈالے وہاں سے ہنستا مسکراتا چل دیا۔

آسمان پہ سیاہ بادل چھائے ہوئے تھے بادل گرج رہے تھے بارش شروع ہو گئی تھی وہ وہاں ساکت کھڑی سب کچھ سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی وہ بارش میں بھیگ رہی تھی آسمان سے بارش نہیں ہو رہی تھی آسمان رو رہا تھا اسکی بے بسی پر یا صائم کی بے حسی پر؟ مگر وہ اس بارش میں بھیگنا نہیں چاہتی تھی جل جانا چاہتی تھی وہ چاہتی تھی وہ بارش اس پر آگ کی طرح برے اسکے جسم کو جلا کر راکھ کر دے اسکا نام و نشان مٹا دے لیکن ایسا کیسے ہو سکتا تھا۔۔۔۔

وہ بیچ کے پاس گر چکی تھی۔ کتنی ہی دیر منجمد بیٹھی وہ زمین پہ نظریں جمائے سکتے میں رہی تھی۔ کتنا وقت کتنے گھنٹے گزر چکے تھے وہ خود نہیں جانتی تھی۔

بارش تھم چکی تھی آگ کی بارش تھم چکی تھی بنا اسکے جسم کو راکھ کئے۔۔۔

اسکا فون بجا وہ چونک گئی۔

بابا کی کال تھی وہ جیسے جھپٹ پڑی موبائل پہ اسکا کوئی اپنا تھا اسے یاد آیا ایک وہی تو اپنا تھا۔

وڈیو کال تھی اس نے ریسو کی۔ اسے نہیں پتہ تھا وہ کس حالت میں ہے بس وہ اپنے باپ کو دیکھنا چاہتی تھی محسوس کرنا چاہتی تھی کہ وہ زندہ ہے اور کوئی اسے زندہ دیکھ کر خوش ہو گا۔

"بابا!! اسکی آواز بھر آئی تھی۔

"بتلی۔۔۔ بیٹا کیا ہوا یہ کیا حالت بنا رکھی ہے؟ مجھے بتاؤ کیا ہوا۔۔۔۔"

"بابا مجھے نہیں جینا نہیں جینا مجھے۔۔ ان لوگوں نے مجھے جینے کے لائق نہیں چھوڑا میں جینا نہیں چاہتی۔۔۔" اسکے آدھے الفاظ حلق میں رہ گئے



# باب دوم

## پریزنٹ ڈے

اکتوبر کی ہلکی ٹھنڈ تھی اور اسمارہ یونیورسٹی کے بعد آج پاکستان مونومنٹ چلی گئی تھی آج بہت دنوں بعد ڈھلتے سورج کو دیکھنے کا دل کیا تھا۔ وہ کافی دیر سے یہاں بیٹھی تھی۔ بابا کی باتوں کو سوچ رہی تھی وہ ڈیڑھ سال سے اسکی منتیں کر رہے تھے کہ وہ بھول جائے ماضی کو اور وہ ڈیڑھ سال سے یہی جھوٹ بولتی کہ وہ بھول چکی ہے۔ کہتے ہیں تتلیاں بیرونی ماحول کو جانچنے میں ماہر ہوتی ہیں جیسے ہی کسی جگہ کا ماحول خراب ہونے لگتا ہے وہ وہاں سے ہجرت کرنے لگتی ہیں لیکن اسمارہ کو لگ رہا تھا تتلیاں انسان کے اندر کے ماحول کو بھی جانچنے کی ماہر ہیں۔ اسکا بٹر فلائی ہاؤس ڈیڑھ سال پہلے تک تتلیوں کا پسندیدہ مسکن ہوا کرتا تھا شاید ہی اسلام آباد میں کوئی ایسی جگہ موجود تھی جہاں تتلی کے بٹر فلائی ہاؤس کے برابر تتلیاں ہوں۔ مگر جب سے وہ دکھی ہوئی تھی اسکا دل ٹوٹا تھا اسکی روح چھلنی ہوئی تھی اسکی تتلیوں نے اس سے کنارہ کشی اختیار کر لی تھی وہ ایک ایک کرتی مرتی جا رہی تھی اور آج آج اسکی آخری تتلی بھی مر چکی تھی جس نے اسے بہت دکھی کر دیا تھا۔ انسان کو جب کوئی نیا دکھ ملتا ہے تو اس دکھ کے ساتھ پرانے کئی دکھ یاد آجاتے ہیں جو نئے دکھ کی شدت کو دوگنا کر دیتے ہیں۔

بابا نے ہمیشہ کی طرح پھر سے اسے سیول بلانے کی ضد کی تھی مگر اسمارہ کو لگتا تھا یہ اسلام آباد کی پرسکون فضا میں جن میں کچھ دیر گھوم کر اسے زندگی کا احساس ہو جاتا تھا ورنہ وہ کہیں اور گئی تو وہ سچ میں پاگل ہو جائے گی۔

اسے یہ پہاڑ، سبزہ زار، یہ جانی پہچانی عمارتیں یہ جانے پہچانے رستے یہ سب سکون دیتے تھے اور وہ ان میں سانس لے کر ریلیکس ہو جاتی تھی۔

لوگ کہتے ہیں پاکستان مونومنٹ سے ڈھلتا سورج بہت خوبصورت دکھائی دیتا ہے مگر اسے وہ خوبصورتی دکھائی کیوں نہیں دیتی تھی؟ جب انسان کا دل مر جائے تو اسے باہر کی خوبصورتیاں کہاں دکھائی دیتی ہیں؟ کیا اسکا دل مر گیا تھا؟ اور اگر مر گیا تھا تو کیا اسکا دل کبھی زندہ بھی تھا؟

کوئی تو ایسا ہو زندگی میں

جو لرزشوں کو قرار بخشنے

خزاں رسیدہ سنہرے پتوں کی

سکیوں کو بہار پنختنے

کوئی تو ایسا ہو زندگی میں

جو مدتوں کا عذاب توڑے

جو رنجشوں کے حساب چھوڑے

جو درد بانٹے، جو آہ سن لے

ستم کے مارے غریب دل کی

اذیتوں سے بھری غزل پر

تڑپتے اشکوں کی واہ سن لے

کوئی تو ایسا ہو زندگی میں

ڈھلتے سورج کے ساتھ کئی سوال ابھر رہے تھے اور وہ سورج کی طرف دیکھتے ہوئے کچھ دیر رکی اور اسے جذب کرنے کی کوشش کی۔

پھر وہی بوجھل قدم اٹھاتی سیڑھیوں سے اترتی گاڑی کی طرف آگئی۔

آنکھ کی اپنی خالہ زاد کزنز کے ساتھ اچھی دوستی تھی وہ اکثر گھر آ جاتی تھیں یا آنکھ انکی طرف چلی جاتی آج بھی وہ سب آنکھ کی طرف آئی تھیں۔ اسمارہ یونیورسٹی سے واپس آئی تھی اور جیسے ہی گاڑی سے اتری لان میں بیٹھی اسکی کزن نے اسے آواز دی تھی۔

"ارے اسمارہ بی بی ادھر تو آئیے ذرا ہم سے بھی بات کر لیں تھوڑی دیر" یہ اسکی چھوٹی خالہ کی بیٹی سمن تھی۔ اسمارہ ناچاہتے ہوئے بھی انکی طرف آگئی۔

"کیسی ہو اسمارہ تم تو کہیں نظر ہی نہیں آتی؟" یہ سمن کی بڑی بہن سحر تھی۔

"یونیورسٹی جانا ہوتا ہے اس کے بعد ٹائم نہیں ملتا" وہ سبکو ایک ہی بہانہ سنا کر ٹال دیا کرتی تھی۔

"آگے کا کیا ارادہ ہے کیا کرو گی؟" سحر نے نرمی سے پوچھا تھا۔

"سٹڈیز کنٹی نیو کروں گی۔۔۔" اسمارہ کی زندگی میں اسکے علاوہ بتانے کو کچھ تھا ہی نہیں۔

"ارے بھئی ساری زندگی یہی کرو گی کیا؟ کوئی شادی وادی کا بتاؤ کیا پلان ہے کوئی ملا یا ایسے ہی گھوم رہی ہو ابھی تک؟" سمن اسکے مزے لے رہی تھی لیکن اسمارہ کو بالکل پسند نہیں آیا تھا۔

"جو میں کرنا چاہتی ہوں میں وہ بتا رہی ہوں کیا ہو گا یہ میں کیسے بتا سکتی ہوں؟"

"ہاں اب دیکھتے ہیں کس بچارے کی قسمت پھوٹے گی" وہ موبائل میں مصروف طنزیہ لہجے میں بولی تھی جو اسمارہ کے لیے برداشت کرنا ممکن نہیں تھا وہ وہاں سے اٹھ گئی اور اندر آگئی۔

"کیا سمن تم بھی شروع ہو جاتی ہو بچاری کو دکھی کر دیا" سحر نے سمن کو ڈانٹنا۔

"یہ تو ہر وقت ہی دکھی رہتی ہے کوئی نئی بات بتائیں" سمن نے کندھے اچکائے۔ آئندہ جو اندر چائے لینے گئی تھی وہ بھی چائے لے کر آگئی تھی۔ سحر وہاں سے اٹھ کر اسمارہ کے کمرے میں آئی۔

سحر نے دروازہ ناک کیا تو اسمارہ جو اندر آکر اپنے سٹڈی ٹیبل کے پاس پڑی کرسی پر بیٹھ گئی تھی اس نے نظر اٹھا کر دیکھا سامنے سحر کھڑی تھی۔ اسمارہ نے نہ اسے اندر آنے کا کہا تھا اور نہ واپس جانے کا البتہ سحر اندر آگئی اور اسکے پاس بیڈ پر بیٹھ گئی۔

"اسمارہ سمن کا مزاج ایسا ہی ہے تم اسکی بات کا برا مت ماننا۔" سحر دل رکھنا جانتی تھی اور کہیں کبھی اسمارہ سے ملاقات ہو جاتی تو وہ ہمیشہ اس سے اچھے سے ملتی تھی۔

"نہیں کونسا پہلی بار ہے عادی ہو گئی ہوں میں اس سب کی۔" اسمارہ سرد لہجے میں بولی۔

"اسمارہ میں جانتی ہوں تم سب لوگوں کے رویوں سے بہت مایوس ہو لیکن جانتی ہو اس میں تم خود بھی برابر کی شریک ہو کیونکہ تم لوگوں کے رویوں کو خود پہ طاری کر لیتی ہو۔ کوئی جو بھی کہے کہنے دیا کرو تم خود کو تو ویسا ٹریٹ نہ کرو جیسا دوسرے تمہیں کرتے ہیں۔" وہ اسکے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر بولی۔

"مجھے کسی چیز سے فرق نہیں پڑتا اب اور جو جیسا ہے بس چل رہا ہے مجھے کچھ نہیں بدلنا" اس نے اپنا ہاتھ پیچھے ہٹا لیا۔

"اسمارہ لڑکیوں کی آدھی بد صورتی انکا اداس رہنا ہے! لڑکیاں ان تتلیوں کی طرح ہنستی گاتی مسکراتی اٹھکیلیاں کرتی خوش ہی اچھی لگتی ہیں" وہ اسمارہ کے کمرے میں لگے تتلیوں کے خوبصورت فریمز کو دیکھ کر بولی تھی اور اسمارہ نے اسکی نظر کے تعاقب میں ان فریمز کو دیکھا تھا۔

"میں حیران ہوں تم ہر وقت انکے ساتھ رہتی ہو مگر ان سے کچھ سیکھتی نہیں" سحر نے خاموشی اختیار کی۔

"جانتی ہو ہم لڑکیوں کی سب سے بڑی خوبصورتی کیا ہوتی ہے؟ ہم اپنے جذبات اپنے خیالات اپنی کتنی ہی خواہشات دلوں میں چھپائے ہنستی مسکراتی ہیں اور کسی کو احساس تک نہیں ہونے دیتی کہ ہمارے اندر کیا چل رہا ہے دنیا کو ہماری یہی خوبصورتی اچھی لگتی ہے تم جو اندر ہے وہ باہر ظاہر کر دیتی ہو تو یہ ہم سب کے لیے عام بات نہیں ہوتی تمہیں لوگوں نے اگنور کیا تو تم نے ان سے بڑھ کر ان کو اگنور کرنا شروع کر دیا جو عام طور پر لڑکیاں نہیں کرتی۔ تم صفائیاں پیش نہیں کرتی کسی کی من پسند بننے کے لئے نت نئے حربے نہیں آزماتی اور یہ تمہیں لوگوں کی نظروں میں مزید ناقابل قبول بنا دیتے ہیں۔"

وہ جیسے اسکی شخصیت کا ایکسرے کر چکی تھی۔

"میں تمہیں بدلنے کا نہیں کہہ رہی لیکن تھوڑا خوش ہو جاؤ تھوڑا نقلی بننا سیکھ لو شاید تمہاری اداسی کم ہو جائے اور تمہیں اپنا وجود بوجھ نہ لگے۔ اور تم خود کے لیے لڑنا سیکھ لو۔۔۔۔۔"

وہ اسکا کندھا تھپکا کر جا چکی تھی مگر اسمارہ ابھی ابھی اس کی باتوں کا تجزیہ کرنے کی کوشش کر رہی تھی

وہ کیوں خوش ہونے کی ایکٹنگ کرے جب وہ خوش ہے ہی نہیں؟

وہ کیوں زبردستی کسی کی من پسند بننے کی کوشش کرے؟

جو اسکے اندر ہے وہ چھپانے کی ضرورت کیوں ہے اسے؟

کوئی اسے سچ میں خوش کیوں نہیں کر دیتا۔

وہ سچ مچ کسی کی من پسند کیوں نہیں بن سکتی۔

جو اسکے اندر ہے وہ ظاہر کرنے پر کوئی اسے کیوں اپنا نہیں سکتا اسکی ساری شکایتیں سارے گلے

شکوے کیوں دور نہیں ہو سکتے؟

کئی سوال اسکے ذہن میں ابھرے تھے جنہیں جھٹک کر وہ منہ دھونے چلی گئی تھی۔ اور منہ دھونے

کے بعد اس نے آئینے میں اپنی شکل دیکھی تھی۔ شاید یہی اسکے سارے سوالوں کا جواب تھا۔

"لڑکیوں کی آدھی بد صورتی تو اداس رہنا ہے"

سحر کی بات اسکے کانوں میں گونجی تھی اس نے ہونٹ کھینچ کر ہنسنے کی کوشش کی تھی مگر اس نقلی ہنسی کے ساتھ وہ کہیں سے بھی خوبصورت نہیں لگ رہی تھی۔ اس نے زور سے پانی کا چھٹا منہ پہ مارا تھا اور پھر منہ پونچھتے باہر آگئی تھی۔

اسمارہ گھر پہنچی تھی تو رات ہو چکی تھی۔ وہ منہ ہاتھ دھو کر کھانا کھانے کمرے سے باہر آئی تھی جب دادی نے لاؤنج سے اسے آواز دی تھی۔ "اسمارہ تجھے کتنی بار کہا ہے مغرب سے پہلے گھر آجایا کر تجھے اپنی فکر ہی نہیں۔۔۔" دادی اسکے آتے ہی بولی تھی۔

"اماں سمجھایا انہیں جاتا ہے جو سمجھ جائیں ہم کونسا اسکے کچھ لگتے ہیں جو اسکی بھلائی کی بات کریں گے آپ کیوں اپنے الفاظ ضائع کرتی ہیں۔۔۔" صفا بیگم ٹی وی پہ نظریں جمائے بولی تھیں۔ "صفا تم تو اس بچاری کو بخش دو۔" اسمارہ چپ چاپ کچن کی طرف آگئی تھی۔

دوسرے دن یونیورسٹی آتے ہوئے بابا کی باتیں اسے یاد آرہیں تھیں وہ چاہتے تھے اسمارہ لاسٹ سمسٹر فریز کروا کر کچھ دن ان کے پاس آجائے اور پھر وہ اسے خود کیلیفورنیا کی یونیورسٹی میں ایڈمیشن دلوا دیں گے مگر اسمارہ کا دل نہیں مانتا تھا۔

وہ انہی سوچوں میں ڈوبی رہی تھی اور اب اسکا ویسے بھی اس یونیورسٹی میں دل نہیں لگتا تھا جسکا اسکی سٹڈیز پر بھی اثر ہوا تھا مگر وہ آخری دم تک ڈٹی رہنا چاہتی تھی وہ صائم اور رابی سے ڈر کر بھاگنے

والوں میں سے نہیں تھی۔ اسکے ساتھ جو ہوا تھا وہ اس میں خود بھی برابر کی شریک تھی اسے کیا ضرورت تھی صائم کی باتوں میں آنے کی۔ اسمارہ نے سوچا تھا اور خود کو ہی کونسنے لگ گئی تھی۔

اسمارہ تھکی ہاری گھر لوٹی تھی جب اس نے اپنے مین گیٹ سے صائم کی گاڑی کو نکلتے دیکھا۔ صائم اپنی امی کے ساتھ تھا اسمارہ کے دل میں ایک کھٹکا سا پیدا ہوا اس نے جلدی سے گاڑی کھڑی کی اور تیز قدموں کے ساتھ دادی کے کمرے میں آگئی۔ دادی ابھی ابھی ہی اپنے کمرے میں داخل ہو رہی تھی دروازے میں ہی رک گئیں۔

”اسمارہ کیا ہوا ہانپ کیوں رہی ہو؟“ وہ اسمارہ کی سانس اکھڑتے دیکھ کر بولی تھی۔

”دادی یہ لڑکا؟“ دادی جواب دیئے بغیر آگے چل دی

تھی اور اسمارہ انکے پیچھے۔ دادی سوال سننے کے بعد کمرے میں آگئیں تھیں اور آکر اپنے بیڈ کی ایک سائیڈ پہ بیٹھ گئی تھیں۔ اسمارہ انکے پاس آکر بیٹھی اور جواب کا انتظار کرنے لگی۔

”آئلہ کا رشتہ طے کر دیا ہے تمہاری ماں نے۔“ دادی نے قدرے مایوسی سے کہا تھا۔

”ہاں وہ بات جانتی ہوں میں کافی دن سے چل رہی بابا نے بھی بتایا تھا۔ میں اس لڑکے کا پوچھ رہی ہوں کون تھا یہ؟“ وہ شاید سمجھ چکی تھی لیکن پھر بھی اسکی تردید سننا چاہتی تھی۔

”یہی لڑکا ہے صائم۔“ دادی کچھ زیادہ خوش نہیں تھیں۔ اسمارہ کے چہرے کا رنگ اڑ چکا تھا۔

سارے منظر اسکی آنکھوں کے سامنے جھلملانے لگے تھے وہ اپنے کانوں پر یقین نہیں کرنا چاہتی تھی

ایسا کیسے ہو سکتا تھا وہ جس نے اسے اس حالت میں پہنچا دیا تھا وہ اتنا بہادر کیسے ہو گیا اسکے گھر اسکی بہن کی زندگی میں آگیا۔

"تمہارے بابا چاہتے تھے وہ جب پاکستان آئیں تو خود دیکھ بھال کر ہی کوئی مناسب جواب دیں لیکن صفا کو نہ جانے کونسی آگ لگی ہے اور اس لڑکے نے تو آنکھ پر کوئی جادو کر دیا ہے وہ بھی سننے کو تیار نہیں۔ کوئی اتہ پتہ نہیں کیسا لڑکا ہے کیسا نہیں بس اتنا بتا دیا تمہارے ساتھ یونیورسٹی پڑھتا ہے اور عذرا کے جاننے والوں میں سے ہے۔" دادی باتیں کرتی جا رہی تھی اور اسمارہ بے خودی کی حالت میں وہاں سے اٹھ کر کب آنے لگی اسے احساس نہیں ہوا۔ اسے اپنے ارد گرد کچھ محسوس نہیں ہو رہا تھا وہ اپنے کمرے میں آئی اور دروازے کے ساتھ لگ کر بیٹھ گئی۔

"میں آنکھ کو سب سچ بتاؤں گی وہ سچ جان کر خود انکار کر دے گی ہاں کر دے گی انکار۔۔۔۔۔" وہ سوچتے ہوئے جلدی سے اٹھی تھی اور آنکھ کے کمرے کا رخ کر لیا تھا آنکھ کے کمرے میں پہنچ کر وہ کچھ لمحے رکی تھی اور پھر ہمت کر کے اندر آئی تھی۔

"صائم سے رشتہ ہو گیا تمہارا؟" وہ ڈرتے ڈرتے بولی تھی کیونکہ آج سے پہلے وہ کبھی کسی کی زندگی کے فیصلوں پہ اسطرح سے بات نہیں کرتی تھی وہ تو اپنے لیے بھی بات نہیں کرتی تھی دوسرے تو بہت دور کی بات ہے۔

"ہاں۔۔۔۔۔" آنکھ فون میں مصروف چہک کر بولی۔

"صائم اچھا لڑکا نہیں ہے آنکھ۔۔۔۔۔" اسکی آنکھوں میں خوف، ڈر، اور دکھ ایک ساتھ اٹھ آیا تھا۔

"اب تم کہو گی بہت سی لڑکیوں کے ساتھ فرینڈشپ ہے اسکی بہت فرینک سا ہے تو یہ سب میں پہلے سے جانتی ہوں اور تمہاری سوچ گھسی پٹی ہوگی میری نہیں ہے۔ تو تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں میں بہت خوش ہوں آنکھ موبائل سکرین پہ نظریں جمائے بولی تھی۔

"آنکھ اسکی صرف دوستی نہیں ہوتی بلکہ۔۔۔۔۔" اسمارہ کہتے کہتے رکی تھی۔

"اسمارہ! صائم نے پہلے دن ہی مجھے سب کچھ بتادیا تھا اور صرف اپنے بارے میں ہی نہیں تمہارے بارے میں بھی۔" وہ اسمارہ کے قریب آئی تھی اور اسمارہ کو لگا وہ اسکے پاؤں میں گر کر ابھی بے ہوش ہو جائے گی۔" اور اس نے یہ بھی بتایا ہے وہ صرف ایک مذاق تھا اسے کیا معلوم تم سائیکو اس بات کو اتنا دل پہ لے لو۔" مسکرا کر پیچھے ہٹی تھی۔ مذاق؟ وہ صرف مذاق تھا؟ جس واقعے نے اسمارہ سے جینے کی کچھ آخری وجوہات بھی چھین لی تھیں وہ مذاق تھا؟ جس نے اسمارہ کو خود سے بیزار کر دیا تھا وہ مذاق تھا؟ اسمارہ کے ذہن میں بیسیوں سوال ابھرے تھے۔" اور جانتی ہو جب اس نے بتایا تو میں کتنا ہنسی تھی تمہاری بے وقوفی پر۔۔۔" آنکھ ہنسی تھی؟ وہ جس دن اسمارہ اتنا روئی تھی کہ اسکے بعد کبھی نہیں روئی اس دن کو یاد کر کے آنکھ ہنسی تھی؟ وہ بے یقینی سے سامنے کھڑی بہن کو دیکھ رہی تھی اور اسکے الفاظ پر یقین کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔" اور پلیز بھول جاؤ تم بھی اس بات کو اب۔ صائم کب سے بول رہا تھا وہ تم سے سوری کرے گا بٹ میں نے تمہاری طرف سے اسکی سوری ایکسیپٹ کر لی تھی۔ سو اب تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ اور پلیز تم خود تو کبھی کسی بات سے خوش نہیں ہو سکتی میں جو چھوٹی موٹی خوشیاں حاصل کر رہی ہوں ان کے رنگ میں بھنگ مت ڈالنا۔۔۔۔۔" وہ اسکا گال تھپکا کر چلی گئی تھی۔ اسمارہ ابھی جگہ جامد کھڑی تھی۔ اسے لگ رہا تھا وہ بے ہوش

ہو جائے گی مر جائے گی مگر اسے تو ہلکی سی جنبش بھی نہیں ہوئی تھی۔ وہ لڑکا جسے دیکھ کر اسے اپنا آپ ایک تماشہ لگنے لگتا تھا وہ انکے خاندان کا حصہ ہوگا۔

"کیوں اللہ ہر بار کیوں جیسے مجھے لگتا ہے اس سے بڑھ کر آپ مجھے کیا دکھ دیں گے آپ اس سے بھی گہرا زخم لگاتے ہیں کیوں۔۔۔۔۔ ایک ہی بار موت کیوں نہیں دے دیتے؟ کیوں؟ دنیا کے قابل تو میں نہیں ہوں کیا آپ اپنے قابل بھی نہیں سمجھتے مجھے؟ پھر مجھے بنایا ہی کیوں؟" وہ بنا آواز کے چیخی تھی اسکا دل درد کی شدت سے جیسے پھٹ رہا تھا اسکے گلے شکوے بڑھتے جاتے تھے۔ اسکے غموں کی فہرست کے ساتھ۔۔۔ کتنا مشکل ہوتا ہے نا مرنے تک زندہ رہنا۔۔۔۔۔؟ وہ کمرے کی طرف لوٹتے سوچ رہی تھی۔

اسمارہ نے احمد حسین سے آنکھ اور صائم کے بارے میں بات کی تھی۔

"تمہاری ماں کا دماغ خراب ہو گیا ہے وہ کہتی ہے وہ جو مرضی فیصلہ کرے میں بولنے والا کون۔۔۔؟ تتلی تم تیاری پکڑو میں مزید تمہیں وہاں نہیں رہنے دے سکتا۔۔۔ وہ عورت تمہیں ذہنی مریض بنادے گی تتلی۔۔۔" احمد حسین کو اتنا غصے میں اسمارہ نے پہلی بار دیکھا تھا۔

"لیکن بابا میرا لاسٹ سمسٹر ہے اور آپ نے وعدہ کیا تھا آپ مجھے کیلیفورنیا جانے سے نہیں روکیں گے۔۔۔" اسمارہ کی آنکھوں میں نمی اتر آئی۔

"میں تمہیں روک نہیں رہا بچا رہا ہوں تمہیں تم ٹھیک رہو گی تو کیلیفورنیا جانے کے لائق رہو گی نا میں تمہیں اس ماحول میں نہیں رہنے دے سکتا وہ لڑکا تمہیں پھر سے ذہنی ٹارچر دے گا میں تمہیں

آنکھوں کے سامنے کڑھتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا تمہیں میں پھر سے اس مقام پہ جانے دوں گا  
اسمارہ!! "احمد حسین نے فون بند کر دیا تھا اور اسمارہ کتنی ہی دیر موبائل کو گھورتی رہی تھی۔۔۔۔۔

اسکی امی کو اور بہنوں کو احساس کیوں نہیں ہو رہا تھا وہ جو کہہ رہی تھی اسکی باتوں کو کوئی سیریس  
کیوں نہیں لے رہا تھا اسکی بات کی اہمیت کہاں تھی سوائے بابا کے کون تھا اسکا اور بابا ایک طرف  
سیول والی فیملی اور دوسری طرف اسکی امی کی ضد اور اسمارہ کی یہ حالت احمد حسین بہت بے بس  
ہو چکے تھے۔

اکتوبر کا تیسرا ہفتہ چل رہا تھا سردی نے اسلام آباد کی فضاؤں میں ڈیرے ڈال لیے تھے یہ موسم  
اسمارہ کا کچھ خاص پسندیدہ نہیں تھا اسے ہر طرف خزاں اجڑے درخت، پھولوں سے خالی  
پودے، تتلیوں سے خالی اپنا بٹر فلائی ہاؤس دیکھ کر بہت کوفت ہوتی تھی۔ آنکھ اور صائم کے رشتہ طے  
ہونے کے بعد اسے ہر جگہ ہی صائم نظر آنے لگا تھا پہلے یونیورسٹی سے بھاگ کر گھر چلے جانا اسکے  
لیے جان چھڑانے کے مترادف تھا مگر اب اب اسے وہ گھر کے کونے کونے میں بھی دکھائی دینے لگا  
تھا۔ لیکن کیوں وہ تو اس دن کو ایک مذاق سمجھ کر ہنسی میں اڑا چکا تھا آگے بڑھ چکا تھا پھر اسمارہ کیوں  
وہیں رک چکی تھی۔۔۔ اسمارہ کی خود سے جنگ کبھی ختم ہوتی دکھائی نہیں دے رہی تھی۔

اس نے بابا کو بھی بتایا تھا کہ آنکھ کا رشتہ اسی لڑکے سے ہوا ہے جس نے انکی ایک بیٹی کو تماشا بنا کر  
رکھ دیا تھا۔ احمد حسین نے سختی سے رشتے کی مخالفت کی تھی لیکن صفا بیگم نے اسے انا کا مسئلہ بنا لیا  
تھا۔

اسمارہ کا آج گھر جانے کا بھی دل نہیں کر رہا تھا وہ یہیں اسلام آباد کی سڑکوں پہ گاڑی گھماتی رہی تھی لیکن شام ڈھلی تو پرندے چہکتے ہوئے گھروں کو لوٹ رہی تھیں اسے بھی خیال آیا تھا کہ اب اسے بھی لوٹ جانا چاہیے۔

بو جھل قدموں کے ساتھ وہ گھر آئی تھی ہمیشہ کی طرح دادی کو منتظر پایا تھا۔

"آگئی تم؟" دادی نے جائے نماز پہ بیٹھے اسے پلٹ کر دیکھا تھا۔

"جی دادی۔۔۔" اس نے آج سلام بھی نہیں کیا تھا وہ مرے ہوئے جسم میں جیسے بس چل پھر رہی تھی۔

دادی نے اسے ایسی مری حالت میں دیکھا تھا تو مزید سوال جواب کرنا مناسب نہیں سمجھا تھا۔

"اچھا سنو اسمارہ تمہارے بابا تم سے بات کرنا چاہ رہے تھے تمہارا فون بند ہے ذرا پوچھ لینا ان سے

ہاں۔۔۔"

"جی دادی۔۔۔"

اسمارہ نے موبائل دیکھا جسکی بیٹری کب ڈیڈ ہوئی اسے خبر نہیں۔ وہ اپنے کمرے میں آئی اور موبائل چارج کرنے لگی۔ وہ اپنے خالی بٹر فلانی ہاؤس کو دیکھنے لگی تو اسکا دل دکھا۔ وہ بٹر فلانی ہاؤس کے قریب آئی اور بیٹھ گئی۔ جہاں پھول پودے سب ہرے بھرے تھے مگر اسکی تتلیاں جو اڑتی تھیں تو اسکو سکون ملتا تھا وہ نظر نہیں آ رہی تھیں۔

وہ اٹھ کر اندر آئی اور ہاتھ دھونے چلی گئی۔ کپڑے بدل کر کچھ دیر کتابیں کھول کر بیٹھ گئی۔ پھر موبائل چارج ہوا تو بابا سے بات کرنے بیٹھ گئی۔

"تتلی مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی تھی۔ اور بہت غور سے سننا سمجھی؟" احمد حسین جیسے جھجک سے رہے تھے۔

"جی بابا آپ بولیں میں سن رہی ہوں؟" اسمارہ نے انکا انداز بھانپ لیا تھا

"میں نے اماں سے بھی بات کی ہے۔۔۔۔۔" وہ تمہید باندھنے لگے۔

"ایک لڑکا ہے یہاں وہ تم سے شادی کرنا چاہتا ہے۔"

اسمارہ کو پہلے تو سمجھ نہیں آئی لیکن پھر وہ حیرت میں ڈوب گئی۔

"بابا؟"

"بیٹا بہت اچھا لڑکا ہے دیکھا بھالا ہے بہت خوش رکھے گا تمہیں۔۔۔ بس تم ہاں کرو۔۔۔"

"بنا بات کیے بنا دیکھے ایک دم تم میری محبت پہ یقین کر بیٹھی اتنی ترسی ہوئی تھی محبت کے لیے؟" صائم کی بات اس کے ذہن میں آئی تھی۔

"بابا آپ اسی لیے مجھے سیول بلارہے تھے نا؟؟؟" اس نے لمحے بھر میں کیا کچھ سوچ لیا تھا۔

"نہیں تتلی غلط سمجھ رہی ہو تم۔۔۔۔۔" احمد حسین ہڑبڑا گئے تھے۔

"بابا آپ پلیز اب مجھے مزید پریشان مت کریں میں پہلے ہی بہت پریشان ہوں اور آپ کہہ رہے ہیں میں کیسے ہاں کہہ دوں وہ بھی بنا دیکھے بنا جانے؟ اور وہ کون ہے جو ایسے راضی ہو گیا رنڈوہ ہے اندھا ہے یا بہرہ؟" اسمارہ غصے سے تلملائی تھی۔

اسکے لئے آج تک ایسے ہی رشتے آتے رہے تھے۔

"نہیں تتلی غلط سمجھ رہی ہو تم اچھا خاصا پڑھا لکھا لڑکا ہے امیریکا سے پڑھ کے آیا ہے اور تمہیں اچھے سے جانتا ہے۔"

"کیسے جانتا ہے آپ کیوں پردہ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں؟"

"میں کیوں پردہ ڈالوں گا۔ بے ینگ نام ہے اسکا اور ایک مسلمان لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہے اس نے مجھ سے اس بارے میں بات کی اور مجھے کہا کہ تم سے پوچھوں اگر تم راضی ہو۔۔"

"آپکو اسے بتانا چاہئے تھا کہ میں کیسی مسلمان ہوں اور اسے پہلے یہ بتائیں کہ میں مسلمان ہونے سے پہلے ایک انسان بھی ہوں! لوگ مجھے شاید انسان نہیں سمجھتے مگر میں مزید تجربات برداشت کرنے کی سکت نہیں رکھتی۔"

"تتلی وہ تمہیں بہت خوش رکھے گا میں یقین سے کہہ سکتا ہوں وہ بہت اچھا لڑکا ہے۔۔" انہوں نے التجائیہ انداز میں کہا۔

"ضروری نہیں بابا جو آپکو اچھا لگے مجھے بھی اچھا لگے۔۔" اسمارہ نے بے دلی سے کہا۔

"آج تک تو ایسا ہی ہوا ہے تتلی۔۔۔ میری کوئی پسند کوئی چیز تمہیں بری نہیں لگی اور نہ میرا کوئی فیصلہ تمہارے حق میں غلط ہو سکتا ہے تم مجھ پہ یقین کرو۔۔ تم خود کو سمجھاؤ۔۔۔"

اسمارہ جانتی تھی وہ بابا کو سمجھا نہیں سکتی تھی اس نے فون کاٹ دیا تھا۔

وہ بے یقینی کی کیفیت میں زمین پر بیٹھ گئی۔ اسکے بابا کیسے مان گئے کسی ایسے انسان کے لیے جو انکی بیٹی کو صرف مسلمان ہونے کی وجہ سے اپنا رہا تھا یعنی اسکا کوئی وجود نہیں تھا؟ اسکی کوئی اہمیت نہیں تھی؟ کبھی وہ ظاہری بد صورتی کی وجہ سے ٹھکرا دی جاتی ہے اور کبھی مذہب کی وجہ سے اپنا لی جاتی ہے؟ اگر وہ کسی اور کی مذہب کی ہوتی تو کیا یہ لڑکا اسے ٹھکرا دیتا؟ اسکو بنا دیکھے بنا جانے اس کے لیے رشتہ بھیجتا؟

وہ خود کو تلاش کرنے کی کوشش کرتی رہتی تھی وہ کیا تھی؟ اسکی کیا اہمیت تھی لیکن یہ جواب آج تک اسے مل نہیں سکا تھا۔

تو خود سے ہی نہیں آشنا

تیری ذات تجھ پہ ہی راز ہے

تیرے قلب میں ہے چھپا ہوا

تیری روح کو جسکی تلاش ہے۔

"میں نے تم سے کہا تھا وہ نہیں مانے گی!" احمد صاحب پاس بیٹھے جے ینگ سے مخاطب ہوئے تھے۔ اور وہ مسکرا دیا تھا۔

"آپ فکر نہ کریں میں خود اسے قائل کر لوں گا مجھے بس آپ کی اجازت چاہیے تھی ہمیں اسکے لئے تحمل سے کام لینا پڑے گا۔ اور آپ دوبارہ اسے فورس مت کیجئے گا اس رشتے کے لیے دیکھتے ہیں کیا کرنا ہے آگے۔۔۔"

"اسکی دماغی حالت دن بدن خراب ہوتی جا رہی ہے۔" احمد حسین نے اپنی پریشانی ظاہر کی۔

"اسکا بھی میں نے آپکو بتا دیا ہے بس وہ مان جائے آپ اسے راضی کریں۔۔۔ انشاء اللہ۔۔۔۔۔"

"جے ینگ بیٹا تم وعدہ کرو میں رہوں نہ رہوں تم میری ذمہ داری کو اپنی ذمہ داری سمجھ کر نبھاؤ گے۔۔۔" احمد حسین نے التجائیہ انداز میں کہا۔

"کیسی باتیں کر رہے ہیں احمد صاحب یہ بھی کوئی کہنے والی بات ہے آپ بس بے فکر ہو جائیں اب میں آگیا ہوں مناسب اچھا ہو جائے گا۔۔۔۔۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا اور احمد حسین کی ہمت بندھی تھی۔

ہفتے کا دن تھا اور اسمارہ آج گھر پہ ہی تھی۔ اسکی آنکھ لیٹ کھلی تھی تقریباً دس بج چکے تھے۔ وہ ٹائم دیکھ کر مایوس ہوئی کیونکہ وہ اٹھتے ساتھ بابا سے بات کرتی تھی جبکہ اس وقت اسکے بابا آفس ہونگے۔ وہ منہ بنا کر لان میں پڑی کرسی پر ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔ اسی وقت اسے کال موصول ہوئی نمبر کورین ہی تھا تو اسے لگا شاید بابا کسی اور نمبر سے کال کر رہے ہوں اور اس نے جلدی سے پک کر لی۔

"ہیلو؟" اسمارہ نے سوالیہ نظریں گھمائی۔

"اسلام علیکم۔۔۔۔۔ مس اسمارہ احمد بات کر رہی ہیں؟" وہ کون تھا اسے سمجھ نہیں آئی تھی۔

"جج۔ جی آپ کون؟" وہ ہچکچاتے ہوئے بولی۔

"میں ذیحان محمد بات کر رہا ہوں۔" ذیحان محمد کون؟ اس نے دل میں سوچا۔ وہ شخص بات مکمل کرنے کے لیے پھر بولا۔

"مجھے آپ کے بابا نے آپ کے لیے اپائنٹ کیا ہے۔ میں ایک مائنڈ سیٹ کوچ ہوں لوگوں کی رہنمائی کرتا ہوں۔"

اسمارہ کا تجسس غصے میں بدل چکا تھا۔

"مجھے آپکی کسی رہنمائی کی ضرورت نہیں اور نہ میرا دماغ خراب ہے غلط بتایا ہے آپکو بابا نے اور آپ مجھے دوبارہ کال مت کیجئے گا!"

اس نے کوئی بات سنے بغیر فون بند کیا۔ اسمارہ سوچ کر غصہ ہو رہی تھی کہ اسکے بابا کو کیا ہو گیا ہے کبھی وہ اسے اپنے پاس بلانے کی ضد کرتے ہیں تو کبھی سائیکسٹرسٹ اپائنٹ کر لیتے ہیں اور تو اور رشتہ بھی ڈھونڈ لیا اسکے بابا پچھلے کچھ دنوں سے عجیب ہو گئے تھے ایسا کیوں تھا وہ سمجھنے سے قاصر تھی۔

ماں باپ بیٹیوں کو بچپن سے اڑنا سکھاتے ہیں انکی توقعات آسمان پہ لے جاتے ہیں اور پھر جب وہ بڑی ہوتی ہیں اڑان بھرنے کے قابل ہوتی ہیں تو یہی ماں باپ دنیا کی تند و تیز ہواؤں کے ڈر سے انہی بیٹیوں کے پر کاٹ دیتے ہیں انہیں بتاتے ہیں دنیا انکی اڑان کے لیے محفوظ جگہ نہیں تو جب وہ چھوٹی ہوتی ہیں اڑان بھرنے کے سنے سجاتی ہیں تب ماں باپ تو چھوٹے نہیں ہوتے نا وہ انکو اسی وقت کیوں نہیں بتاتے کہ انکی پیٹھ پہ اگنے والے پر کانچ کے پر ہیں جو دنیا کی ہلکی سی چوٹ سے بھی کرچی کرچی

ہوسکتے ہیں وہ انہیں پہلے کیوں نہیں بتاتے تاکہ بعد میں انکو تکلیف کم ہو والدین کو انکے پر کاٹنے کی ضرورت ہی نہ پڑے وہ خود ہی اپنے پروں کی حفاظت کرتی دبک کے بیٹھی رہیں۔

یا پھر انکے کانچ کے پروں کو لوہے کے پر بنانے میں انکی مدد کریں انکے کانچ کے پروں پر اپنے بھروسے اور سپورٹ کا لیپ لگا کر انہیں مضبوط بنائیں تاکہ بیٹیوں کو دنیا کے ڈر سے جینا چھڑوا دیں

-----

اسمارہ کو لگ رہا تھا جو اسکے ساتھ ہوا جو لوگوں نے اسکے ساتھ کیا اسکے ڈر سے اسکے بابا اسکے خوابوں کو اس سے دور کر رہے ہیں ایک دم اسے اپنے سارے خواب ٹوٹے نظر آئے تھے۔

وہ غصے سے پھنکارتی اندر آئی بابا سے بھی بات نہیں کر سکتی تھی اس وقت وہ بس دو بجنے کا انتظار کر رہی تھی۔ یہاں کہ دو بجے اسکے بابا گھر آتے تھے۔ اور وہ گھر آجاتے تو اسمارہ ان سے بات کرنا چاہتی تھی۔

## فلش بیک

جے ہان کو ملائیشیا آئے کچھ دن ہوئے تھے جب اسے حسن ثانی کی کال آئی۔ جے ہان نے کال پک کی۔ محمد حسن ثانی کی کال تھی۔ محمد حسن ثانی جن سے وہ قرآن اور حدیث کی تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ "اسلام علیکم حسن بھائی۔۔۔" اس نے نہ چاہتے ہوئے بھی کال پک کی تھی۔

"وعلیکم السلام جے ہان۔۔۔ کیسے ہو؟"

"جی ٹھیک۔۔۔"

"ٹھیک تو نہیں لگ رہے کافی بجھی ہوئی آواز ہے۔"

"تھک کیا ہوں تھوڑا۔ آپ کہیں کیسے ہیں اس وقت؟"

"بس مصروف تھا تھوڑا۔ ابھی وقت ملا تو تمہارا خیال آیا۔ ہادی نے کافی روز پہلے پیغام بھیجا تھا لیکن میں

مصروفیات کی وجہ سے جواب نہیں دے سکا اور تم نے بھی آن لائن سیشن میں شرکت نہیں کی۔"

جے ہان کو شرمندگی ہوئی۔

"جی طبیعت کچھ خراب تھی۔"

"اسی لیے تم نے نہ صرف میرے سیشن میں شرکت بند کی بلکہ تجوید، خوش خطی اور حدیث کی کلاسز

بھی چھوڑ دیں تم نے؟"

جے ہان خاموش تھا۔

وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَكْرِينَ

BUT THEY PLAN, AND ALLAH PLANS. AND ALLAH IS THE BEST OF PLANNERS.

"بے شک اللہ بہترین سبب بنانے والا ہے۔"

وہ یہ آیت پڑھ کر مسکرا دیئے۔ جے ہان کو سمجھ نہیں آیا وہ ہنسے کیوں۔

"جے ہان صاحب میں بھی دو دن سے ملائشیا میں ہی ہوں۔ سنٹر کی ایک تقریب کے لیے آیا تھا آپ

کے پاس وقت ہو تو آکر مل لیں مجھ سے۔"

جے ہان کو جیسے یقین نہیں ہوا اور اس نے سوچا اس نے ملیشیا آنے کا فیصلہ ہی کیوں کیا تھا۔

"حسن بھائی میں ذرا مصروف ہوں وقت نکالنا مشکل ہوگا۔"

"میں نے تمہیں بتایا کہ مجھے ہادی کا پیغام موصول ہوا تھا تمہارے بارے میں اس نے مجھے بتایا ہے جو بھی ہوا۔"

جے ہان کو حیرت ہوئی۔

"تم سوچ رہے ہو گے کہ ہادی نے ایسا کیوں کیا؟ تو اسکا جواب میں تمہیں دے دوں وہ نہ صرف تمہارے لیے بلکہ تمہارے ایمان کے لیے بھی بہت فکر مند ہے۔ تمہارے ساتھ جو ہوا اسکے بعد تم نے دین سے بھی دوری بڑھالی ہے۔ ایسا کیوں جے ہان؟"

"جب آپکو سب ہادی نے بتا دیا تو میں جھوٹ بول کے کیا کروں گا۔ میں جس کے لیے یہ سب کر رہا تھا اسے یہ سب نہیں چاہیے حسن بھائی۔ اور جس اسلام نے مجھے میری محبت سے دور کیا میرا دل نہیں چاہتا میں اسکے بارے میں کچھ جانوں۔۔۔ اللہ نے مجھے جیسا بنانا تھا بنا دیا میں اب مزید سیکھ کر کیا کروں گا؟"

حسن خلاف توقع ہنس دیا۔

(إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ) 13

He knows well what lies In the Hearts

"اور وہ جانتا ہے جو کچھ سینوں میں چھپا ہے۔" حسن نے قرآن کی یہ آیت پڑھی۔

"تم کیا سمجھتے تھے جے ہان اللہ تمہاری نیت سے واقف نہیں تھا؟" حسن ثانی کے سوال پر جے ہان چونکا تھا۔

"یا تم خود اپنی نیت سے واقف نہیں تھے؟" جے ہان کی آنکھیں جیسے کھلی تھیں۔

"تم مسلمان صرف اس لیے ہوئے کیونکہ تمہیں وہ لڑکی چاہیے تھی اللہ نہیں؟" وہ کچھ دیر خاموش ہوئے تھے تو جے ہان جیسے شرمندگی سے نظریں چرا گیا تھا۔

"تو پھر وہ تمہیں کیسے قبول کرتا اس لڑکی نے نہیں اللہ نے ٹھکرایا ہے تمہیں جے ہان!"

جے ہان کے جسم میں جھرجھری ہوئی تھی جیسے اسکا جرم پکڑا گیا ہوا وہ خود کو مجرم سمجھ رہا تھا دل سے اسے ان پروفیسرز کے سامنے بھی محسوس نہیں ہوا تھا جب وہ اس پر الزام لگا کر اسے سسپینڈ کر رہے تھے کیونکہ وہ جھوٹ بول رہے تھے لیکن حسن ثانی سچ کہہ رہے تھے وہ شرم سے پانی پانی ہو رہا تھا۔

"ایک انسان ہونے کے ناطے اس لڑکی نے برا کیا تمہارے ساتھ لیکن ایک مسلمان ہونے کے ناطے بالکل ٹھیک۔ جانتے ہو کیوں اگر تم سچے دل سے اللہ کو قبول کرتے تو وہ اس لڑکی کے دل میں تمہارے لیے رحم ڈال دیتا مگر تم سچے نہیں تھے جے ہان!" افسوس بھرے لہجے میں حسن ثانی نے کہا تو جے ہان کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔

"تو کیا اسلام انسانیت نہیں سکھاتا؟ مسلمان ہونے کے ناطے آپ انسان کا دل بھلے دکھا دیں؟" جے ہان کے ذہن میں عجیب سوچوں نے جنم لیا۔

"دیکھو جے ہاں تمہارے سارے سوالوں کے جواب شاید نہ ہوں لیکن میرے پاس قرآن ہے میں تمہیں قرآن سکھا سکتا ہوں اسکی سمجھ بوجھ تمہیں اللہ عطا کرے گا۔ پہلے تم کسی انسان کے لیے آئے تھے میرے پاس قرآن سیکھنے اب تم خود کے لیے آؤ اللہ کے لیے آؤ قرآن تمہیں سارے سوالوں کے جواب دے گا تمہیں اللہ سے ملوئے گا اور اللہ کے مل جانے سے سب مل جاتا ہے آخرت بھی اور دنیا بھی"

"آپ مجھے دعوت دے رہے ہیں؟ لیکن میں تو مسلمان ہوں۔"

"ہاں مسلمان تو ہو لیکن بھٹکا ہوا۔ اللہ کو اپنے فائدے کے لیے ماننے والا۔ تاکہ دنیا میں اس سے دعا کر سکو اور آخرت میں نجات پاسکو کبھی اللہ کو اللہ کے لیے چاہا ہے؟" حسن ثانی سوال پہ سوال اٹھا رہے تھے اور جے ہاں کی آنکھیں ہر سوال پہ پہلے سے زیادہ کھل جاتی تھیں۔

"کبھی اس سے بے لوث محبت کی ہے؟"

دوا کی تلاش میں رہا دعا کو چھوڑ کر

میں چل نہ سکا دنیا میں خطاؤں کو چھوڑ کر

حیران ہوں میں اپنی حسرتوں پر اقبال

ہر چیز خدا سے مانگ لی مگر خدا کو چھوڑ کر

"میرے پاس آؤ شاید میں سکھا دوں۔"

حسن ثانی کی سب باتیں اسے کسی اور دنیا میں لے گئیں تھیں۔ وہ اس وقت خود کو دنیا کا بد قسمت ترین شخص سمجھ رہا تھا جسے اللہ نے چنا تھا مگر وہ یہ سمجھتا رہا کہ اس نے اللہ کو چنا ہے۔ اگر ہادی جیسا بھائی اور حسن ثانی جیسا رہنما نہ ہوتا تو کیا وہ ساری زندگی بھٹکا رہتا؟

اسکا دل خون کے آنسو رویا تھا۔ اسکی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گرے تھے۔ حسن ثانی فون بند کر چکے تھے۔ اور وہ گہری سوچوں کے حصار میں تھا۔

## پریزنٹ ڈے

اسمارہ نے بابا کو فون ملایا۔

"بابا آپ نے مجھ سے پوچھے بغیر اتنا بڑا فیصلہ کر لیا میرے لیے سائیکسٹ اپائنٹ کر لیا آپ کو کیا لگتا ہے مجھے علاج کی ضرورت ہے؟ نفسیاتی ہوں میں؟" وہ کل سے بابا کی باتوں پہ حیران ہو رہی تھی۔

"تتلی وہ ڈاکٹر نہیں ہے نہ سائیکسٹ جو تمہارا علاج کرے گا وہ ایک مائنڈ سیٹ کوچ ہے تمہیں تھوڑی رہنمائی کی ضرورت ہے اور وہ بس تمہاری رہنمائی کر دے گا یہاں اور مغرب میں یہ آجکل عام ہے لیکن ہمارے ہاں آج بھی اسے بری نظر سے دیکھا جاتا ہے کہ جو انکے پاس گیا وہ تو پاگل ہے۔ نہیں بیٹا ہر انسان کو زندگی میں رہنمائی کی ضرورت پڑتی ہے اور دیکھنا انشا اللہ وہ تمہارے ذہن کی ساری الجھنیں سلجھا دے گا اسکے پاس بہت علم ہے دین کا بھی اور دنیا کا بھی۔۔۔۔"

"بابا میں کفر ٹیبل نہیں ہو سکتی آپ مجھے فورس مت کریں۔" وہ کوئی نہ کوئی بہانہ تلاش کر رہی تھی۔

"اس میں کمفرٹیل ہونے والی کیا بات ہے تتلی؟ جیسے جسمانی امراض کے لیے ڈاکٹر کی ضرورت پڑتی ہے ویسے ذہنی الجھنوں اور ذہنی بیماریوں کے لئے بھی کسی ڈاکٹر یا رہنما کی ضرورت پڑ سکتی ہے اس میں شرم والی کیا بات؟

تتلی میں تمہیں خوش دیکھنا چاہتا ہوں میں تمہیں مزید اندھیروں میں پڑے نہیں دیکھ سکتا میں اپنی زندگی میں اپنی تتلی کو خوش دیکھنا چاہتا ہوں بیٹا کیا تم اپنے بابا کے لیے اتنا نہیں کر سکتی؟ اور ویسے بھی کچھ ہی دنوں میں تمہیں یہاں آنا ہے اور میں نہیں چاہتا میری بیٹی کو دیکھ کر یہاں لوگ اس پہ ترس کھائیں میں چاہتا ہوں تم یہاں آکر حنا کا سہارا بنو جے یگ کی زندگی میں خوشیاں بھرو نہ کہ اپنے لیے ہمدردیاں سمیٹو۔۔۔" احمد حسین نے امید بھری نظروں سے اسے دیکھا۔

"بابا آپ کیوں زبردستی کر رہے ہیں میرے ساتھ؟ مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہا اچانک کیا ہو گیا ہے آپکو؟" احساس ہو گیا مجھے بس اور کچھ نہیں تمہیں اتنا عرصہ لا پرواہی سے تمہارے حال پہ چھوڑے رکھا اور تمہیں اس حال میں پہنچا دیا اب مزید نہیں خدا کے لیے تتلی اپنے باپ کو سمجھنے کی کوشش کرو میں صرف تمہارا بھلا چاہتا ہوں" انکے لہجے میں التجا تھی اور وہ تھکے ہوئے انداز میں بول رہے تھے۔

"کیا گارنٹی ہے وہ میری ساری الجھنیں ساری پریشانیاں دور کر دیں گے؟ آپ فضول میں میرا وقت اور اپنا پیسہ برباد کر رہے ہیں بابا۔۔۔۔۔" وہ اسی طرح احمد حسین کو ٹالنے کی کوشش میں لگی رہی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔۔۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَحِبَاب۔۔۔۔۔"

**ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ---- "**

ناولز کی دنیا" ویب سائٹ / گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کر سکتے ہیں --- اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں --- ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ---

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہو سکا آپ کی تحریر پوسٹ ہو جائے گی ---

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں --

Email address :- [Novelskiduniya77@gmail.com](mailto:Novelskiduniya77@gmail.com)

Facebook page :- [Novels ki duniya](#)

( user name [@zoyatalib77](#) )

Facebook group :- [Novels ki duniya](#)

Instagram Page:- [Zoya Talib](#) (UserName: [Novelskiduniya77](#))

Youtube Channel: Novels Ki Dunya (NKD) Official

( پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو )

اور باقی کے رابطے کے لیے ہر پیج کے نیچے **Blue** الفاظ میں لکھے لفظ میں آپ کو لنکس مل جائے گے ان سب کے --

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کر لیں ---

شکریہ ----

**فلش بیک**

ہادی ہاگوان سے نکلا تھا اور اسے ماہا طیب سامنے کھڑی نظر آئی۔ ہادی دیکھ کر سمجھ نہیں پایا کہ وہ یہاں کیوں آئی ماہا طیب اسکے پاس آگئی۔

"اسلام علیکم۔۔۔" ہادی نے اسکے سلام کا جواب دینا مناسب نہیں سمجھا تھا۔

"میں نے جے ہان کے خلاف شکایت واپس لے لی ہے اور اپولوجی لیٹر بھی سبٹ کروا دیا ہے یونیورسٹی اپنا فیصلہ جلدی چیئنج کر لے گی میں بھی انڈیا واپس جا رہی ہوں۔۔۔" ماہا طیب آج قدرے بھیجی سے لگ رہی تھی۔

"جے ہان کو تمہاری معافی کی ضرورت نہیں اب۔۔۔" وہ چلنے لگا تو ماہا طیب بھی اسکے ساتھ چلنے لگی۔  
"ہاں لیکن مجھے ضرورت تھی۔ میں جانتی ہوں میں نے اسکے ساتھ اچھا نہیں کیا لیکن اس نے جو کیا  
۔۔۔۔۔ آپکو پتہ ہے اگر کسی کو پتہ چل جاتا تو میری اور میرے والد کی کیا عزت رہ جاتی؟"  
ہادی رکا تھا۔

"آپکو لوگوں کے سامنے اپنے ذلیل ہونے کا ڈر ہے مگر اللہ کے سامنے؟ آپکو کیا لگتا ہے آپ پانچ وقت کی نماز پڑھ کے چند فرائض پورے کر کے اللہ کو خوش کر رہی ہیں؟ آپ جانتی ہیں اللہ کو آپکی اس عبادت کی کوئی ضرورت نہیں آپ اسکی مخلوق کا دل دکھا رہی ہیں محبت سے بھرا وہ دل جسے اللہ کا گھر کہا جاتا ہے۔۔۔" ہادی کو ماہا طیب پہ افسوس ہو رہا تھا۔

"آپ میرے ایمان پہ سوال اٹھا رہے ہیں ہادی آپکو کوئی حق نہیں پہنچتا۔ آپ ان لوگوں میں رہ رہ کر خود عادی ہو چکے ہیں گانے گاتے ہیں غیر لڑکی کے ساتھ تعلق قائم کر رکھا ہے آپ نے اس

ماحول نے آپکا دماغ خراب کر دیا ہے ان لوگوں نے اور آپ مجھے کہہ رہے ہیں۔ "وہ پیچھے رک کر کہہ رہی تھی۔ ہادی کے قدم رکے تھے اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور ماہا طیب کے پاس آگیا۔

"تم کیا سبکو گنہگار ہونے کے سرٹیفکیٹ بانٹتی رہتی ہو ماہا طیب؟

تم نے اپنا گریبان جھانک کر دیکھا ہے؟ روشن چہرے والی ماہا طیب کا دل کتنا میلا ہے کبھی غور کیا ہے؟ اپنی دین داری پہ اتنا غرور اتنا گھمنڈ؟ کہ خود کے علاوہ تمہیں سب گنہگار نظر آتے ہیں؟ تم جیسے لوگ اچھا مسلمان بننے کی بجائے اللہ کیوں بننے لگتے ہیں؟ فیصلے کیوں سنانے لگتے ہیں حج کیوں کرتے ہیں؟" ہادی اپنی آواز کو دھیمہ رکھنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔

"ہادی! تم مجھے غلط کہنے سے پہلے خود کو دیکھو اس لڑکی اور جے ہان نے تمہارا دماغ خراب کر دیا ہے تمہیں بھٹکا دیا ہے تمہیں میں بری نظر آرہی ہوں جو دین کی بات کر رہی ہے جو تم سے برے کام چھڑوانا چاہتی ہے تمہیں اچھا مسلمان بنانا چاہتی ہے اور تم اس لڑکی کی محبت میں اندھے ہو گئے ہو۔۔۔ ایک حجاب کر لینے سے کوئی مسلمان نہیں بن جاتا ہادی اس دو دن کی محبت کا فائدہ؟ وہ کونسا ساری زندگی تمہارے ساتھ رہے گی۔۔۔ اور۔۔۔" ہادی نے اسکی بات کاٹی۔

"اوہ تو تم ساری انفارمیشن لے کر آئی ہو۔۔۔" وہ کچھ دیر افسوس کے ساتھ ماہا طیب کو دیکھتا رہا پھر بولا۔

"قرآن کی آیات ہیں

"سچ بولو" (قرآن، 3:17)

"سیدھی بات کرو" (قرآن، 33:70)

"انصاف کی بات کرو" (قرآن، 6:152)

"مہربانی سے بات کرو" (قرآن، 2:83)

"شائستگی سے بات کرو" (قرآن، 17:53)

"منصفانہ بات کرو" (قرآن، 17:28)

"احسان سے بات کرو" (قرآن، 17:23)

"آہستگی سے بات کرو" (قرآن، 20:44)

"بے ہودہ بات نہ کرو" (قرآن، 23:3)

"جھوٹ مت بولو" (قرآن، 30-20)

جب تم قرآن کی دس آیتیں نہیں سمجھ پائی تو تمہیں سمجھانا میرے بس میں نہیں اور بالکل ٹھیک کہا تم نے ایک حجاب کر لینے سے کوئی مسلمان نہیں ہوتا ماہا طیب یہ بات تم اپنے دل سے پوچھو اللہ شاید اپنے حقوق تو معاف کر دے لیکن حقوق العباد معاف نہیں کرے گا یہ یاد رکھنا تم خود کی پاکیزگی ثابت کرنے کے لیے جو دوسروں کو کمتر سمجھ رہی ہو انکے دل دکھا رہی ہو تمہیں احساس ہو گا تو پچھتاؤ گی تم۔۔۔ اور ہاں ایک اور بات بتا دوں میں جیسا ہوں بہت مطمئن ہوں مجھے تمہیں میری فکر کرنے کی ضرورت نہیں تمہیں اسکی ضرورت ہے اسے اپنے والد کی زبانی سننے کے بجائے کبھی خود بھی پڑھ لینا اللہ تمہیں اسکی سمجھ بوجھ عطا کریں گے۔۔۔۔۔"



جے ہان سنٹر پہنچا تو وہاں پہ موجود عملے کے ایک شخص نے بتایا کہ حسن ثانی سوالوں جوابوں کا ایک سیشن کر رہے ہیں جو غیر مسلم لوگوں کی جماعت ان سے ملنے آئی ہے آپ ان کے آفس میں بیٹھ جائیں وہ جیسے فارغ ہوں گے مل لیں گے۔

جے ہان نے اثبات میں سر ہلایا اور کچھ دیر رکنے کے بعد وہ آفس کی طرف جانے کے بجائے اسی شخص کے پیچھے آنے لگا۔

ایک لائبریری نما کمرہ تھا جہاں پر سامنے ایک کرسی پر نہایت نفیس انسان جنگی عمر تیس پینتیس کے درمیان تھی باوقار شخصیت کے حامل اور نہایت نرم گو وہ مائیک اٹھائے سامنے بیٹھے تھے۔ جبکہ ان کے سامنے بارہ سے پندرہ کی تعداد میں کچھ غیر مسلم نظر آرہے تھے جو مختلف قوموں کے لگ رہے تھے۔ جے ہان دروازے میں جا کر رکا دروازہ ان لوگوں اور حسن ثانی کے درمیان بائیں جانب تھا تو جے ہان پر کسی کی نظر نہیں پڑی وہ آج پہلی بار حسن ثانی کو پاس سے دیکھ رہا تھا وہ جتنے خوش اخلاق اور دوستانہ آن لائن لگ رہے تھے اس سے زیادہ وہ حقیقت میں سب سے گھلے ملے لگ رہے تھے۔ وہ مسکراتے ہوئے ان لوگوں سے بات کر رہے تھے۔

حسن ثانی نے اپنی بات مکمل کی تو ایک شخص کو سوال کرنے کا موقع ملا اور اس نے بہت ہی عجیب سوال پوچھا تھا جسے سن کر جے ہان بھی ایک لمحے کے لیے چونک گیا تھا۔

"کیا جنت صرف مسلمانوں کی ہے؟ کیا جنت میں صرف مسلمان جائیں گے اور باقی سب جہنم میں؟ چاہے وہ مسلمان کتنا ہی برا انسان ہو لیکن وہ مسلمان ہے تو جنت میں جائے گا اور ایک غیر مسلم جو

یہودی ہے یا عیسائی ہے وہ چاہے کتنا بھی اچھا انسان ہو وہ جہنم میں جائے گا اس پر وضاحت کر دیں۔ "حسن ثانی ایک لمحے کے لیے رکے تھے۔

"اس میں وضاحت کی کیا ضرورت تھی یہ تو سچ ہے مسلمان تو یہی مانتے ہیں کہ وہ کچھ بھی کر لیں جنت انہی کی ہے اور وہ باقی سبکو دوزخ کا سرٹیفکیٹ دے چکے ہیں۔"

جے ہاں دل ہی دل میں مسکرایا تھا۔

حسن ثانی نے اپنی بات یعنی جواب کا آغاز کیا۔

"جو اصل بات ہے جو صحیح بات ہے وہ یہ ہے کہ جنت میں جانے کا ایک کرائیٹیریا ہے۔

ہم یہ بات نہیں مانتے اور جیسے ہم نہیں مانتے ویسے یہودی بھی نہیں مانتے مسیحی بھی نہیں مانتے وہ بھی کہتے ہیں کہ جنت میں ہم جائیں گے باقی سب جہنم میں۔

اسی چیز کی اللہ نے نفی کی ہے کہ اسلام کسی کی میراث نہیں ہے!

کہ کسی خاندان میں پیدا ہوئے تو جنت میں نے تمہیں فار گرانڈ دے دی۔ کرائیٹیریا پورا کرو گے تو یہ ہوگا یہ جتنے لوگ آپکو نظر آتے ہیں یہ مانتے ہی نہیں کہ کرائیٹیریا کی بنیاد پر فیصلہ ہوگا۔

یہ کہتے ہیں کہ آپکی مذہبی شناخت کی بنیاد پر یہ فیصلہ ہوگا کوئی اپنی جگہ سے ہلنے کو تیار نہیں۔

ہم مسلمان ہمارے پیدا ہوتے ہی ہمارے شعور میں یہ بات ڈال دی جاتی ہے کہ تھوڑی سی پکڑ ہوگی

لیکن اللہ ڈانٹ ڈپٹ کے بعد ہمیں معاف کر دیں گے کیوں؟ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے لئے شفاعت کی طلب کریں گے۔"

"تو کیا یہ غلط تصور ہے؟" ایک دوسرا انسان بولا تھا۔

"جی ہاں بالکل غلط۔" جے ہاں دنگ رہ گیا تھا۔

"میں اسکی وضاحت کرتا ہوں بلکہ میں آپ سے ایک سوال کرتا ہوں ایک مسلمان ساری زندگی کوئی نماز نہیں پڑھتا روزہ نہیں رکھتا زکوٰۃ اور حج واجب تھے وہ ادا نہیں کرتا شریعت کے اصولوں کے مطابق کوئی کام نہیں کرتا بلکہ حرام کام بھی کرتا ہے اسی طرح مر جاتا ہے لیکن شناختی کارڈ میں مسلم لکھا ہے۔

تو مرنے کے بعد اس مسلم اور ایک غیر مسلم میں نتیجے کے اعتبار سے کیا فرق ہوا؟

یہی کہ وہ مسلم ہے اور یہ نان مسلم!

تو یہ تو اس سے بڑا مجرم ٹھہرا کہ مسلمان ہوتے ہوئے سب کچھ جانتے ہوئے وہ یہ سب کر رہا تھا جو ایک غیر مسلم غفلت میں کر رہا تھا۔

تو قیامت کے دن تو اللہ نے کہا ایک ذرے کے برابر بھی نا انصافی نہیں ہوگی۔"

"غیر مسلم غافل کیسے؟ وہ تو ڈنارز ہے انہیں اللہ نے کہا ہے وہ ڈنارز ہیں ان تک دعوت پہنچ چکی ہے لیکن وہ انکاری ہیں تو وہ غافل کیسے ہوئے؟" ایک شخص نے اپنا نقطہ نظر بیان کیا

"اللہ نے یہ بات کن کے لیے کہی؟ وہی جو اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو جھٹلا رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک آڈینس تھی جنہیں وہ دعوت حق دے رہے تھے اور وہ انکار کر رہے تھے تو اللہ نے انہیں ڈنارز میں سے کہا۔"

"لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت تو قیامت تک موجود ہے ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ بات صرف اس وقت کی آڈینس کے لیے کی گئی تھی۔" ایک اور شخص بولا تھا۔

"بالکل ٹھیک فرما رہے ہیں آپ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو وہ بات ان لوگوں تک پہنچا تھی دعوت پہنچا دی وہ انکاری ہوئے جو شخص خود کو مسیحی اور یہودی کہتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو جانتے بوجتے ہوئے اسکا انکار کرے گا تو وہ روز قیامت سزا کا مستحق ہوگا لیکن میں یہ بیان کرنے کی کوشش کر رہا ہوں کہ روز قیامت ایک شخص اللہ کے سامنے یہ عذر پیش کرے کہ میں تو اس دعوت سے ناواقف تھا مجھے تو علم ہی نہیں تھا تو میں انکاری کیسے ہوا میں تو غافل رہا۔"

"تو وہ غافل کیوں رہا جبکہ اللہ کی آخری کتاب قرآن موجود ہے اس دنیا میں حق کی دعوت ابھی بھی موجود ہے۔"

اس سوال پر حسن ثانی مسکرا دیئے۔

"مجھے اپنے دوست کے ساتھ اسی سوال کے حوالے سے ایک واقعہ یاد آگیا انہوں نے بھی یہی سوال کیا تھا۔"

وہ رکے مسکرائے اور جواب دینے لگے۔

"انہوں نے بھی یہی کہا کہ یہ غافل کیسے ہیں قرآن تو موجود ہے اسلام موجود ہے اسلام کی دعوت موجود ہے انکو پتہ ہے اسلام کا۔"

میں نے ان سے ایک سوال کیا۔

تو میں نے ان سے کہا پتہ ہونے میں اور علم ہونے میں یہی فرق تو فرق ہے۔

لوگ بھی جانتے ہیں صرف کہ قرآن موجود ہے اسلام موجود ہے لیکن اسکا علم کیا ہے وہ نہیں جانتے اور کیوں نہیں یہ ہمیں دیکھنا ہوگا یہ ہمارا فرض ہے ان تک قرآن پہنچانا ہم یہی کر سکتے ہیں اور اگر وہ قرآن پڑھ کر سمجھ کر اسکا انکار کرے تو وہ انکاری ہوگا تو اسکا فیصلہ روز قیامت اللہ کرے گا پھر تو کوئی عذر باقی نہیں رہے گا اس کے پاس دین اسلام دین حق ہے پیغمبر حق پر ہیں تو کوئی شخص جانتے بوجھتے ہوئے حق کی بات کو کیوں جھٹلائے گا اور اگر جھٹلائے گا تو اسکا فیصلہ اللہ کرے گا میں یا آپ اس کو جنت یا جہنم کا سرٹیفکیٹ نہیں دے سکتے وہ اپنا کیس خود اللہ کی بارگاہ میں رکھے گا اور اللہ نے اسی لیے کرائیسٹریا رکھا ہے جنت میں جانے اور کہا اگر تم اس کرائیسٹریا پہ پورے نہ اترے تو کسی قوم یا مذہب کی بنیاد پر تمہیں جنت کا ٹکٹ نہیں ملنے والا۔-----

رہی بات شفاعت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری شفاعت کے لیے اللہ سے رجوع کریں گے تو اللہ نے قرآن میں فرمایا یہود کا ذکر کر کے مسیحوں کا ذکر کر کے کہ انکا تصور ہے انکو یہ یہ لوگ بچالیں گے تو کوئی شافی کوئی ناصر کوئی حامی مددگار نہ ہوگا انکا۔ قیامت کے دن اللہ سے وہی پیغمبر بات کریں گے جو ٹھیک بات ہوگی اور وہی بات کریں گے جسکی رحمن اجازت دے گا اور وہ یہی بات

کریں گے کہ یہ بندہ اسکے اندر رجوع، جکھاؤ، توبہ اور اسکے اندر غلطی پر ندامت کا جذبہ موجود تھا ہم یہ گزارش کر رہے ہیں کہ اسکی چھوٹی موٹی غلطیوں کو درگزر فرما کر اسکو جنت میں داخل کر دیں دنیا میں جب ہم کسی کی سفارش کرتے ہیں تو اس بندے میں انشیٹو ہونا چاہیے جسکے لیے ہم سفارش کر رہے ہیں میرے پاس کوئی آتا ہے اور کہتا ہے مجھے نوکری پر لگا دیں کسی کو کہتے تو ہی میں اسکے لئے سفارش کروں گا ناب دوسری طرف اس بندے کو معلوم ہی نہ ہو کہ میں اسکی سفارش کر رہا ہوں ایک انسان مرتے دم تک نادم نہ ہوا توبہ نہ کی رجوع نہ کیا علم ہوتے ہوئے تو پیغمبر کیوں کریں گے اسکے لئے سفارش؟ پیغمبر کی شفاعت کا معاملہ بھی ایسا ہی ہوگا وہ کبھی غلط اور ناحق بات کے لیے کسی کی شفاعت کے طلبگار نہیں ہوں گے۔"

اس جواب کے بعد حسن ثانی نے سب سے اجازت چاہی تھی اور مزید سوالات لیے دوسرے دن کا وقت دیا تھا۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھے تو دروازے کے پاس انہیں ایک لڑکا کسی گہری سوچ میں گم بیٹھا نظر آیا وہ پہچان چکے تھے یہ جے ہان ہے وہ اسکے قریب آئے اور کندھے پر ہاتھ رکھا جے ہان نے گرٹ بڑا کر دیکھا اور جلدی سے کھڑا ہو گیا۔

"حسن بھائی۔۔۔۔۔" وہ ان کے گلے لگ گیا۔

"جے ہان کیسے ہو؟" وہ بھی گرم جوشی سے ملے۔

"میں تمہارا ہی منتظر تھا۔ اور بتاؤ آسانی سے پہنچ گئے سنٹر کوئی دشواری تو نہیں ہوئی؟"

"نہیں حسن بھائی۔" وہ آفس کی طرف بڑھنے لگے تھے اور جے ہان ان کے پیچھے۔

اسمارہ لان میں بیٹھی کتاب پڑھ رہی تھی جب اسے ایک میسج موصول ہوا۔

"دن دو بجے سے لے کر تین بجے تک ذوم پہ آپکا پہلا آن لائن سیشن ہوگا برائے مہربانی وقت پر جوائن کر لیجیے گا۔"

میسج ذیحان محمد کی طرف سے آیا تھا۔ اور اسمارہ شش و پنج میں مبتلا ہو چکی تھی۔ لیکن اس نے فیصلہ کیا کہ ایک دو سیشن لے کر بابا کو خوش کر دے ویسے بھی اس ایک گھنٹے کی بات سے کیا ہی ہو جائے گا تو اس نے دل ہی دل میں فیصلہ کیا اور اوکے ٹائپ کر کے سینڈ کر دیا۔

جے ہان حسن ثانی کے آفس موجود تھا۔

"حسن بھائی آپ نے تو بالکل میری سوچ کا زاویہ بدل کر رکھ دیا ہے میں بالکل ایک طریقے سے اس وقت اسلام کو سوچ رہا ہوں اس پر گہری نظر ڈالنے کی کوشش کر رہا ہوں مگر یہ تو دن بدن میرے لیے بہت نیا اور بہت جامع انداز میں سامنے آرہا ہے۔" جے ہان بہت حیران تھا۔

"اللہ تمہارے ارادوں میں اور ایمان میں مضبوطی عطا کریں جے ہان۔ تم بہت اچھے اور قابل انسان ہو تم جیسا شخص اگر روز قیامت محروم رہ جائے تو یہ صرف تمہاری لیے نہیں میرے لیے بھی دکھ کی بات ہوگی۔ میرا کام ہے تمہیں صحیح اور برحق قرآن سنت کی تعلیم دینا عمل تمہارے ہاتھ میں ہے اور

مجھے یقین تم جیسا ذہین اور باشعور انسان تعلیم اور علم ہونے کے بعد عمل سے انکاری ہو ہی نہیں سکتا اتنا مجھے میرے دین کے سچے ہونے پہ یقین ہے۔"

وہ مسکرائے اور بے ہان بھی جواب میں مسکرا دیا۔ بے ہان کے لیے ایک نئی دنیا کھول دی گئی تھی تجسس کی دنیا علم کی دنیا حق کی دنیا جسکی انتہا کامیابی تھی صرف کامیابی دنیاوی بھی اخروی بھی وہ دل سے مطمئن لگ رہا تھا جیسے کھوئی ہوئی کوئی چیز مل گئی ہو جیسے صدیوں پرانا خزانہ مل گیا ہو جیسے جادو کی چھڑی ہاتھ آگئی ہو کیونکہ اسکے ہاتھ قرآن آچکا تھا اسکی کھوئی ہوئی شناخت واپس آچکی تھی۔

## پریزنٹ ڈے

"اسلام علیکم مس اسماہ احمد کیسی ہیں؟" زوم سیشن شروع ہو چکا تھا سامنے سے کوئی نظر نہیں آ رہا تھا کالی سکرین تھی لیکن اسکی آواز آرہی تھی۔

"اگر آواز ہی سے کام چلانا تھا تو زوم کی کیا ضرورت تھی۔۔۔" اس نے دل میں سوچ کر کوفت محسوس کی۔

"وعلیکم السلام۔" اس نے بے دلی سے جواب دیا۔

"آپ کے دماغ میں آ رہا ہو گا اگر میں نظر نہیں آ رہا تو زوم پہ سیشن کا مقصد؟ فون کال پہ بھی بات ہو سکتی تھی ہے نا؟ آپ ٹھیک سوچ رہی ہیں لیکن میری سوچ مختلف ہے یہاں میں بھلے آپکو نظر نہیں آ رہا مگر میں آپ کو دیکھ پارہا ہوں اور ایک مائنڈ سیٹ کوچ کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اپنے کلائینٹ کی بوڈی لینگویج کا بھی معائنہ کرے۔ میں اسلیے نظر نہیں آ رہا کیونکہ میرا دکھنا آپ کے لیے

ضروری نہیں۔۔۔ خیر سیشن کا آغاز کرتے ہیں کچھ بتائیے اپنے بارے میں۔۔۔" پہلے جواب کے بعد اسماہ شاکد تھی یہ تو واقعی دماغ پڑھ رہا تھا اب وہ محتاط رہنے کی کوشش کر رہی تھی

"کیا بتاؤں میرے پاس اتنا کچھ خاص ہے نہیں بتانے کے لیے میری زندگی اس قابل نہیں کہ کسی کو کچھ بتا سکوں۔۔۔ وہ خود پہ طنزیہ مسکرائی۔

وہ ایسی ہی تھی خود سے بے زار۔۔

"دوست کس قسم کے ہیں آپ کے؟"

"میرا کوئی دوست نہیں۔" جواب قدرے جلدی آیا تھا۔

"فیملی کے ساتھ ریلیشن؟"

"بس سلام دعا کی حد تک۔ بابا کے علاوہ کسی سے خاص بات نہیں ہوتی"

"اس دوری کی کوئی خاص وجہ؟"

"آپکو مجھے دیکھ کے کیا اندازہ ہو رہا ہے؟" وہ ہنسی۔

"خیر گھر ہو یا باہر شاید میں اتنی خاص نہیں کسی کے لیے۔۔۔"

"اللہ سے ریلیشن کیسا ہے آپکا؟" اس سوال پر وہ ذرا حیرت میں مبتلا ہوئی تھی۔

"جی؟"

"اللہ سے ریلیشن کیسا ہے یہ پوچھ رہا ہوں؟ مطلب نماز پڑھتی ہیں یا نہیں کیسے اللہ سے بات کرتی ہیں کیا طریقہ کار ہے اللہ سے رجوع کا؟"

"آپ مائنڈ سیٹ کوچ ہیں مولوی؟" وہ اس بارے میں کسی کی نہیں سنتی تھی۔

"سوری لیکن یہ سوال ضروری ہے۔ مذہب ہر انسان کا ذاتی مسئلہ ہے میں مانتا ہوں لیکن آپ مسلمان ہیں اور جب بھی کوئی مسلمان مجھے ملتا ہے یا اسے میری ضرورت محسوس ہوتی ہے یا کسی بھی سائکٹر سٹ کی تو میں یہی پوچھتا ہوں کہ تم یہاں تک کیسے پہنچے تمہاری ذہنی حالت کیسے خراب ہو گئی۔" کسی کی ذہنی حالت کا اسکے مذہب سے کیا لینا دینا؟" وہ چڑ چکی تھی۔

"کسی کی نہیں ایک باشعور مسلمان کی ذہنی حالت کا۔۔۔۔۔" وہ کچھ دیر خاموش ہوا۔

"جب ایک مسلمان یہ کہہ دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو کچھ ہے اسی کا ہے اسی کی وجہ سے ہے جو ہوتا ہے اسی کے کرنے سے ہوتا ہے وہی سب کا خالق اور مالک ہے اچھائی کا بدلہ بھی اسی نے دینا ہے برائی کا بدلہ بھی تو مسلمان کیسے ذہنی حالت خراب کر سکتا ہے؟ ذہنی حالت تو الجھن یا پریشانی کے باعث مایوسی کے باعث خراب ہوتی ہے جبکہ ایک مسلمان کی الجھنوں کا حل قرآن میں موجود ہے پریشانی کے لیے یقین ہے اللہ پر توکل ہے کہ اللہ سب بہتر کر دے گا جو ہوتا ہے بہتری کے لیے ہوتا ہے اور مایوسی تو گناہ ہے پھر؟"

اسمارہ کے پاس جواب نہیں تھا تو اس نے سوال کرنا زیادہ مناسب سمجھا۔

"اللہ ہی سب کچھ کرتا ہے وہی مالک ہے سب کا وہی خالق ہے ہمارا اسی نے بنایا ہے ہمیں لیکن کچھ میرے جیسے بھی تو ہیں جنکو اللہ نے ایسا بنا دیا۔۔۔۔" اس نے اپنی طرف اشارہ کیا۔

"جنکی قسمت میں تذلیل لکھ دی جنہیں دکھنے میں بد صورت بنایا اور ہماری ظاہری بد صورتی کو ہی ہماری پہچان بنا دیا ہم جیسے لوگ مایوس نہ ہوں تو کیا کریں توکل کرتے ہوئے کہ سب اللہ کر رہا ہے جانتے ہوئے یہ سوال کیوں نہ کریں کہ اس نے ہمارے ساتھ ہی ایسا کیوں کیا ہمیں ایسا کیوں بنایا؟" اسکی آواز بھرائی۔

"آپکو کس نے کہا کہ آپکو اللہ نے بد صورت بنایا ہے؟"

اسمارہ آنکھیں کھلے چپ رہ گئی۔

"تو کیا مجھے اللہ نے نہیں بنایا؟"

"بنایا تو ہے میں پوچھ رہا ہوں کس نے کہا بد صورت بنایا یا آپکو کسی سے کمتر بنایا؟"

"کوئی سورت کوئی آیت کوئی حدیث جو آپکے علم میں ہو جہاں آپکی شکل و صورت کے لیے آپکو بد صورت کہا گیا ہو؟"

اسمارہ کے پاس کہنے کو کچھ نہیں تھا۔

"سورت التین کی آیت ہے

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ—

اور ہم نے انسان کو بڑا ہی خوبصورت پیدا کیا ہے

اور سورت سجدہ کی آیت ہے

الَّذِي أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ

جس نے نہایت خوب بنائی جو چیز بھی بنائی۔

اللہ نے تو انسان کو خوبصورت کہا ہے خود۔ اس نے کالے گورے لمبے چھوٹے یا کسی مذہب قوم کو نہیں کہا ہر انسان کو کہا۔

آپکو اللہ نے نہیں لوگوں نے بد صورت بنایا ہے اسماہ! "اسماہ کی آنکھوں میں ایک چمک ابھری۔  
"آپ نے خود کو خود بد صورت تصور کیا ہے۔ آپکو اللہ نے کمتر نہیں بنایا آپ نے یہ فیصلہ خود کیا ہے  
کہ آپ باقی سب سے کمتر ہیں اللہ نے تو سبکو برابر پیدا کیا ہے۔"

"لیکن میں اپنے لوگوں کی طرح نہیں ہوں۔"

"تو اسکی بنیاد پر آپکو بد صورت کہنا کہاں کی عقلمندی ہے؟ اس طرح تو آپ اپنے ماحول میں اپنے  
لوگوں میں نایاب تصور ہو سکتی ہیں منفرد۔۔۔"

"ناياب؟ منفرد؟" اس نے الفاظ رپیٹ کیے۔

"جی ہاں نایاب۔۔۔۔۔ آپ کسی ریگستانی علاقے یا خطے میں پیدا ہوتی تو وہاں کوئی آپ پر سوال اٹھاتا؟  
نہیں نا کیونکہ وہاں سبھی کم و بیش آپکی رنگت کے ہوتے ہیں بلکہ آپ سے بھی زیادہ گاڑھی رنگت کے۔

وہاں آپ انکے لئے نارمل ہوتی لیکن چونکہ آپ کے ارد گرد ایسے لوگ زیادہ نہیں آپ شاید واحد ہوں تو آپکو منفرد کہا جاسکتا ہے نایاب کہا جاسکتا ہے۔"

"لیکن لوگ مجھے بد صورت کہتے ہیں۔۔۔"

"تو وہ جاہل ہیں لاشعور اور لاعلمی میں جی رہے ہیں انہیں سچ کا نہیں پتہ اور وہ جھوٹ باندھتے ہیں گناہ کرتے ہیں اور گنہگاروں کی باتوں کو دل پہ نہیں لیتے بلکہ انکے لئے تو دکھی ہوتے ہیں بچارے اپنی جان پر ظلم کر رہے ہیں اور انکو بدعا نہیں دیتے نہ انکو برا بھلا کہتے ہیں بلکہ ان کے لیے دعا کرتے ہیں اور کہتے ہیں "اللہ تمہارا دل کھول دے اور تمہیں ہدایت دے آمین"

آپ جانتی ہیں میں ایشین ہوں۔۔۔ میرا رنگ بہت گورا ہے میری جلد بچوں کی طرح نرم و ملائم ہے لیکن لوگ دوسرے معاشروں کے لوگ پھر بھی میرا مذاق اڑاتے ہیں اور جانتی ہیں کس لیے کہ میری آنکھیں ایسی ہیں میری شکل لڑکیوں جیسی ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے میں اپنے معاشرے میں بالکل نارمل ہوں یہاں سب ایسے ہیں لیکن باہر کے لوگ ہمیں خود سے الگ اور منفرد نہیں کہتے بلکہ اپنی کم عقلی کی وجہ سے مذاق اڑانے لگتے ہیں انسان چاہے جتنا بھی پرفیکٹ ہو دوسرے انسان میں کمیاں ڈھونڈ ہی لیتے ہیں کتنے کم عقل اور جاہل ہیں نا جنہیں اللہ نے خود سب سے خوبصورت مخلوق کہا وہ خود کو آپس میں بد صورت کہہ رہے ہیں۔۔۔"

"لیکن اللہ نے میری قسمت بھی تو خراب لکھی اس نے مجھے اور بھی کچھ نہیں دیا۔۔۔" اسمارہ اپنی جگہ قائم رہنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

"اللہ نے آپکو کچھ نہیں دیا تو آپ نے اللہ کو کیا دیا ہے مس اسمارہ؟" اسمارہ خاموش رہ گئی۔

"کوئی مجھے پسند نہیں کرتا اللہ بھی مجھ سے پیار نہیں کرتے انہوں نے مجھے خود سے دور رکھا ہے۔۔۔۔" وہ آخری بار خود کی نظروں میں خود کو بچانے کی کوشش کر رہی تھی۔

"آپ اللہ سے کتنا پیار کرتی ہیں اسمارہ احمد؟ لوگ اور اللہ آپ کو پسند نہیں کرتے تو کیا آپ ان سب کو پسند کرتی ہیں؟ یہ لوگ آپ سے ناراض ہیں یا آپ ان سب سے؟ انہوں نے آپکو دور کیا ہے یا آپ نے خود کو سب سے دور کر لیا ہے؟ ان سب نے آپکو غلط کہا آپکے ساتھ غلط کیا آپ نے اپنے لیے یا ان سب کے لیے کیا کیا اسمارہ؟"

وہ یکے بعد دیگرے ایک پہ ایک سوال کر رہا تھا اور اسمارہ کو اپنا آپ سمندر کی گہرائیوں میں ڈوبتا نظر آیا جہاں گھپ اندھیرا تھا شرمندگی کا اندھیرا ندامت کا اندھیرا جہاں اسکی سانس بند ہو رہی تھی اسمارہ کی آنکھوں میں نمی اتر آئی۔ باتیں کرتے کرتے کب ایک گھنٹہ گزرا تھا سمجھ نہیں لگی تھی۔ ذیحان محمد نے اجازت چاہی تھی اور اسمارہ کے دل سے آواز آئی تھی اتنی جلدی؟

اسمارہ اس بات چیت کے بعد کسی کروٹ سکون نہیں پا رہی تھی۔ اسکے اندر سوالوں کے انبار لگ چکے تھے وہ ساری زندگی کیا سمجھتی رہی کیا کہتی رہی کیا اس نے خود کو کیوں نہیں سمجھا اس نے اللہ کو کیوں نہیں سمجھا؟ جو باتیں ذیحان محمد نے بتائی تھی وہ اسکے ذہن میں کیوں نہیں آئیں؟ وہ کیسے لوگوں

کے کئے ہوئے ظلم اور زیادتی کو اللہ کی طرف سے سمجھتی رہی؟ رنگ، نسل، ذات کے مسئلے انسان کے پیدا کیے ہوئے ہیں وہ کیوں نہیں سمجھ سکی۔ سیاہ تتلیاں منحوس ہیں یہ تو دادی کہتی تھی اللہ نے کب کہا یا اسکے رسول نے کب کہا؟ اللہ نے تو اسکو اور اسکی سیاہ تتلیوں کو نایاب بنایا تھا نا؟ وہ کیوں نا جان پائی؟.....

اسمارہ کی آنکھوں میں آنسو تھے ندامت کے آنسو وہ بیڈ سے ٹیک لگا کر سمٹ کر بیٹھ گئی جیسے ڈر گئی ہو جیسے وقت آخرت قریب ہو اور اسکا دایاں ہاتھ اعمال سے خالی ہو اسکی ہچکی بندھ گئی تھی وہ روتے روتے خوفزدہ ہو گئی تھی اور آنکھوں پہ ہاتھ رکھ کر چھپنا چاہتی تھی کس سے اللہ سے؟ وہ ڈر رہی تھی کس سے اللہ سے؟

اللہ اسے کیا کہے گا؟

اس نے اسے تب کچھ نہیں کہا جب وہ سینہ ٹھوک کر اپنی شکایتوں کے انبار لگاتی شکوے کرتی تو وہ اب اسے کہا کہے گا جب وہ شرمندہ تھی نادم تھی؟ سچ جان چکی تھی۔

فلیش بیک

"واپسی کب ہے تمہاری بے ہان تم تو ایک ہفتے کا کہہ کر گئے تھے؟" ہادی بے ہان سے بات کر رہا تھا۔

"حسن بھائی سے اچھی دوستی ہو گئی ہے اب میرا ارادہ ہے انکے ساتھ وقت گزاروں۔۔۔"

"یہ تو اچھی بات ہے لیکن۔۔۔" ہادی کہتے کہتے رک گیا تھا۔

"لیکن؟ ہادی ہیونگ؟"

"ماہا طیب ملی تھی مجھے اس نے معافی مانگ لی ہے اور یونیورسٹی سے تمہیں بحال کرنے کی درخواست بھی کی ہے۔۔۔"

جے ہان کو کوئی خاص فرق نہیں پڑا تھا مگر دل ہی دل میں گزرے دنوں کو یاد کر کے دکھی ہوا تھا۔  
"اچھا۔۔۔ یہ تو اچھی بات ہے اسے احساس ہو گیا۔۔۔" جے ہان مسکرایا

"خیر احساس تو اسے نہیں ہوا اور ہو گا بھی نہیں وہ مجھے نیک بنانے کے لیے کوشش کر رہی تھی اور ہم سب کو ہمیشہ کی طرح حرام اور حلال کا بتانے آئی تھی اور یہ بھی سرٹیفکیٹ دینے کہ ہم لوگ گنہگار ہیں اور وہ بہت نیک اور صالح۔۔۔ تم بتاؤ اب تمہیں واپس آنا ہو گا نا؟ یونیورسٹی جانا ہے تمہیں۔۔۔"

"میں دیکھتا ہوں مجھے اب کیا کرنا ہے میری priorities کافی بدل گئی ہیں ہادی ہیونگ اور میں بہت مطمئن ہوں۔۔۔ لیکن پھر بھی میں کوئی راستہ نکالتا ہوں۔۔۔" وہ مسکرایا۔۔۔

"اور یہ سومن کدھر غائب ہے کب سے میں بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر وہ میڈم جواب ہی نہیں دیتی۔۔۔"

"اسکی طبیعت خراب تھی کل سے میں گیا تھا ملنے آج بہتر تھی۔۔۔" ہادی نے جواب دیا۔

"زیادہ تو نہیں خراب ہوئی کوئی۔۔۔۔۔"

"نہیں کیسی باتیں کر رہے ہو جے ہان کہا نا ٹھیک ہے وہ بس تھوڑی سی طبیعت خراب ہو گئی تھی۔"

ہادی فوراً بولا جیسے اس سے آگے وہ کچھ سننا نہیں چاہتا تھا۔

## پریزنٹ ڈے

"جی احمد صاحب بات ہوئی ہے میری اسمارہ سے اور میرا اندازہ بالکل ٹھیک تھا وہ نیوروٹکزم کا شکار ہے۔ لیکن آپ فکر نہ کریں اسکے ENTJ ہونے کی وجہ سے نیوروٹکزم کی شدت زیادہ نہیں۔۔۔"

"ENTJ؟ میں سمجھا نہیں۔؟" احمد حسین کی بلا جانے۔۔۔

"یہ خواتین کی شخصیت کی بہت منفرد قسم ہے اور مشرقی ممالک میں تو اسکی تعداد بہت کم ہے۔ اس میں انسان اپنے جذبات کو دل میں دبا کر نہیں رکھتا وہ جارحانہ انداز کا حامل ہوتا ہے اور اپنے ساتھ ہونے والی چیزوں کو دوسروں کے سر ڈالتا ہے اسے خود سے شکایت نہیں ہوتی اگر ماحول اسکی شخصیت کے منافی ہو تو بھی یہ شخصیت آسولیشن اختیار کرتی ہے جس میں وہ باقی دُنیا کو قصور وار سمجھتی ہے اور اسمارہ انٹیلیجنٹ بھی ہے تو اس نے شخصیت اور ماحول کے تصادم کو خود کی ذہنی حالت پر زیادہ اثر انداز نہیں ہونے دیا اسکے ذہن میں کچھ الجھنیں ہیں جو اگر دور ہو گئی تو اسے زیادہ ٹریمنٹ کی ضرورت نہیں پڑے گی۔"

"اللہ تیرا شکر" احمد حسین کے دل کو سکون ملا تھا۔

اور احمد حسین کے دل میں امید کی ایک کرن جاگی تھی۔

-----

اسمارہ آج یونیورسٹی نہیں گئی تھی اسکا دل بہت بوجھل تھا۔ وہ صبح سے کمرے سے بھی نہیں نکلی تھی اور نہ بابا سے بات کی تھی دن کے بارہ بج چکے تھے۔

"اسمارہ خیریت تو ہے یونیورسٹی بھی نہیں گئی ناشتہ بھی نہیں کیا طبیعت تو ٹھیک ہے؟" دادی کمرے میں آئی تھی۔

"جی دادی ٹھیک ہوں بس کل رات نیند پوری نہیں کوئی تو ابھی تک سوتی رہ گئی۔" وہ بستر سے اٹھی۔  
"یہ ان کیڑے مکوڑوں پہ تحقیقات بند کرو تو نیند آئے تمہیں جیسے رات ہوتی ہے انکی گندی لاشیں اٹھا کر دیکھنے لگتی ہو۔۔۔" وہ اسکے جار میں بند مری ہوئی تتلیوں کے پروں کی بات کر رہی تھی جو اسمارہ سنبھال کر رکھ دیتی تھی۔

"دادی کتنی بار کہا ہے میری تتلیوں کو کچھ مت کہا کریں پہلے ہی بٹرفلائی ہاؤس ویران پڑا ہے تتلیاں مل نہیں رہی اور آپ بچاری مردہ تتلیوں کو بھی کوس رہی ہیں۔"  
"اور یہ جو چڑیا گھر بنا رکھا ہے پورا جانور ہی جانور کتابیں جانوروں کی تصویریں جانوروں کی انسانوں سے کیا دشمنی ہے تمہاری۔۔۔" وہ پورا کمرہ گھوم رہی تھی۔

"دادی آپ چھوڑ دیں ساری چیزوں کو بس" اس نے دادی کو پکڑا۔

"کہتی ہوں میں احمد حسین اس ڈگری کے بعد کوئی تمہیں وہ تحقیق نہیں کرنی بس بہت ہو گیا۔۔۔۔۔  
غضب خدا کا اس لڑکی نے تو بس اس سب کو ہی دین ایمان بنا لیا نہ خود کا پتہ نہ کسی اور کا۔۔۔۔۔" وہ کہتی کہتی وہ کمرے سے باہر آ گئیں۔

اسمارہ کمرے میں بیٹھی دو بجنے کا انتظار کر رہی تھی۔ اسکے ذہن میں کچھ سوال تھے جو وہ پوچھنا چاہتی تھی۔

"کیسی ہیں مس اسمارہ۔۔۔۔" ذیحان محمد کی آواز ابھری تھی۔

"ٹھیک ہوں۔ آپکی باتوں نے مجھے کل سے سونے نہیں دیا میں خود کو بہت گنہگار محسوس کر رہی ہوں میں جیسے خود سے نظریں نہیں ملا پا رہی۔"

"یہ تو اچھی بات ہے آپکو اتنی جلدی احساس ہو گیا تو اس میں پریشان ہونے والی کیا بات ہے اسمارہ؟"

"کیا مطلب ہے آپکا پریشان ہونے والی کیا بات ہے؟ میں نے اللہ کو ناراض کر دیا اور آپ کہہ رہے ہیں۔۔۔۔"

"تو راضی کر لیں اور راضی کرنے کے لیے معافی مانگی جاتی ہے آپ معافی مانگ لیں۔۔۔" ذیحان محمد مطمئن لہجے میں کہہ رہا تھا۔

"کیا اللہ مجھے معاف کر دیں گے؟" وہ بھرائی آواز میں بولی۔

بِیْدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوبِكُمْ

He calls you so he can forgive you for your sins.

ذیحان محمد نے یہ آیت پڑھی۔

"وہ تو آپکو اسی وقت معاف کر چکا ہو گا جب آپکو احساس ہوا بلکہ اگر آپکو احساس ہوا تو اسی وجہ سے کہ اللہ نے آپکو یہ ہمت دی اور وہ انہی کو توبہ کی ہمت دیتا ہے جنکو وہ پسند کرتا ہے اور جنہیں وہ اپنے قریب لانا چاہتا ہے۔۔"

ذیحان محمد کی یہ بات سن کر اسمارہ کی آنکھوں میں نمی اتر آئی۔

کیا وہ اتنا عظیم ہے؟ ہاں اس سے بھی بڑھ کر۔۔۔ معاف کرنے والا۔۔۔ ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرنے والا

۔۔ رحیم۔۔ کریم۔۔۔۔۔۔ وہ اس سے کیوں ڈر رہی تھی؟ جس سے محبت کرنی چاہیے جو ہم سے اتنی محبت کرتا ہے وہ اس سے ناراض رہی ڈرتی رہی دور رہی اس نے اپنا کتنا بڑا نقصان کیا تھا اس نے اپنی ساری زندگی کس اندھیرے میں گزار دی تھی۔۔

"یا اللہ۔۔۔۔۔۔" اسکے ہوش و حواس میں پہلی بار اس نے اپنی آواز میں یہ لفظ سنا تھا اور خوشی کے آنسو نکل آئے تھے۔۔۔۔۔

وہ دونوں ہاتھوں میں منہ دبا کر اپنے آنسو ضبط کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"اسمارہ" ذیحان محمد کی آواز آئی۔

"آپ جانتی ہیں بھلے آپ نے لاعلمی میں ہی سہی لیکن جتنا بھی اللہ کو ناراض کیا لیکن آپ نے اسکا سب سے ناپسندیدہ عمل سب سے بڑا گناہ نہیں کیا جانتی ہیں وہ کیا ہے؟" اسمارہ کالی سکریں پر نظریں جمائے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

"وہ ہے شرک۔۔۔ آپ نے کبھی اللہ کا انکار نہیں کیا نہ کبھی آپ نے اسکی ذات میں کسی کو شریک ٹھہرایا بلکہ آپ تو ہمیشہ یہی کہتی رہی اللہ ہی ہے جو سب کرتا ہے اللہ ہی ہے جس نے آپ بنایا اللہ ہی ہے جس نے آپ کی قسمت کا فیصلہ کرنا ہے آپ نے ہمیشہ اسکی موجودگی کو مانا۔۔۔۔۔"

اور آپ جانتی ہیں میں نے آپ سے زیادہ زندگی کو اللہ کے انکار میں گزار دی اسکے سب سے ناپسندیدہ عمل میں، میں ہتھیست تھا مجھے لگتا تھا کوئی اللہ نہیں۔۔۔۔۔ لیکن اگر وہ مجھ جیسے انسان کو اپنی طرف بلا سکتا ہے تو آپ کو کیوں نہیں۔۔۔۔۔"

اسمارہ کی آنکھیں حیرت سے بڑی ہوئیں۔

"آ۔۔ آپ کنورٹ ہیں؟" ذیحان محمد مسکرا دیا۔

"الحمد للہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"اب آپ اللہ سے معافی مانگیں اور اس سے اپنا رشتہ مضبوط کریں مجھے یقین ہے جب آپکو اللہ اور اسکی تعلیمات کی سمجھ آجائے گی تو آپکو میری ضرورت محسوس نہیں ہوگی۔"

اسمارہ پر امید ہو چکی تھی اسے محسوس ہو رہا تھا وہ زندگی کی طرف لوٹ رہی ہے وہ زندہ ہو رہی ہے وہ اپنا وجود اس دنیا میں محسوس کر رہی تھی وہ واقعی خود کو زندہ محسوس کر رہی تھی

فلش بیک

جے ہاں حسن ثانی کی گفتگو سن رہا تھا۔ وہ ابھی خود کو اس قابل نہیں سمجھتا تھا کہ وہ کچھ پوچھ سکے یا اسکی ہمت نہیں ہوتی تھی۔ البتہ اور بہت سے لوگ سوال کرتے تھے جو اسکی معلومات میں بھی اضافہ کر دیتے تھے ابھی بھی ایک شخص نے اپنا ایک موقف سامنے رکھا تھا اور اس نے کہا تھا۔۔۔

"ہر صاحب علم اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنا کر بیٹھ گیا ہے کسکی بات سنیں اور کس کی نہ سنیں اتنی کنفیوژن کیوں ہے جبکہ قرآن تو سب کے لیے یکساں موجود ہے؟" حسن ثانی نے اس کے سوال کی تعریف کی تھی اور جواب دینے لگے۔

"آپکے سوال میں ہی آپکا جواب بھی موجود ہے۔ آپ نے بالکل ٹھیک کہا قرآن تو ہم سب کے لیے موجود ہے ہمیں اسے پڑھنا چاہیے گہرا مطالعہ کرنا چاہیے جہاں تک سمجھنے کی بات ہے اردو تراجم قرآن موجود ہیں تفاسیر کو چھوڑ کر آپ پہلے خود ان پر غور کریں اور مجھے یقین ہے اللہ نے ہر انسان میں قرآن کو سمجھنے کا شعور دیا ہے لیکن بعض اوقات کچھ باتیں سمجھ نہیں بھی آتی جن میں رہنمائی کی ضرورت محسوس ہو سکتی ہے لیکن پھر آپ اس میں بھی عقل کا استعمال کریں ایسا نہ کریں کہ کوئی ایک پیر مرشد بنالیں اور وہ جو فتوے لگائے آپ آنکھیں بند کر کے یقین کرتے جائیں یہ غلط ہے آپ شعور رکھتے ہیں علم رکھتے ہیں مراقبہ کیجے ایک جواب سے مطمئن نہیں کسی دوسرے سے مشورہ لیں سمجھیں قرآن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو سمجھیں آپ کو کسی ڈیڑھ اینٹ والی مسجد کے مالک کے پیچھے بھاگنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔"

"تو کیا جو سکالر غلط ہو اس کے علما اسکی بات کو آخری مانتے ہوں اور وہ کسی دوسرے کی رائے کو اہمیت نہ دیتے ہوں تو اس بارے میں کیا کرنا چاہیے؟ انکو کیسے کہا جائے کہ وہ بھی اپنا مراقبہ کریں۔۔۔" ایک دوسرا انسان بولا تھا۔

"دیکھئے بہتان لگانا، کسی کو گنہگار کہنا کسی کی جنت جہنم کا فیصلہ کرنا کسی شخص کے کردار کو اچھا برا کہنا یہ زوال پذیر قوموں کی روش جو بد قسمتی ہے آجکل ہمارے اندر بھی پائی جاتی ہے یہاں لوگوں نے اپنے حلقے اپنے سکالرز اپنے فرقے اپنے لیڈر منتخب کر لیے ہیں اور مجال ہے جو آپ ان کے بارے میں کچھ کہیں اور وہ سن لیں وہ اپنے عقل کی بنیاد پر فیصلہ نہیں کرتے وہ اپنی محبت کی بنیاد پر فیصلہ کرتے ہیں۔"

جے ہان کے ذہن میں نہ جانے کہاں سے ہادی کی بات آگئی جس میں وہ ماہا طیب کا بتا رہا تھا کہ کیسے وہ ان سب کو بھٹکا ہوا گنہگار کہہ کر گئی تھی۔

جے ہان نے سر جھٹکا اور حسن ثانی کی بات پر توجہ دینے لگا۔

"بخاری کی روایت رقم 3938 کا جب ہم مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ایک یہودی انکی خدمت میں حاضر ہوا وہ انسان اس وقت یہود کا بہت بڑا عالم تھا اور یہودیوں میں اسکی بڑی عزت تھی اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سوال جواب کئے جن پر مطمئن ہونے کے بعد انہوں نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گئے۔ وہ شخص عبداللہ بن سلام تھے۔ انکے مسلمان ہونے کا یہودیوں کو علم نہیں ہوا تھا تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ اے اللہ کے

رسول! یہود بہت بہتان لگانے والے لوگ ہیں۔۔۔ آپ ایک بار میرے مسلمان ہونے کی خبر سے پہلے ان سے میرے بارے میں پوچھ لیجئے گا۔۔

چنانچہ یہود سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ تمہارا عالم عبداللہ بن سلام یہ کیسا آدمی ہے؟ یہود نے کہا وہ تو بہت بڑے عالم کے بیٹے اور خود بہت بڑے عالم ہیں ہمارے ہاں بہت عزت اور احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں انکی ذہانت کے سب معترف ہیں وہ تو افضل ترین شخص ہیں یعنی تعریفوں کے پل باندھ دیئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اگر وہ اسلام قبول کر لے تو تمہارا کیا رد عمل ہوگا؟

یہود مسکرا دیئے اور کہا ایک ذہین صاحب علم اور اتنا بڑا عالم وہ یہ حماقت کیسے کر سکتا ہے وہ اتنا بے وقوف نہیں ہو سکتا۔۔۔

عبداللہ بن سلام جو پیچھے بیٹھے انکی یہ باتیں سن رہے تھے وہ سامنے آئے اور انہوں نے کہا تو پھر سن لو مجھ سے یہ بے وقوفی ہوگئی ہے میں ایمان لے آیا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی اللہ کے آخری رسول ہیں۔

یہ بات سن کر یہود کو یقین نہ ہوا۔ اور انہوں نے کہا کہ یہ ہم میں سب سے برا اور سب سے برے آدمی کا بیٹا ہے یہ بہت بڑا جاہل ہے اور جاہل کا بیٹا ہے یعنی پھر جو منہ میں آیا وہ کہتے چلے گئے۔ عبداللہ بن سلام نے کہا اللہ کے رسول مجھے ان سے یہی اندیشہ تھا۔

اور بتا دیا کہ مردہ قومیں کسی انسان کے بارے میں رائے دیتے وقت اپنے تعلقات اور تعصب کی بنیاد پر بناتی ہیں انکی رائے عقل کی بنیاد پر قائم نہیں ہوتی۔ انکے اپنے ہیں تو وہ ہزار برائیوں کے باوجود وہ بالکل فرشتے ہوتے ہیں اور اگر غیر ہیں تو ہزار خوبیوں کے باوجود وہ شیطان تصور ہوتے ہیں۔

تو اس میں درحقیقت تصویر ہے اس بات کی کہ ایک قوم کی اخلاقی حالت ہے جسکی بنیاد پر آپ توقع کر سکتے ہیں کہ اسکو کوئی صحیح بات بتائی جاسکتی ہے یا نہیں۔ پہلی چیز انسان کا اخلاقی وجود ہے اگر اخلاقی وجود کو اسطرح تدھیر کر کے رکھا ہوا ہے کہ کبھی کسی چیز کو تحقیق کیے بغیر تسلیم نہیں کیا کسی چیز کے بارے میں بہتان تراشی نہیں کی کسی شخص کے بارے میں یا کسی نظریے کے بارے میں بغیر علم کے بحث نہیں کی اور ہمیشہ احتیاط کے ساتھ اپنا نقطہ نظر بیان کیا ہے تو پھر پیغمبر کی بات بھی سنی جائے گی اور ایمان کی توفیق بھی ہوگی۔ اور ہماری قوم بھی اس وقت اسی صورتحال سے دوچار ہے مجال ہے جو کوئی ایسے انسان پر جس کو لوگ اپنا رہنما اپنا لیڈر مان کر اسکے عشق میں مبتلا ہو چکے ہیں اسکے بارے میں کوئی بات کوئی تنقید سن سکیں

جس وقت یہ المیہ ہو جائے تو سمجھ لینا چاہیے یہ ایک مردہ قوم کی نشانی ہے جسکو مرنا ہے اسکے مرنے کا انتظار تو کیا جاسکتا ہے مگر اسکی اصلاح مشکل ہے۔"

جے ہان اور وہاں موجود کئی لوگوں نے حسن ثانی کے نقطے کو سراہا تھا۔ بے شک وہ ٹھیک کہہ رہے تھے یہاں لوگ عقل پر پردے ڈال کر رہنماؤں کے پیچھے چل پڑے ہیں جو عقل انہیں خود سمجھ بوجھ کے لیے عطا کی تھی اس پر وہ پردے ڈال کر دوسروں کی عقل کے مرہون منت زندگی گزار رہے تھے۔

"اسی لیے تو میں ایک بات پر زور دیتا ہوں قرآن پڑھو خود پڑھ کر سمجھو۔۔۔ اگر تم انگریزی سیکھ سکتے ہو تو عربی کیوں نہیں؟ انگریزی ہمارے تدریسی اداروں میں لازم ہوگئی ہے تو عربی کیوں نہیں ہو سکتی؟ سیکھو اپنے لیے اپنے مذہب کی اصل پہچان کے لیے اسلام کا اصل پیغام جاننے کے لیے خدا را کسی عالم سکالر کے پیچھے لگ کر اپنی انسانیت اور دینی زندگی کو گھاٹے میں مت ڈالو۔"

حسن ثانی نے گویا التجا کی تھی اور جے ہاں گھرے سوچ و بچار میں مبتلا ہوا تھا۔

## پریزنٹ ڈے

اسماہ نے سیشن کے بعد ہچکچاتے ہوئے وضو کیا اور جائے نماز بچھا کر عصر کی نماز کے لیے کھڑی ہوئی۔ لیکن نماز کی نیت سے پہلے ہی شرمندگی کے مارے اس کے آنسو نکل آئے وہ وہیں بیٹھ کر رونے لگی۔ سجدے میں گر کر بہت روئی۔ اللہ سے معافی مانگی۔

"اللہ میں بہت شرمندہ ہوں مجھے تو یہ بھی سمجھ نہیں آرہا شروع کہاں سے کروں۔۔ میں نہیں جانتی میں آپ سے معافی معافی مانگنے کے قابل ہوں یا نہیں آپ مجھے معاف کریں گے یا نہیں لیکن آپ جانتے ہیں میں اپنے کیے پہ شرمندہ ہوں میں سچے دل سے آپ سے معافی مانگ رہی ہوں مجھے معاف کر دیں پلیز اللہ مجھے معاف کر دیں میرے دل کو سکون نہیں ملتا مجھے کوئی راستہ دکھائی نہیں دیتا مجھے آپکی مدد چاہیے اللہ پلیز میری مدد کریں۔۔۔"

ضائع ہونے سے بچالے میرے معبود مجھے

یہ نہ ہو وقت مجھے کھیل تماشا کر دے

یہ جو حالت ہے میری، میں نے بنائی ہے مگر

جیسا تو چاہتا ہے، اب مجھے ویسا کر دے

(آمین)

روتے روتے اسکی ہچکی بندھ گئی تھی۔ وہ خود کو سنبھال کر اٹھی اور نماز کی نیت کر کے فرض ادا کرنے لگی۔ اسکے دل کو عجیب اطمینان حاصل ہوا تھا اسکی آنکھوں میں آنسو تھے لیکن دل مسکرا رہا تھا وہ بہت خوش تھی جیسے کتنے دنوں سے بھٹک رہی تھی در در کی ٹھوکریں کھا رہی تھی اور آج؛ آج اسے اپنا گھر مل گیا تھا۔۔۔۔

گم ہے جو تیری آنکھ کا منظر تلاش کر

باہر جو کھو گیا ہے وہ اندر تلاش کر

جو تجھ کو تیری ذات سے باہر نکال دے

دشت جنون میں ایسا قلندر تلاش کر

دادی نے دروازے سے اسمارہ کو نماز پڑھتے دیکھا تھا اور حیران رہ گئیں تھیں لیکن پھر آسمان کی طرف دیکھ کر اللہ کا شکر ادا کرتی ہوئی وہاں چلی گئیں۔

اسمارہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تو وہ بہت ہلکا محسوس کر رہی تھی۔ وہ لان میں آگئی۔ بابا کو کال ملائی اور ان سے باتوں میں مصروف ہو گئی۔

"ذیحان محمد سے بات ہوئی تھی میری وہ بتا رہے تھے تم بہت تعاون کر رہی ہو۔۔۔۔"

"بابا آپ نہ ہوتے تو میں ویسے ہی اندھیروں میں پڑی رہتی میں چاہ کر بھی آپکا شکریہ ادا نہیں کر سکتی جو آپ نے میرے لیے کیا ہے۔" اس نے سکیرین پر گہری محبت بھری نگاہ ڈال کر کہا۔

"تتلی تم خوش رہو میری ساری بیٹیاں خوش رہیں تو میرے لیے اس سے بڑھ کر اور کیا ہو گا یہی میرے لیے اصل کامیابی ہے۔" احمد حسین مسکرا کر بولے۔

"جانتی ہو لوگ بیٹیوں کے پیدا ہونے سے کیوں ڈرتے ہیں؟ احمد حسین تھوڑے توقف کے بعد بولے تھے۔

"وہ بیٹیوں سے نہیں بیٹیوں کے نصیبوں سے ڈرتے ہیں دنیا سے ڈرتے ہیں۔۔"

ہر باپ کی خواہش ہوتی ہے کہ کاش اسکی بیٹی کے لیے ایک الگ دنیا ہوتی بالکل تتلیوں کی طرح جہاں انکی اڑان بھرنے پر یہ ڈر نہ ہوتا کہ دنیا کی تیز و تند ہوائیں انہیں اپنے ساتھ بہا کر لے جائیں گی۔"

"بابا باپ اگر آپ جیسے ہوں نا انکو دنیا سے ڈرنے کی ضرورت نہیں پڑتی وہ اپنی بیٹیوں کے لیے نئی دنیا خود بنا لیتے ہیں محبت اور بھروسے کی دنیا جو انکی اڑان میں کسی قسم کی کمی نہیں آنے دیتی۔"

"اچھا یہ تو میرے لیے فخر کرنے کی بات ہے پھر تو۔"

احمد حسین خوشی سے پھولے نہیں سمائے تھے۔ اسمارہ انکے سامنے مسکرا رہی تھی اور وہ دل میں اللہ کا شکر ادا کرتے نہیں تھک رہے تھے۔

کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد احمد حسین نے فون رکھا تھا۔ سردی بڑھتی جا رہی تھی اور مغرب ہوتے ہوتے اندھیرا چھا جاتا تھا۔ وہ لان میں بیٹھی ٹھنڈ کا مزہ لی رہی تھی کیونکہ اکتوبر کی شامیں ہلکی پھلکی خنکی کے ساتھ بہت خوبصورت لگتی تھیں۔

اسکو میسج ریسیو ہوا اس نے کھول کر دیکھا۔

"Hi this is me Jae Yeong here...."

"جے ینگ؟" اسمارہ نے دل میں سوچا۔

"کون جے ینگ؟" اس نے انگلش میں جواب دیا۔

"وہی نے آپکے بابا سے آپکے رشتے کی بات کی تھی۔" اسمارہ چونک گئی۔

"کیا؟ آپکو نمبر کس نے دیا میرا؟ اور میں انکار کر چکی ہوں بابا نے بتا دیا ہوگا آپکو۔۔۔" اسمارہ کے چہرے پہ تعجب کی ایک لہر دوڑ گئی۔ اس نے جلدی سے میسج ٹائپ کر کے سینڈ کیا۔

"جانتا ہوں اور اسی لیے تو میں نے آپ سے بات کرنے کا سوچا کہ آخر آپ نے انکار کیوں کیا؟"

"آپ مجھے بنا دیکھے بنا جانے رشتہ بھیج رہے ہیں صرف اس لیے کہ میں مسلمان ہوں؟ انسان نہیں سمجھتے آپ مجھے؟"

"آپ بھی تو مجھے نہیں جانتی اور یہی تو میں سوچ رہا ہوں کہ مجھے بنا جانے آپ نے انکار کیوں کیا؟" جیسا سوال ہوا تھا جواب بھی ویسا ہی آیا تھا۔

"اور رہی بات آپکو جاننے کی تو آپکو کس نے کہا میں آپکو نہیں جانتا؟ اور صرف اسلئے شادی کرنا چاہتا ہوں کہ آپ مسلمان ہیں؟"

"آپ نے بابا سے یہی کہا"

"وہ تو میں نے آپ کے بابا کے سامنے کہا اب انکے سامنے اگر میں کہتا میں نے جب آپکی بیٹی کو پہلی بار دیکھا تو مجھے اس سے پیار ہو گیا میں چاہتا ہوں میں اس سے شادی کر کے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنے پاس رکھ لوں اب ایسا کہنا مناسب لگتا کیا؟"

"آپکو شرم نہیں آتی نہ جان نہ پہچان کیسی باتیں کر رہے ہیں؟ اور خبردار جو دوبارہ میسج کیا "اسمارہ نے سختی سے کہا اور لکھ کر میسج سینڈ کر دیا۔

پتہ نہیں بابا نے کیا سوچ کے اسکے لئے مجھے راضی کرنا چاہا عجیب فلرٹ انسان!

اس نے دل ہی دل میں کو سا۔ اس نے پہلے دن سے ہی جے ینگ نامی انسان کے بارے میں نفرت سے سوچا تھا تو اب بھی اسکے میسج آنے پہ اسے یکدم غصہ آگیا تھا۔

صائم کی۔ کی۔ ہوئی حرکتوں کے بعد اب ایسی باتوں پر اسے شدید غصہ آجاتا تھا اس نے کبھی بھی صائم کی باتوں پر یقین نہیں کیا تھا مگر اسکی وجہ سے اب شاید اسمارہ کسی اور پر بھی یقین کرنے کے قابل نہیں رہی تھی۔

اندھیرا بڑھتا جا رہا تھا اور ٹھنڈ بھی اسمارہ نے خود کو ڈھانپ لیا اور اٹھ کر اندر آگئی۔

آنکھ لوگ سب بیٹھے ٹی وی دیکھ رہے تھے اسمارہ بھی انکے ساتھ آکر بیٹھ گئی۔ دادی نے اسے اپنے پاس بٹھایا تھا۔

"دادی مجھے فجر کی نماز کے لیے جگا دیجئے گا صبح" وہ دادی کے پاس سمٹ کر بیٹھی اور پیار سے بولی تھی۔

"ضرور کیوں نہیں بیٹا" دادی کے لہجے میں حیرت کے ساتھ خیر مقدم بھی تھا۔

آنکھ، امل اور صفا نے حیران ہو کر دیکھا تھا۔

"تم نے بھی شروع کر دی؟ آنکھ نے جیسے ماتھا پیٹ لیا۔

"جانتی ہو مثال دینے کے لیے ایک تم ہی تو تھی میرے پاس اب کس کو سامنے رکھ کر فجر ٹائم نہ اٹھنے کا بہانہ کروں گی" اس نے منہ بنایا۔

"خدا کا خوف کرو آنکھ بالکل سنجیدگی نہیں تمہارے اندر کم از کم دین دنیا کا تو لحاظ رکھو اور کتنی اچھی

بات ہے اسمارہ نے نماز شروع کر دی میرا تو دل خوشی سے باغ باغ ہو گیا دیکھنا اسمارہ تمہارا دل کتنا

پر سکون ہو جائے گا ماشاء اللہ میں جانتی تھی تمہیں ایک دن خود ہی احساس ہو جائے گا۔" دادی نے صفا بیگم کی طرف دیکھا تھا جو انہی کو دیکھ رہی تھی۔

"میں سونے جا رہی ہوں یونیورسٹی بھی جانا ہے صبح" اسمارہ یہ کہہ کر اٹھ گئی۔ جبکہ اسکے جانے کے بعد

بھی باقی سب کافی دیر تک اس بدلاؤ کو ہضم کرتے رہے تھے۔

اسمارہ اپنے کمرے میں آگئی تھی وہ آجکل خود کو بہت ہلکا پھلکا محسوس کرنے لگی تھی بہت سی الجھنیں اور پریشانیاں دور ہو چکی تھیں۔ انسان کا دل جب اللہ سے لگ جائے اپنے اصلی حقدار کے ساتھ جڑ جائے تو دل ایسے ہی آزاد اور ہلکا پھلکا محسوس کرتا ہے۔

اسمارہ نے زندگی میں پہلی بار سکھ کا سانس لیا تھا۔

وہ بیڈ پہ لیٹی اپنے بٹر فلائی ہاؤس پر نظریں جمائے کچھ سوچ رہی تھی۔

"کب آئیں گی تتلیاں؟ میں انکو دکھانا چاہتی ہوں کہ اب انکی طرح میں بھی خوش ہوں اپنی ہی دھن میں مگن اڑتی پھرتی ہوں اب انکی طرح مجھے بھی لوگوں کے کچھ بھی کہنے سے فرق نہیں پڑتا میں جان گئی ہوں تم لوگ کیسے بے فکر اڑتی رہتی ہو دنیا جو مرضی کہے تم جانتی ہو تم کیا ہو اور کیوں ہو۔۔۔ میں بھی جان گئی ہوں۔۔۔"

وہ سوچ کر مسکرا دی۔

اسمارہ نے اپنا موبائل اٹھا لیا۔ اسی نمبر سے پھر میسجز آئے تھے۔

"How are you?" جے ینگ نے پھر میسج کیا تھا۔

"کہاں بزی ہو رپلائی کرو

"اسمارہ چڑ چکی تھی۔

"کتنا ڈھیٹ انسان ہے یہ ایک دفعہ کے کہنے سے سمجھ نہیں آئی اسکو۔" اسمارہ نے موبائل کو گھورتے ہوئے کہا تھا۔

"میں نے آپکو بتا دیا تھا مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی آپ بابا کے فیورٹ ہونگے میرے نہیں فضول وقت ضائع مت کریں اور نہ اس امید میں رہئے گا کہ میں بابا کے کہنے پہ راضی ہو جاؤں گی مجھے کوئی شادی وادی نہیں کرنی۔۔۔" اس نے میسج ٹائپ کر کے بھیجا تھا۔

"آپ بے شک نہ کریں میں تو کروں گا کیونکہ مجھے آپ سے بہت ساری باتیں کرنی ہیں" اسماہ جھنجھلائی تھی۔

"آپ کو شرم نہیں آتی ہے نا؟"

"نہیں مجھے صرف پیار آتا ہے آپ پہ"

ایک سمانلی کے ساتھ میسج ریسیو ہوا تھا اور اسماہ کا چہرہ غصے سے لال ہو چکا تھا۔

"میں بابا کو بتاتی ہوں تمہارے بارے میں وہی سیٹ کریں گے تمہیں"

جواب میں کوئی میسج نہیں آیا تھا۔۔۔

"اففففف۔۔۔۔۔ یہ تو کوئی پاگل سائیکو ہے سمجھ کیوں نہیں آتی اسے۔۔۔۔۔ یہ کیا سمجھتا ہے بابا کے کہنے

سے میں مان جاؤں گی اتنے فلرٹ انسان کے لیے۔۔۔ اور یہ کہاں سے بابا کو اچھا پڑھا شریف لگا میسج

سارے سینڈ کروں میں بابا کو انکو بھی پتہ چلے کیا لڑکا ڈھونڈا ہے انہوں نے۔۔۔؟"

اسماہ نے موبائل مٹھی میں دبایا تھا اور بے یگ سے چڑ کر کچھ بھی سوچ رہی تھی۔

اسماہ بھی موبائل رکھ کر سونے کی تیاری کرنے لگی تھی۔

## فلش بیک

جے ہاں کو حسن ثانی کے ساتھ بہت دن ہو گئے تھے۔ وہ دل سے اسلام کو قبول کر چکا تھا اللہ اور اسکے رسول کو

مان کر انکی تعلیمات کو جتنا ہو سکے حاصل کرنا چاہتا تھا حسن ثانی کے ساتھ گزرنے والا ہر لمحہ بہت قیمتی تھا لوگ ان سے بات کرنے انکے علم سے استفادہ کرنے کی کتنی کوششیں کرتے اور وہ اتنا خوش قسمت تھا کہ اللہ نے یہ موقع اسے خود دیا تھا وہ جانتا تھا زندگی یہ موقع ہر روز نہیں دیتی۔

وہ پورا دن حسن ثانی کے سنٹر ہی رہا تھا وہاں قرآن پاک پڑھتا رہا اسے سمجھنے کی کوشش کرتا رہا۔ حسن ثانی نے اسے کورین ترجمے کے ساتھ قرآن دیا تھا جو اسکے لئے سمجھنا بہت آسان تھا۔

وہ ابھی بھی عشا کی نماز پڑھنے کے بعد قرآن کھول کر بیٹھ گیا تھا اور کتنی ہی دیر سے کئی آیات کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا کبھی خوف کے مارے دل لرز جاتا تو کبھی اللہ کے احسانات جان کر خوشی سے آنکھیں بھگو لیتا۔ وہ کچھ دیر کے لیے قرآن بند کر کے اپنے کمرے کی کھڑکی میں آکر کھڑا ہوا تھا۔ ٹیکساس کا موسم ان دنوں اچھا تھا ٹھنڈی ہوائیں اسے اپنے گالوں سے ٹکراتی محسوس ہوئی تھی۔ اس نے آنکھیں بند کی اور منہ آسمان کی طرف کیا۔

“ میرے اللہ مجھے خود سے کبھی دور مت کیجئے گا میں آپ کو پا کر بہت خوش ہوں بہت مکمل محسوس کر رہا ہوں اس احساس کو کبھی میرے دل سے مت نکالے گا میں ہمیشہ آپ کی محبت میں گرفتار رہنا چاہتا ہوں مجھے کسی کی محبت نہیں چاہیے میں چاہتا ہوں آپ میرے لیے کافی ہوں۔۔۔۔۔”

اسکے دل نے بے ساختہ یہ دعا کی تھی اور اسکی بند آنکھوں سے آنسو نکلے تھے۔

میری قسمت میں بھی ایسا کوئی سجدہ کر دے

جو میرے سارے گناہوں کا مداوا کر دے

میں تیرا چاہنے والا ہوں مگر ہے حسرت

جن کو تو چاہتا ہے مجھکو بھی ویسا کر دے

میں غرض جتنا بھی جیوں تیرا ہی بندہ بن کر

ہے میری ارضِ تمنا اسے پورا کر دے۔۔۔

وہ جب سے یہاں آیا تھا بہت بدل گیا تھا اسکے سوچنے کے انداز سے لے کر دنیا کو دیکھنے تک کا نظریہ سب بدل گیا تھا اس نے ساری زندگی جو بھی کیا تھا اور جیسے بھی رہا تھا اسے ایک بات کا دکھ تھا وہ اپنے خالق سے بے خبر رہا تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔۔۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ اَحِبَابُ ----

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ----

ناولز کی دنیا "ویب سائٹ / گروپ / پیج" دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کر سکتے ہیں --- اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں --- ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ---

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہو سکا آپ کی تحریر پوسٹ ہو جائے گی ---

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔۔

Email address :- [Novelskiduniya77@gmail.com](mailto:Novelskiduniya77@gmail.com)

Facebook page :- [Novels ki duniya](#)

( user name [@zoyatalib77](#) )

Facebook group :- [Novels ki duniya](#)

Instagram Page:- [Zoya Talib](#) (UserName: [Novelskiduniya77](#))

Youtube Channel: Novels Ki Dunya (NKD) Official

( پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو )

اور باقی کے رابطے کے لیے ہر پیج کے نیچے **Blue** الفاظ میں لکھے لفظ میں آپ کو لنکس مل جائے گے ان سب کے۔۔

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کر لیں ---

شکریہ ----

حسن ثانی اپنی لائبریری میں موجود ایک کونے میں بنی جگہ جہاں انہوں نے زمین پر میٹرس بچھا کر سامنے ایک لکڑی کا میز بنوا رکھا تھا جہاں وہ بیٹھ کر قرآن کا مطالعہ کرتے تھے وہیں بیٹھے کچھ پڑھ رہے تھے جب جے ہان نے دروازہ ناک کر کے اندر آنے کی اجازت مانگی حسن ثانی نے سر ہلا کر جے ہان کو آکر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ وہ کچھ دیر مطالعہ میں مصروف رہے اور پھر جے ہان کی طرف متوجہ ہوئے۔

"میں نے آپکو ڈسٹرب تو نہیں کیا ثانی صاحب؟" جے ہان نے قدرے عاجزی کے ساتھ کہا تھا اور سر جھکا کر انکے سامنے بیٹھ گیا تھا۔ وہ دل سے حسن ثانی کو استاد مانتا تھا اور انکی بہت عزت کرتا تھا۔ "کیسی باتیں کرتے ہو جے ہان میاں تمہارے لیے ہی تو بیٹھے ہیں ہم یہاں تم بتاؤ کیسی چل رہی ہے تعلیم؟"

حسن ثانی نے مطالعہ کچھ دیر کے لیے روکا اور پوری توجہ سے جے ہان سے بات کرنے لگے۔

"بہت اچھی۔۔۔۔۔" جے ہان نے مسکرا کر کہا۔

"ثانی صاحب ہمیشہ کی طرح میں جب بھی گہرا مطالعہ کرتا ہوں بہت سے سوال جنم لیتے ہیں اور مجھے انکے جواب جاننے ہوتے ہیں تو کیا بات بات پہ لاجک ڈھونڈنا سوالوں کے جواب مانگنا یہ سب اللہ کے ہاں ناپسندیدہ عمل تو نہیں؟" جے ہان نے فکریہ لہجے میں پوچھا تھا۔

"بالکل نہیں بلکہ اللہ نے اسی لیے تو قرآن میں کہا کہ اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو متجسس ہوتے ہیں انکو سمجھنا چاہتے ہیں ورنہ بتاؤ اللہ کے لیے کیا مشکل تھی کہ ایک آسان انداز میں

"میں آج پھر بہت الجھن کا شکار ہوں۔۔۔۔۔ ثانی صاحبہ....."

"جانتے ہو جہاں قرآن کا موضوع انسان ہے مسلمان نہیں۔۔۔۔۔"

"لیکن وہی انسان جسکا نام انسان ہے جوڑنے والا جسکی بنیاد پر اسے اشرف المخلوق بنایا گیا قرآن کا موضوع بنایا گیا وہ اس دنیا میں آکر بھٹک گیا خود کو فرقوں نسلوں اور مختلف مذاہب میں تقسیم کر لیا۔۔۔۔۔"



ہمیں ہی کیوں ہمیشہ اپنے مذہب کی صفائی دینی پڑتی ہے کیونکہ مسلمانوں نے عمل چھوڑ کر مشوروں پر اکتفا کر لیا ہے ہم دوسروں کو سکھانے پر جلد راضی ہوتے ہیں خود سیکھنے سے موت پڑتی ہے۔  
غیر مسلموں کو مسلم کرنے سے پہلے خود کو تو ایک بار دیکھ لیں ہم کونسے مذہب کا چورن بیچ رہے ہیں؟

مذہب کے نام پہ اپنے رسم و رواج اور روایات کا چورن کب تک بکے گا؟  
آج مسلمان اگر براڈ اور نیرو مائیڈز میں بٹ گئے ہیں تو اس میں قصور ہم جیسے انسانوں کا ہے جو خود کو عقل کل سمجھ کر فتوے جاری کرتے ہیں۔  
قرآن ہر انسان کے لیے ہے۔۔۔۔۔

اسے کسی سکالر یا مفتی کے لیے نہیں اتارا گیا کہ وہی پڑھ کر سبکو اس کی تعلیم دے گا ہر انسان کو سمجھ بوجھ اسی لیے دی گئی ہے یہ ہر انسان کی کتاب ہے ہر انسان کو خود پڑھ کر تجزیہ کرنا چاہئے اسی لیے ہر انسان اپنے اعمال کا جوابدہ خود بنایا گیا ہے کہ تاکہ کل کو وہ کسی مفتی یا سکالر کا گریبان نہ پکڑ سکے اسی لیے انسان کو اشرف المخلوق بنایا گیا۔"

حسن ثانی نے کافی تفصیل سے اس کے سوال کا جواب دیا تھا۔

حسن ثانی ٹھیک کہتے ہیں اسلام جدا کرنے والا نہیں جوڑنے والا مذہب تھا جسے لوگوں نے اپنی سوچ اور اپنی مرضی سے اتنا منفی بنا دیا تھا۔ لیکن اسے دنیا سے اب کوئی غرض نہیں تھی اسے اللہ سے

غرض تھی جس نے اسے انسان بنایا اشرف المخلوق کا رتبہ بخشا۔ وہ اچھا انسان تو تھا ہی مگر اشرف المخلوق کا رتبہ اور اس رتبے کی ذمہ داریاں ابھی بہت تھیں۔

وہ پہل کرنا چاہتا تھا۔

اسے اللہ چاہیے تھا۔

اسکی زندگی کا مقصد اب انسان نہیں اشرف المخلوق بننا تھا۔ اپنے رتبے کی پاسداری کرنی تھی۔

یہ دنیا اسکے رتبے کے لحاظ سے انعام ہو بھی نہیں سکتی تھی اسکا جو رتبہ جو مقام تھا اسکا انعام اللہ ہی ہو سکتا تھا اللہ کی خوشنودی۔

پریزنٹ ڈے۔

اسمارہ یونیورسٹی آئی تھی۔ یونیورسٹی کی ہر چیز اسے بالکل نئی لگ رہی تھی۔ نئی اور خوبصورت۔ اسکے ارد گرد بھلے خزاں چھائی ہوئی تھی مگر اسکے اندر بہاروں نے ڈیرے ڈال رکھے تھے۔ وہ مسکراتی ہوئی مجید ہٹس کے سامنے رکی تھی اور ایک کرائس آرڈر کر کے مجید ہٹس کی بیک سائیڈ کی طرف آگئی تھی۔ وہاں ایک بیچ پہ بیٹھے اپنے لانگ کوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے سوکھے پتوں اور خالی درختوں کو دیکھ رہی تھی۔

"فکر مت کرو جلد ہی تم پھر سے ہرے بھرے ہو جاؤ گے"

وہ دل ہی دل میں ان درختوں سے مخاطب ہوئی تھی جو اسے کتنے سالوں سے کتنے رنگ بدلتے دیکھ رہے تھے اور وہ انکو۔ فرق صرف اتنا تھا درختوں پر ہریالی ہر سال آجاتی تھی مگر اسمارہ کا دل بہت عرصہ تک بنجر رہا تھا۔

اسکا کرائس آپکا تھا۔ آج کرائس میں ٹنڈے کی سبزی تھی جو اسے سخت ناپسند تھے مگر اسکا موڈ اچھا تھا تو اس نے وہ بھی خوشی خوشی کھا لیا۔

"اب بھلے ہی ان درختوں کی طرح میرے ارد گرد بہت سے انسان

ہوں میں پھر بھی ان انسانوں میں خود کو الگ محسوس کروں گی منفرد محسوس کروں گی اور نایاب کیونکہ مجھے اللہ نے نایاب بنا کر بھیجا ہے"

اسکی دعا بدل چکی تھی وہ یہ خیال آنے پر مسکرا دی تھی۔

کچھ دیر بعد وہ اپنے ڈیپارٹمنٹ پہنچ چکی تھی ان دنوں اسکی چال ڈھال سب بدل گئی تھی ارد گرد کا ماحول اب اسے اتنا اثر انداز نہیں کرتا تھا وہ اپنے آپ میں بہت خوش تھی کوئی ملتا تو خوشی سے جواب دیتی اپنے اخلاق کو اس نے بہتر بنایا تھا تو دوسروں کے اخلاق میں بھی اس نے تبدیلی محسوس کی تھی۔

"یہ بڑا خوش ہے آجکل" کوئی سٹوڈنٹ پاس سے گزرا تھا۔

"لگتا ہے لاٹری لگ گئی اسمارہ کی"

دوسرے سٹوڈنٹ نے ہنستے ہوئے کہا تھا جسکا جواب اسمارہ نے بھی مسکرا کر دے دیا تھا۔

وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہے تھے لاٹری ہی لگی تھی اسمارہ کی اور ایسے بہت کم لوگ ہوتے ہیں جنکی ایسی لاٹریاں لگ جائیں۔

اسمارہ نے دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کیا تھا۔

مجھے کن سے کر تو قریب تر

مجھے اپنے در کی گدائی دے

مجھے اس جہاں کی غرض نہیں

مجھے اُس جہاں کی رسائی دے

اسمارہ یونیورسٹی سے واپس آکر گاڑی کھڑی کر کے گھر کے اندر داخل ہونے ہی والی تھی کہ صائم ان کے گھر سے نکلا۔ حشاش بشاش نظروں میں ملامت یا شرمندگی کا کوئی عکس نہ تھا اسمارہ کے پاؤں شل ہو گئے تھے لیکن صائم اسے دیکھ کر مسکرایا تھا۔ اسمارہ کو لگا اسکی مسکراہٹ میں ہی اسکی توہین ہے وہ ایک سائیڈ سے گزرنے لگی۔

"تم ابھی تک ناراض ہو کیا؟" صائم گاڑی ان لاک کرتے ہوئے بولا تھا۔

اور اسمارہ رک گئی تھی۔

"آئلہ نے بتایا ہوگا تمہیں میں سوری کرنا چاہ رہا تھا تم سے لیکن آئلہ نے منع کر دیا تھا۔"

اسمارہ کھڑی سن رہی تھی لیکن کوئی جواب نہیں دے رہی تھی۔

"خیر اب تو ملنا ملانا ہوتا رہے گا بھول جاؤ گی تم بھی۔۔۔" وہ یہ کہتے ہوئے چشمہ پہنتے نکل آیا تھا مگر اسمارہ وہیں کھڑی اسے دیکھتی رہی تھی۔

کیا کسی دوسرے انسان کا دل دکھا کر آگے بڑھ جانا اتنا آسان ہوتا ہے؟ بس اتنی سی اوقات ہوتی ہے دوسرے کے جذبات کی؟

سوری؟ کونسی سوری کرنا چاہ رہا تھا یہ جبکہ اسے تو اپنے کئے کا احساس ہی نہیں اسے وہ سب ابھی تک مذاق لگ رہا ہے۔۔۔ معافی تو وہ ہوتی ہے جو اپنے کیے پہ نادم ہونے پر مانگی جاتی ہے مگر وہ اپنے کیے پہ نادم تو کیا مکر ہی گیا تھا اور جو اس نے کیا ہی نہیں تو اسکی معافی کس لیے مانگ رہا تھا؟

اسمارہ سوچتے ہوئے وہاں سے آہستہ قدموں کے ساتھ چل دی تھی۔ وہ خود کو بہت بے بس محسوس کر رہی تھی وہ چیختی چلاتی اس صورت میں کہ واقعی کوئی سمجھتا کہ اسکے ساتھ زیادتی ہوئی تھی مگر وہ تو پرنیک کا کہہ کر بری ہو چکا تھا۔

## فلش بیک

جے ہان کو حسن ثانی کے سنٹر میں تقریباً چھ ماہ سے زائد ہو چکے تھے لیکن بعض ایسی چیزیں تھیں جنکا اسے ابھی بھی علم نہیں ہو سکا تھا کیونکہ یا تو وہ قرآن پاک میں بیان نہیں ہوئیں تھیں اور نہ احادیث میں یا انکا ذکر موجود ہے لیکن کچھ آیات میں اور طرح سے اور کچھ آیات میں اور طرح سے۔ آج حسن ثانی ایک گرینڈ سیشن کرنے والے تھے جہاں ٹیکساس کے علاوہ امریکا کی دوسری ریاستوں اور دوسرے ممالک کے لوگ بھی شامل ہونے والے تھے۔

جے ہاں صبح جلدی ہی سنٹر پہنچ گیا تھا کیونکہ وہاں اسے انتظامی امور بھی دیکھنے تھے۔

وہاں پہنچ کر اس نے لوگوں کی بڑی تعداد جو وضع قطع سے اچھے خاصے علما مشاہدین معلوم ہوتے تھے انکو دیکھا اور انکی شخصیات کے آگے اس نے خود کو ذرا کم ہی تصور کیا اور سوچا یہ اسے کہاں موقع دیں گے آج حسن ثانی سے بات کرنے کا انکے سوالات تو انکے علم کے مطابق بہت اہم ہونگے اور حسن ثانی انکا جواب دیں گے یا میرے غیر ضروری سوالات کا جو اس نے کئی علماء سے سن بھی رکھے تھے مگر وہ اسے مطمئن نہیں کر پائے تھے کہیں نہ کہیں خلا رہ جاتا تھا۔

محفل کا آغاز قرآن مجید کی تلاوت سے ہوا ایک صاحب نے بڑے سوز و گداز سے نعتیہ کلام پیش کیا جو اردو میں ہونے کی وجہ سے جے ہاں کو کم ہی سمجھ آیا تھا مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عقیدت اتنی تھی جذبہ اتنا ہی تھا جتنا کہ اس نعت پڑھنے والے کا تھا اسے ہادی کی یاد آئی اسکی آواز بھی اتنی ہی خوبصورت تھی اور وہ اتیوان کی مسجد میں جب نعت پڑھتا تھا تو سماں باندھ دیتا تھا۔ اسکے بعد سوالوں جوابوں کا آغاز ہوا۔

کچھ اہم مسائل پر بات چیت ہوئی کچھ غیر مسلم تھے جو اپنے سوالوں کے جواب چاہتے تھے اور وہ جواب ملنے پر وہ مسلمان ہونے کے خواہشمند تھے۔ کچھ مطمئن ہوئے کچھ کو مزید مطالعہ کا شوق ہوا تھا۔

کچھ سوالوں کے بعد ایک صاحب جو ابھی نوجوان تھے وہ اٹھے اور اپنا سوال کرنے کی اجازت چاہی۔

"جناب حسن ثانی صاحب میں آپ سے کچھ روزمرہ زندگی کے حوالے سے سوالات کرنا چاہتا ہوں یعنی جن کی تعبیر ہمیں قرآن پاک میں اس طرح سے نہیں مل پاتی اور جسکا حوالہ ہم سیرت النبی سے لیتے ہیں۔

میں آپکی رہنمائی چاہتا ہوں اس بارے میں وہ یہ کہ حسن ثانی صاحب جیسے ہمارے علماء میوزک سننے اور گانے کو گناہ کہتے ہیں اسے ممنوع قرار دیتے ہیں جبکہ اسکو قرآن یا حدیث میں کسی جگہ اللہ اور اسکے رسول نے منع کیا ہو ایسی کوئی آیت یا حدیث موجود نہیں تو اسکے بارے میں آپ کچھ رہنمائی فرما دیں اگر؟"

جے ہان کو لگا جیسے اس لڑکے نے اسکے منہ کی بات چھین لی وہ ابھی ہادی کے بارے میں ہی تو سوچ رہا تھا اسکی آواز اتنی خوبصورت تھی کہ سننے والے پر سرور طاری ہو جاتا۔ مگر ماہا طیب اسے کہہ کر گئی تھی کہ وہ گناہ کرتا ہے اور بھی کئی مسلم اسکی نعتیں تو سن لیتے مگر اسے گانا گانے پر ٹوک دیتے تھے۔ ہادی انکی باتوں پر زیادہ توجہ نہیں دیتا تھا اسکے پاس جواب نہیں تھا اس لیے یا اسکے پاس جواب تھا اس لیے؟

حسن ثانی نے جواب دینے کے لیے مائیک اٹھایا۔

"آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے جناب قرآن پاک اور کسی حدیث میں اسکو ممنوع قرار دینے کی کوئی دلیل موجود نہیں اور وہ اس لیے کہ یہ صریحاً ممنوع ہے ہی نہیں یعنی گانا بجانا یعنی گانا گانا یا کوئی ساز موسیقی کے آلات تو حرام یا ممنوع نہیں ہیں البتہ انکے استعمال پر بحث کی جاسکتی ہے یعنی اگر کسی

گانے میں کوئی فحاشی، غیر اخلاقی تعلیمات یا زبان، کسی کی دل آزاری کو موضوع نہیں بنایا گیا اور اس سے کسی بھی قسم کی بے حیائی کا ڈر نہیں تو یہ بالکل بھی ناجائز، حرام یا ممنوع نہیں۔

اور میں جانتا ہوں جب تک بات دلیل کے بغیر کی جائے تو وہ محض ایک رائے کے علاوہ اور کوئی حیثیت نہیں رکھتی تو میں آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے ہی چند روایات کی روشنی میں اس بات کی تصدیق کروں گا جو مختلف صحابہ کرام سے روایت ہیں۔

یہ روایت صحیح ابن حبان سے لی گئی ہے اور رقم ہے 6272۔۔۔

سیدنا علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میں نے ایسی کسی برائی کا کبھی ارادہ بھی نہیں کیا جو جاہلیت کے دور میں عرب میں عام تھیں سوائے دو کے۔۔۔۔۔"سوائے دو کے کہتے ہوئے حسن ثانی کا انداز جتانے والا تھا۔

حسن ثانی رکے۔

"سوائے دو کے۔۔۔

آگے چل کے آپکو اندازہ ہوگا اس بات کا۔۔۔

یعنی آپ فرما رہے ہیں کہ میں نے انکے زمانہ جاہلیت کی برائیاں کرنے کا کبھی ارادہ بھی نہیں کیا اور ان برائیوں میں بہت سی چیزیں شامل ہو سکتی تھیں جیسے چوری، ڈاکا، شراب پینا کچھ بھی زہن میں آپ تصور کیجئے جو بھی برائی ہو لیکن سوائے دو کے اور وہ دو برائیاں کیا تھیں آگے آپکو پتہ چلے گا۔۔۔

آگے روایت میں ہے کہ

ابھی ارادہ ہی پیدا ہوا تھا کہ اللہ نے اس سے میری حفاظت فرمائی

یعنی ایسی برائی تھی کہ اللہ کو میری حفاظت فرمانی پڑی۔

آگے روایت میں ہے

پہلی مرتبہ کا قصہ یہ ہے کہ میں قریش کے ایک نوجوان کے ساتھ تھا ہم مکے کے بالائی گاؤں میں گھر والوں کی بکریاں چرا رہے تھے۔ میں نے اپنے ساتھی سے کہا آج تم میری بکریوں کا خیال رکھو تاکہ آجکی رات میں بھی مکے میں ایسے گزاروں جیسے مکے کے نوجوان گزارتے ہیں۔

تو جیسے ہمارے مکے نوجوان گزارتے ہیں سے کیا مراد؟۔۔۔" حسن ثانی خود ہی سوال اور جواب دے رہے تھے۔

"جو لوگ عربی کلچر سے واقف ہیں خاص کر زمانہ جاہلیت کے وقت سے تو وہ جانتے ہونگے نوجوان کسی مخصوص جگہ اکٹھے ہوتے تھے جہاں شبینہ محافل کا اہتمام ہوتا تھا جہاں لونڈیاں رقص کرتی، لڑکے آپس میں قصے کہانیاں کرتے اور فحش گانے بجانے کا انتظام ہوتا ہمارے ہاں جیسے کہ ناٹ کلبز اور دوسری پرائیویٹ محافل کو ہی لے لیجئے۔۔۔ اور عرب کے معاشرے میں ابھی بھی یہ شبینہ محافل ہوتی ہیں۔۔۔۔"

روایت میں آگے ہے کہ

اس نوجوان ساتھی نے کہا ٹھیک ہے چنانچہ میں اس ارادے سے وہاں سے نکلا۔۔۔

کس ارادے سے یعنی یہ وہ پہلی برائی کا ارادہ ہے جسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے برائی قرار دیا ہے۔

چنانچہ میں اس ارادے سے وہاں سے نکلا اور وہاں پہنچا جہاں سے مکے کے گھر شروع ہوتے تھے تو مجھے وہاں سے گانے، دف اور دوسرے آلات موسیقی کی آوازیں سنائی دیں۔ اور عربی الفاظ کیا ہیں ان تینوں لفظوں کے لیے

سمعتو غنان و سعوتا دفوف و مزامیر

یعنی غنان گانا، دفان دف اور مزامیر آلات موسیقی۔۔۔

روایت میں آگے بیان ہے۔

میں نے لوگوں سے پوچھا یہ کیا ہو رہا ہے تو لوگوں نے جواب دیا ایک قریش آدمی ہے جس نے قریش عورت سے شادی کی ہے اس کے گھر سے یہ آوازیں آرہی ہیں میں نے یہ سنا تو بیٹھ کر دیکھنے لگ گیا۔

یعنی پوچھنے پر معلوم ہوا کہ یہ وہ شبینہ محفل نہیں تھی جس پر جانے کا اپکا ارادہ تھا بلکہ یہ کسی کی شادی کی تقریب میں شہنائیوں کی آوازیں تھیں اور گایا بجایا جا رہا تھا۔

روایت:

میں ان آوازوں میں ایسا مشغول ہوا کہ بیٹھے بیٹھے وہیں سو گیا اور میری آنکھ دوسرے دن سورج کی روشنی کے باعث کھلی۔ اٹھ کر میں اپنے ساتھی کے پاس واپس آیا تو اس نے پوچھا رات کیا کرتے رہے؟

میں نے یہ قصہ سنا دیا پھر دوسری رات بھی یہی ہوا یعنی دوسری برائی کا ارادہ آپ نے کیا فرمایا تھا کہ دوبار برائی کا ارادہ ہوا آپ نے پھر فیصلہ کیا کہ دوسری رات وہاں جاؤں گا۔

دوسری رات بھی یہی ہوا اور میں وہاں پہنچا تو اسی طرح کی آوازیں جو پچھلی رات سنیں تھیں پھر سے سنی اور وہیں بیٹھ کر دیکھنے لگا اور وہیں بیٹھے بیٹھے سو گیا اور ویسے ہی دوسرے دن سورج کی روشنی سے آنکھ کھلی۔

میں پھر سے اپنے ساتھی کے پاس واپس گیا تو اس نے وہی سوال پوچھا رات کے وقت کیا کرتے رہے؟ تو میں نے جواب دیا کچھ بھی نہیں۔۔۔

باخدا اسکے بعد میں نے کبھی کسی برائی کا ارادہ نہیں کیا جو عرب کے لوگ زمانہ جاہلیت میں کرتے تھے۔

یعنی اس روایت سے دو باتیں صاف ظاہر ہیں ایک وہ جسے اللہ کے رسول نے برائی قرار دیا اور وہ کیا تھی وہ شبینہ محفل تھی جو اس وقت اور آج کے دور میں بھی دیکھنے کو مل جاتی ہیں اور دوسری بات کہ اللہ نے انکی حفاظت فرمائی اور حفاظت کیسے فرمائی اس محفل میں توجہ مبذول کروا کے جو شادی کی محفل تھی اس محفل میں بھی گانے بج رہے تھے آلات موسیقی تھے لیکن دوسری محفل کی طرح وہ فحش اور عریاں محفل نہیں تھی جس میں کسی باوقار شخصیت کا جانا مناسب نہیں۔

اور اگر گانا بجانا ہی ممنوع اور حرام ہوتا تو اللہ کسی اور طریقے سے بھی حفاظت فرما سکتے تھے کہیں اور بھی توجہ مبذول کرائی جاسکتی تھی لیکن کیونکہ یہ بات واضح کرنی تھی کہ موسیقی خود میں صریحاً ممنوع نہیں تو یہ طریقہ اختیار کیا گیا۔۔۔۔۔"

جہاں پاس بیٹھے نہ صرف یہ باتیں سنتا بلکہ ان کو ریکارڈ بھی کر لیتا تھا اور بعد میں ان کو جاکر احادیث کی کتابوں میں تلاش کرتا انکی اوٹھینٹیسٹی کو جانچتا اور ایسے کرنے پر اسے خود حسن ثانی نے ہی راغب کیا تھا۔ وہ ابھی بھی سامنے بیٹھا وڈیو رکارڈ کر رہا تھا اور ہمیشہ کی طرح اسلام کی بالکل ایک نئی تصویر دکھنے پر حیرت زدہ رہ جاتا تھا۔

پریزنٹ ڈے۔

اسمارہ قرآن پڑھ رہی تھی اور پڑھتے پڑھتے وہ رک گئی تھی اس نے اپنے منہ پہ ہاتھ رکھ لیا وہ اپنا رونا کنٹرول کرنے لگی۔

"الْحَبِیْثَاتُ لِلْحَبِیْثِیْنَ وَالْحَبِیْثُوْنَ لِلْحَبِیْثَاتِ وَالطَّیِّبَاتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَالطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبَاتِ"

بری عورتیں برے مردوں کے لیے ہیں، اور برے مرد بری عورتوں کے لیے ہیں۔ جب کہ اچھی عورتیں اچھے مردوں کے لیے ہیں، اور اچھے مرد اچھی عورتوں کے لیے ہیں۔"

سورة النور۔

اس نے آیت پڑھی تھی۔

تو پھر اسکی بہن کی قسمت میں صائم؟ اسمارہ نے سوچا تھا اور اسکا دل کٹ کے رہ گیا تھا۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے اللہ کی کوئی بات کوئی آیت ایسے ہی نہیں ہو سکتی لیکن وہ کیسے مان لے کہ اسکی بہن آنکھ وہ بھلے ہی اس سے بات نہیں کرتی اپنی دنیا میں مگن رہتی ہے ہر وقت خوش رہتی ہے سچتی سنورتی رہتی ہے لیکن وہ صائم کی طرح نہیں تھی اس کے نامحرموں کے ساتھ ناجائز تعلقات نہیں تھے جیسے صائم کے تھے وہ صائم کی طرح لوگوں کا دل نہیں دکھاتی تھی وہ صائم کی طرح کسی بھی حرام کام میں ملوث نہیں تھی۔ صائم اچھا لڑکا نہیں تھا اور وہ یہ بات پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتی تھی۔

ہو سکتا ہے وہ بدل گیا ہو اور جب انسان بدلتا ہے تو اللہ اسکے سارے گناہ ساری خطائیں معاف کر دیتا ہے ہو سکتا ہے صائم کے ساتھ بھی ایسا ہوا ہو۔ اسمارہ نے سوچ کر خود کو تسلی دینا چاہی۔

اسمارہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر بہت الجھ جاتی تھی وہ یہ ایک آیت پڑھ کے بھی بہت زیادہ الجھ گئی تھی اور خود کو تسلی دینے کے لیے طرح طرح کے جواب بنا رہی تھی۔

**فلش بیک۔**

حسن ثانی کا موسیقی پر لیکچر جاری تھا سب لوگ انکو توجہ سے سن رہے تھے انکے پاس ہر بات کی دلیل تھی ہر بات اتنی مکمل تھی کہ لوگ سن کر بور نہیں ہوتے تھے بلکہ خوش ہو جاتے تھے۔

ابھی بھی حسن ثانی نے اگلی روایت کا حوالہ دینا شروع کیا۔

"اگلی روایت ہے یہ روایت صحیح بخاری سے لی گئی ہے رقم ہے 952۔"

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے ہاں تشریف لائے۔ اس وقت انصار کی دو لونڈیاں دف بجاتے ہوئے وہ گیت گا رہیں تھیں جو انصار نے جنگ بو آس کے موقع پر ایک دوسرے کے لیے گائے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہیں اپنا چہرہ کپڑے سے ڈھانپے ہوئے آرام فرما رہے تھے۔

لیکن انہیں نہ کچھ کہہ رہے تھے نہ روک رہے تھے۔ سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ وہ کوئی پیشہ ور گانے والیاں بھی نہیں تھیں کہ انکا کام تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روکا نہیں یعنی عام لڑکیاں تھیں۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھا تو تعجب سے فرمایا رسول اللہ کے گھر میں موسیقی کے یہ شیطانی آلات؟

اس بات سے ایک اور بات کی طرف توجہ دلاتا چلوں کہ کچھ علماء کہتے ہیں دف تو جائز ہے مگر اور آلات موسیقی ناجائز ہیں انہیں شیطانی آلات کہا گیا ہے تو پھر یہاں تو انکی بھی تردید ہوگئی کیونکہ ابو بکر تو دف کو بھی شیطانی آلات کہہ رہے ہیں اور کیوں کہہ رہے کیونکہ ان دنوں ایسے آلات موسیقی جیسے میں نے پہلے عرض کی کس طرح کی محافل میں بجائے جاتے تھے۔۔۔

سیدہ فرماتی ہیں اس دن عید کا دن تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور فرمایا ابو بکر ان بچیوں کو گانے دو ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے اور آج ہماری عید ہے۔

یعنی سبحان اللہ کتنی اچھی طرح سے ہمیں تعلیم دی گئی ہے کہ چیزوں کو انکی صحیح جگہ پر آکر دیکھنا کتنا ضروری ہے یعنی خوشی کا موقع ہے تو ہمیں بھی خوشی منانے کا پورا حق ہے۔ لیکن ایسا بھی نہیں چوبیس

گھنٹے پورا سال ہمارا وقت انہی کاموں میں گزر جائے لیکن موقع محل دیکھ کر خوشی سے گیت گانا جس میں عبادت کا حرج نہ ہو تو اس میں کوئی مذاقہ نہیں اور یقیناً اس کے بعد ابو بکر کے خیالات بھی بدل گئے ہونگے۔

یعنی پہلی روایت سے معلوم ہوا کہ کس قسم کی موسیقی کی ممانعت ہے دوسری سے ہمیں معلوم ہوا کہ کس وقت کے لیے اجازت ہے۔"

سبحان اللہ!

**پریزنٹ ڈے۔**

اسمارہ لیپ ٹاپ کھول کر بیٹھ گئی تھی وہ ذیحان محمد سے بات کرنے کا انتظار کرتی رہتی تھی کیونکہ آئے دن اسے ذیحان محمد سے سیکھنے کو کچھ ناکچھ مل ہی جاتا تھا اور وہ اسے زندگی کی بالکل ایک نئی تصویر دکھا رہا تھا۔

"ذیحان محمد میری بہن کو وہ شخص ڈیزرو نہیں کرتا یہ بات میں پورے یقین سے کہہ سکتی ہوں پھر ایسا کیسے ہو گیا؟ میرا دل نہیں مانتا کہ اللہ ایسے کیسے ہونے دے سکتے ہیں۔۔۔۔" وہ گھٹی گھٹی آواز میں چیخ کر بولی تھی۔

"اسمارہ میں یا آپ ہم اللہ کے کسی کام کو تب تک نہیں سمجھ سکتے جب تک ہمیں نتیجہ نظر نہیں آتا اور اللہ نے اسی لیے انسان کو مستقبل کے واقعات سے بے خبر رکھا ہے وہ دیکھنا چاہتا ہے اسکے بندوں کا اس پہ کتنا یقین ہے کتنا توکل ہے۔۔۔" لہجہ نرم اور پرسکون تھا۔

"لیکن میں جس الجھن کا شکار ہوں مجھے اسکا جواب بھی تو چاہیے۔۔۔" اس نے سوالیہ نظریں سکرین پر ٹکائی۔

"ملے گا جواب لیکن تب تک ہمیں یہی یقین رکھنا چاہیے کہ اللہ کے ہر کام میں بہتری ہوتی ہے ہم انسان ہیں وقتی الجھ جاتے ہیں شکایت کرتے ہیں ہمارے ساتھ ایسا کیوں ہوا مگر وہ اللہ ہے وہ جانتا ہے وہ یہ سب کیوں کر رہا ہے تو یہی آپکی آزمائش ہے کہ آپکا اپنے اللہ پہ یقین کتنا محکم ہے آپ کس حد تک اپنے خالق پہ یقین کرتی ہیں۔" اسمارہ کی پلکیں لرزیں۔

اسمارہ خاموش ہو گئی تھی اسکے دل نے کہا تھا کہ بے شک اللہ بھولنے والا نہیں لیکن وہ یہ نہیں چاہتی تھی کہ کچھ ایسا ہو جو صائم کی وجہ سے اسکی بہن کی زندگی برباد کر دے وہ اس لیے کشمکش کا شکار تھی وہ آنکھ کو بچانا چاہتی تھی مگر اب کیسے وہ اسی لیے تو پریشان تھی۔

"آپ چپ کیوں ہو گئی ہیں؟" ذیحان محمد تھوڑی دیر بعد بولا۔

"میری زندگی مجھے بہت بے وجہ لگتی ہے میرے پاس سوال ہیں الجھنیں ہیں شکوک و شبہات ہیں لیکن مجھے میرا کوئی مقصد نظر نہیں آتا۔۔۔۔۔۔" وہ نظریں سامنے جمائے حسرت بھرے لہجے میں کہہ رہی تھی۔

"زندگی کا مقصد کیا ہے؟ مجھے لگتا ہے میں بس ایسے ہی جے جا رہی ہوں میرے پاس جینے کی وجہ نہیں ہے مجھے اپنا جینا سمجھ نہیں آتا یا پھر میں مر چکی ہوں؟" وہ تھکے ہوئے انداز میں بولی۔

"آپ تو زندہ ہیں اسمارہ سانس لے رہی ہیں" ذیحان محمد نے مزید تفصیل جاننا چاہی۔

"زندگی ہر زندہ رہنے والے کے پاس نہیں ہوتی ذیجان محمد صاحب۔۔۔۔"

کچھ درد ایسے ملتے ہیں زندگی میں جو ہماری جان تولے لیتے ہیں لیکن ہمیں زندہ بھی چھوڑ دیتے ہیں۔۔۔"

وہ کہیں کھو سی گئی تھی۔

"ٹھیک کہا آپ نے زندگی ہر زندہ رہنے والے کے پاس نہیں ہوتی مگر ہر زندہ رہنے والی چیز کو مرنا پڑتا ہے اور یہی اسکا مقصد بھی ہے۔"

آپ جانتی ہیں؟ زندگی کے عناصر اور زندگی کا مقصد یہ دو مختلف چیزیں ہیں لیکن ہم نے انکو ایک کر کے خود ہی زندگی کا مقصد گنوا دیا ہے۔"

"مطلب؟" اسماہ کو سمجھ نہیں آئی تھی۔

"مطلب یہ جیسے کائنات کے عناصر مٹی، ہوا، آگ اور پانی ہیں۔ ویسے ہی کھانا پینا، سونا جاگنا، رشتے ناٹے، محبت نفرت یہ زندگی کے عناصر ہیں۔ کائنات کے عناصر اسکے وجود کے لیے ضروری ہیں لیکن اسکا مقصد نہیں ہیں

کائنات کا مقصد آخرت ہے!

اسی طرح زندگی کے عناصر زندگی کے لیے ضروری ہیں زندگی کا مقصد نہیں! مسئلہ ہی تب پیدا ہوتا ہے جب ہم زندگی کے عناصر کو مقصد تصور کر لیتے ہیں۔

کسی نے اچھے رہن سہن کو زندگی کا مقصد بنالیا تو کسی نے عشق محبت کو

کوئی کہتا ہے کہ اسکو غربت مار دے گی تو کوئی شخص دوسرے شخص کے بغیر مر جانے کا کہتا ہے!  
تمہاری زندگی کا مقصد کھانا پینا کیسے ہو گیا رزق کا تو وعدہ اللہ نے کیا ہے۔۔۔۔۔

تمہاری زندگی کا مقصد کوئی دوسرا انسان کیسے ہو گیا جب تمہیں اکیلے ہی اس دنیا سے جانا ہے۔۔۔  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا مقصد تھا توحید!

جیسے تمہارے ہاں قائد اعظم کی زندگی کا مقصد تھا پاکستان۔۔۔

کھانا پینا رہن سہن شادی بیاہ محبت رشتے اس سب سے یہ محروم تو نہ تھے؟  
کسی کا زندگی میں آنا یا چلے جانا ہمارا مقصد کیوں ہے؟

ایک دن میں ہزاروں مسافر ٹرین میں سوار ہوتے ہیں اور اتر جاتے ہیں لیکن ٹرین کی منزل مسافر  
نہیں بلکہ وہ مقام ہوتا ہے جہاں کے لیے اس نے سفر کا آغاز کیا تھا!

عناصر اور مقصد میں فرق رکھو!

زندگی مقصد کے لیے گزارو عناصر ضرورت ہیں ضروری نہیں!۔ "ذیحان محمد کا لہجہ سخت ہوا تھا۔

اسمارہ مسکرانے لگی تھی جیسے اس کی مشکل منٹوں میں حل کر دی گئی ہو۔

"اب بتائیں آپکی زندگی کا مقصد کیا ہے اسمارہ؟" وہ خود کو کمپوز کر چکا تھا۔

"میری زندگی کا مقصد؟۔۔۔۔۔(وہ سوچنے لگی)

میں چاہتی ہوں میں اب زندگی کے نہیں بلکہ اس دنیا کے مقصد کے لیے جیوں اور اس دنیا کا مقصد ہے آخرت۔۔۔۔۔" وہ نظریں ایک جگہ ٹکائے کچھ سوچتے ہوئے بولی تھی۔

"میں چاہتی ہوں میں اب اسی مقصد کے لیے جیوں جس کے لیے اللہ نے مجھے پیدا کیا تھا اب اس دنیا سے کچھ نہیں چاہیے ذیحان محمد۔۔۔ مجھے صرف اللہ سے چاہیے جو بھی چاہیے۔۔۔" اسکی آنکھوں میں آنسو آئے تھے۔

"ضرور کیوں نہیں اسمارہ اللہ تمہارے ہی ہیں ہم سب کے ہیں اور ہم اللہ کی اشرف المخلوق۔۔۔ جسے وہ ہزار برائیوں کے باوجود شہ رگ کے قریب رکھتا ہے۔ اور یقین مانو تم نے اللہ کے لیے دنیا کو ترک کرنے کا فیصلہ کیا ہے نا تو دیکھنا تم اللہ کے آگے جھکو گی تو وہ اس پوری کائنات کو تمہارے قدموں تلے بچھا دے گا!" ذیحان محمد پورے یقین سے بولا۔

"آپ کنورٹ نہیں لگتے؟"..... اسمارہ کچھ سوچنے کے بعد بولی تھی

"کیوں؟" ذیحان محمد مسکرا دیا تھا۔

"ایک کنورٹڈ مسلم کے پاس اسلام کی اتنی نالج کیسے ہو سکتی ہے؟"

"کنورٹڈ کے پاس ہی تو اصل نالج ہوتی ہے اسلام کی مس اسمارہ۔۔۔۔۔ کیونکہ ہم خالی زہن کے ساتھ پورے غور و فکر کے ساتھ مشاہدہ کرتے ہیں ایک ایک پہلو سے جائزہ لیتے ہیں ہم اسلام کو سیکھتے ہیں نہ کہ پیدائشی مسلمانوں کی طرح۔۔۔"

آپ لوگ پتہ ہے اسلام کو فار گرانڈ لے لیتے ہو جو چیز ایسے ہی مل جائے بنا کسی محنت کے بنا کچھ جانے اس کو لے کے اکثر لوگ ایسی ہی لاپرواہی برتنے لگتے ہیں اور یہی آپ کے ساتھ بھی ہو رہا ہے۔ آپ لوگوں نے بس سنے سنائے اسلام پہ اکتفا کر لیا ہے قرآن کو چوم کر کسی اونچی جگہ رکھ دیا جاتا ہے احتراماً لیکن احترام کے علاوہ اسکو اٹھا کر کبھی کھول کر پڑھنے کی زحمت نہیں ہوتی اور اگر ہو بھی جائے تو سمجھ نہ آنے کا بہانہ تراجم ہوتے ہوئے تفاسیر ہوتے ہوئے سکالرز اور دوسرے لوگوں کی باتوں پر اندھا اعتماد کر کے بس مسلمان بن کے بیٹھے ہیں۔۔۔۔۔

اسلام صرف ایک مذہب نہیں ہے دوسرے مذاہب کی طرح کہ بس عبادت کر لی اور بات ختم اسلام زندگی گزارنے کا پورا طریقہ ہے ایک ایک بات ایک سوال کا جواب ہے قرآن پاک میں۔۔۔ اسی لیے تو جو آج مسلمانوں کے اپنے اندر ہی اتفاق نہیں اور اقوال میں فرق ہے تو وہ اسی وجہ سے ہے کہ سب نے قرآن کو بھلا دیا ہے جو واحد ذریعہ تعلیم ہے ہماری دینی زندگی کا۔۔۔۔۔"

ذیحان محمد نے بات بالکل ٹھیک کہی تھی۔ اسمارہ نے اپنا مراقبہ بھی کیا تو اسے سمجھ آیا اس نے بھلے ہی بچپن میں قرآن پڑھنا سیکھ لیا تھا مگر وہ کیا تھا کیوں تھا اسے آج تک سمجھ نہیں آئی تھی۔ اور اس نے دل ہی دل میں عہد کیا تھا کہ وہ آج سے باقاعدہ قرآن کو سمجھ کر پڑھنے کی کوشش کرے گی۔

**فلش بیک۔**

حسن ثانی کے جوابات کا سلسلہ جاری تھا اور وہ اسی غنا اور موسیقی کے موضوع پر روایات کی روشنی میں دلائل پیش کر رہے تھے۔

"اگلی جو روایت ہے وہ ہے النسائی السنن الکبریٰ سے لیا گیا ہے رقم ہے 5539

آمر بن سعد بجلی سے روایت ہے کہ میں ایک شادی کی محفل میں قرضہ بن قاف، ابو مسعود انصاری اور ثابت بن زید کے پاس گیا اور کیا دیکھا وہاں کچھ بچیاں دف بجا رہی اور گانے گا رہی ہیں میں نے کہا "سبحان اللہ آپ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی بلکہ بدر کی جنگ لڑنے والے اور آپ کے سامنے یہ کچھ ہو رہا ہے؟" حسن ثانی مسکرا دیئے۔

"یہ دیکھئے جیسے آج ہمارے ہاں کچھ مذہبی ذہن ہیں کچھ کی طبیعت کیسی ہوتی ہے کچھ کی طبیعت کیسی صحابہ میں بھی یہ موجود تھا یعنی آدھے صحابہ بیٹھے دیکھ رہے ہیں اور کچھ اس پر اعتراض کرتے ہیں روایت میں آگے ہے کہ

قرضہ اور ابو مسعود کہنے لگے تم چاہو تو ہمارے ساتھ بیٹھ کر سنو چاہو تو یہاں سے چلے جاؤ۔۔۔"

صحابہ کی اس بحث کو سن کر وہاں بیٹھے لوگ مسکرا دیئے تھے۔

"قرضہ اور ابو مسعود نے کیا کہا کہ تم چاہو تو ہمارے ساتھ بیٹھ کر سنو چاہو تو یہاں سے چلے جاؤ اس لیے کہ ہمیں شادی بیاہ اور خوشی کے موقع پر گانے بجانے اور میت پر رونے کی رخصت دی گئی ہے اگر اس رونے میں نوحہ خوانی نہ ہو۔"

"تو تیسری روایت سے کیا معلوم ہوا کہ صحابہ نے کیا کہا اگر آپکو پسند نہیں تو آپ چلے جائیں ہمارا ایمان ہمیں اجازت دے رہا ہے ہم سن رہے ہیں یعنی کسی کے ساتھ کوئی ذور زبردستی نہیں جیسے آج کے دور میں لوگوں کو کافر قرار دے دیا جاتا ہے فیصلے سنا دیئے جاتے ہیں جو ہمارا کام نہیں ہے۔"

اور رہی بات ان صحابہ کی جو منع کرتے تھے تو انکی بھی وجہ تھی وہ یہ تھی کہ وہ ہم جیسے عام انسان تو نہیں تھے ان پر ایک ذمہ داری تھی جیسے آجکل مذہبی سکالرز پر ہے اب کوئی مذہبی سکالر آج کے دور میں کسی کنسرٹ پہ جاتا ہوا اچھا لگے گا؟ نہیں ناکیوں؟ کیونکہ ہم نے یہ ذمہ داری لی ہے اور ہمیں دوسروں کے مقابلے میں زیادہ محتاط رہنا پڑتا ہے تو ان صحابہ کا بھی رد عمل اسی لیے سخت ہوتا تھا۔ یہ جو روایات میں نے پیش کی ہیں میں امید کرتا ہوں کافی حد تک آپ کے سوالات کا جواب آپکو مل گیا ہو گا۔"

حسن ثانی نے مسکراتے ہوئے مائیک رکھا اور پانی کا وقفہ لیا۔

جے ہان انکی باتوں میں مصروف بس انہیں سنتا جاتا تھا جیسے انکا کہا ایک ایک لفظ اپنے اندر سمونا چاہتا ہو تاکہ جس دین نے اسکی ساری ضروریات ساری خواہشات اور ساری خوشیوں کا اتنا خیال رکھا وہ کہیں اس دین کی کسی تعلیم میں بھول چوک نہ کر دے۔

پریزنٹ ڈے۔

اگلے دن اسمارہ یونیورسٹی آئی تھی اور یونیورسٹی میں صائم اور رابی کو لے کے چہ مگوئیاں ہو رہی تھی اسمارہ اس سب سے بے خبر تھی لیکن انکے واٹس گروپ میں کچھ پکچرز اور وڈیوز ڈالی گئیں تھیں۔

"تم نے کیا ہے نا یہ سب ہاں بتاؤ؟"

صائم نے رابی کو پکڑ کر جھنجھوڑا تھا اسمارہ کو یہ سب دیکھ کے بہت حیرت ہوئی تھی وہ جانتی تھی ان دونوں کا بریک اپ ہو چکا ہے مگر رابی ایسا کیوں کر رہی تھی۔

"بتاؤ مجھے؟ میں پہلے ہی بتا چکا ہوں تمہیں کہ میں تمہارے ساتھ مزید نہیں رہنا چاہتا میرے ماں باپ تم جیسی لڑکی کو کبھی قبول نہیں کریں گے تم کیوں اپنی اور میری عزت کا جنازہ نکال رہی ہو؟" صائم چلایا تھا وہاں موجود سبھی لوگ انکا یہ تماشہ دیکھ رہے تھے۔

رابی خاموش تھی اور صائم کو دیکھے جا رہی تھی۔

"میری عزت؟ میری عزت کا کیا میرے ماں باپ کی عزت کا کیا صائم ہم تین سال سے ایک ساتھ ہیں سب جانتے ہیں میری کتنی بدنامی ہوگی کبھی سوچا ہے تم نے؟ تم ایسے کیسے مجھے چھوڑ سکتے ہو پہلے بھی ہمارے بیچ لڑائیاں ہوتی رہتی تھی۔ مگر اس بار تم نے منگنی کر لی؟" کانپتے ہوئے لہجے میں رابی نے کہا۔

"ہاں کر لی ہے منگنی اور میں بہت خوش ہوں اس سے میرے ماں باپ کو مجھے وہ لڑکی بہت پسند ہے تم سے بہت بہتر ہے وہ اور تم جو مرضی کر لو میں کبھی تمہارے پاس نہیں آنے والا سمجھی تم۔۔۔" وہ رابی کو پچھاڑتا ہوا گزرا تھا۔

"تم نے بتایا ہے نا رابی کو؟ تم اپنی بہن کی خوشی سے بھی جیلس ہو گئی شیم آن یو اسمارہ۔۔۔" وہ اسمارہ کی طرف دیکھ کر بولا تھا اور ایک نفرت کی نگاہ ڈال کر چلا گیا تھا۔

تو رابی کو اب معلوم ہوا تھا کہ صائم نے منگنی کر لی ہے لیکن شاید وہ نہیں جانتی تھی کہ اسمارہ کی بہن سے کی ہے اس لیے رابی اسمارہ کے پاس نہیں آئی تھی۔

"اسمارہ تم اپنی بہن کو کبھی اس کے ساتھ رشتہ مت جوڑنے دینا تم جانتی ہو میرا اور صائم کا تعلق کیسا تھا میں برباد ہو جاؤں گی اسمارہ پلیز میرے ماں باپ کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے تم اپنی بہن سے کہو وہ انکار کر دے ایک لڑکی ہونے کے ناطے مجھ پہ رحم کرو میں صائم کو منالوں گی کسی طرح میری یہی سزا ہے کہ میں اس جیسے شخص کے لیے بھی منتیں کروں پلیز اسمارہ پلیز-----"

اسمارہ کو لوگارڈن کا وہ دن یاد آیا تھا جب اس نے کسی سے کوئی فریاد کوئی شکایت نہیں کی تھی بلکہ صرف اللہ کے سامنے روئی تھی اللہ کے سامنے شکایت کی تھی اس نے نہ چاہتے ہوئے بھی اپنا معاملہ اللہ پہ چھوڑا تھا اور جو معاملات اللہ پہ چھوڑ دیئے جائیں تو اللہ انکو ایسے ہی انجام دیتا ہے۔

اسمارہ کا دل اللہ کے کاموں پہ خوشی سے سرشار تھا مگر وہ رابی کے لیے دکھی تھی اس رابی کے لیے جس نے اسے اس حال میں پہنچایا تھا جب آپ کسی ایسے انسان کی تکلیف بھی محسوس کریں جس نے آپکو سب سے زیادہ تکلیف دی ہو تو خوش ہو جائیے کہ آپ سچ میں اللہ کے چنے ہوئے رحم دل لوگوں میں سے ہیں۔۔۔ اسمارہ کو بھی اسی لیے رابی کے لیے برا لگ رہا تھا اور وہ جانتی تھی وہ کبھی بھی آئلہ کو سمجھا نہیں سکے گی نہ صائم کو دور کر سکے گی اور اب تو صائم اور آئلہ اس پہ اور بھی شک کریں گے لیکن اسمارہ نے رابی کو یہ سب نہیں بتایا تھا پھر بھی صائم اسے دھمکی دے کر گیا تھا۔

اسمارہ نے آسمان کی طرف دیکھا اور اللہ سے مدد طلب کی وہ اپنی بہن کے دل میں اپنے لیے کسی قسم کی نفرت نہیں ڈالنا چاہتی تھی مگر اب جو ہو گیا تھا وہ کیا کر سکتی تھی۔

## فلش بیک۔

جے ہان نے کافی دیر خاموش رہنے کے بعد اپنا سوال رکھنا چاہا تھا وہ حسن ثانی کے قریب ہی بیٹھا تھا مگر دوسروں تک آواز پہنچانے کے لیے اس نے مائیک اٹھایا تھا۔

"حسن بھائی میں نے مختلف علما اور سکالرز کی رائے سنی ہیں سب کے اپنے اپنے موقف ہیں خاص کر آپکی کہی باتوں پر انہیں اعتراضات بھی ہوتے ہیں کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ آپ دین کو بہت آسان بنا رہے ہیں"

حسن ثانی ہنس دیئے۔

"دیکھیے جناب دین مشکل یا آسان نہیں بلکہ دین سیدھا رستہ ہے جو دکھنے میں تو آسان لگتا ہے مگر اس پر چلنا آسان نہیں ہوتا انسان کب تک ایک ہی سمت میں چل سکتا ہے کبھی نا کبھی دائیں بائیں نظر بھٹک ہی جاتی ہے اور اس میں مشکل یہی ہے کہ سمت درست رکھنی ہے نظریں اسی سیدھے راستے پہ رکھنی ہیں جو ہمیں ہماری منزل تک لے کے جائے گا دین زندگی کے سفر کا راستہ ہے جسکی منزل موت ہے اور موت فیصلہ ہوگا ہمارے آنے والی زندگی کا تو اگر فیصلہ حق میں چاہیے تو سیدھا رستہ چننا پڑے گا اور اس پر قائم رہنا پڑے گا۔" حسن ثانی نے محبت سے گندھے لہجے میں جے ہان کے سوال کو سمجھا تھا اور اپنا مختصر جواب پیش کیا۔

پریزنٹ ڈے۔

شام کا وقت تھا نومبر کا مہینہ چل رہا تھا سردی بہت زیادہ بڑھ گئی تھی۔ اسمارہ گھر واپس آئی اور دروازہ بند کر کے اندر آنے لگی۔ وہ تھوڑا آگے چلی تھی کہ دروازے پہ کسی نے دستک دی وہ رکی اور پیچھے مڑی۔

"کون؟" اس نے جاتے جاتے پوچھا مگر اس کو کسی نے پیچھے سے پکڑ کر کھینچا۔ اسمارہ نے دیکھا تو آنکھ تھی جو اسے بازو سے پکڑ کر روکے کھڑی تھی دروازے کی مسلسل آواز آرہی تھی۔

"کوئی ضرورت نہیں دروازہ کھولنے کی۔" آنکھ نے اونچی آواز میں کہا تھا۔

"آنکھ پلیز میری بات سنو میں تمہیں بتاتا ہوں ساری بات رابی نے کیا ہے یہ سب فیک وڈیوز اور پکچرز ہیں یار یقین کرو یہ ساری تمہاری بہن کی لگائی آگ ہے وہ میرے اور تمہارے رشتے سے جیلز ہے۔۔" باہر صائم تھا جو اپنی صفائی دے رہا تھا۔ لیکن آنکھ اسے اچانک کیا ہو گیا تھا؟ اسمارہ ششدر کھڑی بس آنکھ کو دیکھے جارہی تھی۔

"بکواس بند کرو اپنی اور دوبارہ میرے گھر کی طرف آنے کی کوشش مت کرنا تم جیسے گھٹیا انسان سے میں کوئی رشتہ کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتی سب پتہ چل گیا ہے مجھے تمہاری حرکتوں کا اب جاؤ یہاں " آنکھ نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا۔

"آنکھ یار مجھے ایک بات موقع دو میں سب کلیر کر دوں گا۔۔" اس نے التجا کی تھی۔

"تمہاری بہتری اور عزت اسی میں ہے رابی کے پاس واپس چلے جاؤ ان وڈیوز اور پکچرز کو دیکھنے کے بعد اور کوئی لڑکی تو تمہیں قبول کرنے سے رہی اب بہتر یہی ہے بچی عزت لے کر چلے جاؤ۔۔۔"

اور آئندہ کسی شریف لڑکی کی زندگی میں داخل ہونے سے پہلے خود کو دیکھ لینا تم کیا ہو۔۔۔۔۔

اندر آؤ اسمارہ۔۔۔" آئلہ اسمارہ کو پکڑ کر اندر لے گئی۔

صائم دروازہ کھٹکھٹاتا رہ گیا تھا۔

"آئلہ میں نے رابی کو کچھ نہیں بتایا۔۔۔" اسمارہ آئلہ کے کمرے میں آکر بولی تھی۔

"جانتی ہوں میں مجھے تو یہ افسوس ہے جب تم نے بتایا تھا مجھے اسی وقت یقین کر لینا چاہیے تھا مجھے لگا ایسے ہی دوستیاں رہی ہونگی اسکی اس عمر میں لڑکے کر جاتے ہیں الٹی سیدھی حرکتیں مگر وہ ویڈیوز اور پکس دیکھ کر تو کوئی اندھی لڑکی ہوگی جو صائم جیسے لڑکے کو ایکسیپٹ کرے گی..." آئلہ نے ایک ٹھنڈی آہ بھری۔

"اللہ کا شکر ہے وقت پر مجھے اصلیت پتہ چل گئی اور رابی کو بھی ورنہ وہ اسکی تو زندگی برباد کر چکا تھا میری بھی کر دیتا۔۔۔" آئلہ پیشانی مسلتے ہوئے بولی۔

"تمہیں دکھ ہو رہا ہے؟" اسمارہ آئلہ کو دیکھ کر بولی۔

"دکھ نہیں غصہ آرہا ہے اس طرح کے گھٹیا لڑکے کو میں لائف پارٹنر بنانے کا سوچ رہی تھی استغفرُ اللہ۔۔۔۔"

ایک عربی جملہ ہے:

لیس کل ماتخسرہ خسارۃ.

Not everyone you lose is a loss

یہ بات آج واضح ہو گئی تھی۔ کسی انسان کا آپ کی زندگی سے چلے جانا ہمیشہ نقصان نہیں ہوتا کبھی کبھی کسی کو کھو دینے میں ہی ہمارا فائدہ ہوتا ہے۔

آنکھ پورے کمرے میں ٹہل رہی تھی۔

اسمارہ کو سمجھ نہیں آیا تھا یہ ایک ہی دن میں کیا ہو گیا تھا ابھی کل ہی تو اس نے ضد کی تھی کہ اسے جواب چاہیے اسکی بہن کے لیے صائم کیوں منتخب کیا گیا تھا۔

مکمل جواب اسکو دے دیا گیا تھا جس رابی نے سب کے سامنے اسکی بے عزتی کی تھی وہ ان سب کے سامنے اس سے اپنی عزت بچانے کے لیے گر گڑائی تھی۔

اور صائم جس نے ہنس کر کہا تھا کہ مجھ جیسا کوئی لڑکا تمہیں غلطی سے اپروچ کر بھی لے تو تم یاد رکھنا تم کیا ہو اسکو ویسا ہی جواب ملا تھا اسکی آنکھوں کے سامنے اسکی بہن کی طرف سے کہ کسی شریف لڑکی کی زندگی میں داخل ہونے سے پہلے خود کو دیکھ لینا کہ تم کیا ہو۔

"مکافات عمل-----"

اسمارہ زیر لب بولی تھی۔

اس نے اللہ پر جو یقین رکھا تھا اس یقین کا صلہ اتنا خوبصورت تھا وہ سمجھ نہیں پارہی تھی اس نے پھر سے سوچا تھا کہ جو معاملات اللہ پر چھوڑ دیئے جائیں انکے صلے اتنے ہی مکمل اور خوبصورت ہوتے ہیں۔۔۔ بنا کسی کمی بیشی کے۔۔۔

وہ جتنے دن جتنی راتیں بے چین رہی تھی خود سے شرمندہ رہی تھی ان سب راتوں کا ازالہ ہو گیا تھا۔

"میں نے پہلے اللہ سے رشتہ کیوں نہیں جوڑا؟

پہلے جوڑ لیتی تو اتنی تکلیفیں برداشت کرنی ہی نہ پڑتی کسی کے لیے خود کو تکلیف دینی ہی نہ پڑتی سب اللہ کر دیتے میرے لیے۔۔۔۔۔" اسمارہ سوچ کر پچھتائی تھی۔

جب ہم خود کو اللہ کے حوالے کر دیتے ہیں تو وہ ایسے ہی ہمارا خیال رکھتا ہے ہم سے بھی بہتر انداز میں

اسمارہ بہت خوش تھی مگر وہ ان دو لوگوں کے لیے جنہوں نے اسے کتنا ہی عرصہ تکلیف میں مبتلا رکھا انکے لئے دکھی ہو رہی تھی۔۔۔

اسمارہ یونیورسٹی سے آئی تھی اور آکر لائونج میں بیٹھی تھی وہ سانس بحال کر کے اٹھی اور پانی پینے لگی۔ اسمارہ نے موبائل دیکھا تو پھر سے اسی نمبر سے اسے میسج آرہے تھے۔ اسمارہ جنہجلا کر رہ گئی تھی۔

"کیسی ہو؟" میسج پڑھتے ہی اسکے چہرے پہ ایک ناگوار سی لہر دوڑ گئی۔

"تم آخر چاہتے کیا ہو؟"

"جے ینگ کو اسمارہ کے علاوہ اور کچھ نہیں چاہیے۔۔۔" جواب سوال کے عین مطابق ہوتا تھا

"اف اتنے چھپھورے ہو نا تم۔۔۔۔"

"جانتی ہو میں کون ہوں۔۔۔"

"ہاں دنیا کا سب سے بڑا فلرٹ۔۔۔"

"نہیں جے ینگ ہوں میں جے ینگ کا مطلب پتہ ہے کیا ہے؟

خوبصورت پھول----

اور تمکون ہو اسمارہ خوبصورت تتلی----

ایک پھول اور تتلی کو ایک دوسرے کے علاوہ اور کیا چاہیے ہوگا؟"

"لیکن میں خوبصورت نہیں ہوں۔"

"میں بھی نہیں ہوں خوبصورت بلکہ دنیا کا کوئی انسان خوبصورت نہیں ہوتا دیکھنے والی آنکھ خوبصورت ہوتی ہے ورنہ تو ہر انسان میں بد صورت ہے کوئی دل کا بد صورت کوئی سوچ کا بد صورت اور کوئی چہرے سے بد صورت۔۔"

لیکن مجھے تم ہر حال میں اچھی لگتی ہو۔۔" اسمارہ نے ناگواری سے میسج پڑھا تھا اور کچھ دیر مٹھیاں بھیج کر رہ گئی۔

"سیدھی طرح بتاؤ کیا چاہیے تمہیں اچھی طرح جانتی ہوں میں تم جیسے لڑکوں کو ایسے مفت میں تم لوگ کسی لڑکی کا راگ الاپ ہی نہیں سکتے بتاؤ کیا چاہیے؟؟"

"احمد صاحب کی سب سے قیمتی چیز۔۔۔۔" رپلائی آیا تھا اور اسمارہ سوچ میں پڑ گئی۔

"کیا قیمتی چیز ہاں؟؟" اسمارہ نے فوراً میسج ٹائپ کیا۔

"اب یہ تو تمہیں پتہ ہو گا نا اتنی بھی بھولی نہیں ہو تم۔۔۔۔۔ ویسے ایک بات بتاؤں۔۔۔"

تم جانتی ہو اگر

میں تمہارے کمرے کے پوٹ میں رکھا ہوا آکٹوپس بھی ہوتا تا تب بھی میرے تینوں کے تینوں دل صرف تمہارے لیے دھڑکتے۔۔۔"

اسمارہ کے لبوں پہ ایک بے ساختہ مسکراہٹ سچی تھی لیکن اس نے اپنے پیچھے رکھے آکٹوپس کو دیکھا اور اسکی ہنسی حیرت میں ڈھل گئی تھی جے ینگ کو کیسے پتہ چلا اسکے پاس آکٹوپس تھا؟

"آہ اتنی روشنی۔۔۔"

یہ سورج کی کرنیں پھوٹی ہیں یا تم مسکرائی ہو؟"

اور وہ ہنسی تھی یہ بات وہ کیسے جان گیا تھا؟

کبھی کبھی اسمارہ کا دل چاہتا تھا کہ وہ کھڑے ہو کر اس لڑکے کو سٹینڈنگ اوویشن دے وہ کسی بھی لڑکی کو اپنی باتوں میں پھنسا سکتا تھا سوائے اسمارہ کے اور اسمارہ اسکی باتوں میں کیوں نہیں آرہی تھی یہ بات خود اسمارہ کی سمجھ سے بھی باہر تھی۔

اسمارہ پاگلوں کی طرح زیر لب بڑبڑاتی نکلی تھی اور لاؤنج میں آکر بیٹھی تھی۔

اہل پاس بیٹھی اپنے موبائل پہ کوئی وڈیو دیکھ رہی تھی۔ وہ آجکل کے نوجوانوں کی طرح موبائل میں ہی زیادہ وقت گزارتی تھی ایسا اس لیے تھا کہ موبائل نے اب ہر چیز کی جگہ لے لی ہے چاہے کتاب ہو یا کوئی ٹی وی ڈرامہ دنیاوی ہو یا دینی تعلیم سب کچھ اس موبائل میں مقید ہو کر رہ گیا لیکن نوجوان بدنام

ہیں کہ وہ موبائل میں گھسے رہتے ہیں بھلے ہی وہ کوئی کتاب پڑھ رہے ہوں یا کوئی لیکچر لے رہے ہیں۔

"آجکل نوجوان نسل میں کے پوپ خاص کر ایک مشہور بوائے بینڈ کا رجحان بہت ہے آپ کا تو تعلق بھی اسی ملک سے ہے آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے کچھ علماء اور سکالرز کی رائے ہے کہ الو مناتی کے نقش قدم پر چلانے کی کوئی ترغیب دی جا رہی ہے یا کیا کہیں گے آپ؟"

اسمارہ کے کانوں میں آواز آئی تھی وہ امل کے سامنے بیٹھی تھی اور امل لیپ ٹاپ پہ کوئی وڈیو دیکھ رہی تھی۔

"امل تم کیا ہر وقت ان کے پیچھے پڑی رہتی ہو کبھی تو پیچھا چھوڑ دو اس گروپ کا۔۔۔ ادھر دو مجھے لیپ ٹاپ میں نے مووی دیکھنی ہے۔۔۔" آنکہ اپنے کمرے سے بالوں کو باندھتی نکلی تھی۔

"اپنا فون کہاں ہے تمہارا۔۔۔" امل جنھجلا کر بولی۔

"اور یہ میرا فیورٹ گروپ نہیں۔۔۔۔۔" اس نے چڑ کر لیپ ٹاپ آنکہ کے منہ کے سامنے پیش کیا۔

"میں نے تمہیں بتایا تھا نا ہمارے سائیکولوجی کے جو لیکچر دیتے تھے ٹیچر وہ ہیں جانتی ہو وہ مسلمان ہو گئے ہیں حسن ثانی صاحب کے ساتھ رہے اب تو لوگ ان سے سیکھنے آتے ہیں۔۔۔"

"کون حسن ثانی وہ سکالر؟"

"ارے ہاں نا اور یہ حسن ثانی کے بہت کلوز ہیں اور ہیں بھی ساؤتھ کوریا سے چپ کرو مجھے جواب سننے دو اب۔۔۔"

اٹل نہ جانے کیوں اتنا خوش ہو رہی تھی۔ جبکہ حسن ثانی کا نام سن کر آنکھ بھی اسکے ساتھ بیٹھ گئی تھی اور اسمارہ کے کان بھی کھڑے ہوئے تھے۔ حسن ثانی بہت مشہور سکالر تھے جنہیں پاکستان میں تقریباً سبھی جانتے تھے۔

"دیکھئے ہماری موسیقی پر بہت سے لیکچرز موجود ہیں جن پر میری خود حسن ثانی صاحب کی اور بھی کئی علماء کی مفصل گفتگو موجود ہے تو اگر آپ اس سے واقف ہیں تو ہم موسیقی سے آگے بڑھتے ہیں۔"

جواب کے لیے انگلش زبان میں ایک روہدار آواز ابھری تھی۔ اسمارہ بھی متوجہ ہوئی تھی۔

"بات کرتے ہیں موسیقی کی نوعیت کی تو یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ آجکل کے مشہور بوائے بینڈ کا میوزک اور اسکا میسج بہر حال بہت بہتر ہے اور اس میں کوئی ایسی بات نہیں جس میں اس پر کسی قسم کی تنقید کی جائے کوئی انتشار، فحاشی یا کسی حرام کی دعوت دینے کی دلیل ہمیں نہیں ملتی۔

اسکے بعد آجاتے ہیں کے پوپ کلچر پر تو میرا تعلق ہے وہاں سے اور جتنا میں جانتا ہوں اس بارے میں شاید کوئی اور سکالر یا عالم اس طرح سے واقف نہ ہو۔

سب سے پہلے تو یہ سمجھ لیں کہ الو مناتی کیا ہے؟ یا بگ بینگ تھیوریز جو دعوے کرتی ہیں کہ یہ دنیا ایک ایکسپلوژن کے نتیجے میں بنی اور کوئی خدا موجود نہیں یا الو مناتی وہ کس قسم کی بات کرتا ہے پہلے یہ سمجھنا ضروری ہے۔ تو الو مناتی جھوٹے خدا ہیں جو خود کو خدا ثابت کرتے ہیں اور ایک اللہ کی نفی

کرتے ہیں وہ لوگوں کے دماغوں پر حاوی ہو کر ان کو اپنے ذہنی غلام بنانا چاہتے ہیں بسیکلی المناتی کا یہ تصور ہے۔

اب کے پوپ کلچر کس طرح سے ان سے مشابہت رکھتا ہے وہ یہ ہے کہ کے پوپ میں بھی جھوٹے خدا بنائے جاتے ہیں تیار کیے جاتے ہیں جنہیں آئڈل کہا جاتا ہے۔ آئڈل کیا ہے یعنی اسے انسانوں سے بڑھ کر دکھانے کی کوشش کی جاتی ہے کے پوپ انڈسٹری میوزک نہیں بیچتی انکی مارکیٹنگ سٹریٹجیز بہت مختلف ہیں وہ کیریئرز بیچتے ہیں ایموشنز بیچتے ہیں کہانیاں بیچتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں جب کوئی انسان کسی بھی دوسرے انسان سے ایموشنلی اٹیچ ہو جائے تو وہ اسکی محبت میں کسی بھی حد تک جاسکتا ہے وہ ایک انسان کو لیتے ہیں اسے تیار کرتے ہیں اسکو ایک پرفیکٹ آئڈل بناتے ہیں اتنا پرفیکٹ بنا دیا جاتا ہے کہ لوگ اس سے متاثر ہونے لگتے ہیں متاثر کو تو چھوڑے اس کے قصیدے پڑھنے لگتے ہیں پھر وہ جو چاہے کرے لوگ اسکو پسند کرتے ہی کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر کسی کے پوپ کے علاوہ سنگر یا ایکٹر کو لیجیے آپ کو کسی کی سنگنگ پسند ہوگی تو کسی کی ایکٹنگ اور اگر وہ اسکے علاوہ کچھ کر لے تو ہو سکتا ہے آپکو اتنا اچھا نہ لگے اور آپ اظہار بھی کر دیتے ہیں لیکن جو کے پوپ کو فالو کرتے ہیں انہیں احساس ہوگا کہ انکا پسندیدہ آئڈل چاہے جو مرضی کر لے وہ انہیں اچھا ہی اچھا لگتا ہے اس لیے نہیں کہ وہ اس کام میں اچھا ہوتا ہے بلکہ اس لیے کیونکہ وہ کیریئٹر وہ آئڈل وہ انسان ہمارے لئے معنی رکھتا ہے ہم اس انسان سے ایموشنلی اٹیچ ہوتے ہیں نہ کہ اسکی سنگنگ یا ایکٹنگ سے وہ ہمارے لئے پرفیکٹ ہوتا ہے کہ ہمیں لگتا ہی نہیں وہ کچھ اچھا نہیں کر رہا۔ پھر ان آئڈلز کے فینڈم ترتیب دیئے جاتے ہیں جو ان کے چاہنے والوں کی پہچان بنتا ہے اور لوگ اس حد تک آئڈل سے متاثر کر

دیئے جاتے ہیں کہ وہ اپنی پہچان بھول کر انکا فینڈم ہونے کی پہچان کو زیادہ اہمیت دینے لگتے ہیں۔ یعنی وہ خود کو چھوڑ کر وہ کیا ہیں انکی کیا پہچان ہے وہ اس نام سے پہچانے جانا چاہتے ہیں جو انکے آئیڈل نے دیا یا انکا فینڈم نام ہے۔

اسکے بعد آئیڈل کی محبت میں اسکے صحیح غلط کا ساتھ دینا بنا سوچے سمجھے کیونکہ انکے ذہن میں تو اس ایک انسان کو اتنا پرفیکٹ بنا دیا جاتا ہے کہ وہ جوئی غلطی کر ہی نہیں سکتا۔ اور لوگ اسکے چاہنے والے ہر بات پہ اندھا یقین کرتے ہیں ہر اچھی بری چیز میں انکا ساتھ دیتے ہیں یہ بھول کر کہ انکا مذہب انکی اخلاقیات اس بات کی اجازت دیتی ہیں یا نہیں انکو بس اپنی ایک پہچان یاد رہتی ہے کہ ہم فلاں فینڈم سے تعلق رکھتے ہیں۔

پھر بات آتی ہے انکی محبت میں اس قدر حد سے گزر جانا کہ اللہ کے قریب کر دیا جائے انہیں یعنی انکے خلاف کوئی رائے نہیں سنی جاتی انکے خلاف اگر کسی کی رائے مختلف ہو تو اسکو باقاعدہ ٹارچر کیا جاتا ہے پورے فینڈم کے ساتھ مل کے یہ سوچے بغیر کہ وہ انسان ہیں ہو سکتا ہے کسی دوسرے کو انکی کوئی بات بری لگی ہو کوئی دوسرا انکو ناپسند کر سکتا ہے مگر کیونکہ انکے ہاں وہ انکو خدا مان بیٹھے ہیں تو وہ یہ برداشت نہیں کرتے۔

یہ رہی کچھ کے پوپ کی دنیا کی تفصیلات اور جیسے وہ کام کرتے ہیں اب وہ مسلمانوں کی زندگیوں میں کس طرح سے الو مناتی کا کردار ادا کر رہے ہیں یہ بات غور طلب ہے اگر مسلمان انہیں سنگر کی حیثیت سے انکی موسیقی انکی ٹلینٹ کی بنیاد پر سنیں سراہیں تو کوئی حرج نہیں لیکن اگر وہ کے پوپ کلچر جو ہمارا اسلامی کلچر نہیں ہے پوری طرح اس میں گھل مل جائیں گے تو یقیناً فکر کی بات ہے۔"

"سر کچھ لوگ بنا کچھ جانے بنا میوزک سنے انکو ظاہری شکل و صورت کی بنا پر یا انکے لباس کی بنیاد پر تنقید کا نشانہ بناتے ہیں کہ وہ لڑکیاں لگتے ہیں لڑکیوں کی مشابہت کرتے ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے چونکہ لڑکیوں کی مشابہت کرنے والے مردوں پر لعنت بھیجی ہے تو اس لیے انہیں دیکھنا نہیں چاہیے پسند نہیں کرنا چاہیے۔"

ایک اور سوال کی آواز آئی تھی۔ اس سوال پر اسمارہ نے زیادہ توجہ دی تھی۔  
شکل کا مذاق؟ وہ تو اسمارہ اپنے ساتھ بچپن سے ہوتے ہوئے دیکھتی آرہی تھی۔  
اسمارہ نے پاس بیٹھے دل ہی دل میں سوچا۔

اور اسے ذیحان محمد کی بات یاد آئی جب اس نے بتایا کہ اسکی شکل کی وجہ سے بھی یہ کہا گیا کہ وہ لڑکی لگتا ہے۔

"یہ بات تو نامناسب ہے اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور قرآن نے اس بات کو ناپسند فرمایا ہے کہ کسی کی ظاہری شکل و صورت کی بنا پر اسے جج کیا جائے یا مذاق اڑایا جائے۔۔۔"

"اور کس نے کہا وہ عورتوں کی مشابہت کرتے ہیں؟ وہاں تو سب لڑکے ایسے ہی ہوتے ہیں۔"

"وہ میک اپ اور جیولری بھی تو پہنتے ہیں۔" ایک شخص جواب کے دوران ہی بول پڑا۔

"تو یہ کب سے اسلام میں حرام ہو گیا؟ جہاں تک مجھے علم ہے مسلمان مرد پر سونا حرام ہے اور سونا کیوں حرام ہے اسکی بھی تفصیل ہے جس میں میں نہیں جانا چاہتا لیکن غور کرنے کی بات ہے مسلمان مرد پر وہ تو مسلمان نہیں ہیں نا؟"

آپ مجھے ایک بات بتائیں ہمارے ہاں لڑکے سورمہ لگاتے ہیں جسے وہ سنت کہہ کر لگاتے ہیں یا عرب لوگ سر پر سکارف کرتے ہیں جو ہمارے ہاں لڑکے نہیں کرتے لڑکیاں کرتی ہیں تو کیا وہ عورتوں کی مشابہت کرتے ہیں؟ یا کلچر اور سنت میں ہے تو وہ ایسا کرتے ہیں؟

پھر آپ نے کہا وہ لڑکیاں لگتے ہیں۔

آپ انکی شکلوں کا مذاق اڑاتے ہیں جانتے ہیں اپ کتنا بڑا گناہ ہے یہ؟

سورت التین کی آیت ہے

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ -

اور ہم نے انسان کو بڑا ہی خوبصورت پیدا کیا ہے

اور سورت سجدہ کی آیت ہے

الَّذِي أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ وَبَدَأَ خَلْقَ الْإِنْسَانِ مِنْ طِينٍ اللَّهُ

جس نے نہایت خوب بنائی جو چیز بھی بنائی اور انسان کی بناوٹ مٹی سے شروع کی۔

یہاں اللہ نے تمام انسانوں کو پرفیکٹ اور خوبصورت بنانے کا کہا ہے صرف مسلمانوں کو نہیں۔

تو کیا آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اللہ کی بنائی چیز غلط ہے نعوذ باللہ اس نے لڑکوں کو لڑکیوں جیسا بنا دیا؟

اور رہی بات مذاق اڑانے کی تو

سورت حجرات کی آیت سن لیجئے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّنْ نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ—

اے ایمان والو! (تمہارا) کوئی گروہ دوسرے گروہ کا مذاق [] نہ اڑائے۔ ہو سکتا ہے [] کہ وہ مذاق اڑانے والوں سے بہتر ہوں۔ نہ ہی عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔

لیکن پھر بھی اگر آپ مطمئن نہیں ہیں اور انکے مذہب کی وجہ سے انہیں برا بھلا کہتے ہیں تو جو غیر مسلم کے حقوق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیے ہیں آپ نہیں جانتے؟ اور نہیں جانتے تو آپ کو جاننے چاہئیں۔

حدیث کی بات کریں تو حضرت انس کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سم بین کی کوئی چیز طلب کی اس نے وہ پیش کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دعائی دی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں حسین و جمیل رکھے؛ چنانچہ مرتے وقت تک اس کے بال سیاہ رہے۔

یعنی آپ نے بھلے اسکے آخرت اسکے ایمان کا فیصلہ اللہ پہ چھوڑ دیا لیکن آپ نے اسے دنیا کے لیے دعا دی اور یہی کرنے کی ترغیب دی سینکڑوں ایسی روایات ہیں جن سے ہمیں ایسا سبق ملتا ہے۔

تو ظاہری شکل و صورت یا مذہب کی بنیاد پر آپ کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ آپ کسی بھی انسان کی تذلیل کریں

آپ ان کے کام یا انکے میسج پر بحث کر سکتے ہیں اگر وہ کسی طرح سے مسلم نوجوانوں کا ذہن یا ایمان خراب کر رہے ہیں اس پر بحث ہو سکتی ہے صرف اسلیے ناپسند کرنا کہ وہ مخصوص طرح سے دکھتے ہیں یہ عقلمندی نہیں۔۔۔۔"

"دیکھا میں کہتی تھی مگر میری کوئی فرینڈ مانتی ہی نہیں تھی یہ پورا لیکچر میں سینڈ کرتی ہوں گروپ میں دیکھنا کیسے منہ بنیں گے انکے" امل چہک گئی تھی۔

"لیکن امل تم بھی تو اتنی او بسیسڈ ہو سنا نہیں کیا کہا کہ انکو سنگر ہی سمجھو آئیڈل بنانا ہمارا کلچر نہیں ہمارے آئیڈل صرف اور صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور قیامت تک رہیں گے۔"

آنکھ نے امل کے کان بھی کھولے جو گہری سوچ میں پڑ گئی تھی۔

"دادی کے لیکچرز کم تھے جو اب تم بھی پیچھے پڑ گئی ہو۔۔ اور میں کوئی حد سے زیادہ نہیں پسند کرتی جو چیز اچھی ہے کسی سنگر یا گروپ کی تو اچھی ہے اور جو چیز بری لگتی ہے میں بنا دیکھے بنا سمجھے فالو نہیں کرتی جانتی ہو تم مجھے۔۔۔"

امل نے صفائی دینا چاہی۔

"اچھا بھئی تم دماغ خرچ کرو اپنا میرے پاس اتنا فالو دماغ نہیں۔۔۔ ادھر دو لیپ ٹاپ مجھے اب۔۔"

"بس تھوڑی سی رہ گئی دیکھنے دو پھر لے لینا۔" امل نے التجا کی۔

"یہ جو نیا ایک فتنہ جنم لے رہا ہے LGBT کا اس میں بھی تو وہ اسکو سپورٹ کرتے ہیں کیا ہمارا فرض نہیں بنتا جو ایسی کسی چیز کو سپورٹ کرے ہمیں اسکی بھی مخالفت کرنی چاہیے؟"

اٹل نے پھر سے وڈیو پلے کی تھی اور اس بار کسی نے ایک نیا شوشہ چھوڑا تھا۔

"آپکو کس نے کہا یہ نیا فتنہ ہے جناب؟؟"

اگر آپ جیسے مسلمان اسکو نیا کہیں گے تو مجھے حیرت نہیں افسوس ہوگا کیونکہ قرآن میں تو آج سے ہزاروں سال پہلے اسکا ذکر آگیا تھا تو پھر یہ نیا کیسے ہوا؟"

سوال پوچھنے والا تھوڑا شرمندہ ہوا تھا۔

"پھر بھی میں آپکو بتا دوں کہ اگر آپ ساؤتھ کوریا کا قانون پڑھیں گے تو آپکو پتہ چلے گا انکا قانون ہم سے زیادہ مختلف نہیں وہاں کا قانون ایسے کسی عمل کو سپورٹ نہیں کرتا تو جب قانون ایسے عمل کو سپورٹ نہیں کرتا تو ایسا ہو ہی نہیں سکتا وہاں کی مشہور شخصیات اور سلیبریٹیز اسکو سپورٹ کریں اور نہ ہی ایسے کوئی ثبوت موجود ہیں جن میں انہوں نے LGBT کو کھل کر سپورٹ کیا ہو۔ پہلے تو آپ یہ ذہن نشین کر لیں اب دوسری بات ہمارے پاس حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کا پورا واقعہ موجود ہے اس سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے یہ جاننا ضروری ہے جب وہ اس برے اعمال میں گھر گئے تو پیغمبر کا رویہ کیا تھا؟

ہم پیغمبروں کے نقش قدم پہ چلتے ہیں نا تو بتائیے کیا رویہ تھا پیغمبر کا؟ کیا انہوں نے خود اپنی قوم کو سزا دی تھی یا سمجھایا تھا؟ اللہ نے انہیں کہا یہ نادان ہیں نا سمجھ ہیں انکو سمجھاؤ اللہ کی تعلیمات پہنچاؤ ان تک اگر سمجھ جائیں تو ٹھیک ورنہ میں خود انہیں عذاب دوں گا اور وہی ہوا پیغمبر کی بات نہ مانی اور اللہ نے ان پر عذاب نازل کیا کس نے اللہ نے!" انداز جتانے والا تھا۔

"تو ہم آجکل اللہ کیوں بن گئے ہیں؟

اگر وہ غلط رستے پہ ہیں تو کیا ہمارا فرض نہیں بنتا انکو سمجھائیں کہ جو تم کر رہے ہو یہ غیر فطری عمل ہے اور اسلام فطرت کا دین ہے ہر وہ کام جو غیر فطری ہے وہ اسلام میں حرام ہے اور کیوں حرام ہے کیونکہ اس میں اللہ کا یا اسلام کا نہیں خود انسان کا بھلا ہے۔ آپ جا کے دکھائیں انکو اسلام کی تعلیم کہ کیوں ایسے عمل کو حرام قرار دیا گیا ہے نہ صرف قرآن سے بلکہ سائنس کے مشاہدات سامنے رکھیں جن میں واضح ہے کہ ان کی طرح کے غیر فطری تعلقات بنانے سے کس قسم کی امراض جنم لیتے ہیں اس میں وہ اپنا نقصان کر رہے ہیں تو آپکو کیا لگتا کوئی عقل رکھنے والا انسان جھٹلا سکے گا؟

لیکن ہم کیا کرتے ہیں ہم عمل سے سوچ سے نفرت نہیں کرتے ہم اس انسان سے نفرت شروع کر دیتے ہیں جو خود پر ظلم کر رہا ہے آپ جانتے ہیں جو دنیا اور آخرت دونوں میں خود کو برباد کر رہا ہے آپ اس سے نفرت کر کے کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں؟

تو جو بڑے سلیبریٹیز ہیں ہمیں سمجھنا چاہیے وہ انسانیت کو سپورٹ کر رہے ہیں یا انکی سوچ کو؟

میں اسی ساؤتھ کوریا کے معاشرے کا حصہ ہوں اور میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ وہ LGBT کی سوچ کو نہیں بلکہ انسانیت کو سپورٹ کرنے کی بات کرتے ہونگے وہ بھی ڈھکے چھپے الفاظ میں۔

لیکن میں آپ سب سے ایک درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ اگر کبھی کسی ایسے انسان سے آپ کا واسطہ پڑے جو اس طرح کی زندگی میں مبتلا ہو گیا ہو تو اس سے نفرت نہیں ہمدردی کریں اسے سیدھی راہ پہ

لانے کی کوشش کریں انہیں سمجھائیں نہ کہ انہیں کوئی ایلیں سمجھ کر خود سے بالکل الگ کر دیں یہ نہ صرف انکی بلکہ ہماری بھی آزمائش ہے ہم جب تک ایسی چیزوں کو فیس کر کے انہیں حل کرنے کی بجائے دبانے کی کوشش کریں گے وہ مزید زوردار طریقے سے ابھریں گی۔

لیکن پھر بھی اگر آپ کہتے ہیں کہ کے پوپ انکو سپورٹ کر رہا ہے انکی سوچ کو سپورٹ کر رہا ہے تو آپ یہ بھی تو دیکھیں مسلمان ہم لوگ ہیں حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کا ہمیں پتہ ہے یہ سب ہم جانتے ہیں کہ اسکے کیا نتائج ہو سکتے ہیں کے پوپ کو تو نہیں پتہ آپ خود ہی کہتے ہیں کہ وہ تو غیر مسلم ہیں تو پھر ان سے کیسی شکایت بلکہ اگر بات کی جائے مشہور بوائے بینڈ کی تو انکے سعودی عرب کے ٹور میں آپ نہیں جانتے میں جانتا ہوں انہوں نے بنا جانے بنا اس چیز کا علم ہوتے ہوئے مسلم قوانین کی کس طرح پاسداری کی انہوں نے اپنے گولڈن مائیک پہ کپڑا لپیٹا کیونکہ اسلام میں مرد پر سونا حرام ہے انہوں نے آذان کے دوران اپنی ریہرسل روک دی انہوں نے حجابی فینز کی ہمیشہ زیادہ عزت کی حتیٰ کہ وہ اسلام کے بارے میں کچھ نہیں جانتے تو بحیثیت مسلمان ہم سب جانتے ہوئے کیا انکو عزت نہیں دے سکتے اگر وہ بنا جانے ہمیں ہمارے اسلام کو اتنی عزت دیتے ہیں تو؟ "

غور کرنے کی بات ہے اللہ ہمارے لئے آسانیاں پیدا فرمائے آمین۔۔۔۔۔

"کیا تم دماغ خرچ کر رہی ہو امل ادھر دو اب "آئل" نے ساتھ بیٹھ کر پوری وڈیو بھی دیکھی تھی لیکن امل کو جتا دیا تھا۔

"بس موویز دیکھنے کے لیے بہت دماغ ہے تمہارے پاس۔۔ دادی کو تم نظر نہیں آتی ہر وقت شاہ رخ سلمان کے پیچھے پڑی رہتی ہو۔۔۔"

اے منہ بسور کر بیٹھ گئی تھی جبکہ اسمارہ ان دونوں کو دیکھ کر مسکرانے لگی تھی۔

”تنلی میں کچھ ہی دنوں میں پاکستان آرہا ہوں۔۔۔ مجھے کچھ بہت ضروری فیصلے کرنے ہیں۔۔۔“ احمد حسین کچھ کنفیوژ سے لگ رہے تھے۔

”بابا آپ پاکستان آرہے ہیں۔۔۔ سچ میں۔۔۔ اور آپ ایسے اداس ہو رہے ہیں پھر سے میں غصہ ہو جاؤں گی آپکو سیول ہم سے زیادہ اچھا لگتا ہے نا۔۔۔“ اسمارہ نے کمر پہ ہاتھ باندھے۔

”ایسی بات نہیں تنلی میں بس ڈر رہا ہوں کچھ باتوں کو لے کر۔۔۔ پتہ نہیں میرے فیصلے سے تم خوش ہوگی یا نہیں۔۔۔“ وہ گہری سوچوں میں گم ہو گئے۔

”تمہیں میں نے کہا تھا سمسٹر فریز کرواؤ بات ہوئی پروفیسر سے؟“ وہ یکدم یاد آنے پر بولے۔

”بابا میں نہیں کروا رہی بتایا تھا آپکو۔۔۔“ وہ منہ بنا کر بولی۔

”تنلی ضد مت کرو میں چاہتا ہوں اپنے جیتے جی تمہیں اچھی جگہ سیٹل کر جاؤں مجھے تمہاری بہت فکر ہے“

”تو بابا آپ نے کہاں جانا ہے یہیں ہیں ہو جائے گا سب میں کونسا مری جا رہی ہوں۔۔۔“ وہ استہزائیہ انداز میں بولی۔

”تنلی بیٹا زندگی حادثوں کا ہجوم ہے کس وقت کیا ہو جائے کچھ پتہ نہیں ہوتا اور میں اگر کچھ کر رہا ہوں تو اسکے پیچھے کوئی وجہ ہوگی نا۔۔۔۔۔ جیسے تم نے اپنی تتلیوں کے لیے ایک مسکن تیار کر رکھا ہے جہاں

وہ آزادی سے خوشی سے اڑ سکتی ہیں میں بھی چاہتا ہوں میں اپنی تتلی کے لیے کوئی ایسا ہی مسکن بناؤں جہاں اسکی اڑان میں کسی قسم کی رکاوٹ نہ ہو کوئی قدم قدم پہ اسکو گرانے کے لیے کھڑا نہ ہو بلکہ اس پیار کرنے والے اسکی عزت کرنے والے لوگ ہوں جنکو اسکی قدر اور ضرورت ہو۔۔۔" احمد حسین کہتے کہتے رکے۔

"تتلی یہاں تمہاری قدر بھی ہوگی اور ضرورت بھی ہے تمہاری۔۔۔"

"بابا وہاں میری ضرورت کسے ہوگی؟ میری ضرورت تو میری سگی ماں بہنوں کو نہیں آپکو سبز باغ دکھا رہے ہیں مجھے؟" اسمارہ نے جھنجھلا کر کہا۔

"میں خود آکر تمہیں ساری باتیں بتاؤں گا تم سے تفصیلی بات کروں گا۔۔۔ مجھ سے تو انتظار نہیں ہو رہا تھا میں کب پاکستان آؤں اور اپنی تتلی کے ساتھ وقت گزراؤں۔۔۔ اس لیے میں نے سوچا ہے میں کچھ دنوں میں پاکستان آ رہا ہوں۔۔۔" احمد حسین نے خوشی سے بتایا۔

"جلدی سے آجائیں ہم خوب گھومیں گے بہت مزہ کریں گے اور اب تو آئلہ اور امل کے ساتھ بھی میری اچھی دوستی ہو گئی ہے ہم سب اکٹھے جایا کریں گے بہت مزہ آئے گا۔۔۔"

اور میرا بڑفلائی ہاؤس بھی خالی ہے مجھے پاکستان کے کسی بھی کونے سے تتلیاں بھی ڈھونڈنی ہیں اوکے؟"

اسمارہ نے فرمائشوں کی لمبی لسٹ تیار کر لی تھی۔

"اچھا اچھا جیسے تم کہو گی ویسے ہی کریں گے۔۔۔"

میں اپنے دوست کے ساتھ آرہا ہوں اسکو بھی خوب گھمائیں گے خوب مزہ کریں گے سب ایک ساتھ۔۔۔"

"دوست؟ دوست کون؟" اسمارہ کی ہنسی اڑ گئی۔

اسمارہ کی خوشی تھوڑی دیر کے لئے غائب ہوئی تھی۔

"تم شاید نہیں جانتی اسکو جب آئیں گے تو ملواؤں گا تمہیں۔۔۔"

اسمارہ کی مسکراہٹ پھیکی پڑ گئی تھی کیونکہ اسے ابھی بھی نئے لوگوں سے گھلنے ملنے میں دشواری ہوتی تھی۔ وہ بھلے ہی بدل رہی تھی مگر ابھی پوری طرح بدلی نہیں تھی۔

وہ کونسا ہمارے ساتھ ہونگے چوبیس گھنٹے بابا کے دوست ہیں بس آرہے ہیں ساتھ تو کیا ہو گیا۔۔۔ اس نے سوچ کر خود کو تسلی دی تھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔۔۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَحِبَّاب۔۔۔۔۔"

ناولز کی دنیا کے ناولز میں خوش آمدید۔۔۔۔۔"

ناولز کی دنیا "ویب سائٹ / گروپ / پیج" دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کر سکتے ہیں۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہو سکا آپکی تحریر پوسٹ ہو جائے گی۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔۔

Email address :- [Novelskiduniya77@gmail.com](mailto:Novelskiduniya77@gmail.com)

Facebook page :- [Novels ki duniya](#)

( user name [@zoyatalib77](#) )

Facebook group :- [Novels ki duniya](#)

Instagram Page:- [Zoya Talib](#) (UserName: [Novelskiduniya77](#))

Youtube Channel: Novels Ki Dunya (NKD) Official

( پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو )

اور باقی کے رابطے کے لیے ہر پیج کے نیچے **Blue** الفاظ میں لکھے لفظ میں آپکو لنکس مل جائے گے ان سب کے۔۔

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کر لیں۔۔۔

شکریہ۔۔۔۔۔

**فلش بیک۔**

حسن ثانی کے لیکچر کا سیشن جاری تھا اور لوگ مختلف طرح کے سوال پوچھ رہے تھے۔

"حسن ثانی صاحب عورتوں کے پردے اور مردوں کے داڑھی رکھنے کو لے کر مختلف سکالرز اور علماء کی رائے مختلف ہے آپکی کیا رائے ہے اس نقطہء نظر پر آپ کس طرح سے اس معاملے کو دیکھتے ہیں

کیا واقعی سورت احزاب میں تمام مومن عورتوں کو پردے کا حکم ہے اور کیا داڑھی سچ میں واجب قرار دی گئی ہے؟"

جے ہان کے ذہن میں پرانی باتیں آئی تھیں اس نے یہی سوال ماہا طیب سے بھی پوچھا تھا مگر اسکے لاس جواب نہیں تھا اور وہ دن بھی اسے یاد تھے جب اسے لگتا تھا کہ احمد حسین نے زبردستی سومن کو حجاب کرنے پر مجبور کیا ہے لیکن سومن اس بات کی تردید کر دیتی تھی وہ کہتی تھی اسے خود پسند ہے حجاب کرنا دوسری طرف احمد حسین کی سگی بیٹیاں حجاب نہیں کرتی تھیں تو کہیں نا کہیں جے ہان مان لیتا تھا کہ احمد حسین نے سومن کو نہیں کہا ہو گا۔۔۔ لیکن پھر بھی اس سوال کے بعد جے ہان کا تجسس بھی بڑھ گیا تھا۔

"دیکھیے دو سوال ہیں اور میں دو حصوں میں مختصراً جواب دوں گا آپکو سب سے پہلے آپ نے بات کی عورتوں کے پردے کے بارے میں سورت احزاب میں حکم آیا ہے تو میں آپکو واضح کر دوں جہاں تک ہمارا ماننا ہے سورت احزاب میں نہیں بلکہ سورت نور میں تفصیل کے ساتھ بیان ہوا ہے مردوں اور عورتوں کے رہن سہن اور لباس کے بارے میں"

"لیکن حسن ثانی صاحب سورت احزاب میں بھی واضح آیات موجود ہیں" ایک شخص فوراً بولا۔  
"میں آپکو بتا رہا ہوں آپ سن لیں پہلے۔۔۔"

اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)! اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو لٹکالیا کریں 110 زیادہ مناسب طریقہ ہے تاکہ وہ پہچان لی جائیں اور نہ ستائی جائیں 111 اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے 112

آیات نمبر 110,111 اور 112..

تو ان میں جو بات کی گئی ہے پہلے اسکا پس منظر جاننا ضروری ہوتا ہے کہ کیا تھا اور یہ آیت کن حالات میں نازل ہوئی۔ تو ان دنوں مشرکین چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں طرح طرح کی سازشیں کر رہے تھے انہیں تکلیف پہنچانے کے لیے ہر حربہ استعمال کر رہے تھے تو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج یا صحابہ کرام کی ازواج ضرورت کے تحت باہر نکلتی تو مشرکین آپکو بھی تنگ کرتے آپ پر آوازیں کستے اور آپکا پیچھا کرتے۔ آپ صبح سویرے رفع حاجت کے لیے ظاہری بات ہے گھر سے نکلتی تھی۔ تو مشرکین یہ کہہ دیتے تھے کہ ہمیں تو لگا ہماری لونڈیاں ہیں تو ہم نے بات کرنا چاہی یعنی انکے پاس ایک بہانہ تھا تو اس لیے یہ آیات نازل ہوئیں کہ انکو کہہ دیں کوئی بڑی چادر لے لیں تاکہ پہچانی جائیں کہ یہ مسلمان عورتیں ہیں اور کفار کے پاس کوئی بہانہ باقی نہ رہے۔ سو یہ بات تو ثابت ہو گئی کہ وہ جو چادر کا حکم ہے وہ اسی لیے کہ پہچانی جاؤ اور ستائی نہ جاؤ یہ بالکل ایسا ہی واقعہ ہے جیسے کبھ عرصہ پہلے ایک وبا آئی کرونا کی تو اس میں ماسک پہن لینے کا کہا گیا تو اب جب وبا ختم ہو چکی ہے تو کیا وہ حکم ابھی بھی لاگو ہونگے؟ نہیں نا لیکن اگر کوئی انسان ماسک پہن لے تو کوئی حرج نہیں اور اسی طرح اگر نہ پہنے تب بھی کوئی حرج نہیں ان آیات سے تو یہ بات واضح ہوتی ہے لیکن ان آیات سے پہلے آپ غور کریں کہ اللہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا

کہ اسکے لئے بھی آپ پہلے اپنی ازواج سے مشورہ کریں ان سے پوچھیں کیا وہ آپکے نکاح میں رہ کر ایسی زندگی گزارنا چاہتی ہیں یعنی جس میں پھر انکو اپنی ذمہ داری نبھانی پڑے گی یا عام عورتوں کی طرح رہنا چاہیں گی جس میں تم پر کوئی سخت ذمہ داری نہیں ہوگی دیکھیے کتنی خوبصورت بات ہے نا اللہ اپنے نبی سے کہہ رہے ہیں کہ پہلے عورتوں سے پوچھ لو اللہ چاہتے تو سیدھا حکم بھی دے دیتے لیکن ایسا نہیں ہوا اللہ نے کہا عورتوں سے پوچھو انکی مرضی اور پھر بھی آپکی ازواج نے آپکا ساتھ دینے کا ہی فیصلہ کیا یعنی یہ آیات اس صورتحال میں نازل ہوئیں اور اگر اب بھی کوئی عورت پردہ کرتی ہے چادر لیتی ہے جو بھی کرتی ہے تو یہ اسکی اپنی چوائس ہونی چاہیے جب اللہ اپنے نبی کریم کو حکم دے رہا ہے کہ پہلے اپنی ازواج سے پوچھ لو تو ہم آج کل کیوں خدا بنے بیٹھے ہیں کیوں فتوے جاری کر رہے ہیں کہ جو پردہ نہیں کرتی وہ جہنمی ہے وہ گناہ کرتی ہے؟

یہ ہمارے کام نہیں ہیں۔۔۔ میں تو بس یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جیسے پردہ کرنا انکی اپنی چوائس تھی نہ کرنا بھی انہی کی چوائس ہونی چاہیے یہ حق انہیں اللہ اور اسکے رسول نے دیا ہے ہمارے لئے انکا حجاب، نقاب یا انکا پردہ انکے ایمان کو ناپنے کا ذریعہ نہیں ہونا چاہیے جتنی قابل عزت اور قابل احترام ایک پردے والی ہو اتنی ہی عزت اور احترام پردہ نہ کرنے والی خواتین کی بھی ہونی چاہئیں۔۔۔۔

لیکن پردے کی جو اصل حقیقت ہے پردہ ہے کیا اور جہاں پہ حقیقت میں عورتوں کے لباس اور پردے کا ذکر ہے تو وہ سورت نور ہے۔

اسکی آیات اسطرح ہیں۔

اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں (ف۵۶) اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں (ف۵۷) مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور وہ دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا سنگھار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ (ف۵۸) یا شوہروں کے باپ (ف۵۹) یا اپنے بیٹے (ف۶۰) یا شوہروں کے بیٹے (ف۶۱) یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے (ف۶۲) یا اپنے دین کی عورتیں یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی ملک ہوں (ف۶۳) یا نوکر بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں (ف۶۴) یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں (ف۶۵) اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہو سنگھار (ف۶۶) اور اللہ کی طرف توبہ کرواے مسلمانوں سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ۔

یہاں پہ ذکر ہے کہ عورتوں کو کہو اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اسکا کیا مطلب کہ نگاہوں میں حیا نگاہوں میں شرم نگاہوں میں پردہ رکھیں۔ اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں۔ اپنا بناؤ نہ دکھائیں کونسا بناؤ نہ دکھائیں اگلی آیت میں وہ بھی بیان ہے کہ اپنے گریبانوں پہ دوپٹے ڈالے رکھیں اب اگر اللہ کو اوپر سے نیچے تک پردے کا کہنا ہوتا تو وہ گریبان کا لفظ کیوں استعمال کرتے؟ اور عورتوں کا بناؤ چھپانے کا کہنے کے بعد گریبانوں کو چھپانے کا کیوں کہتے یہ بھی تو آسکتا تھا کہ سروں پہ دوپٹے ڈالے رکھو یا اوپر سے نیچے بڑی چادریں ڈالے رکھو نہیں کہا گیا کیوں کیونکہ عورتوں کو کہا گیا اپنا بناؤ سنگھار چھپائیں جو حسن انہیں اللہ کی طرف سے ملا ہے سوائے اسکے جو خود ہی ظاہر ہے یعنی آپکی جسامت قد بت یہ سب چھپانے کی چیزیں نہیں۔۔۔ اور ان لوگوں کے سامنے بیشک ظاہر کردیں جن میں آپکے لئے یا تو شہوت نہ ہو یا وہ آپکے شوہر ہوں ہا پھر بچے ہوں جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں شرم کی چیزوں سے کیا

مراد؟ آنکھیں؟ چہرہ؟ کان؟ ناک؟؟؟ نہیں نا؟؟ تو اس میں نہ سمجھنے والی کیا بات ہے؟ اور پھر آگے تفصیل آئی کہ زمین پہ ایسے قدم نہ رکھیں کہ انکا چھپا ہوا سنگھار ظاہر ہو جس پر کچھ علماء مفسرین کہتے ہیں کہ وہ پازیب کی بات ہوئی یا دوسرے زیورات کی لیکن مجھے ایسا نہیں لگتا جہاں تک میرا فہم کہتا ہے جو بات پیچھے ہو رہی ہے جس نسوانی حسن کو چھپانے کی بات ہو رہی ہے اسی کو کنٹی نیو کیا گیا اور کہا گیا ایسے قدم نہ رکھو کہ تمہارا وہ نسوانی حسن ظاہر ہو جائے کسی نامحرم یا شہوت والے مرد کے سامنے۔۔۔۔ اور پھر کسی کی گندی سوچ آپ کے بارے میں یعنی اسطرح سے خود کو اسکے سامنے پیش نہ کریں کہ اس کے دل میں آپکے لئے کوئی غلط جذبات پیدا ہوں۔

تو اس میں جو آجکل ایک خاص قسم کے عبایا کا رواج ہے وہ تو ذکر ہی نہیں تو کہنے کا مطلب یہی ہے اور سمجھنے کی چیز ہے کہ کیا حکم دیا جا رہا ہے یعنی ایسا بناؤ سنگھار جو کسی بھی مرد یا عورت کو ایک دوسرے کے لیے شہوت میں مبتلا کر دے وہ ممنوع ہے اور مقصد پارسائی کی حفاظت لیکن ایک غور طلب بات یہ ہے کہ ان سب آیات کے نازل سے پہلے آیت آتی ہے اپنی نگاہیں نیچی رکھو تو سارا مدعا یہیں پہ آتا ہے کہ نگاہوں میں شرم و حیا ہوگی تو پردہ کوئی کرے نہ کرے آپکو اپنے کردار کی حفاظت کرنی ہے خواہ مرد ہو یا عورت۔۔۔۔۔

لیکن کوئی لڑکی کوئی بچی پردہ کرتی ہے تو مجھے بہت خوشی ہوگی بلکہ میں تو چاہتا ہوں ہماری بچیاں ایسا کریں جتنی خوبصورتی پردے میں ہے اتنی شاید دوسرے فیشن ایل لباس میں نہ ہو بہر حال اسکا قطعی مطلب نہیں کہ ہم اسکو فرض قرار دے دیں اور پورا نہ کرنے والے کو گنہگار یا جہنمی صادر کریں۔

داڑھی کے متعلق جہاں تک سوال ہے تو وہ بھی عورتوں کے پردے کی طرح تقریباً ایک جیسا ہے یعنی وہی پہچان کے لیے مردوں کو داڑھی کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کہا گیا جبکہ عورتوں کو قرآن کی آیات " فرما دیا گیا

حسن ثانی نے کافی تفصیل میں جواب دیا تھا تو سب لوگ ذہن پہ زور ڈالنے کی کوشش کرتے دکھائی دیئے تھے۔

"لیکن داڑھی کو تو قرآن نے بھی موضوع بحث نہیں بنایا تو ہم کس طرح سے اسے ایک واجب اور فرض کی حیثیت دے سکتے ہیں ہاں کوئی شخص اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں انکی سنت پوری کرتا ہے تو بہت خوشی کی بات ہے بلکہ بہت اچھی بات ہے نبی کے نقش قدم پر صحابہ کے نقشے قدم پر چلنا میری اپنی داڑھی ہے لیکن میں پھر بھی یہ نہیں کہوں گا یہ واجب ہے اور ہر مسلمان کو ہر صورت میں رکھنی ہی رکھنی ہے

ایسے تو پھر کئی اقوام ایسی ہیں جیسا کہ کینیا میں وہاں تو مردوں کی داڑھیاں ہوتی ہی نہیں تو وہ کیا کریں؟

وہ کیسے یہ پورا کریں۔۔۔ تو اسلام دین فطرت ہے اور یہ انسان کی فطرت کو خوب سمجھتا ہے یہ کسی ایسی بات کی ترغیب نہیں دیتا جسکا انسان کی زندگی پر کوئی اچھا برا اثر نہ ہو اب داڑھی رکھنے نہ رکھنے سے کیا ہوتا ہے دل بدلتا ہے؟ دماغ بدلتا ہے؟ نہیں نا تو پھر۔۔۔۔۔"

"لیکن حسن ثانی صاحب داڑھی کے متعلق تو بہت سی روایات موجود ہیں جن میں احادیث ہیں۔"

آپ درست فرما رہے ہیں داڑھی سے متعلق احادیث کی کتابوں میں کل سات روایات ملتی ہیں جنکی مکمل تفصیل کے ساتھ میری ریسرچ موجود ہے آپ وہ بھی پڑھ سکتے ہیں میں آپکو ابھی مختصراً بتا دیتا ہوں۔

ایک روایت ہے جسکا حوالہ اکثر علماء دیتے نظر آتے ہیں اور وہ یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داڑھیاں بڑھاؤ موچھیں کٹواؤ اور مشرکین کی مخالفت کرو تو اس سے کیا ظاہر ہوا یعنی اسکے پس منظر میں بھی ایک مقصد ہے ہم بس ایک بات پکڑ لیتے ہیں وہ کیوں کی گئی کس لیے کی گئی سیاق و سباق سے بالکل ہٹ جاتے ہیں اور اپنی من پسند بات پکڑ کر بیٹھ جاتے ہیں تو اس روایت کا بھی پس منظر ہے کہ اس دور میں تقریباً سبھی لوگ داڑھیاں رکھتے تھے یعنی کفار ہوں یا مسلمان سب داڑھیاں رکھتے تھے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مسلمان ایسا کرو داڑھیاں بڑھاؤ اور موچھیں کٹواؤ تاکہ ان سے الگ لگو۔ مقصد وہی تھا پہچان انفرادیت۔۔۔"

"لیکن اسکے علاوہ ایک روایت ہے جس میں خود حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم نے دس چیزوں کو دین کے تقاضوں میں سے قرار دیا اور داڑھی ان میں سے ایک ہے تو آپکا نقطہ نظر ایک طرف اور یہ روایت ایک طرف۔۔۔"

"ہم جب کسی روایت کو بیان کرتے ہیں اور سند کے اعتبار سے اسکا جائزہ لیتے ہیں تو ہم سب سے پہلے یہ دیکھتے ہیں کہ یہ روایت اپنے آپ میں کتنی مضبوط اور جامع ہے اور بیان کرنے والے کے حافظے کو بھی مد نظر رکھا جاتا ہے کہ خواہ جو اس نے بات سنی اور بیان کی اسکو پوری طریقے سے سمجھ بھی آئی اور سمجھ آئی تو اسکو یاد بھی رہی؟

اس روایت میں تو خود راوی اضطراب کا شکار ہے اور وہ خود کہہ رہا کہ دس چیزیں تھیں جن میں سے دسویں میں بھول گیا ہوں تو کیا جو یاد رہی نو وہ کیا صحیح ہو سکتی ہیں؟ اور مان بھی لیا یہی تھیں تو وہ دسویں کے متعلق یہ کہتا ہے کہ غالباً دسویں منہ دھونا تھا یعنی وہ اگر منہ دھونا دسواں تقاضا قرار دیتا ہے تو ختنہ پھر بھی نکل جاتا ہے یعنی جو چیزیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دس ضروری قرار دیں اگر راوی کی اس حدیث کو مان بھی لیا جائے تو پھر اس میں سے ختنہ نکل جائے گا۔۔۔ تو سند کے اعتبار سے یہ روایت جامع تصور نہیں کی جاسکتی اس میں بہت سے پہلو ہیں جو قابلِ غور ہیں۔

میں بات کر رہا تھا جو روایات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب ہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حکم دیا کہ داڑھیاں ایسی رکھو اور موچھیں ایسی تو وہ اسی لیے کہ وہ ایسی ہوں کہ تم ان میں سے مسلمان نظر آؤ وہ ہمارے دین کے شایانِ شان ہوں اس میں داڑھیاں رکھو تو اس طرح رکھو کا ذکر ہے داڑھیاں ضرور رکھو اسکا نہیں۔۔۔

یعنی اس دور میں سبھی لوگ اپنی دہشت اور مردانگی کا تاثر دینے کے لیے داڑھی رکھتے تھے ابو لہب کی داڑھی تھی ابو جہل کی داڑھی تھی تو مقصد یہ تھا کہ اگر رکھتے ہو تو ایسی رکھو ان سے الگ نظر آؤ۔۔۔

ابو امامہ باہلی کی روایت ہے جو ان سبھی روایتوں میں تفصیل اور جامع سمجھی جاسکتی ہے۔

ابو امامہ باہلی فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے کچھ بوڑھوں کی مجلس میں جنگی داڑھیاں سفید ہو چکی تھی تشریف فرماتے تھے تو آپ نے ان سے فرمایا کہ انصار کے لوگو اپنی داڑھیوں کو سرخ یا زرد کر لیا کرو۔۔۔

یعنی کہ کوئی رنگ ونگ لگا لیا کرو اور اس معاملے میں اہل کتاب کی مخالفت کرو۔

ابو امامہ فرماتے ہیں کہ اس پر ہم نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح تو اہل کتاب شلوار پہنتے ہیں تہہ بند نہیں پہنتے۔

آپ نے فرمایا تم شلوار بھی پہنو اور تہہ بند بھی باندھو

ہم نے عرض کی رسول اللہ اہل کتاب موزے پہنتے ہیں جوتے نہیں پہنتے تو آپ نے فرمایا تم جوتے بھی پہنو اور موزے بھی پہنو

تو ہم نے پھر سوال کیا کہ اہل کتاب موچھیں خوب بڑھاتے ہیں اور داڑھی کٹواتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم موچھیں کٹواؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ اس میں بھی اہل کتاب کی مخالفت کرو۔۔۔

تو اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کیا پس منظر تھا کیا احکامات جاری ہوئے اور کیوں ہوئے تو اس میں واضح ہے کہ اس میں کوئی دین کے اعتبار سے چیز واجب نہیں کی جارہی بلکہ وہی پہچان اور مشرکین کی مخالفت کے لیے مشورے دیئے جارہے ہیں۔۔ ایک بہت مشہور روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ ہجرت فرما گئے تو آپ نے دیکھا وہاں کے لوگ کھجور کے درختوں پہ پیوند لگاتے تھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا کہ یہ کیوں کرتے ہو؟ کیونکہ آپ تو مکہ سے تشریف لائے تھے وہاں کھیتی باڑی اتنی نہیں تھی البتہ مدینہ میں لوگوں کے باغات تھے تو اہل مدینہ کو لگا یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ناگوار گزری ہے تو اگلی بار انہوں نے پیوند نہیں لگائے اور اس سال پھل ہی نہیں آیا تو یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی

کہ یارسول اللہ آپکے کہنے پہ ہم نے پیوند نہیں لگائے اور پھل نہیں آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے تنبیہ کے انداز میں فرمایا

کہ یہ چیزیں انکا تعلق تم سے ہے یہ دنیا کے علوم ہیں اور اپنی دنیا کے بارے میں تم مجھ سے بہتر جانتے ہو میں تمہیں دین سکھانے آیا ہوں اس پر میری پیروی کرو۔۔۔  
تو کتنی پیاری بات کی ہے دیکھیے۔۔۔

ہمیں یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ کیا چیزیں دین ہیں اور کیا نہیں۔۔۔

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک خاص شخصیت تھے انکی پسند ناپسند تھی جیسے آپکو ایک خاص قسم کے بال خاص قسم کی داڑھی رکھنا پسند تھا آپکو کدو اور لوکی کی سبزی پسند تھی جنگ میں آپ تلوار سے لڑتے آپ نے اونٹ کی سواری گدھے کی سواری کو پسند فرمایا تو کیا یہ سب چیزیں دین ہوگئی؟  
یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں اگر کوئی کرے تو اور بات ہے لیکن واجب، مستحب، فرض اور سنت کو ایسے ہم نے ایک دوسرے میں الجھا کے رکھ دیا ہے کہ اب جس کا جو دل چاہتا ہے اپنے پسند کی کوئی بات نکال کر اسکو حرف آخر سمجھ لیتا ہے۔۔۔"

"حسن ثانی صاحب اللہ اور اسکے نبی کا فرمان ہے کہ مرد عورتوں کی اور عورتیں مردوں کی مشابہت نہ کریں تو مردوں میں داڑھی تو ایک خاص فرق ہے عورتوں سے اگر وہی نہیں رہے گا تو پھر؟" یہ سوال حسن ثانی کو بہت عجیب سا لگا تھا۔

"بہت معصوم سوال ہے آپکا لیکن یہ احکام اتنے سادہ نہیں کہ صرف داڑھی ہونے یا نہ ہونے سے آپ عورت یا مرد لگنے لگیں گے بلکہ اس حکم کی تفصیل یہ ہے کہ عورت اور مرد دو الگ الگ جنس ہیں دونوں کے چال ڈھال بول چال لباس میں فرق ہے صرف داڑھی کے ہونے نہ ہونے کی بات نہیں مرد کی ایک پوری وضع قطع ہے عورت کی ایک پوری وضع قطع ہے اگر کوئی شخص پورے کا پورا دوسری صنف کی طرح بننے کی کوشش کرے یا مشابہت کرے تو اس سے منع کیا گیا ہے اس سے داڑھی رکھنے نہ رکھنے کی کوئی دلیل ثابت نہیں ہوتی۔" حسن ثانی نے قطعیت سے کہا۔

## پریزنٹ ڈے۔

اسمارہ کی زندگی کچھ زیادہ ہی پرسکون ہو گئی تھی۔ اسکا دل بہت خوش تھا سرد موسم میں بھی وہ بہت خوش تھی اسکا بٹر فلائی ہاؤس خالی تھا مگر پھر بھی وہ خوش تھی۔ اسکے بابا جلد پاکستان آنے والے تھے بہنوں کے ساتھ اسکا رشتہ بہت اچھا ہو گیا تھا ماماں تھی جو ابھی بھی خفا رہتی تھیں مگر پہلے سے کم دادی تو شروع سے ہی اسمارہ کے بہت کلوز تھیں اور بابا وہ اتنے خوش تھے اسمارہ راول جھیل کے کنارے بنے واکنگ ٹریک پر کوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے چل رہی تھی ٹھنڈی ہوائیں اسکے چہرے کو چھو کر اسکے اندر تک محسوس ہو رہی تھیں۔ ارد گرد کا ہر نظارہ اسے دلفریب لگ رہا تھا دل کی دنیا آباد تھی تو ظاہری آنکھ سے دکھنے والی دنیا بھی آباد تھی۔

اسے لگا اسی سکون کی تلاش میں کب سے بھٹک رہی تھی سکون مل گیا تھا اسے اب اسے اللہ سے اور کیا چاہیے تھا؟

سوال اور صرف سوال۔۔۔

اسکے ذہن میں پھر سے سوال ابھرا تھا اور وہ چلتے چلتے رکی تھی جیسے کچھ یاد آگیا ہو اور پھر سر جھٹک کر آگے بڑھی۔

لیکن نجانے کیوں اسے لگ رہا تھا جیسے عنقریب یہ سارے منظر اسکی آنکھوں سے اوجھل ہونے والے ہیں اسے بابا کی باتیں جب بھی یاد آتی تھی وہ اداس ہو جاتی تھی۔

ہم جہاں پیدا ہوتے ہیں جن راستوں پر ہمارے بچپن گزرتے ہیں جہاں کی فضاؤں میں ہم سانس لیتے ہیں وہ گھر وہ شہر وہ ملک ہماری جنت ہی تو ہوتے ہیں اور اپنی جنتیں کوئی خوشی خوشی کہاں چھوڑتا ہے آدم کو بھی جب جنت سے نکالا گیا تو وہ بھی خوشی خوشی کہاں نکلے تھے۔۔۔۔۔

جنت چھوڑنے کے پیچھے کئی مجبوریاں ہوتی ہیں کئی مصلحتیں ہوتی ہیں اور اسماہ کے لیے بھی کوئی ایسی ہی مصلحت لکھ دی گئی تھی۔ جو اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی۔

وہ اپنا گھر اپنا شہر چھوڑتے ہوئے خوش نہیں تھی مگر مجبور تھی وہ کچھ کر نہیں سکتی تھی سوائے افسوس کے۔۔۔۔۔ لیکن وہ چاہتی تھی وہ بابا کو کسی طرح منالے وہ یہیں رہ جائے اپنے شہر میں اپنی جنت میں۔۔۔

**فلش بیک۔**

جے ہان کو حسن ثانی کے ٹیکساس میں موجود سینٹر میں آئے ایک سال سے بھی زیادہ کا عرصہ ہو چکا تھا۔

قرآن، حدیث، عربی اور اسلامی تاریخ کے علم کو حاصل کرنے میں بہت حد تک کامیاب ہوا تھا۔ اس کے اتنے جلد کامیابی کی وجہ ثانی صاحب نے یہ بیان کیا "چونکہ یہ ایک زبان پہلے سیکھ چکا تھا تو عربی سیکھنا اس کے لئے مشکل ثابت نہیں ہوا" اور عربی زبان ہی اگر سمجھ آجائے تو قرآن اور اسلام کی تاریخ کو سمجھنا اور یاد رکھنا آسان ہو جاتا ہے"

ایک زبان سیکھ لی جائے تو پھر مختلف زبانیں سیکھنے میں آسانی ہو جاتی ہے انسان کو سمجھ آ جاتی ہے کہ پہلی زبان کو سیکھنے میں کیا صلاحیتیں درکار تھیں کیا غلطیاں ہوئیں کیا چیزیں کامیاب رہیں۔۔۔ جے ہان نے واپس لوٹنے سے پہلے حسن ثانی کے ساتھ چائے پی تھی۔ وہ دونوں ایک کینے میں بیٹھے تھے۔

"میں آپکو بہت مس کروں گا۔۔۔" جے ہان واپس جاتے ہوئے بہت اداس تھا مگر اسے واپس جانا تھا اپنی فیملی کے پاس۔

"میرے بھی کچھ ایسے ہی تاثرات ہیں لیکن میں خوش ہوں تمہارے لیے اللہ تمہیں مزید کامیاب کرے۔۔۔" حسن ثانی نے محبت بھرے لہجے میں کہا تھا۔

"آپ کو ریا کب آئیں گے؟" جے ہان نے یکدم پوچھا۔

"ابھی ایک سال تک تو ٹورز کنفرم ہیں کچھ ممالک کے لیکن کوریا ان میں شامل نہیں باقی کسی ذاتی وجہ کی بنا پر آنے کا پوچھ رہے ہو تو کچھ کہہ نہیں سکتا البتہ اگر تم اپنی شادی پہ بلاؤ گے تو ضرور آؤں گا۔" حسن ثانی ہنسنے تو جے ہان کی خوشی اڑن چھو ہو گئی۔

"ایسے تو پھر آپ کبھی نہیں آسکیں گے۔۔" وہ استہزایہ انداز میں بولا۔

"کیوں ایسے کیوں کہہ رہے ہو؟" حسن ثانی کو تعجب ہوا۔

"میں نہیں چاہتا پھر سے کسی ماہا طیب کے لیے میں وہی زندگی سے بیزار بے ہان بن جاؤں۔۔۔" بے ہان کے لہجے میں درد تھا۔

"تمہیں کس نے کہا پھر سے اپنی زندگی میں ماہا طیب جیسے کرداروں کو لانے کی کوشش کرو؟؟؟ بلکہ تم ایسا کیوں نہیں کرتے کسی بے ہان کی زندگی میں حسن ثانی بن کر چلے جاؤ۔۔۔ وہ جو زندگی سے بیزار ہے اسے زندگی کی طرف لوٹا دو؟؟؟" بے ہان نے تجسس سے حسن ثانی کو دیکھا تھا۔

"دیکھو بے ہان وہ اللہ کی طرف سے دی گئی ایک آزمائش تھی جو گزر چکی اب آگے بڑھو۔۔۔۔۔"

بہتر پانے کے لیے بہترین بننا پڑتا ہے اور بہترین بننے کے لئے سونے کو بھی آگ سے گزرنا پڑتا ہے۔

آگ سے گزر کر تم سونا بن چکے ہو بس اب تمہاری پہچان رکھنے والی جوہری کی آنکھ چاہئے۔۔۔"

بے ہان کو انکی بات کچھ کچھ سمجھ آئی تھی وہ کنفیوژ سے انداز میں بیٹھا حسن ثانی کی باتوں کو سوچنے لگا تھا۔

بے ہان ایک بالکل نیا انسان بن کر ساؤتھ کوریا لوٹا تھا اس نے جب قدم کوریا کی سرزمین پہ رکھا

اسے لگا ہی نہیں وہ پہلے بھی کبھی یہاں آیا ہے وہ بہت الگ دنیا تھی جس دنیا سے وہ واپس آیا تھا۔

"اوہ مائی گاڈ بے ہان یہ تم ہو؟ مجھے بالکل یقین نہیں آرہا۔۔۔" سومن نے دونوں ہاتھوں کے درمیان

اپنا منہ رکھے حیرت سے کہا تھا۔

"ہمارا سوٹ لو بوائے یہ سخت لونڈا بن کے واپس آیا ہے دیکھو۔۔۔۔" ہادی اسکا سینہ زور سے تھپکا کر بولا جس پر جے ہان کراہ کر رہ گیا۔

جے ہان کی ماں، ساجد، صوفیہ، ہادی سومن سب موجود تھے اسکے لئے کھانے بنائے گئے تھے اسکی بڑی خاطر تواضع کی جارہی تھی وہ جس دن یہ سب چھوڑ کر گیا تھا اسی جگہ یہی لوگ موجود تھے جو اسے تکلیف میں دیکھ کر غم میں تھے تکلیف میں تھے اور کچھ غصے میں۔۔۔۔

اور آج اسکو خوش دیکھ کر سنبھلا ہوا دیکھ کر کامیاب دیکھ کر سب اسکی بلائیں لیتے نہیں تھک رہے تھے۔۔۔۔

جے ہان نے سبکو نظر بھر کر دیکھا اور اللہ کا شکر ادا کیا اللہ سے جڑ کر اس نے اپنی دنیا کو سنوار لیا تھا سچ میں سنوار لیا تھا۔

جے ہان کو گھر آئے کافی دیر ہو چکی تھی کھانا کھانے کے بعد اس نے گھر کا ایک سرسری جائزہ لیا تھا۔ "انکل گھر پہ نہیں ہیں کیا؟" وہ احمد حسین کے کمرے کے سامنے رک کر بولا تھا۔

"اندر ہی ہیں بابا تم مل لو میں تمہارے لیے کافی بناتی ہوں۔" سومن نے اسکا کندھا تھپکایا تھا اور وہاں سے چل دی۔

"اوکے۔۔۔"

جے ہان احمد حسین کے کمرے کی طرف بڑھنے لگا۔ دروازہ تھوڑا کھلا تھا اور وہ تھوڑی دیر کے لیے وہاں رک گیا۔

اس نے دروازہ تھوڑا سا کھولا تو حسب معمول احمد حسین ایک میز کے سامنے کرسی رکھے بیٹھے تھے۔ میز پہ انکا ٹیب تھا جس پر وہ اپنی بیٹی سے بات کر رہے تھے۔

جے ہان کو آج سے تقریباً ڈیڑھ سال پہلے کا دن یاد آیا جب وہ ملائشیا جانے سے پہلے احمد حسین سے ملنے آیا تھا وہ ایسے ہی دروازے کے قریب رکا تھا اور سامنے ٹیب کی سکرین پہ ایک سانولی رنگت کی بڑی بڑی آنکھوں والی لڑکی رو رہی تھی جسکی آنکھیں درد کی شدت سے لال ہو چکی تھیں اسکی آواز میں لرزش تھی اسکی زبان پہ شکوے تھے اسکی چیخیں جے ہان کے کانوں کو چیر گئیں تھیں۔ اس دن وہ خود بھی بہت ٹوٹا ہوا تھا بہت دکھی تھا اور ایک دکھی اور ٹوٹے انسان کا دکھ دوسرا دکھی انسان بہتر سمجھتا ہے۔ جیسے جے ہان کو اسکے ماضی کی وجہ سے دھتکارا گیا تھا اس لڑکی کو اسکی رنگت کی وجہ سے دھتکارا گیا تھا اسکا مذاق بنایا گیا تھا۔ جیسے بچپن میں ایک دن دادی کے دھتکارے جانے پہ سیاہ تتلیاں اسمارہ کو اپنے جیسی دکھی تھیں آج اسی طرح جے ہان کو اسمارہ اپنے جیسے دکھ رہی تھی۔

محبت تو نہیں لیکن انوکھا ربط ہے کوئی

مجھے اک شخص کی تکلیف سے تکلیف ہوتی ہے

آج ڈیڑھ سال بعد جے ہان بہت بدل گیا تھا مگر وہ بڑی آنکھوں والی سانولی اسمارہ وہ ویسی ہی تھی اسکی آنکھیں سرخ نہیں تھیں بلکہ تمام رنگوں سے خالی تھی بے رنگ اسکا لہجہ سرد تھا اور باتوں میں وہی گلے شکوے وہ وہیں کھڑی تھی۔

"پتہ ہے میری آخری تتلی بھی کل رات مر گئی میرا بٹرفلائی ہاؤس پورا خالی پڑا ہے سنسان ویران بالکل میری زندگی کی طرح" وہ شکایتی انداز میں بولی۔

"تتلی! تم جانتی ہو تم ایسی باتیں کرتی ہو تو مجھے کتنی تکلیف ہوتی ہے۔"

"لیکن آپ جانتے ہیں تتلیوں کو دیکھ کر میں پرسکون ہو جاتی تھی مگر اب وہ سکون کا واحد ذریعہ بھی چھن گیا ہے۔"

وہ بہت دکھی تھی۔

"تتلی بیٹا کب تک ایسے زندگی سے ناراض رہو گی؟ جانتی ہو کتنا دکھ ہوتا ہے تمہیں ایسے دیکھ کے؟ کب تک ایسے خود پہ ظلم کرو گی میں خود کو بہت بے بس محسوس کرتا ہوں کہ میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکا ایک باپ ہو کے میں تمہیں گھٹتے ہوئے دیکھ رہا ہوں اور میں کچھ نہیں کر پارہا۔" احمد حسین رو دیئے۔

جے ہاں یہ سب منظر باہر کھڑا دیکھ رہا تھا۔ وہ جب سیول واپس آیا تھا تو اسے سب بدلا ہوا نظر آیا تھا کیونکہ وہ بدل گیا تھا مگر اسمارہ کو دیکھ کر لگ رہا تھا اسلام آباد ابھی بھی ویسا ہی ہے وہاں ابھی کچھ نہیں بدلا کیونکہ وہاں اسمارہ نہیں بدلی تھی۔

"بابا میں آپکو اپنی تتلی کے مرنے کا بتا رہی ہوں آپ اپنی تتلی کا ماتم منانے لگ گئے۔" وہ مسکرا دی۔

"تم کیوں ایسی ہو گئی ہو تتلی؟ پہلے تو ایسی نہیں تھی لوگوں کے رویے کے باوجود سب نظر انداز کر دیتی تھی تم۔"

"تب لوگ صرف میری ظاہری بد صورتی کا مذاق اڑاتے تھے بابا لیکن جب سے میری ذات میری روح کا مذاق بنا ہے اس نے مجھے توڑ دیا ہے روح تو سبکی ایک جیسی ہوتی ہے نا وہ تو بد صورت نہیں ہوتی پھر میرا ظاہر باطن کیسے بد صورت ہوا؟" وہ جذبات سے خالی آنکھیں لیے سوال کر رہی تھی۔

"اللہ پہ بھروسہ رکھو اللہ سب بہتر کرے گا" احمد حسین نے ہمت جمع کر کے کہا۔

"اللہ کہاں بہتر کرتا ہے میرے لیے؟ اللہ نے ہی تو مجھے بد صورت بنایا ہے اسی نے میری قسمت میں زلیل ہونا لکھ دیا ہے تو اب اسکے آگے کسی کا ذور تھوڑی چلتا ہے۔"

"باتیں مت کیا کرو تتلی کسی دن میرا دل خوف کے مارے بند ہو جائے گا کہ میری بیٹی اللہ سے ناراض ہے نعوذ باللہ!"

"آہم آہم" احمد کی پشت سے کسی کے گلہ صاف کرنے کی آواز آئی تھی۔ احمد حسین نے گردن گھما کر دیکھا سامنے ایک نوجوان کھڑا تھا۔ سیاہ بیس بال کیپ پہنے کالا مفلر گردن کے گرد لپیٹے کالے رنگ کی ہوڈی اور جینز پہنے مضبوط متناسب جسامت والا ایک لڑکا کھڑا تھا۔ احمد نے اسماہ کو اللہ حافظ کہہ کر فون رکھا۔

"سلام احمد صاحب"۔ اس نے اپنی بھاری آواز میں کہا۔

"وعلیکم السلام ارے جے ینگ بیٹا تم ارے ماشاء اللہ ماشاء اللہ تم کب آئے؟ آؤ بیٹھو۔" وہ ایک دم سے بہت خوش ہو گئے تھے۔ وہ اٹھ کر بے ہان کے قریب آئے تھے اور اسے گرم جوشی سے گلے لگایا۔

"تھوڑی دیر پہلے ہی آیا ہوں آپ سنائیں ٹھیک ہیں؟" وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

"تمہاری اردو تو بڑی صاف ہو گئی بھئی بالکل نہیں لگ رہا ایک کہ ایک کورین لڑکا بول رہا ہے بہت عمدہ! کتنے بدل گئے ہو ایک ہی سال میں ہاں؟" وہ اسے اوپر سے نیچے دیکھتے ہوئے تبصرہ کرنے لگے۔

"میں تو کافی بدل گیا ہوں لیکن آپکی بیٹی ابھی تک ویسی ہی ہے بالکل نہیں بدلی۔" جے ہان نے ٹیب کی طرف اشارہ کرتے کہا تھا وہ انکی باتیں سن چکا تھا۔

"جانتے ہو جو اسکے ساتھ ہوا وہ اس دن کے واقعے سے نکل ہی نہیں رہی۔"

احمد کی خوشی غائب ہو چکی تھی اور وہ اس وقت ایک پریشان باپ جو اپنی بیٹی کو خوش دیکھنا چاہتا ہے وہ بن چکا تھا۔

ٹیکنالوجی ابھی اپنی تیز کہاں ہوئی ہے کہ تمہیں باور کروا سکے کہ دنیا کے ایک کونے میں بیٹھا شخص اس بھری نظروں سے تمہاری تصویر کو دیکھ رہا ہے، اور تمہیں محسوس کرتے ہوئے اپنی زندگی کی محرومیاں سنا رہا ہے جس میں سب سے بڑی محرومی محبت ہے۔۔۔۔۔

...پریزنٹ ڈے۔

اسمارہ راول جھیل واکنگ ٹریک پہ چلتی واپس آرہی تھی۔ دن ڈھلنے والا تھا سردیوں کا سورج اسلام آباد میں الگ طرح کی خوبصورتی کے ساتھ ڈوبتا تھا۔

وہ جاتے جاتے آس پاس کے نظارے لیتی چلی جارہی تھی۔ اسکا فون بجنے لگا۔ فون سیول سے تھا مگر نمبر سے وہ ناواقف تھی اس نے کال پک کی۔

اسکا تجسس حیرت اور پھر بے یقینی میں بدلا تھا۔

"ہہ ہیلو بابا بولیں کیا ہوا آپ ایسے کیوں؟" حلق سے بمشکل الفاظ نکلے تھے اور جواب میں احمد حسین کی لرزش آمیز آواز۔۔۔

"تتلی۔۔۔" احمد حسین نے ایک سرداہ بھری تھی۔

"بابا می۔ سن رہی ہوں آپ بولیں۔۔۔" اسمارہ چلانے لگی تھی آس پاس کے ماحول سے بے خبر وہ وہیں بیٹھ گئی تھی اسکی ٹانگوں میں جان نہیں رہی تھی اسے لگ رہا تھا کچھ برا ہونے جا رہا ہے۔۔۔

"اسمارہ احمد ولد احمد حسین آپکا نکاح جے ینگ سے کیا جا رہا ہے کیا آپکو قبول ہے؟" ایک اجنبی آواز آئی تھی۔ اسمارہ خواہ اس باختہ ہو چکی تھی وہ سمجھ ہی نہیں پارہی تھی کیا ہو رہا ہے۔

"تتلی ہاں کرو۔۔۔ مم۔ میں سن رہا ہوں تتلی۔۔۔" اکھڑتی ہوئی آواز میں احمد حسین بولے تھے۔

"آپکے والد اس وقت آئی سی یو میں ہیں انہیں ہرٹ اٹیک ہوا ہے آپ پلیرز جلدی انکی باتوں کا جواب دیں" پھر سے اسی آواز میں کوئی بولا تھا اور اسمارہ کی سانسیں جیسے تھم گئیں تھیں۔۔۔

"ہہ۔ ہہرٹ۔۔۔ اٹیک۔۔۔ بابا آپ ٹھیک ہیں؟؟ بولیں بابا؟" لرزرتی ہوئی آواز میں اسمارہ نے کہنا چاہا۔

"اسمارہ احمد ولد احمد حسین آپکا نکاح جے ینگ سے کیا جا رہا ہے کیا آپکو قبول ہے؟" پھر سے وہی سوال ہوا تھا۔

"تتلی جواب دو۔۔۔" احمد حسین جیسے اور کچھ سننا نہیں چاہتے تھے۔

"ہاں ہاں قبول ہے بس کہہ دیا۔۔۔" اسمارہ نے جیسے جان چھڑائی۔۔۔



احمد حسین کل رات دل کا دورہ پڑنے سے ہاسپٹل میں تھے اور اب انتقال کر گئے تھے۔

اس نے آسمان پہ دیکھا جو وہیں کا وہیں تھا گرا نہیں تھا زمین ویسی کی ویسی تھی وہ بھی نہیں پھٹی تھی زمین آسمان اپنی جگہ پہ موجود تھے اور ان کے بیچ اسمارہ ایسے محسوس کر رہی تھی جیسے اسے کسی بوتل میں بند کر دیا ہو جہاں اسکا دم گھٹ رہا تھا کھلے آسمان تلے اسکا دم گھٹ رہا تھا وہ آسمان سے باہر نکل کر سانس لینا چاہتی تھی لیکن وہ ایسا نہیں کر سکتی تھی وہ جانتی تھی وہ اب کچھ نہیں کر سکتی۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَاقَةُ الْمَوْتِ

ہر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا

سب نے مرنا ہے ہر کسی نے مرنا ہے مگر بابا وہ تو بابا تھے وہ کیسے مر گئے تتلی جی رہی تھی تو اسکے بابا کیسے مر گئے؟

وہ جانتی تھی سب مرتے ہیں سب نے مرنا ہے مگر بابا بھی مرجائیں گے اس نے یہ کبھی نہیں سوچا تھا۔ وہ کیا دنیا کی کوئی لڑکی یہ نہیں سوچتی کہ بابا مرجائیں گے۔

وہ راول جھیل کے ٹریک پہ پڑی تھی بے یقینی کی کیفیت میں گزرا وقت کسی فلم کے فلیش بیک کی طرح راول جھیل کے ٹریک پہ چل رہا تھا۔

بابا اسکے لئے سیاہ تتلیاں لائے تھے۔

بابا اسکی ضدیں پوری کر رہے تھے۔

اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

## باب سوم

دوسرے دن احمد حسین کی میت ساؤتھ کوریا سے آئی تھی اور انہیں پاس کے قبرستان میں دفنایا گیا تھا

-

وہ آخری سفید لباس، چیخیں، صدمہ، چارپائی، جنازہ۔۔۔۔۔

اسمارہ کی آنکھ کھلی تھی تو اس نے خود کو بستر پہ لیٹا پایا تھا۔

شدید بخار، دکھتی آنکھیں، پھٹتا سر، تکلیف دہ پسلیاں، اور سلگتا ہوا جسم۔۔۔۔۔

کاش کوئی کہہ دے وہ سب اک ڈراؤنا خواب تھا۔۔۔

کتنی امید سے اسمارہ کے دل نے دہائی دی تھی۔ مگر نظریں کمرے سے باہر دوڑانے پر اسے علم ہوا تھا

کہ یہ خواب نہیں تھا مہمان ابھی بھی موجود تھے جو احمد حسین کی تعزیت کے لئے آ جا رہے تھے۔

اسمارہ ہمت کر کے اٹھی تھی۔ آنکھ اسکی طرف آگئی تھی۔

"اسمارہ تمہیں کچھ چاہیے؟"

"مجھے بابا کے پاس جانا ہے ابھی اسی وقت۔۔۔" کانپتی آواز آئی۔

اسمارہ جوتے پہن رہی تھی۔

"تم بہت بیمار ہو اسمارہ زیادہ طبیعت خراب ہو جائے گی ہم کل چلیں گے قبرستان۔۔۔" آنکھ نے اسے سہارا دے رکھا تھا۔

"نہیں مجھے ابھی جانا ہے۔۔۔"

"اچھا اچھا ٹھیک ہے تم رکو میں چادر لے کر آتی ہوں میں تمہارے ساتھ چلوں گی ویٹ کرو۔۔۔" آنکھ نے چھوٹی بہنوں اور ماں اور دادی کی حالت دیکھ کر ہمت کی تھی اور خود کو جلدی سنبھال لیا تھا ایسی کوئی قیامت ٹوٹ پڑے تو کسی ایک کو ہمت کرنی ہی پڑتی ہے دنیا والے دکھ بانٹنے کے ساتھ نصیحتیں بھی تو بانٹنے لگتے ہیں نا۔۔۔

اسمارہ اور آنکھ قبرستان پہنچی تھیں اسمارہ احمد حسین کی قبر کے پاس بیٹھ گئی تھی۔ وہ کافی دیر خاموشی سے بس قبر کو تکتی رہی تھی۔

"بابا آپ نے کیوں کیا یہ سب آپ جانتے تھے میں شادی نہیں کرنا چاہتی تھی آپ نے کیوں مجبور کیا مجھے کس کے سہارے چھوڑ کر گئے ہیں اپنی تتلی کو آپ جانتے ہیں اس دنیا میں میرا کوئی نہیں تھا آپ کے سوا" آنسو سے تر چہرہ لیے گلے میں دھنسی آواز کے ساتھ وہ بولتے ہوئے لرز رہی تھی۔

"میں رو رہی ہوں بابا آپ مجھے چپ کیوں نہیں کروا رہے؟ میرے سوالوں کا جواب دیں بابا۔۔۔۔"

میں اکیلی رہ گئی ہوں بابا آپ مجھے اکیلا کر گئے ہیں میں آپ کے بغیر کیسے جیوں گی میرا سب کچھ آپ تھے آپ جانتے تھے نا پھر آپ نے مجھے کیوں تنہا چھوڑ دیا۔۔۔"

وہ سر قبر پر رکھ کر گڑ گڑاتے ہوئے کہہ رہی تھی آئلہ بھی وہیں بیٹھ گئی تھی آئلہ جانتی تھی وہ بھی دکھی تھی مگر وہ تتلی کے دکھ کی شدت کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی مرنے والوں کے ساتھ مرا جاسکتا تو دنیا میں شاید ہی کوئی یتیم بیٹی زندہ ہوتی۔ اس نے تتلی کو خاموش نہیں کروایا بلکہ رونے دیا وہ چاہتی تھی تتلی رو کر اپنی ساری تکلیف اپنی بھڑاس نکال کر ہلکا محسوس کرے۔

سخت ویراں ہے جہاں تیرے بعد

کوئی تجھ سا ہے کہاں تیرے بعد

جانے کس شہر میں آباد ہے تو

ہم ہیں برباد یہاں تیرے بعد

اسمارہ کی طبیعت ذرا سنبھلی تھی اور وہ لان میں آکر بیٹھ گئی تھی کتنے ہی دن بعد اس نے سردیوں کی دھوپ سیکی تھی۔ وہ کرسی پر پاؤں اوپر کئے بیٹھی تھی۔ زندگی کتنی unpredictable ہوتی ہے نا پل بھر میں کیا سے کیا ہو جاتا ہے اور ہمیں سنبھلنے کا موقع تک نہیں ملتا۔ بابا ٹھیک کہتے تھے زندگی حادثوں کا ہجوم ہے زندگی حادثوں کا مجموعہ ہے ایسے حادثے جو پل بھر میں دنیا بدل دیتے ہیں رشتے بدل دیتے ہیں بابا ہیں سے بابا تھے میں پلک جھپکنے تک کا وقت لگا تھا بس۔۔۔۔

"اسمارہ یہاں اکیلی بیٹھی ہو اندر آؤ سب بیٹھے ہیں۔" عرشہ اسکے پاس آئی آکر بولی تھی۔

"نہیں آپ! میں ٹھیک ہوں یہاں مجھے کسی سے بات نہیں کرنی۔"۔۔ چند دنوں میں ہونے والے واقعات نے اسے سخت بنا دیا تھا کچھ حادثے انسان کو کمزور نہیں مضبوط بنا دیتے ہیں اور ان حادثوں

میں ایک حادثہ کسی بہت قریبی کی موت بھی ہوتی ہے اور پھر انسان سوچتا ہے اگر اس حادثے سے بچ کر وہ ایسے نکل آئے کہ اس پر خراش بھی نہ آئے تو وہ کسی بھی حادثے سے بچ کر نکل سکتا ہے۔

اسمارہ کے ساتھ بھی یہی ہوا تھا وہ اگر بابا کی موت سہہ سکتی تھی تو اب وہ دنیا کے کسی بھی محاذ پر لڑ سکتی تھی ورنہ وہ تو کوئی کچھ بھی کہتا پلٹ کر جواب بھی نہیں دیتی تھی شاید وہ جان گئی تھی کہ اسکے لئے بولنے والے اسکے بابا اب نہیں رہے اس بات کا غصہ تھا یا دکھ مگر وہ سب سے ناراض تھی۔ عرشہ خاموش ہو گئی تھی اور آکر اسکے سامنے لگی کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔

"اسمارہ میری بابا کے دوست سے بات ہوئی ہے پتہ ہے کیا کہہ رہے تھے وہ؟" اسمارہ نے نظریں عرشہ کی طرف کی۔

"وہ کہہ رہے تھے مرنے سے پہلے بھی وہ بس تمہاری فکر کئے جارہے تھے کہ میری تتلی کا کیا ہوگا۔۔۔ اسی لیے انہوں نے اپنی زندگی میں تمہارا فرض ادا کرنا مناسب سمجھا۔۔"

"ایسے فرض ادا کرتے ہیں؟ جانتی ہو پہلے میں اس انسان کو ناپسند کرتی تھی مگر اب اب میں اس سے نفرت کرنے لگی ہوں اس نے بابا کو ہتھیار بنا کر مجھ سے زبردستی نکاح کیا ہے میں کسی ایسے تعلق کو نہیں مانتی!" اسمارہ کی آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی۔

"تم نے خود ہی اسکے بارے میں کچھ بھی سوچ کر اسے سچ مان لیا ہے ایک بار ٹھنڈے دماغ سے اس سے بات تو کرو تم مانو یا نہ مانو اسکے پاس ریکارڈنگ ہے نکاح ہوا ہے تمہارا۔۔"

اسمارہ نے خونخوار آنکھوں سے عرشی کو دیکھا۔ "میں نمٹ لوں گی اس سے بھی۔۔۔!!"

عرشہ ایک ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گئی۔ "انکے دوست نے جو وڈیو سینڈ کی ہے ہاسپٹل سے وہ دیکھی تم نے؟۔"

"وہ تمہارے لیے بہت پریشان تھے اسمارہ تم کیا چاہتی ہو وہ وہاں بھی بے سکون رہیں؟ تم اس حالت میں دیکھ کر وہ کتنا دکھی ہوتے تھے جانتی ہو نا تم؟"

"انہوں نے مجھے بتایا کیوں نہیں وہ اتنے بیمار تھے وہ یہاں کیوں نہیں آئے؟" اسمارہ رودی۔

"آرہے تھے اسی لئے لیکن وقت ہاتھ نہیں آتا اسمارہ اسی لیے تمہیں وہ سمجھاتے رہے اب ان کے جانے کے بعد تم پھر سے اسی جگہ جا کھڑی ہوئی ہو وہ تھے تو تمہیں سنبھال لیتے تھے اب کوئی نہیں ہے اسمارہ جو تمہیں سنبھالے گا تمہاری پرواہ کرے گا سب اپنی اپنی زندگیوں میں مصروف ہیں تمہیں خود کو خود ہی سنبھالنا ہے اور جتنی جلدی یہ بات سمجھ لو تمہارے لیے اچھا ہے۔۔۔۔" وہ اسکے گال تھپکا کر بولی تھی اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اب اندر آؤ مجھے کچھ دکھانا ہے تمہیں۔۔۔" وہ جاتے ہوئے کہہ گئی۔

اسمارہ آنسو صاف کر کے آسمان کی طرف دیکھنے لگی تھی اس نے ایک ٹھنڈی آہ بھری تھی اور ہمت جمع کرنے کی کوشش۔۔۔

اسمارہ نے بہت دنوں کے بعد موبائل آن کیا تو ذیحان محمد کی کافی مسڈ کالز موصول ہوئیں تھیں۔ اسمارہ نے پہلے سوچا لیکن پھر وقت دیکھے بغیر ہی کال کر لی۔

"ہیلو اسمارہ میں آپ ہی کی کال کا ویٹ کر رہا تھا۔" ذیحان محمد نے جلد ہی کال ریسیو کر لی تھی۔

"احمد صاحب کا بہت افسوس ہوا مجھے بہت اچھے انسان تھے اللہ انکو جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔  
آپ ٹھیک ہیں؟" وہ تھوڑا وقفہ لے کر بولا تھا۔

"ذیشان محمد میں اللہ کے ہر فیصلے سے راضی ہوں ہر کام میں اللہ کی بہتری ہوتی ہے مگر بابا کا یوں چلے جانا مجھے سمجھ نہیں آ رہا۔۔۔۔۔" وہ تھکے ہوئے لہجے میں بولی کہیں نا کہیں اسکے لہجے میں شکایت بھی تھی۔

"اللہ سب کیا کریں مگر بیٹیوں سے انکے بابا جدا نہ کیا کریں۔۔۔۔۔"

آنسو اسماہ کے گالوں سے بہہ رہے تھے لیکن وہ ایک جگہ ٹکٹی باندھے دیجھ رہی تھی۔

"اسماہ جب آپ نے کہہ ہی دیا کہ اللہ کے ہر کام میں راضی ہیں تو اگر مگر کر کے آپ اللہ کے فیصلوں پر سوال اٹھا رہی ہیں اللہ جو کرتا ہے بہتر کرتا ہے ہم اللہ کی مصلحتوں کو نہیں سمجھ سکتے۔"

"یہی تو میں کہہ رہی ہوں مجھے سمجھائیں میرے بابا کے چلے جانے میں کیا مصلحت ہوگی"

"ہم انسانوں کی زندگی ایک ریل گاڑی کی مانند ہے جس میں بہت سے مسافر ہمارے سفر میں ہمارے ساتھی بنتے ہیں لیکن ہم سبکی منزل ایک نہیں ہوتی اور اپنی منزل آنے پر سبکو اترنا پڑتا ہے اگر وہ نہیں اتریں گے تو نئے آنے والے مسافروں کو جگہ کیسے ملے گی؟"

"لیکن مجھے میرے بابا میرے ساتھ چاہئیں تھے۔۔۔"

"یہی تو ہم انسانوں کا المیہ ہے ہم مرنے والے کے لیے اٹلہ دکھی نہیں ہوتے جتنے اسکے پیار اور اسکی قرب کے لیے ہوتے ہیں جو وہ ہمارے لئے رکھتا تھا۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ اللہ ہمارا مالک ہے ہمارا

خالق ہے تو وہ جب ہم جیسے انسانوں کو ہم سے لے لیتا ہے تو ہم یہ کیوں نہیں کہتے اسکی ملکیت تھی اسکی مرضی وہ جب چاہے جسے چاہے بلا لے ہم یہ کیوں کہتے ہیں کہ اللہ نے ہمارا کوئی اپنا ہم سے چھین لیا؟" اس سوال کا جواب اسمارہ کے پاس نہیں تھا۔

"آپ جانتی ہیں ہمیں موت کو پازیٹولی لینا چاہیے لیکن ہم نہیں لیتے اسی خود غرضی کی وجہ سے۔۔۔"

"موت کو پازیٹولی لینا میں سمجھی نہیں؟" اسمارہ سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

"یہ عارضی زندگی ہے اسمارہ امتحان ہے آنے والی زندگی کا میں نے آپکو پہلے بھی بتایا تھا کہ زندگی کا مقصد موت ہے ہم سب نے مرنا ہے تو ہمیں جانے والے کو دعاؤں میں رخصت نہیں کرنا چاہیے کہ وہ اپنے مقصد کے مزید قریب ہو گیا۔ ہم سے ایک قدم آگے بڑھ گیا۔۔۔"

ہم اپنے لیے دکھی ہوتے ہیں انکے بغیر ہمارا کیا ہوگا ہمیں ان جیسا پیار کون دے گا ہم انکے بغیر کیسے رہیں گے لیکن کبھی ہم نے یہ دعا کی ہے کہ اللہ کرے وہ وہاں پرسکون رہیں اپنی اگلی اعر حقیقی زندگی میں یہاں کی نسبت زیادہ کامیاب ہوں؟

ہم خوش کیوں نہیں ہوتے کہ اس جھوٹی دنیا کے جھمیلوں سے انکی جان چھوٹ گئی وہ تمام دکھوں تمام تکلیفوں سے آزاد ہو گئے؟

اس لیے میں کہتا ہوں ہمیں موت کو پازیٹولی لینا چاہیے ہمارے لئے بھلے اچھا نہیں ہوتا لیکن جانے والے کے لیے بہت اچھا ہوتا ہے۔

اور ایسا جس کے پیچھے آپ جیسے محبت کرنے والے لوگ ہوں جو دنیا میں بھی اسے محبت کرتے رہے اور مرلہ کے بعد اسکے لئے دعا کا ذریعہ ہیں تو ایسے انسان کے لیے ہمیں اللہ سے سوال نہیں کرنے چاہئیں بلکہ شکر ادا کریں چاہیے کہ اس نے ہمارے پیارے کو ایمان والی اچھی زندگی دی اور ایمان پہ موت دے کر اسے اپنے پیاروں میں شامل کیا۔"

اسمارہ پھر سے ذیحان محمد کی باتوں میں کھو گئی تھی یہ باتیں وہ کیوں نہیں سوچتی اسکے ذہن میں سوال تو آتے ہیں مگر انکا جواب اسکے پاس کیوں نہیں ہوتا اسلیے کہ وہ ابھی سیکھ رہی تھی اور ذیحان محمد زندگی کے تجربات سے بہت کچھ سیکھ چکا تھا اور اب وہ اسمارہ کو سکھا رہا تھا۔

لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا

Allah does not burden a soul beyond that it can bear.

اللہ کسی جان پر اس کی وسعت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔

اللہ اور اسکے کاموں پہ بھروسہ رکھئے اسمارہ! احمد صاحب کا ساتھ یہیں تک تھا انہیں اسی موڑ پہ آپکو الوداع کہنا تھا اس میں اگر مگر کی کوئی گنجائش نہیں۔ آپ اللہ پہ بھروسہ رکھئے وہ آپکو کبھی تنہا نہیں چھوڑے گا انشاء اللہ۔۔۔"

"لیکن جو ادھورے سوال بابا میرے لیے چھوڑ کر گئے ہیں وہ؟ ذیحان محمد وہ ایسے شخص سے میرا تعلق جوڑ گئے ہیں جسے میں جانتی بھی نہیں اور جتنا جانا ہے مجھے وہ بالکل پسند نہیں آیا میں کیسے اس

سے جان چھڑاؤں گی مجھے لگ رہا ہے میں کسی گہری کھائی میں گر چکی ہوں جہاں سے نکلنے کو کوئی رستہ نہیں۔۔۔" اسمارہ کی آنکھوں میں سمندر اٹھ آیا تھا۔

"تو اسکا حق بھی اللہ نے دیا ہے آپکو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں آپ اس انسان سے بات کریں اگر آپکی نہیں بن پاتی تو آپ اس سے علیحدگی کر لیں۔۔۔" وہ قدرے مطمئن انداز میں بولا۔

"علیحدگی؟؟ یعنی طل۔۔ طلاق؟" اسمارہ کی پلکیں لرزیں۔

"کیوں اسمارہ آپ ڈر کیوں گئی؟ یہ اختیار تو آپکو اللہ نے دیا ہے نا پھر؟" ذیحان محمد نے سوالیہ انداز میں کہا۔

"ہمارے ہاں اسے اچھا نہیں سمجھا جاتا۔۔۔" وہ ہچکچاتے ہوئے بولی۔

ذیحان محمد ہنس دیئے

"اسمارہ آپ سے اس بات کی توقع نہیں تھی آپ تو سنیاسی ہونے کا دعویٰ کرتی ہیں سنیاسی تو وہ لوگ ہوتے ہیں جو تارک الدنیا ہوتے ہیں وہ صرف اللہ سے ڈرتے ہیں اسی کے لیے جیتے ہیں اور آپ پھر سے دنیا سے ڈرنے لگی؟"

اسمارہ اس بات پر شرمندہ ہوئی تھی۔

"ایسی بات نہیں۔۔۔"

"تو پھر آپ کھلے دل سے ملیے بنا دنیا کے خوف کے اپنے لیے سوچیں ورنہ دنیا کا سوچیں گی تو آپ اپنے بابا کے فیصلے کو ساری عمر کوستی رہیں گی۔۔۔ اور میں ایسا نہیں چاہتا کسی انسان کو کوئی حق نہیں

پہنچتا کہ وہ خود ہوش و حواس میں ہوتے ہوئے کوئی فیصلہ کرے اور پھر ساری زندگی دوسرے کو قصور وار ٹھہراتا رہے آپ عاقل ہیں بالغ ہیں خود فیصلہ کریں۔۔۔۔۔"

اسمارہ اس بات پر کافی حد تک آمادہ ہوئی تھی۔

"دیکھیے اسمارہ وہ اللہ ہے وہ ہمارے سارے سہارے چھین کر ہمیں بارہا بتاتا ہے یہ زندگی تنہا لڑنے والی جنگ ہے جس میں مددگار صرف اسکی ذات ہے مگر انسان مٹ جانے والی چیزوں کو سہارا بنا کر اس جنگ میں فتح حاصل کرنا چاہتا ہے تو جب جب اسکا کھوکھلا سہارا اس سے چھٹتا ہے وہ ایسے ہی منہ کے بل گرتا ہے۔ اب یہ آپ کے ہاتھ میں ہے آپ کب تک منہ کے بل پڑی رہنا چاہتی ہیں یا اٹھ کر دوبارہ ہمت کر کے اللہ کو سہارا مان کے اپنی زندگی دوبارہ شروع کرنا چاہتی ہیں۔۔۔"

اسمارہ نے فون رکھا تھا وہ ایک نئے انداز سے سب چیزوں کو دیکھنے لگی تھی۔

اللہ میرے بابا کے لیے آسانیاں پیدا کر میں نادان ہوں مجھ سے غلطیاں ہوتی ہیں مجھے معاف کر دے میرا دکھ اپنی جگہ پر میں تیرے فیصلے سے ناراض نہیں ہوں بالکل نہیں۔۔۔ وہ دل ہی دل میں سوچ کر شرمندہ ہوئی تھی۔

اسمارہ اپنی بہنوں کے ساتھ قبرستان آئی تھی۔ قرآن پاک پڑھنے کے بعد وہ کچھ دیر قبر پر رکی تھی۔ اپنے ہاتھ قبر کی ٹھنڈی مٹی پر سہلانے لگی تھی۔

"میرے پیارے بابا۔۔۔۔۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

"اسمارہ چلیں؟" عرشہ نے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھا تھا اور اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

وہ لوگ قبرستان سے باہر آرہے تھے۔

"مجھے سمجھ نہیں آتی لوگ اس جگہ کو قبرستان کیوں کہتے ہیں؟" وہ آس پاس قبریں دیکھ کر بولی تھی۔

"کیا مطلب؟" عرشہ چونک گئی تھی۔

"قبرستان کو قبرستان نہیں شہر محبت محبتوں کا شہر کہنا چاہیے۔ اپنے پیاروں کا شہر۔۔۔"

جہاں قدم قدم پر کسی ناکسی کی محبت کسی ناکسی کا بہت پیارا دفن ہے۔۔۔ یہ جو مٹی کی ڈھیری لگتی ہے نا یہ کسی ناکسی کی جان ہوتی ہے۔۔۔۔۔"

عرشہ رکی تھی اور اسمارہ کی طرف مڑی عرشہ کی آنکھیں نم تھی جبکہ اسمارہ کا چہرہ جزبات سے خالی نظر آرہا تھا۔

اسمارہ اسے دیکھ کر مسکرائی تھی۔

عرشہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے دوبارہ چلنے لگی۔

اسمارہ اپنے کمرے میں آکر بیٹھی تھی اور لیپ ٹاپ آن کرنے لگی۔ احمد حسین نے مرنے سے پہلے ایک وڈیو بھیجی تھی ہاسپٹل سے جو کافی دن سے پڑی تھی مگر اسمارہ کی ہمت نہیں ہوئی تھی کھول کر دیکھے۔

آج اس نے ہمت جمع کی اور لیپ ٹاپ سامنے رکھ کر بیٹھ گئی۔

وڈیو پلے ہوئی تھی احمد حسین ہاسپٹل کے بیڈ پہ لیٹے کئی مشینوں میں لیٹے تھے۔

"بابا۔۔۔۔۔" اسمارہ دیکھ کر بلبلا اٹھی تھی۔

"تتلی۔۔۔۔۔" احمد حسین نے مشکل سے بات کرنے کی کوشش کی تھی۔

"تتلی میری بیٹی مجھے تمہاری بہت فکر ہے۔۔۔ حنا اور سومن نے وعدہ کیا ہے مجھ سے وہ تمہارا خیال

رکھیں گے۔۔۔ یہاں سب تمہیں دل سے اپنائیں گے تتلی میرے بعد تم یہاں چلی آنا۔۔۔

میں جانتا ہوں تمہارے کچھ خواب ہیں وہ سب پورے ہوں گے حنا اور سومن کو تمہاری اور تمہیں

انکی ضرورت ہے تتلی میری بات ماننا اور یہاں چلی آنا یہیں تمہارے لیے آسانیاں"

احمد حسین نے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں اپنی بات مکمل کی تھی اور پھر آنکھیں موند لیں دواؤں کے اثر

سے آنکھیں کھولنا مشکل ہو رہا تھا۔

اسمارہ نے انتظار کیا لیکن اسکے بعد احمد حسین کچھ نہیں بولے۔۔۔

اسمارہ نے لیپ ٹاپ بند کیا اور اپنے کمرے کی کھڑکی کے پاس آکر کھڑی ہو گئی۔ وہ جان گئی تھی اسکے

بابا اچانک پاکستان کیوں آرہے تھے اور وہ دوست کوئی اور نہیں جے ینگ ہی تھا جسکے ساتھ وہ اسکا نکاح

کر کے اسے سیول لیجانے آرہے تھے لیکن جو باتیں انہوں نے ابھی کیں وہ نہیں جانتی تھی احمد حسین

نے یہ سب کیوں کہا تھا وہ جانتے تھے وہ نئے لوگوں میں گھل مل نہیں سکتی پھر انہوں نے کیوں

سیول آنے کا کہا اور وہاں اسمارہ کی ضرورت کیوں ہوگی کسی کو؟

اسمارہ کو سمجھ نہیں آئی تھی اسکے بابا نے یہ سب کس لیے کیا تھا مگر وہ اتنا جانتی تھی اسکے بابا اسکے

لئے کبھی غلط نہیں سوچ سکتے انہوں نے اتنی بڑی بات کچھ سوچ سمجھ کر ہی کی ہوگی۔

دادی، امی اور بہنوں کے سمجھانے پر اسمارہ نے کافی شور مچایا تھا۔

"اسمارہ نکاح ہوا ہے تمہارا اس سے تم جھٹلا نہیں سکتی۔" دادی نے جتانے والے انداز میں کہا۔

"بس کر دیں دادی کیا اہمیت ہے اسکی نظر میں نکاح کی ایک بار زحمت نہیں ہوئی کہ میرا باپ مرا ہے

تو حال ہی پوچھ لے وہ آپ نہیں جانتی اسے میں جانتی ہوں۔۔۔۔۔" وہ بہت غصے میں تھی

"لیکن پھر بھی تمہیں اس سے مل کے سارے خدشات دور کرنے چاہئیں بابا بھی اسی لیے چاہتے تھے

تم جلد وہاں آ جاؤ۔۔۔۔۔" عرشہ نے سمجھانا چاہا۔

"وہ کیوں نہیں آتا یہاں؟ میں ایسے اکیلی چلی جاؤں وہ اگر کوئی نقصان پہنچا دے مجھے پھر؟" اسمارہ

جے ینگ کے بارے میں جو رائے قائم کر چکی تھی اسے اب بدلنا ناممکن تھا۔

"ہوش کرو اسمارہ بیوی ہو تم اسکی وہ کیوں نقصان پہنچائے گا تمہیں؟" دادی نے ڈانٹ کر کہا تھا۔

"اور وہاں حنا عانٹی ہیں سومن ہے تم اکیلی کیسے ہو گی؟" عرشہ کی اس بات پر صفا بیگم کے چہرے کے

نقوش تھے۔

اسمارہ کو پھر سے بابا کی باتیں یاد آئیں تھیں کہ سومن اور حنا کو اسکی ضرورت ہے اسکے دماغ نے جیسا

سوچنا بند کر دیا تھا اسے لگ رہا تھا اسکے دماغ کی کوئی رگ ابھی پھٹ جائے گی۔

اسمارہ نے مشکل سے ہی صحیح لیکن خود کو قائل کر لیا تھا اس نے اپنے ڈاکیومنٹس وغیرہ جمع کروا دیئے

تھے۔ دن اتنی جلدی گزرے تھے کہ کب احمد حسین کو گزرے دس دن ہوئے پتہ ہی نہیں چلا۔ وہ

جے ینگ سے ملکر یہ قصہ ختم کرنا چاہتی تھی۔ اور اسی لیے اس نے یہاں سے نہ تو اسے کال کی تھی نہ

اسمارہ روزانہ وقت نکال کر کچھ دیر قبرستان چلی جاتی وہاں روز اپنے دل کی باتیں کرتی اور کچھ دیر بیٹھ کر واپس آ جاتی۔

آج وہ معمول سے زیادہ دیر رکی تھی وہ کب سے بیٹھی سورت یسین پڑھ رہی تھی اور کچھ کچھ دیر بعد باتیں یاد آنے پر خود سے ہی بات کر لیتی۔

احمد حسین جواب تو نہیں دے سکتے تھے مگر اسے لگ رہا تھا وہ سن رہے ہیں۔

"بابا میں کل آپکے کہنے پہ آپکے شہر جا رہی ہوں۔۔۔۔۔ میرا آخری سمسٹر تھا مگر آپ کے کہنے پہ فریز کروا دیا ہے میں نے۔۔۔۔۔ بابا میں آپکی بات مان کر وہاں جا رہی ہوں لیکن اگر مجھے لگا وہاں میں ایڈجسٹ نہیں کر پا رہی تو میں واپس آ جاؤں گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ سوچ میں ڈوبی باتیں کیے جا رہی تھی۔

آپ نے کہا عانٹی اور سومن کو میری ضرورت ہے انکو میری ضرورت کیوں ہے بابا آپ نے یہ نہیں بتایا؟ میرے لیے ہمیشہ سوال ہی کیوں چھوڑے جاتے ہیں جواب کوئی نہیں دیتا سوائے ذیحان محمد کے

"\_\_\_\_\_"

اس نے یاد آنے پر ہلکے سے مسکایا۔

اس نے ٹھنڈی آہ بھری اور قبر پر ہاتھ پھیر کر خالی نظروں سے تکتی رہی۔

اسمارہ آخری بار ایک نظر قبرستان پر ڈال رہی تھی نہ جانے پھر اس پر سکون جگہ جہاں اسکے پیارے بابا مقیم تھے اسے کب آنا نصیب ہوتا۔۔۔۔۔

میری دنیا میں وہ لازم تھے اے خدا

مجھ سے جو لوگ چرائے ہیں تیری جنت نے۔۔۔

12 دسمبر کا دن تھا اور اسمارہ اسلام آباد ایئرپورٹ سے دبئی کے لیے روانہ ہوئی تھی وہاں سے اسے سیول کی فلائٹ لینی تھی۔

اسمارہ بالکل راضی نہیں تھی آنے کے لیے بہنوں اور امی دادی کو چھوڑتے ہوئے اسمارہ کو پہلی بار احساس ہوا تھا کہ بھلے وہ انکے اتنا قریب نہیں تھی مگر وہ سب اسکی زندگی کا حصہ تھے اور ان سے دور جاتے ہوئے اسے جتنی تکلیف ہو رہی تھی وہ اندازہ بھی نہیں کر سکتی تھی کہ ایسا کیوں ہے۔

کبھی کبھی اپنے آپ کو بچانے کے لیے اپنوں سے دور جانا پڑتا ہے بالکل اسی طرح جب کوئی شخص اپنے پیر کا زخمی اور ناکارہ حصہ الگ کر دے تاکہ وہ ناسور بن کر اسکے باقی جسم کو نقصان نہ پہنچا سکے تکلیف ہوتی ہے مگر فائدہ بھی اسی میں ہوتا ہے۔

اسمارہ کی زندگی پچھلے دس دنوں میں کیا سے کیا ہو گئی تھی اسکے بابا اسکی پوری فیملی جس سے اس نے ابھی رشتہ استوار کیا تھا وہ سب ایک ہی جھٹکے میں چھن گیا تھا اور اسمارہ اللہ کے فیصلوں کے آگے سر تسلیم خم کر رہی تھی۔

اسلام آباد سے دبئی اور دبئی سے سیول اسمارہ ایک لمبے سفر کے بعد تھک گئی تھی اور سیول تک وہ سوتی ہوئی گئی تھی۔

فلائٹ انچون ایئرپورٹ پر لینڈ کر چکی تھی۔ اس نے جہاز سے باہر قدم رکھا اور پھر ایئرپورٹ کی طرف بڑھی۔ تمام معاملات طے کرنے کے بعد وہ انچون ایئرپورٹ سے باہر آنے لگی۔ اسے بتایا گیا تھا اسکو ریسیو کرنے اسکے بابا کے دوست آئیں گے۔ باہر جانے والے رستے پر وہ جیسے ہی آئی تھی ایک خوبصورت ڈھیلے ڈھالے کپڑوں پر حجاب کئے نازک سی لڑکی اسکی طرف ہاتھ ہلاتے ہوئے اشارہ کر رہی تھی۔ اسمارہ اسکی طرف بڑھی۔

"ہائے۔۔۔ آئم سومن۔۔۔"

اس نے اسمارہ کو پہچان لیا تھا اسمارہ بھی جانتی تھی اسکے بابا کی سوتیلی بیٹی ہے جسکا نام سومن ہے وہ اکثر انکو بابا کے ساتھ تصویروں میں بھی دیکھ لیتی تھی لیکن وہ اسے لینے خود لینے آئے گی اسمارہ کو اس بات پہ حیرت ہوئی تھی۔

"He is Hadi my fiance"

سومن نے ساتھ کھڑے لڑکے کی طرف اشارہ کیا۔ اس لڑکے نے مسکرا کر اسمارہ کو دیکھا۔ بابا نے اسے ہادی کے بارے میں بھی بتا رکھا تھا جس نے ان کی بیٹی سے نکاح کیا تھا۔

اسمارہ نے سر ہلا کر دونوں کو سلام کیا اور وہ دونوں اسکا سامان لے کر گاڑی میں بیٹھ گئے۔

"تمہیں آتے ہوئے کوئی مسئلہ تو نہیں ہوا؟؟؟" سومن نے پیار سے پوچھا تھا جسکا جواب اسمارہ نے گردن ہلا کر دے دیا۔

"تم گوئی ہو یا بہری؟" ہادی نے گاڑی سٹارٹ کرتے کہا تھا اور اسمارہ نے حیرانگی سے اسے دیکھا تھا۔  
"جی؟" اسمارہ کے لہجے میں حیرت واضح تھی۔

"جی بالکل۔۔۔۔۔ کب سے سومن بات کرنا چاہ رہی ہے اور تم ہوں ہاں۔۔۔۔۔ مجھے تو یقین نہیں آرہا تم احمد انکل کی سب سے لاڈلی بیٹی تھی جسکی وہ اتنی لمبی لمبی تعریفیں کرتے تھے۔۔۔۔۔" ہادی اسے کافی صاف گو معلوم ہوا تھا۔

"کیا ہو گیا ہے ہادی پتہ تو ہے تمہیں اسے لوگوں میں گھلنا ملنا پسند نہیں۔۔۔۔۔" سومن نے اتنے یقین سے کہا تھا اسمارہ پھر سے حیران ہوئی تھی۔ بابا ٹھیک کہتے تھے اتنا تو اسکی سگی بہنیں بھی اسے نہیں جانتی تھی جتنا وہ انجان لڑکی اسے جانتی تھی۔

"اسمارہ تم ریلیکس ہو جاؤ ہاں اسکی تو عادت ہے۔۔۔۔۔" سومن نے مسکراتے ہوئے اسمارہ کو کمفرٹیل کرنے کی کوشش کی۔

اسمارہ جو اب اس مسکرا سکی تھی۔

گاڑی انچون ایئرپورٹ سے نکلی تھی اسمارہ نے گاڑی سے باہر نظریں دوڑائیں تھی مگر اسے بالکل محسوس نہیں ہو رہا تھا کہ وہ اسلام آباد سے باہر کہیں آئی ہے وہی کشادہ سڑکیں دور سے نظر آتے پہاڑ وہی سرد موسم بابا اسے بتاتے تھے وہ سیول کو اپنا دوسرا گھر کیوں کہتے ہیں کیونکہ سیول اسلام آباد جیسا تھا پہاڑ، بارش، مصروف زندگی لیکن یہ سب چیزیں جو اسلام آباد کو پرسکون بناتی تھی وہ سیول کو اداس بنا رہی تھی۔ اپنوں سے دوری کا احساس تھا یا سردی کی وجہ سے چھایا سکوت جو بھی تھا سیول اسے بہت اداس لگا تھا۔۔۔۔۔

اداسیوں کا شہر سیول۔۔۔۔۔

اس نے شیشے کے ساتھ سر لگائے باہر دیکھتے ہوئے زیر لب کہا تھا۔

سومن کا گھر سیول کے ایک پوش علاقے گانگنام میں تھا۔ انچون ایئرپورٹ سے گانگنام تک پہنچتے تقریباً ایک گھنٹہ لگا تھا۔ گانگنام کے علاقے میں واقع دوگوک-دونگ نامی جگہ پر سومن کا گھر تھا۔ گاڑی دوگوک-دونگ کے ایریا میں داخل ہوئی تھی تو لکٹری اپارٹمنٹ کمپلیکس نظر آنے لگے تھے۔ آس پاس کافی اونچی بلڈنگز تھیں جو غالباً اپارٹمنٹس اور فلیٹس تھے۔ دوگوک-دونگ کی گلیوں میں داخل ہوتے ہی تقریباً پہلی دو تین بلڈنگ کو چھوڑ کر سامنے ہادی نے گاڑی روکی تھی۔

باہر سے گھر کی دیوار پتھروں کی بنی تھی کالے رنگ مین گیٹ لکڑی سے بنا نظر آرہا تھا لان میں بڑے بڑے درخت تھے جبکہ گھر ایک چھوٹا سا بنگلہ تھا سنگل سٹوری لیکن کافی کشادہ۔

اسمارہ ارد گرد کا جائزہ لیتے ہوئے سومن کے ساتھ گھر کے اندر داخل ہوئی تھی اور اندر سے گھر باقی کورین گھروں جیسا ہی تھا دروازے سے اندر داخل ہوتے ہیں جوتے رکھنے کی جگہ تھی جہاں سے ایک راستہ سومن کے پورشن کی طرف جبکہ دوسرا لاؤنج اور اس سے آگے لان کی طرف جاتا تھا۔ سومن نے اسمارہ کو اندر آکر بٹھایا جبکہ ہادی اسکا سامان گاڑی سے نکال کر لایا۔

بابا نے اسمارہ کو بتا رکھا تھا کہ انکی دوسری بیوی ایک بہت بڑے بزنس مین کی بیوی تھیں جنکی کئی شہروں میں ریستورانٹ کی چیزیں تھیں۔ اسمارہ وہی دماغ میں بٹھا کے آئی تھی جیسے اس نے اپنے ہاں حد سے زیادہ امیر لوگ دیکھے تھے بڑی بڑی گاڑیاں محل نما گھر نوکر چاکر مگر یہاں ایسا کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔ سومن نے آتے ہی اسے خود پانی پلایا تھا اور اسکے ساتھ آکر بیٹھ گئی۔

"مماں آرام کر رہی تھیں میں نے بتایا ہے انکو وہ آرہی ہیں بس۔۔" اسمارہ نے اثبات میں سر ہلایا۔  
"تمہارا سامان میں نے رکھ دیا ہے خود سیٹ کر لینا۔"

"اگر میرے ساتھ رہنا چاہو تو مجھے کوئی پرابلم نہیں لیکن ممماں کہہ رہی تھیں تمہاری پرائیویسی ڈسٹرب نہ ہو اس لیے بیک سائیڈ والا کمرہ تمہارے لیے صاف کروا دیا۔" سومن نے تفصیل بتانا ضروری سمجھا۔

"میں رہ لوں گی مجھے کوئی مسئلہ نہیں۔۔۔ مجھے بابا کا کمرہ دیکھنا تھا کیا میں۔۔۔۔۔"

سومن نے مسکرا کر ہاں میں جواب دیا۔

"ہاں آجاؤ ممماں بھی وہیں ہیں ان سے بھی مل لینا۔" اسمارہ اور سومن کمرے کی طرف آنے لگی۔

بابا کے کمرے میں آکر اسے عجیب سا سکون ملا تھا بابا کی ساری چیزیں ویسے پڑی تھیں جیسے وہ اسے وڈیو کال پہ دکھاتے تھے۔ کمرے میں پڑی ہر چیز سے اسکے بابا کی کوئی نا کوئی یاد وابستہ تھی وہ ایک ایک چیز بہت احتیاط اور بہت محبت سے چھو کر دیکھ رہی تھی اور اپنے بابا کو محسوس کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

حنا واشروم سے نکلی تھی اور اسمارہ انہیں دیکھ کر شکاڈ ہوئی تھی۔ نہایت نفیس اور خوبصورت ہونے کے ساتھ بہت نرم گو سی خاتون اسکے سامنے کھڑی تھی۔

"اسمارہ بیٹی ہماری تتلی۔۔۔" انہوں نے اسکے لئے باہیں کھولیں تھیں اسمارہ پہچان گئی تھی اور مسکرا کر انکے پاس آئی۔

حنا نے اسمارہ کو گلے لگایا تھا۔

전 생에 나라 를 구했어....."

Chon-seng-ay-na-ra-ga-gu-hayso..."

حنا نے اسمارہ کا ماتھا چوم کر کورین میں کچھ بولا تھا۔

اسمارہ نے نگاہیں سومن کی طرف کی جو اسکی ٹرانسلیشن کر سکتی تھی۔

"مماں کے کہنے کا مطلب ہے تم بہت لکی ہو۔۔۔۔"

اسمارہ حیرت سے حنا کو دیکھنے لگی تھی جبکہ حنا مسکرا کر ان سب کو بیٹھنے کا کہنے لگی۔

"میں سمجھی نہیں۔۔۔"

اسمارہ سومن کے قریب ہی تھی تو اس نے وضاحت چاہی۔ اسمارہ ایسی ہی تو تھی بات بات پہ سوال کرنے والی۔

"اسکا مطلب ہے۔"

تم نے پچھلی زندگی میں ضرور کوئی ملک بچایا ہوگا۔

In your past lufe you must have saved a life....

یہ اس انسان کے لیے کہا جاتا ہے جو بہت لکی ہو۔۔"

"ہاں وہی پوچھ رہی ہوں آنٹی کو میں لکی کیوں لگی؟"

سومن کے پاس اسکے آئی کیولیول کو دینے کے لیے داد نہیں تھی ورنہ وہ ضرور دیتی۔

"لکی کوئی کیوں ہوتا ہے؟" اسمارہ نے سوالیہ نظروں سے سومن کو دیکھا۔

"اتنے لوگ تم سے پیار کرتے ہیں تم اچھی زندگی گزار رہی ہو کیا یہ خوش قسمتی نہیں؟"

اسمارہ نے کچھ سمجھتے ہوئے اپنا رخ موڑا۔

"اتنی سی بات پہ بھی کورین خوش قسمتی سمجھ لیتے تھے واہ۔۔۔ اور ایک وہ تھی اتنا سب کچھ ہونے کے

بعد بھی اللہ سے شکایتیں اور شکوے کیے جاتی تھی۔" اسمارہ نے دل میں سوچا تھا۔

"احمد میرے لیے فرشتہ ثابت ہوئے وہ صرف میرے شوہر ہی نہیں تھے میرے سب سے قیمتی

دوست اور ساتھی بھی تھے جب میرے بچوں کو مجھے سہارے کی ضرورت تھی انہوں نے ہمارا ساتھ

دیا احمد میرے شوہر کے خاص دوست تھے اور انہوں نے دوستی کا حق نبھایا جب میرے دیور نے بزنس میں میرے ساتھ مقابلہ شروع کر دیا تو احمد نے میرا بہت ساتھ دیا اس نے میرے گھر کو اچھے سے سنبھالا میری بیٹی کو اپنی بیٹی سمجھا سومن کی ایسی حالت کے باوجود انہوں نے سومن کے چہرے پہ کبھی دکھ آنے نہیں دیا۔

اسمارہ نے ساتھ بیٹھی سومن کو دیکھا تھا جسکی بیماری کا ذکر بابا بھی کرتے رہتے تھے اور اب حنا بھی کر رہی تھی مگر وہ تو حشاش بھاش نظر آرہی تھی اسمارہ کو سمجھنے میں دشواری ہو رہی تھی۔  
حنا کی آنکھیں نم تھیں۔

"وہ تمہارے لیے بہت فکر مند رہتے تھے اور ہمیشہ مجھے کہتے تھے کہ کبھی میں نہ رہا تو میری بیٹی آپکے حوالے ہے سومن کے بعد تم ہماری بیٹی ہو اسمارہ۔"

احمد نے جس طرح سومن کو پالنے میں میری مدد کی سومن کی ذمہ داری لی میں چاہ کر بھی احسان اتار نہیں سکتی۔۔۔

اور اب اب جاتے جاتے بھی وہ تمہیں یہاں بھیج کر مجھ پر ایک اور احسان کر گیا ہے۔۔۔"

اسمارہ نے نظریں اٹھائی اور حنا کی طرف دیکھا وہ صفائی مانگنا چاہتی تھی اس بات کی مگر بول نہیں پائی۔

"میں وعدہ کرتی ہوں اسمارہ تمہیں یہاں ہر ممکن مدد دوں گی کبھی خود کو غیر مت سمجھنا۔۔۔"

وہ اسمارہ کے سر پر ہاتھ پھیر کر آنسو صاف کرتے کمرے سے نکلی تھی۔ اسمارہ کے ذہن میں ابھی بھی سوال تھے۔ سومن جو اسکے ساتھ بیٹھی تھی وہ انکے جانے کے بعد اسمارہ کے پاس آکر بیٹھ گئی تھی۔



"سب کہتے ہیں حجاب پہچان بنانے کے لیے اور خوبصورتی چھپانے کے لیے کیا جاتا ہے مگر جانتی ہو مجھے ایسا لگتا ہے حجاب تو ہماری پہچان چھپا کر ہمیں باعزت بنا دیتا ہے ہماری خوبصورتی نہیں بلکہ ہماری کئی بد صورتیاں چھپا لیتا ہے۔" سومن مسکرائی۔

"بابا کا میری زندگی میں آنا میرا اسلام قبول کرنا اور پھر حجاب کرنا شاید اسی لیے لکھا گیا تھا کہ میں دنیا کی جھوٹی ہمدردیوں سے بچ سکوں کوئی مجھے خود سے کم نہ سمجھے نا مجھ پہ ترس کھائے۔۔۔ میں حجاب کر کے بالکل نارمل زندگی گزار رہی ہوں کوئی نہیں جانتا میری حقیقت سوائے میرے اپنوں کے۔۔۔۔۔"

"کبھی بھی جاسکتی ہوں اپنی ماماں کو چھوڑ کر سبکو چھوڑ کر۔۔۔۔۔"

لیکن تم میری ماماں کا خیال رکھنا ہمیشہ کبھی انکو چھوڑ کر مت جانا"

اس نے اسمارہ کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے تھے اور اسکے سامنے زمین پر بیٹھ گئی تھی۔  
"بابا نے ماماں سے وعدہ کیا تھا اسمارہ سومن کی جگہ لے گی انکی بیٹی بن کر انکا سہارا بنے گی بتاؤ اسمارہ کرو گی نا؟"

تمہارے بابا کے اتنے احسان ہیں ہم پر تم ایک احسان کرو گی نا؟"

اسمارہ نہ جانے کونسی دنیا میں چلی گئی تھی۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ جو لڑکی اسکے سامنے بیٹھی اس سے بات کر رہی ہے وہ کیا ہے؟؟؟

زندگی اتنی complicated کیسے ہو سکتی ہے؟ وہ جب لوگوں سے دور تھی اسے لگتا تھا باقی سب دنیا خوش ہے مطمئن ہے لیکن نہیں زندگی امتحان ہے اور یہاں ہر کوئی اپنے اپنے حصے کا امتحان دے رہا تھا اسمارہ کا دل اس معصوم نازک سی تتلی کے لیے ڈوبا تھا وہ اتنی خوبصورت تھی لیکن مکمل نہیں تھی یہاں کوئی مکمل نہیں ہوتا بس ہمیں لگتا ہے سب مکمل ہیں مکمل تو صرف اللہ کی ذات ہے

-----

سومن نے بڑھ کر اسمارہ کو گلے لگایا تھا اور نہ جانے کتنے دنوں سے بھرا غبار اسمارہ کے گلے لگ کر رو کر نکالا تھا۔

اسمارہ کو اپنے بابا کی کہی بات یاد آئی تھی سچ میں یہاں اسمارہ کی ضرورت تھی اور اسمارہ کو یہاں کی۔

-----

سومن اسمارہ کو اسکا کمرہ دکھانے لائی تھی۔ یہاں بھی اسکا کمرہ لان کے ساتھ تھا جسکی کھڑکی لان میں کھلتی تھی۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی اسے چھوٹے چھوٹے گملوں میں سجے سورج مکھی کے پھول نظر آئے تھے اور وہ دیکھ کر حیران سی ہوئی تھی۔ اس نے ہاتھ لگا کر محسوس کیا تھا اور وہ مصنوعی تھے۔

سومن دیکھ کر مسکرا دی تھی۔

"یہ جے ہان کے فیورٹ ہیں۔۔۔" سومن نے اسمارہ کی پریشانی دور کرنا چاہی۔ یہ پھول تو اسمارہ کی تتلیوں کے بھی پسندیدہ تھے۔ سورج مکھی کے پھول تتلیوں کے لیے فائدہ مند اور نیکٹر سے بھرپور ہوتے ہیں۔ اسمارہ نے سوچا اور مسکرا دی تھی۔

"جے ہان؟" اسمارہ نے ذہن پہ زور ڈالتے کہا۔

"میرا چھوٹا بھائی۔۔۔ جے ہان۔۔۔" سومن نے پاس پڑے کچھ فوٹو فریمز سامنے کیے۔ جن میں انیس بیس سال کا ایک معصوم سا لڑکا کھڑا نظر آرہا تھا۔

"بابا نے کبھی اتنا ذکر نہیں کیا اسکا۔۔۔" اسمارہ نے فوٹو فریم پکڑتے کہا تھا فوٹو فریم میں ایک نو عمر لڑکا جو کافی ہنس مکھ لگ رہا تھا نظر آرہا تھا۔

"یہ ہمارے ساتھ نہیں رہتا نا اور کچھ عرصہ پہلے تو ٹیکساس چلا گیا تھا ابھی ہی واپس آیا ہے۔۔۔" اسمارہ نے پتہ چلنے پر مسکراتے ہوئے سر ہلایا۔

"اور یہ پھول یہ جے ہان کے برتھ فلاور ہیں۔۔۔ اگست میں پیدا ہوا تھا نا تو اسکے ذوڈیاک سائن کے مطابق یہ پھول اسکا برتھ فلاور ہے۔۔۔ تمہیں شاید اتنا پتہ نہ ہو لیکن یہاں ان سب چیزوں کی بہت اہمیت ہے۔۔۔"

سومن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بلکہ ماماں نے تو اسی خوشی میں اسکا نام بھی یہی رکھا جسکا مطلب ہے پھول۔۔۔" سومن نے جے ہان کی تصویر کو دیکھا۔

"پھول؟"

جانتی ہو میرے نام کا مطلب کیا ہے خوبصورت پھول۔۔۔"

اسمارہ کے ذہن میں بے یںگ کے الفاظ گھومے۔۔ اسمارہ نے کوفت بھرے لہجے میں اس خیال کو جھٹکا تھا اور سومن کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔

"اچھا کمرہ ہے نا؟" اسمارہ نے سومن کے پوچھنے پر اثبات میں سر ہلایا تھا۔

"سومن مجھے تم سے ایک اور بات بھی پوچھنی تھی۔۔۔" اسمارہ ہچکچاتے ہوئے بولی تھی۔

"تم تھوڑی دیر آرام کرلو پھر ساری باتیں کر لیں گے ہاں۔۔۔" سومن نے اسکا گال تھپکایا تھا اور اسمارہ جیسے بات منہ میں لے کے رہ گئی۔

سومن کمرے سے آگئی تھی جبکہ اسمارہ کمرے کا جائزہ لینے میں مصروف ہو چکی تھی۔

شام کا وقت تھا اسمارہ کو گھر سے فون آیا تھا اس نے سب سے بات کی اور خیریت سے پہنچنے کی اطلاع دی تھی پھر سومن اسکے کمرے میں آئی تھی۔

"جاگ گئی تم؟" سومن نے دروازے سے جھانک کر کہا تھا۔

"میں پہلے بھی آئی تھی مگر تم سو رہی تھی۔۔۔" وہ اسکے پاس بیڈ پر آکر بیٹھ گئی۔

"تم نے کوئی بات کرنی تھی؟" سومن نے اسے یاد دلائی۔

اسمارہ کچھ دیر سوچ میں گم رہی پھر بولی۔

"بے یںگ کو جانتی ہو؟" اسمارہ نے نظریں جھکائے پوچھا تھا۔

سومن خاموش رہی تھی۔ اسمارہ نے گردن اٹھا کر اسے دیکھا۔

"ہاں ہم سب جانتے ہیں اسے۔۔۔" سومن نے کچھ ہچکچاتے ہوئے کہا تھا۔

"مجھے ملنا ہے اس سے تم مجھے اس سے ملوا سکتی ہو؟ اسکا ایڈریس پتہ ہے تمہیں؟" اسمارہ ایک دم جیسے اچھل پڑی تھی۔

"اسمارہ تم پہلے اس سے بات کر لو وہ خود تم سے ملنے آجائے گا میں نہیں جانتی تم دونوں کے بیچ کیا معاملات ہیں اور میں پڑنا بھی نہیں چاہتی یہ تم دونوں کا ذاتی معاملہ ہے۔۔۔" سومن نے نظریں چراتے ہوئے کہا تھا۔

"میرا ذاتی معاملہ کیسے ہو گیا سومن میں اسے کیسے ڈھونڈوں گی یہاں؟ اور وہ نکاح کر کے نجانے کہاں چھپ گیا میں صبح سے آئی ہوں کوئی کال کوئی میسج نہیں آیا اور نہ وہ یہاں آیا۔۔۔" اسمارہ کے لہجے میں دکھ بھی تھا اور غصہ بھی۔

"اسمارہ یہاں تم نیا سم کارڈ ڈالو گی تو کالز میسج ملیں گے نا؟" اسمارہ کو جیسے اپنی کم عقلی کا احساس ہوا۔  
"اور اگر وہ ملنے نہیں آیا تو میں لے چلوں گی تمہیں ابھی فی الحال تم تیار ہو جاؤ ہمیں باہر جانا ہے۔۔۔" سومن نے اٹھتے ہوئے کہا تھا۔

"نہیں میرا دل نہیں چاہ رہا۔۔۔" اسمارہ نے بجھے سے انداز میں کہا۔

"لیکن میں تو سوچ رہی تھی تمہارا موڈ فریش ہو جائے گا میں اور ہادی نامسان ٹاور جارہے ہیں تو تم اکیلی رہ کے کیا کرو گی یہاں بور ہو جاؤ گی" سومن اسے اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتی تھی۔

"میں ایسے تمہیں چھوڑ کے نہیں جانا چاہتی مگر آج پتہ ہے سیول میں پہلی بر فباری ہونے والی ہے اور اسے دیکھنے سب نامسان ضرور جاتے ہیں خاص طور پر کپلز کیونکہ کہا جاتا ہے اگر پہلی بر فباری پہ ہم ایک ساتھ نامسان ٹاور پہ گزراریں تو ہم ساری زندگی ایک ساتھ گزارتے ہیں۔۔۔ نہیں تو میں گھر پہ رہ جاتی۔۔۔" سومن نے مزید تفصیل بتائی۔

"تم لوگ جاؤ میں ٹھیک ہوں۔"

"وہ تو میں جانتی ہوں لیکن مجھے اچھا نہیں لگے گا۔ بابا کیا سوچتے اگر یہاں ہوتے کہ انکی تتلی اتنے دور سے آئی ہے اور یہاں کمرے میں بند ہے؟"

"میں وہاں جا کر کیا کروں گی۔۔ تم اور ہادی انجوائے کرنا۔۔"

"اوہاں مجھے یاد آیا۔۔" سومن نے خوشی سے چٹکی بجا کر کہا۔

"تمہیں پتہ ہے بابا مرنے سے کچھ دن پہلے نامسان گئے تھے وہاں وہ تمہارے لیے ایک لاک لگا کر گئے ہیں ہو سکتا ہے تمہیں وہ مل جائے اور جا کر اپنا میسج پڑھ لینا جو وہ تمہارے لیے لکھ کر گئے ہیں۔۔۔"

"کیا؟" اسمارہ کی آنکھوں میں چمک ابھری۔

"ہاں سچ۔۔۔ ائمم وہاں سے لاک ڈھونڈنا آسان تو نہیں لیکن جے ہاں انکے ساتھ ہی تھا اس دن اسے پتہ ہو گا ہم اسے بھی بلا لیں گے کال کر کے کیا کہتی ہو؟" سومن نے اسمارہ کے چہرے پہ آمادگی دیکھ لی تھی۔

"بس تم تیار ہو جاؤ ہم تمہیں ساتھ لے کر چلیں گے اوکے؟"

سومن مسکراتے ہوئے یہ کہہ کر وہاں سے آگئی اور اسمارہ کا دل خوش ہو گیا یہ بات سن کر کہ اسکے لئے احمد حسین کیا میسج چھوڑ کر گئے ہونگے۔۔

سومن اور اسمارہ ہادی کے ساتھ باہر آگئی تھی۔ موسم جب سے وہ آئی تھی ابر آلود تھا محکمہ موسمیات نے آج پہلی بر فباری کی پیشگوئی کی تھی۔ سیول کا ٹریفک دھند کی وجہ سے جام تھا لیکن پاکستان کی طرح بے ہنگم شور اور ہارن کی کانوں کو چیرتی آوازیں نہیں تھیں اسمارہ سیول کی روشنیوں کو دیکھتے گم سم سی ہو چکی تھی۔ وہی اسلام آباد جیسی گیلی سڑکیں جن پر روشنیوں کے عکس پڑتے تو خوبصورت روشنیاں منور ہوتی سڑکوں کے اطراف میں بنے کیفے اور دکانیں جن پر لگے روشن بل بورڈز۔۔۔ سیول کی سڑکوں پر عجیب سی اداسی چھائی تھی شاید موسم کی خرابی کے باعث؟ کچھ دیر بعد نامسان پارک پہنچ گئے تھے۔ گاڑی سے اتر کر اسمارہ نے آسمان کو چھوتے نیلے رنگ روشنیوں سے جگمگاتے ٹاور کو دیکھا تھا جو دھند ہونے کے باوجود بہت روشن دکھائی دے رہا تھا۔ اسمارہ اسکو دیکھ کر کچھ دیر رکی تھی لیکن تیخ بستہ ہواؤں نے اسکے جسم میں ایک جھر جھری سی پیدا کی تھی۔ وہ ٹھنڈے ہوتے ہاتھ مسلتی ہادی اور سومن کے پیچھے چلنے لگی۔

نامسان ٹاور سیول کی پہچان ہے۔ یہ سیول کے ایک پہاڑ نام سان پر واقع ہے نام مطلب جنوبی جبکہ سان مطلب پہاڑ یعنی جنوبی پہاڑ پر واقع تھا اسلئے اسکا نام نامسان ٹاور ہے۔ نامسان پارک میں پہنچتے ہی لوگوں کا ہجوم دیکھنے کو ملا تھا جہاں تک نظر جاتی تھی ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے کپلز پہلی بر فباری انجوائے کرنے پہنچ رہے تھے سومن نے ٹھیک کہا تھا آج کے دن کپلز واقعی بہت بڑی تعداد میں یہاں موجود

تھے۔ اور اسمارہ کو لگ رہا تھا پورا سیول یہیں پہنچ گیا ہے جتنی خاموشی سڑکوں پر تھی اتنی ہی رونق اس وقت نامسان پارک میں تھی۔

نامسان ٹاور تک پہنچنے کے لیے ایک ٹریک بھی تھا کچھ لوگ ٹریک پر چلتے جارہے تھے لیکن سومن لوگوں نے کیبل کار میں جانے کا فیصلہ کیا اور یہ لوگ جلد ہی نامسان ٹاور کے اوپر پہنچ گئے۔

اوپر پہنچ کر پورے سیول کا حسین نظارہ دیکھنے کو ملتا تھا۔ سردی اور دھند کی وجہ سے شہر دھندلا نظر آرہا تھا۔ اسمارہ نے ریلنگ کے ساتھ کھڑے ہو کر سیول شہر کو ایک نظر دیکھا تھا سرد ہواؤں اور دھند کی وجہ سے سامنے ان گنت عمارتوں کی لائنیں ٹمٹمانے لگی تھیں جیسے جنگلوں پر پورے سیول میں ٹمٹماتے نظر آرہے ہوں۔ سومن اور ہادی باہوں میں باہیں ڈالے نامسان ٹاور پہ پہلی برفباری کا انتظار کر رہے تھے۔ جبکہ یہاں پہنچ کر اسمارہ نے ریلنگز کے ساتھ لگے لاک دیکھے تھے اور وہ انکی طرف بڑھی تھی۔ جہاں لاک لگائے جاتے ہیں اسے عام طور پر لوگ لو برج (love bridge) کے نام سے بھی بلاتے تھے جہاں لوگ اپنے پیاروں کے لیے کتنی ہی دعائیں، منتیں اور پیغامات لکھ کر ہمیشہ کے لیے لاک کر دیتے تھے۔

رنگ برنگے لاکس تاحد نگاہ نظر آتے تھے۔ جیسے پوری دنیا نے اپنے پیاروں کے لیے پیغامات یہیں لکھ کر ٹانگ دیئے ہوں۔

یہاں ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں لاکس لگے ہوئے تھے اور یہاں سے اسکے بابا کا لاک ڈھونڈنا اسمارہ کو ممکن نہیں لگ رہا تھا۔

سومن اور ہادی کے ساتھ وقت گزارتے بہت خوش لگ رہی تھی وہ نہیں جانتی تھی اسکی سانسیں کب ختم جائیں وہ اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ یادگار بنانا چاہتی تھی اسی لیے کیمرہ ہمیشہ اسکے ہاتھ میں ہوتا تھا اور وہ ہر ایک یاد اس کیمرے میں قید کر لیتی تھی ابھی بھی وہ اپنی اور ہادی کی پکچرز لینے میں مصروف تھے۔

"سومن یہاں سے لاک کیسے ملے گا؟" اسمارہ نے سومن سے کے پاس آئی تھی اور پریشانی ڈسکس کی۔

"رکو تم جے ہان آرہا ہے بابا اسی کے ساتھ لاسٹ ٹائم یہاں آئے تھے اسے پتہ ہوگا۔۔۔۔۔"

اسمارہ نے اثبات میں سر ہلایا اور پیچھے جا کر کھڑی ہوئی جہاں ایک خوبصورت چاند کی شکل کا ایک سٹرکچر بنا تھا۔ آنے والے لوگ اس چاند کے سامنے کھڑے ہو کر یا اس میں بیٹھ کر خوبصورت تصاویر بنوا رہے تھے۔ اسمارہ اسی چاند کے ساتھ جا کر کھڑی ہوئی تھی۔

تھوڑی دیر گزری تو ایک لڑکا سومن کے پاس آکر رکا تھا۔ کالی ہڈی کالی جینز کالی بیس بال کیپ اور کالے مفلر میں وہ چھپا ہوا تھا۔ سومن کے بتانے پر اس نے مڑ کر اسمارہ کو دیکھا تھا اسمارہ کریم کلر کے لانگ کوٹ اور گلے میں ہلکے سبز رنگ کے مفلر کے ساتھ وہاں بنے چاند کے ساتھ کھڑی تھی چاند پہ لگی مصنوعی روشنیاں اسمارہ کو بھی منور کر رہی تھیں۔ اسمارہ سنبھل کر کھڑی ہوئی۔ جے ہان توقف کے بعد اس کے بالکل سامنے لگی ریلنگ کے پاس گیا اور وہاں ایک لاک کو پکڑ کر اسمارہ کو آگے آنے کا اشارہ کیا۔

اسمارہ تیز قدموں سے چلتی ہوئی آگے بڑھی اور اس لاک کو دیکھا اس پر اسکے بابا نے اپنے ہاتھوں سے اردو میں اسکے لئے پیغام لکھا تھا وہ یہ دیکھ کر رودی اور وہیں بیٹھ گئی۔ لاک پہ لکھا تھا:

**مجھے یقین ہے میری تتلی کو دنیا کی تمام خوشیاں نصیب ہوں گی انشاء اللہ**

اسمارہ بے ساختہ رودی تھی۔ لاک پکڑے اس نے اپنے بابا کا نام پکارا تھا وہ جہاں جاتے اسمارہ انکے ساتھ رہی تھی انکے ذہن سے اسمارہ کبھی نہیں نکلتی تھی۔

نامسان ٹاور پر ایک دم اودھم مچ گیا تھا لوگوں کا شور بڑھنے لگا تھا آسمان سے روئی کے گالے برسنے لگے تھے۔ سفید روئی کی مانند برف اسمارہ کے کالے سیاہ بالوں پر موتیوں جیسی دکھائی دے رہی تھی۔ اسمارہ کو اپنے ہاتھوں پہ برف گرتی محسوس ہو رہی تھی لیکن اچانک برف پڑنا بند ہوئی تھی اسمارہ نے سر اٹھا کر دیکھا اسکے سر پہ کسی نے چھتری سجا رکھی تھی۔

وہ کوئی اور نہیں بلکہ جے ہان تھا۔

اسمارہ نے نظریں اٹھائی تھیں کالے بیس بال کیپ اور مفلر میں وہ انسان اسمارہ کو نظر نہیں آیا تھا مگر جے ہان کی آنکھیں۔۔۔ جو باقی کوریز کے مقابلے کافی ابھری ہوئی تھیں پلکوں کے نچلے حصے باہر کو ابھرے تھے اسمارہ کی آنکھوں سے ٹکرائی تھیں جے ہان دیکھ کر چونک گیا تھا وہی بڑی بڑی آنکھیں جو دو سال سے مسلسل روتی رہیں تھیں جے ہان نے ان آنکھوں کو جب بھی دیکھا تھا وہ ایسے ہی ٹٹماتے ستاروں سے بھری نظر آتی تھیں۔

"میں قدرت کی بنائی ہر چیز کی خوبصورتی دیکھتا اور حیران ہوتا تھا... ہواؤں کا لمس، موسموں کا تغیر، پھولوں کے رنگ، جگنوؤں کی ٹمٹمی، روشنیاں، پانی کی شفافیت، اور پرندوں کی بولیاں یہ ساری چیزیں میرے نزدیک خلقت کی اعلیٰ ترین مثالیں تھیں اور پھر ایک دن میں نے تمہاری آنکھیں دیکھ لیں۔۔۔۔۔" جے ہاں اگر کچھ کہہ سکتا تو یہی کہتا مگر وہ خاموش رہا تھا اور کتنی ہی دیر ان آنکھوں کے سحر میں مبتلا رہا۔

چشم من پی تو گشتہ حیراں

از ہمہ بے غیر توگ

چشم تو شب سرارہ بر آن

آسمان شدہ خلاصہ در آن

من از تمام دنیا شبی بریدم

تورا کہ دیدم

میان چشم مست چہ ہاندیدم

تورا کہ دیدم

غم تو را همان شب کہ دل سپردم

بہ جان خریدم

قسم بہ جان تو بہ جان رسیدم

تو را کہ دیدم

ہادی نے فارسی نغمہ گنگنایا تھا۔ کالے سیاہ لباس میں کھڑے جے ہان کے ارد گرد سفید روئی کے گالوں کی برسات تھی۔ وہ چھتری پکڑے اسمارہ کی طرف متوجہ تھا۔

"جے ہان یہی تمہارا فیورٹ ہے نا؟"

وہ پاس آتے ہی بولا تھا جے ہان نے ہوش میں آتے ہوئے ہادی کو دیکھا تھا اور اثبات میں سر ہلایا۔

"جے ہان اب تم فارسی بھی سیکھو گے؟" سومن حیران ہوئی تھی۔

"کیوں نہیں اتنی پیاری زبان ہے اتنی میٹھی ضرور سیکھنی چاہیے جے ہان کو۔"

ہادی نے جے ہان سے پہلے جواب دیا تھا۔

"ہاں جے ہان ہے اسکے لئے یہ سب سیکھنا کونسا مشکل ہے خیر چلو سب ایک گروپ فوٹو لیتے ہیں۔۔۔"

سومن نے اس لمحے کو ہمیشہ کے لیے ایک کلک کر کے قید کیا تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔۔۔

السلام علیکم احباب۔۔۔۔۔

**ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ---- "**

ناولز کی دنیا" ویب سائٹ / گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کر سکتے ہیں --- اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں --- ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ---

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہو سکا آپ کی تحریر پوسٹ ہو جائے گی --- مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں --

Email address :- [Novelskiduniya77@gmail.com](mailto:Novelskiduniya77@gmail.com)

Facebook page :- [Novels ki duniya](https://www.facebook.com/Novelskiiduniya)

( user name [@zoyatalib77](https://www.facebook.com/@zoyatalib77) )

Facebook group :- [Novels ki duniya](https://www.facebook.com/Novelskiiduniya)

Instagram Page:- [Zoya Talib](https://www.instagram.com/ZoyaTalib) (UserName: [Novelskiduniya77](https://www.instagram.com/Novelskiduniya77))

Youtube Channel: Novels Ki Dunya (NKD) Official

( پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو )

اور باقی کے رابطے کے لیے ہر پیج کے نیچے **Blue** الفاظ میں لکھے لفظ میں آپ کو لنکس مل جائے گے ان سب کے --

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کر لیں ---

شکریہ ----

اسما رہ واپس آئی تھی اور نماز پڑھ کر وہیں بیٹھے اللہ سے باتیں کر رہی تھی۔ سومن کی باتیں پھر بے یںگ کا ایسا رویہ وہ بہت الجھن میں تھی۔

"اللہ آپ نے مجھے اتنی بڑی ذمہ داریاں سونپ دی ہے کیا میں اس ذمہ داری کو پورا کر پاؤں گی؟ میں نہیں جانتی جو ہو گیا وہ میرے لیے ٹھیک ہے یا نہیں لیکن تو تو جانتا ہے نا اگر میرے لیے یہی اچھا ہے تو میرے دل میں نرمی ڈال دے لیکن اگر یہ ایک آزمائش ہے تو اس پہ پورا اترنے میں میری مدد کر۔۔۔"

وہ یہاں سیٹل ہونے سے زیادہ بے یگ کی وجہ سے پریشان تھی۔ تھکے۔ لہجے میں دعا کرتے کرتے سجدے میں گر کر اس نے آنکھیں موند لیں۔

"اللہ پلیز میری مدد کریں مجھے میرے بابا کے وعدے کا پاس رکھنے کی ہمت دیں آپ۔ میرے ساتھ رہئے گا پلیز مجھے کبھی اکیلا مت چھوڑیے گا کبھی بھی صرف آپ ہی میرا سہارا ہیں اب اللہ پلیز۔۔۔"

وہ سجدے میں گر گئی تھی اور بچوں کی طرح ضد کر کے بات منوانے کی کوشش کر رہی تھی۔ وہ ڈر گئی تھی اتنی حقیقتیں ایک کے بعد ایک اس پہ کھلتی گئی تھیں کہ اسے اب خوف تھا کبھی بھی کچھ بھی ہو جائے گا اور وہ کچھ نہیں کر پائے گی۔

اسمارہ کو آئے دو دن ہو گئے تھے سومن نے اسے نیا سم کارڈ نکلوا دیا تھا اور ایپس وغیرہ کا بھی سمجھا دیا۔ وہاں گوگل نہیں بلکہ انکی اپنی ایپ کا کاؤ کے نام سے چلتی تھی۔ حنا نے اسے ہادی کے پاس کورین سکھنے کا بھی کہا تھا جو اس نے حامی بھر لی تھی مگر اسکے بارے میں اس نے سوچا نہیں تھا۔

اسمارہ صبح جاگی تھی اور آج اسے پاس کے مارٹ سے کچھ ضروری سامان لینا تھا اس نے سومن کو کہنا مناسب نہیں سمجھا اور خود ہی نکلنے کا سوچا وہ چاہتی تھی وہ خود دیکھ بھال لے سمسٹر اس نے تین ماہ کے لیے فریز کروایا تھا اسے واپس جانا تھا مگر وہ واپس جا کر یہاں دوبارہ آنا چاہے گی یا نہیں وہ یہ فیصلہ نہیں کر پار ہی تھی۔

اسمارہ گھر سے نکلی تھی۔ بلو جینز پر بے بی پنک کلر کا کوٹ پہنے میچنگ سکارف اور وائٹ سنیکرز کے ساتھ وہ نکلی تھی۔

اسکے گھر سے مین روڈ تک آنے کے لیے کافی رستہ تھا اور وہاں کے رستے سیدھے نہیں تھے بلکہ پہاڑوں پر ہونے کی وجہ سے چڑھائی تھی۔ اور واپس اترتے ہوئے اترائی۔ بر فباری رک چکی تھی دھوپ نکلی تھی مگر برف کی وجہ سے روڈ بہت سلپری تھے اوپر سے اسمارہ نے سنیکرز پہن رکھے تھے۔ جو سلپ تو الگ کر رہے تھے گیلے ہو کر اس کے پاؤں تھوڑی ہی دیر میں جمنے لگے تھے وہ گھر سے تو نکل آئی مگر مین روڈ تک پھونک پھونک کر قدم رکھتے آرہی تھی رستہ بھی ایسا اترائی والا تھا کبھی بھی آؤندے منہ گر سکتی تھی۔

سامنے سے آتے جے ہان نے یہ منظر دیکھا تھا اور جلدی سے اسمارہ کی طرف آگیا تھا وہی تھا کل رات سومن جسے اپنا بھائی بتا رہی تھی اور جو بابا کے ساتھ آخری بار نامسان گیا تھا اور جو بابا کا دوست تھا۔ آکر اس نے اسمارہ کی طرف ہاتھ بڑھایا اسمارہ نے چونک کر اسے دیکھا اور جلد ہی پہچان لیا تھا۔ لیکن اسکے ہاتھ کو دیکھ کر منہ پھیر لیا تھا جے ہان سمجھ گیا تھا کہ اسکو لگ رہا ہے وہ اسے اپنا ہاتھ تھامنے کا کہہ رہا ہے مگر جے ہان نے لپک کر اسکے ہاتھ سے بیگ لیا تھا اور اسمارہ بھٹی آنکھوں سے دیکھنے لگی۔

"آپ سنیکرز پہن کر کیوں نکلی جانتی نہیں تھی کل رات ہی بر فباری ہوئی ہے۔۔۔" اس نے بیگ کا سٹریپ اسمارہ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تھا۔

"میں مری سے نہیں ہوں نا وہاں سے ہوتی تو آئیڈیا ہوتا برف پہ کیسے شوز پہنتے ہیں۔" اسمارہ تپی ہوئی تھی سٹریپ پکڑ کر اسکے ساتھ چلنے لگی۔

جے ہان کالے مفلر میں منہ چھپائے رکھتا تھا اور اسمارہ کو اب الجھن ہونے لگی تھی وہ اسے دیکھنا چاہتی تھی مگر کہہ نہیں سکتی تھی۔

"کہاں جانا ہے آپکو؟"

اسمارہ نے پہلی بار اسکی آواز سنی تھی لیکن اسمارہ نے اب دھیان دیا۔

جے ہان اسکی طرف مڑا تھا اور وہ نظریں چرا کر اگے بڑھی۔

"کہاں جانا ہے محترمہ؟" اسمارہ کو ایسے تشویش انداز میں دیکھ کر جے ہان خود ہی بولا تھا۔

محترمہ؟؟؟؟؟ اسمارہ نے دانت چبائے۔۔۔

"یہ آپکو محترمہ کس نے سکھایا؟" وہ ہاتھ باندھے تن کر کھڑی ہوئی۔

"اردو میں یہی کہتے ہیں نا لڑکی کو؟"

"کس نے سکھائی آپکو اتنی اچھی اردو؟"

"اردو نہیں ہندی سیکھی ہے میں نے ہادی نے سکھائی۔" جے ہان گویا ڈر سا گیا تھا۔

"ہاں انڈیز کو یہی لگتا ہے ہم اتنی ہی گاڑھی اردو بولتے ہیں لیکن پلینز کوئی لڑکی کو پاکستان میں محترمہ نہیں کہتا سوائے آپلیکیشن لکھتے ہوئے پر نسیل صاحبہ کے۔۔۔۔"

جے ہان زیر لب مسکرایا تھا۔

"تو میں کیا کہوں آپکو؟"

"اسمارہ؟؟؟؟ یہی نام ہے میرا اور کیا کہیں گے آپ۔۔" اسمارہ طنزیہ مسکرائی تھی۔

"لیکن ہمارے ہاں دوسروں کو نام سے بلانا مناسب نہیں سمجھا جاتا جب تک کہ کوئی بہت قریبی رشتہ نہ ہو۔۔۔"

"مجھے دوسروں کا نہیں پتہ لیکن مجھے میرا نام سننا ہی مناسب لگے گا۔"

وہ دو ٹوک انداز میں بولی اور آگے بڑھی اسمارہ جو کبھی بات بھی نہیں کرتی تھی اور کوئی بات کر لے بھی لے تو ہوں ہاں میں جواب دیتی تھی اب ہر وقت جیسے چڑچڑی سے رہنے لگی تھی ہر بات کا جواب چاہے الٹا یا سیدھا مگر دینا ضروری سمجھنے لگی تھی۔

"آپ مجھے ٹیکسی منگوا دیں مجھے مارٹ تک جانا ہے۔۔" اسمارہ نے کوفت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں مجھے بھی ایک ساتھ چلتے ہیں۔۔۔"

جے ہان اسکے ساتھ چل دیا اور وہ بھی بیگ کا سٹریپ پکڑے اسکے ساتھ دھیرے دھیرے چلنے لگی۔

دونوں بس سٹینڈ پر رکے تھے اور اسمارہ ارد گرد گردن گھمائے سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

سیول کی فضاؤں نے چاروں طرف سفید نرم روئی کا قالین بچھا دیا تھا جو زمین پر بچھے بادل دکھائی دے رہے تھے جہاں سیاہ تتلیوں کی شوقین یہ اداس لڑکی پر پھیلانے اڑنا سیکھ رہی تھی۔  
جے ہان نے اسکی طرف دیکھا تھا۔ ایک ٹیکسی آچکی تھی اور یہ دونوں ٹیکسی کی طرف بڑھے تھے۔  
سیول نے اچھا ویلکم کیا تھا اس سانولی رنگت کی تتلی کا۔۔۔

جے ہان اور اسمارہ پاس کے ایک شاپنگ ایریا چیونگ دم سٹریٹ میں آئے تھے۔ جو دکھنے میں بہت لگژری لگ رہی تھی جہاں دائیں بائیں دکانیں بنی تھی اور لوگوں کا کافی رش تھا۔ ہر طرح کے برینڈز کی دکانیں نظر آرہی تھی۔ جے ہان نے ایک نظر اس پر ڈالی تھی لیکن اسمارہ وہاں کے نظارے دیکھنے میں مصروف تھی تو اسے پتہ نہیں چلا اور جے ہان کے پیچھے پیچھے بس چل رہی تھی تو جے ہان نے بھی بتایا نہیں۔

جے ہان آگے ایک دکان کی طرف بڑھا تو وہ بھی اسکے ساتھ چل دی وہ اس سے بے خبر ادھر ادھر نظریں دوڑا رہی تھی۔  
"یہاں بیٹھو۔"

جے ہان کے کہنے پر اسمارہ نے چونک کر دیکھا تھا اور ساتھ لگے صوفے پر بیٹھی۔ باہر سے توجہ ہٹانے کے بعد اس نے دکان پر نظر ڈالی ڈیزائینرز شوز کی دکان تھی۔ جے ہان جوتے دیکھنے میں مصروف تھا۔ جے ہان نے ایک سفید رنگ کا اینکل بوٹ اٹھایا جو برف کے لیے پہنا جاتا تھا اور لا کر اسمارہ کے

سامنے کیا۔ اسمارہ نا سمجھی سے اسے دیکھتی رہی تو وہ خود سامنے بیٹھا اور اسکے پاؤں میں وہ شوز رکھ دیا اسمارہ نے پاؤں پیچھے کیے تھے۔

جے ہان نے گردن اٹھا کر دیکھا تھا سیاہ بیس بال کیپ کے اندر اسکا چہرہ روشن چاند کی طرح نظر آیا تھا۔ مفلر اسکی گردن تک لپٹا رہ گیا تھا اور اسمارہ نے پہلی بار جے ہان کو دیکھا تھا اور پلکیں جھپکنا بھول گئی تھی۔

وہ بہت حسین تھا بہت خوبصورت سیاہ لباس میں ملبوس سیول کا حسین شہزادہ جو اسمارہ کے قدموں میں بیٹھا اسے شوز پہنا رہا تھا۔

ایک دم کے لیے دنیا تھم گئی تھی اسمارہ سانس لینا بھول گئی تھی اور اسکی نظریں جے ہان پر ٹکی تھیں وہ خوبصورت تھا یا نہیں اسمارہ نے یہ نہیں سوچا تھا مگر اس وقت وہ اسے دنیا کا سب سے زیادہ حسین انسان لگ رہا تھا۔ اسمارہ کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی تھی سارے منظر باقی ساری دنیا دھندلا گئی تھی نظر صرف ایک شخص پہ آکر رک چکی تھی۔

کاش خوبصورت سے بہتر کوئی لفظ ہوتا جو وہ اسکی خوبصورتی کے لیے کہہ سکتی۔

اسمارہ کے دل نے کہا تھا۔

کیا اسے پہلی نظر میں محبت ہو گئی تھی ؟

محبت تھی یا جو بھی تھا لیکن اس نے اس سے پہلے ایسا کبھی محسوس نہیں کیا تھا جو وہ اب کر رہی تھی۔ شاید پہلی نظر کی محبت ایسی ہی ہوتی ہے کہ کوئی اچانک دکھے اور پھر اسکے علاوہ کسی اور دیکھنے کا دل نہ کرے۔۔۔۔

محبت ایسا ہی جذبہ ہے جو باقی سارے جذبوں پر حاوی ہو جاتا ہے ہر آواز ہر انسان ہر منظر دھندلا جاتا ہے یاد رہتا ہے تو بس اک شخص جس سے ہمیں محبت ہوتی ہے۔

"ہئے۔۔۔۔ ربڑ نیک۔۔۔۔"

(rubber neck) جے ہان نے اسکی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجائی تھی۔

"یہ پہنو اور دیکھو سائز فٹ ہے؟"۔۔۔

اسمارہ نے گڑبڑا کر شوز پہنا تھا اور وہ بالکل پورا نکلا تھا شوز اندر سے بہت نرم اور باہر سے سفید رنگ کا جو ٹخنے سے تھوڑا اوپر تک باندھا جاتا تھا جس کے ٹانگ پہ باندھنے والے حصے پر گولائی میں سفید فر لگا تھا اور گولڈن کلر کی زپ جے ہان کی پسند کا جواب نہیں تھا یہ بات اسمارہ نے دل میں سوچی تھی۔

"پہنے رکھو میں دوسرا بھی لاتا"

اسمارہ رک گئی تو جے ہان نے دوسرا شو بھی لا کر دیا اور اسمارہ نے پہن لئے۔

"اب تمہیں چلنے میں مسئلہ نہیں ہوگا اور جو لینا ہے تم سکون سے لے لینا۔" وہ بل بنواتے بولا تھا جو پاکستانی تیس ہزار بنا تھا۔

انکے بعد اب اسمارہ کے پاس کچھ لینے کے لیے بچا ہی کیا تھا جو وہ سکون سے خریدتی۔

اسمارہ نے دل میں سوچا تھا اور شوز کی طرف دیکھا جو اس نے جے ہان کی خوبصورتی میں کھو کر پہن لیے اور اب دل میں خود کو فٹے منہ کہہ رہی تھی۔

تیس ہزار کا بل بنا تھا۔ اسمارہ نے بل پے کرنے کے لیے بیگ کھولنا چاہا مگر بیگ؟ بیگ تو اس کے پاس تھا ہی نہیں...؟

"میرا بیگ بیگ کہاں گیا؟" وہ گھبرا کر صوفے کی طرف بڑھی تھی جہاں وہ اس سے پہلے بیٹھی تھی۔  
"ٹیکسی میں رہ گیا ہو گا۔" جے ہان نے اس کے پاس آکر کہا۔

"کیا ٹیکسی میں؟؟ میرے سارے کارڈز تھے اس میں اب میں کیا کروں گی تم نے کیوں لیا تھا میرا بیگ جب سنبھال نہیں سکتے تھے تو۔۔۔۔" اسمارہ خونخوار انداز میں آچکی تھی۔

"ریلیکس یا فکر نہ کرو ابھی مل جائے گا چلو آؤ۔۔" جے ہان بہت ریلیکس تھا۔

"ایسے کیسے مل جائے گا ٹیکسی میں سے پتہ نہیں کہاں سے کہاں نکل ہو گئی اب تک تم اتنے irresponsible ہو گے مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا۔۔" وہ اس کے مطمئن انداز پہ مزید مشتعل ہو رہی تھی۔

"میں نے کہا نا۔ آؤ میرے ساتھ۔۔"

اسمارہ منہ بنائے بیٹھ کر شوز اتارنے لگی تھی۔

"یہ کیا کر رہی ہو؟ آؤ میں بل پے کرتا ہوں۔۔۔" جے ہان آگے بڑھا

"نہیں میں تم سے نہیں لے سکتی۔۔۔"

جے ہان نے اسے انگور کر کے بل پے کیا تھا جے ہان بل پے کر کے اسکے پرانے سنکیرز والا شاپر اٹھائے باہر آگیا تھا۔ اسمارہ اسکے پیچھے آئی تھی۔

"تم نے کیوں بل پے کیا۔۔"

"سیول آنے کا گفٹ سمجھ کے رکھ لو۔۔" وہ نہایت اطمینان سے بولا تھا اور اسمارہ تکتی رہ گئی تھی جیسے تیس ہزار کا گفٹ کوئی بات ہی نہیں تھی۔

کورین لوگ کسی کو گفٹ میں شوز نہیں دیتے انکا ماننا ہے شوز دینے سے دوسرا انسان دور چلا جاتا ہے مگر ٹیکساس سے آنے کے بعد جے ہان نے ان سپر سٹیشنس باتوں پر بلیو کرنا بند کر دیا تھا اور شاید وہ کوریا میں پہلا انسان تھا جس نے پہلی ملاقات میں پہلے گفٹ میں شوز ہی دیئے تھے۔

"ہائے اوور فلاور بوائے۔۔۔ کہاں غائب ہو تم؟" اسمارہ مزید بحث کرتی مگر ایک لڑکی نے انکا رستہ روکا تھا وہ جے ہان سے مخاطب ہوئی تھی۔ جے ہان نے اسکی پہلی بات کا جواب نہیں دیا تھا۔

"تم ماہا طیب سے کیا ناراض ہوئے مجھے بھی بھول گئے۔۔۔ ویری سیڈ" اس لڑکی نے جے ہان کے قریب ہوتے ہوئے اسے چھونے کی کوشش کی تھی جس پر جے ہان یکدم پیچھے ہوا تھا اور اسمارہ کو بھی کافی آکورڈ سا محسوس ہوا۔

"ویسے ماہا طیب پہ تو تم نے جیسے دنیا کی ختم کردی کیا ساری زندگی اسکا انتظار کرنے کا ارادہ ہے؟" اس لڑکی کے لہجے میں طنز تھا کوفت اسمارہ سمجھ نہیں پائی تھی۔ لیکن ماہا طیب پہ دنیا کیوں ختم کردی جے ہان

نے اور وہ کون تھی جسکا انتظار بے ہان ساری زندگی کرنے والا تھا؟ نہ چاہتے ہوئے بھی اسمارہ کی سوچوں کو اس بات نے گھیر لیا تھا۔ وہ سوچوں کے سمندر میں ڈوب چکی تھی جس شخص سے کچھ دیر پہلے اسے اپنائیت اور محبت محسوس ہوئی تھی وہ اب کہیں دور جاتی محسوس ہونے لگی تھی اور اسمارہ کا دل ڈوبنے لگا تھا۔

"عائشہ میں اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا۔" بے ہان نے اسے انکسور کر کے آگے بڑھنا چاہا۔  
"یہ لڑکی؟" اس نے پھر سے رستہ روکا تھا۔

"یہ لڑکی وہ ہے جس پہ میں نے اپنی دنیا ختم کی ہے میری بیوی!!" بے ہان نے جتا کر کہا تو عائشہ منہ کھول کر اسمارہ کو گھورنے لگی۔ اس لڑکی کی آنکھوں میں جیسے حیرت کے ساتھ کتنی ہی جلن اور تپش ابھری تھی۔

اسکے گاؤں کی حسینوں کو موت پڑتی تھی

وہ اک سانولی لڑکی کو میری جاں بلایا کرتا تھا۔۔۔۔۔

"اب دوبارہ میرے سامنے آکر کوئی فضول بات کرنے کی ضرورت نہیں تمہیں سمجھی!"

بے ہان نے دبی آواز میں چلا کر کہا تھا اور وارن کرنے کے انداز میں کہہ کر آگے بڑھا۔

اسمارہ بھی اسکے ساتھ چل دی تھی۔

"تمہیں برا لگا ہو تو سوری۔۔۔۔۔" بے ہان تھوڑا آگے چل کے رکا تھا۔

"کیا؟" اسمارہ نے چونک کر کہا۔

"میں نے تمہیں اس لڑکی کے سامنے بیوی کہہ دیا لیکن اگر میں نہ کہتا تو وہ میرے پیچھے پڑ جاتی عجیب لڑکی ہے۔۔" اسمارہ نے مزید چونک کر اسے دیکھا تھا جے ہان نے اسے کب بیوی کہہ کر ملوایا وہ بے خبر رہی تھی۔

"تمہیں برا لگا کیا؟"، جواب نہ ملنے پر جے ہان نے پھر سے پوچھا تو اسمارہ نے گڑبڑا کر گردن نفی میں ہلائی اور رخ موڑ لیا۔

وہ چاہتی تھی کہ پوچھ سکے ماہا طیب کون تھی مگر پہلی ہی ملاقات میں اسے مناسب نہیں لگ رہا تھا اور جے ہان کو دیکھ کر جو اسے محسوس ہوا تھا وہ صرف اسکے جزبات تھے سامنے والے کے لیے وہ ابھی بھی احمد حسین کی بیٹی تھی جن کے اسکی فیملی پر کچھ احسانات تھے اور بدلے میں وہ لوگ اسکا اتنا خیال رکھ رہے تھے۔

قریب کے پولیس اسٹیشن پہ آتے ہی اسمارہ کو اسکا بیگ مل چکا تھا اور وہ حیران رہ گئی تھی پاکستان ہوتا تو بیگ تو کیا گاڑی بھی گم جائے تو ملنا مشکل ہو جاتا ہے۔

"یہاں اگر تمہاری ہیئر پن بھی گم جائے نا تو وہ بھی تمہیں اتنی ہی آسانی سے مل سکتی ہے۔۔۔۔"

جے ہان نے بیگ دیتے ہوئے اسے مسکرا کر دیکھا تھا۔

اسمارہ نے پھٹی آنکھوں سے ایک نظر بیگ پہ ڈالی تھی۔ اور ریلیکس ہو گئی تھی۔ اس نے اندر ہی اندر خود کو ڈانٹا تھا کہ بیگ نہ ملنے پر جے ہان کو اس نے غصے میں کیا کہہ دیا۔

"تمہارا سیول کچھ زیادہ مہنگا نہیں ہے؟" اسمارہ نے زندگی میں پہلی بار کسی سے بات بڑھانے کی کوشش کی تھی۔

"ہمارے لئے تو نارمل ہے تم پاکستان سے آئی ہو نا اس لیے مہنگا لگ رہا ہے۔۔۔۔"

"مم۔۔۔" اسمارہ نے مصروف انداز میں جواب دیا۔۔۔۔ اسمارہ نے ایک نگاہ ساتھ چلتے جے ہان پہ ڈالی تھی۔

"جس شہر میں تم رہتے ہو اسے اتنا ہی قیمتی ہونا چاہیے۔۔۔۔"

اسمارہ کے دل سے آواز آئی تھی۔

"مجھے اُن لوگوں پر حیرت ہوتی ہے جو چاند پر جانے کی باتیں کرتے ہیں اور میں سوچتی ہوں مجھے تمہارے پہلو میں کھڑے ہونے کی جگہ مل جائے تو یہ میرے لیے اتنی خوش نصیبی کی بات ہے جیسے کسی کنگال کو دونوں جہان کی نعمتوں سے نواز دیا گیا ہوں" اسمارہ نے خود کو اتنا جھکتے کبھی نہیں دیکھا تھا لیکن وہ جب بھی اس حسن کے دیوتا کو دیکھتی وہ جھک جانے پہ مجبور ہو کر رہتی تھی۔ اور پھر ایسا خیال آنے پر دبے انداز میں خود کو ڈانٹنے لگی تھی۔

جے ہان کو کال کر کے سومن نے ان دونوں کو اتیان کچن آنے کا کہہ دیا تھا۔ رات ہو چکی تھی اور رات میں سیول کی رونقیں دوبالا ہو جاتی تھیں روشنیاں جگمگاتی عمارتوں کو چار چاند لگا دیتی تھی۔ اصل سیول رات کو دکھائی دیتا تھا یہ بات اسے بابا بتایا کرتے تھے البتہ وہ مین سیول کے علاقوں سے نکل کر اتیان کی طرف آئے تھے جیسے ہمارا اندرون لاہور ہے ویسا سیول کا اندرون حصہ ہے جسے اتیان

بھی کہتے ہیں اتیوان دیسی کوریا کی یاد دلاتا ہے اتیوان میں فارنز اور مقیمی لوگ بڑی تعداد میں گھوم پھر رہے تھے یہاں آس پاس ریسٹورانٹ کی تعداد گانگنام کے مقابلے زیادہ تھی یہاں دیسی سے لے کر اٹالین اور ایشین ہر طرح کے کھانوں کے ریسٹورانٹ دکھائی دے رہے تھے۔ حلال ریسٹورانٹ بھی کافی تعداد میں اسمارہ کی نظروں سے گزرے تھے۔ گاڑی ایک گھر کے سامنے پارک کر کے جے ہان اترا تھا تو اسمارہ بھی ساتھ اتری۔ جس گلی کی طرف جے ہان بڑھا تھا وہاں نیلے رنگ کے بورڈ کے اوپر اسے کورین اور رومناز میں اوسان تھن لو (우사단로 oosa danlo) لکھا نظر آیا تھا جو اسمارہ کو سمجھ نہیں آیا تھا لیکن تھوڑا آگے جا کر جب اسے سٹریٹ کے دونوں طرف حلال فوڈ ریسٹورانٹ اور مسلم ممالک سے آئے لوگوں کی دکانیں نظر آئی تو اسے اندازہ ہوا تھا یہ سیول کی مشہور مسلم سٹریٹ ہے جس میں اسکے بابا کا بھی ایک ریسٹورانٹ تھا۔ جسکا نام اتیوان کچن تھا۔ اسمارہ اتیوان کی اونچی سڑکوں پر چڑھائی چڑھتے تھک سی گئی تھی۔ پانچ منٹ تک چلنے کے بعد اسے ایک ڈھلوانی سڑک کے ساتھ خوبصورت روشنیوں اور لائٹس سے سجا جس پر بڑا بڑا اتیوان کچن لکھا تھا وہ نظر آیا تھا رات کے وقت اتیوان کچن کی بلڈنگ بہت خوبصورت منظر پیش کر رہی تھی سفید بلڈنگ کے باہر اوپن ایریا میں لگی لال چھتریاں اور ان کے ساتھ گولڈن رنگ کی سچی لائٹس بہت حسین لگ رہی تھیں آگے چل کر وہ جے ہان کے ساتھ اوپر آئی تھی

یہ لوگ اندر داخل ہوئے تو ریسٹورانٹ میں کافی رش تھا۔ ہادی سامنے بیٹھا گٹار لیے ہندی گانا گنگنا رہا تھا اور وہاں موجود لوگ اسکی آواز سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ سومن کاؤنٹر کے پاس بیٹھی سن رہی تھی۔ اسمارہ کو دیکھ کر وہ اسکی طرف آگئی اسمارہ اور سومن وہاں موجود ایک ٹیبل پر بیٹھے۔

جبکہ جے ہان سامنے کاؤنٹر پر موجود ساجد صاحب سے ملا اور انکے قریب کرسی پر بیٹھ گیا۔  
جے ہان کی نظریں اسمارہ پہ آکے رکی تھیں جو ریسٹورنٹ کا جائزہ لیتے لیتے ہادی کی آواز سن کر اسکو دیکھنے لگی تھی۔

نہ ہوکے بھی قریب تو ہمیشہ پاس تھا  
کہ سو جنم بھی دیکھتا میں تیرا راستہ  
جو بھی ہے سب میرا تیرے حوالے کر دیا  
جسم کا ہر ررواں تیرے حوالے کر دیا۔

ہادی کی آواز میں یہ خوبصورت گانا اور اسمارہ کے چہرے پہ ٹکی جے ہان کی نظریں۔۔۔۔۔  
ذرا کبھی میری نظر سے خود کو دیکھ بھی

ہے چند میں بھی داغ پر نہ تجھ پہ ایک بھی  
خود پہ بھی حق میرا تیرے حوالے کر دیا  
جسم کا ہر روان تیرے حوالے کر دیا

جو بھی ہے سب میرا تیرے حوالے کر دیا  
جسم کا ہر روان تیرے حوالے کر دیا

ساجد صاحب نے کندھا تھپکا کر بے ہان کو اپنی طرف متوجہ کیا تھا اور بے ہان نے چونک کر انکی بات کا جواب دیا تھا۔

کھانا وغیرہ کھانے کے بعد ہادی ان سب کو اپنے گھر لایا تھا۔ ہادی کا گھر پاس ہی تھا۔ اسکا ایک اپارٹمنٹ بلڈنگ میں تھا۔ سومن، اسمارہ، بے ہان، ساجد سب لوگ اکٹھے گھر آئے تھے۔

صوفیہ نے ان سب کے لیے انڈین ادراک والی چائے بنائی تھی جو پہلی بار پینے پر اسمارہ کو سمجھ نہیں آئی تھی مگر وہ پینے لگی۔

"احمد کی اور میری دوستی اسی وقت ہو گئی تھی جب ہم یہاں نئے نئے آئے تھے پردیس میں انڈین پاکستانی ایک ہو جاتے ہیں یہی ہوا ہمارے ساتھ بھی ایک جیسا کھانا کھاتے تھے ایک جیسی بولی بولتے اور اللہ کے شکر سے تھے بھی دونوں مسلمان زندگی جیسے سیٹ ہو گئی یہاں دونوں کی۔۔۔۔۔"

اسمارہ ساجد صاحب کی طرف دیکھتی تو اسے سچ میں اپنے بابا کی یاد آ جاتی تھی۔

جو رشتے اس دُنیا سے چلے جاتے ہیں یا ہم سے الگ ہو جاتے ہیں تو ہم تمام عمر اُن سے ملتے جلتے چہروں، لہجوں اور ناموں میں اُن کی محبت کو تلاش کرتے ہیں، مگر وہ لمس وہ حدت نہیں ملتی! انسان کے دوستوں میں کہیں نا کہیں ایک دوسرے کی جھلک نظر آ جاتی ہے اور اس وقت اسمارہ کو بھی بابا کے دوست میں اپنے بابا کی جھلک نظر آرہی تھی۔ اسمارہ اپنی سوچوں میں گم تھی ساجد صاحب نے کب بات مکمل کی وہ بے خبر رہی تھی۔

"اسمارہ تم کے ڈراماز دیکھتی ہو؟" سومن نے چہک کر پوچھا تھا۔ اور اسمارہ ایک دم ہوش میں آئی تھی۔

"ہاں"۔۔۔

"نہیں میری چھوٹی بہن دیکھتی ہے۔۔" اسمارہ نے سادگی سے جواب دیا۔

"اور بالی ووڈ موویز وہ تو ضرور دیکھتی ہوگی ہے نا؟" سومن نے مزید چہک کر پوچھا۔

"نہیں وہ میری بڑی بہن دیکھتی ہے۔۔" مزید سادہ سا جواب آیا۔

"چھوٹی کے ڈراماز دیکھتی ہے بڑی بالی ووڈ موویز تو تم کیا کرتی ہو؟" ہادی نے فوراً ہی تیور چڑھائے۔

اسمارہ نے ہادی کی طرف پھر سے گھور کر دیکھا تھا وہ جب بھی بات کرتا تھا ایسے ہی بات کرتا تھا۔

"اوہو ہادی اسکی اپنی چوائس ہوگی کیوں بیٹا۔۔" ساجد صاحب بیچ میں آئے تھے۔

"دیکھو تو کتنی نرم طبیعت ہے یہ کہاں تم نوجوانوں کی طرح یہ ٹی وی فلمیں دیکھتی ہوگی۔۔ اور تم

لوگ نہیں جانتے کیا پاکستان کے شاعر کتنے مشہور ہیں ایشیا کے سارے بڑے بڑے شاعر زیادہ تر

پاکستانی ہی ہوتے ہیں اسکی شخصیت دیکھ کے مجھے لگ رہا ہے ضرور شاعری میں دلچسپی ہوگی اسکی اپنے

باپ کی طرح جانتے نہیں احمد کتنی اچھی غزلیں پڑھ کے سناتا تھا اور وہ خاتون شاعرہ کیانام ہے انکا

۔۔۔ انکا تو تعلق بھی اسلام آباد سے ہے تو اسمارہ کو بھی ویسے ہی معزز شوق ہونگے ہے نا

اسمارہ۔۔۔۔۔"

اسمارہ نے مجبوراً مسکرایا۔

"یہ سارے اردو کے الفاظ احمد نے سکھائے ہیں مجھے۔۔۔"

ساجد نے گویا اپنی تعریف طلب کی اسمارہ مسکراتی رہی بس۔

"کوئی شعر سناؤ تم ہمیں بھی پتہ چلے تمہارے ذوق کا۔۔۔۔"

اسمارہ کا گلہ خشک ہوا تھا ساجد صاحب کی اس فرمائش پر۔۔۔۔

"اب اچھے شاعر پاکستان سے ہیں اسکا مطلب یہ تو نہیں ہر بندہ شاعری کرتا ہوگا کتنی غلط اسپیکیشنز تھیں انڈیز کی" اسمارہ نے دل میں سوچا۔

"کیا نام تھا وہ خاتون شاعرہ کا مجھے بڑی پسند ہیں وہ ارے۔۔۔۔۔"

کونسی خاتون شاعرہ کونسی شاعری اسمارہ کو تو علامہ اقبال کا بھی صرف نام پتہ تھا۔ لیکن ملک کی عزت کا سوال تھا کچھ ناکچھ تو کرنا پڑے گا۔

"پروین۔۔۔۔۔ پروین۔۔۔۔۔ کیا۔۔۔۔۔" ساجد صاحب ذہن پہ زور ڈال رہے تھے۔۔۔۔۔

"عابدہ پروین۔۔۔۔۔" اسمارہ نے با آواز بلند پورے کانفیڈینس کے ساتھ جواب دیا تھا۔

ہادی جو پانی پی رہا تھا کھانس کر اسکا پانی ناک سے نکل آیا تھا۔ عابدہ پروین کو اسمارہ نے بھرے مجمعے میں شاعرہ بنا دیا تھا۔ سب کی زیر لب ہنسی نے احساس دلایا تھا کہ وہ کچھ غلط بول چکی تھی اس لیے شرمندہ سی ہوئی۔

"بیٹا دکھ اس بات کا نہیں کہ تم پروین شاکر کو نہیں جانتی دکھ تو اس بات کا ہے کہ تم عابدہ پروین جی کو بھی نہیں جانتی۔" ساجد نے افسوس بھرے انداز میں کہا تھا۔

"نہیں نہیں وہ بس غلطی سے نام لے لیا ورنہ میں بھی پروین شاکر ہی کہنے والی تھی یہی۔۔۔۔۔"

اسمارہ نے آخری بار اپنی ڈوبی ہوئی نیا کو پار لگانے کی کوشش کی تھی۔

"عابدہ پروین جی کا میں بہت بڑا فین ہوں میرے سامنے تو تمہیں یہ گستاخی نہیں کرنی چاہیے تھی۔" ہادی نے اپنا رونا رویا۔

جبکہ اسمارہ کی انفارمیشن میں اضافہ ہوا تھا کہ ایک خاتون شاعرہ ہیں جو اسی کے شہر کی تھیں اور جنگی شاعری کے چاہنے والے کئی ملکوں میں موجود تھے۔

اسمارہ گھر آئی تھی اور وہاں جو اس نے بھنڈ کیا تھا اس پر خود کو کوس رہی تھی۔ اس نے جلدی سے گوگل کھولا اور پاکستانی شاعروں کو سرچ کیا اسکے سامنے کئی شاعر اور بہت سے شعر نکل آئے تھے۔ اسکی آنکھیں چندھیا گئی تھی اتنی گہری اردو۔۔۔۔۔

لیکن وہ دوبارہ ایسے کسی موقع پہ خود کو مذاق نہیں بنوانا چاہتی تھی اس نے شعر پڑھنے شروع کیے تھے اسکا خیال تھا وہ پانچ دس شعر یاد کر لے گی اور ایسی کسی ایمر جنسی کی صورت میں بھرم رکھ لے گی لیکن شعر پڑھتے پڑھتے نا جانے کب اسے سمجھ آنے لگے تھے اور وہ انہیں محسوس کرنے لگی تھی اردو شاعری ہے ہی اتنی خوبصورت کہ پڑھنے والے کو اپنے سحر میں جکڑتے اسے وقت نہیں لگتا۔

اسمارہ کی نظر ایک مصرعے پر پڑی تھی اور وہ پڑھتی چلی گئی۔

کوئی اتنا پیارا کیسے ہو سکتا ہے

پھر سارے کا سارا کیسے ہو سکتا ہے

جے ہان کا چہرہ خود بخود اسکی نظروں کے سامنے جھلملانے لگا تھا اسمارہ نے چونک کر لیپ ٹاپ سے نظر ہٹائی تھی اور اپنے سر پر چپٹ لگائی تھی۔ وہ آج پورا دن جے ہان کے ساتھ رہی تھی اور اب وہ اسے جگہ جگہ نظر آرہا تھا لیکن پھر ماہا طیب کا نام بھی جیسے اسکے کانوں میں گونجنے لگا تھا اسکا دل اسے یاد کروا رہا تھا کوئی لڑکی ہے جس پر جے ہان دنیا ختم کرچکا ہے اور اسکے انتظار میں ہے یہ خیال آتے ہی اسمارہ نے ایک ٹھنڈی آہ بھری اور اس نے ایک نگاہ پھر لیپ ٹاپ پر ڈالی مگر پھر جلد ہی بند کر کے اٹھ کھڑی ہوئی۔

اسمارہ نے موبائل اٹھایا اور جے ینگ کو کال کرنے لگی۔

کئی بار بیل جانے کے باوجود کسی نے کال ریسیو نہیں کی تھی۔ اس نے میسج ٹائپ کیا۔

"میں سیول آپچی ہوں اور تم سے ملنا چاہتی ہوں یا تم خود آکر ملو مجھ سے جو بات ہے کھل کر سامنے رکھو۔" اسمارہ نے میسج کر کے موبائل دوبارہ رکھ دیا تھا اور کھڑکی میں کھڑے ہو کر کچھ دیر سیاہ رات کو دیکھا تھا اور اپنی سوچوں میں گم ہو گئی تھی۔

دوسرے دن صبح جے ینگ کے میسجز موصول ہوئے تھے۔

"سامنے تو میں اسی وقت آؤں گا جب تم بارات لانے کا کہو۔" میسج سے صاف ظاہر تھا وہ اسمارہ کو سیریس نہیں لے رہا تھا۔ لیکن ایسا کیوں تھا اسمارہ بالکل سمجھ نہیں پا رہی تھی۔

"تم کیوں کر رہے ہو یہ سب کیا ملے گا تمہیں مجھے ایسے پریشان کر کے ہاں؟؟؟ بتاؤ میری جان کیوں نہیں چھوڑ دیتے تم آخر کیا چاہتے ہو تم؟" اسمارہ اب غصہ ہونے کی بجائے رونے کو تھی۔

"مجھے بھی لگتا ہے اب وقت آگیا ہے تمہیں سچ بتانے کا۔۔۔" میسج پڑھ کر اسمارہ کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔

"میں تمہیں کچھ پیپرز بھیج رہا ہوں ان پہ سائن کر دو اسکے بعد تم بھی آزاد میں بھی۔۔۔"

"پیپرز کیسے پیپرز؟؟؟" اسمارہ ششدر رہ گئی۔

"یہاں احمد صاحب کی جو پراپرٹی ہے انکا اپارٹمنٹ جو وہ تمہارے نام کر گئے ہیں اسکے پیپرز ہیں وہ میرے نام کر دو بس مجھے اور کچھ نہیں چاہیے۔" اسمارہ کے پیروں تلے زمین نکل گئی تھی۔ کوئی انسان اتنا گھٹیا کیسے ہو سکتا ہے جو مرنے والے انسان کے جذبات سے کھیل جائے اسے وعدہ کرے کہ وہ اسکی بیٹی کا خیال رکھے گا اسکا محافظ بنے گا اور پھر اسکا اصل چہرہ یہ ہو؟؟؟؟؟ اسمارہ کا دل پسچ گیا۔

"میرے بابا کی شرافت کا ناجائز فائدہ اٹھایا تم نے۔" اس کا دل درد سے پھٹنے کو تھا۔ اسکے آنسو گلے میں پھنس کر رہ گئے تھے۔

کیا ایک انسان کے بنائے ہوئے رشتے اتنے سستے ہوتے ہیں کہ پراپرٹی کے کسی ٹکڑے کی خاطر قائم کر لیے جائیں اور پھر پراپرٹی ملنے پر ایسے ختم کر دیئے جائیں جیسے انکی کوئی اہمیت ہی نہیں تھی۔

اسمارہ کو یقین نہیں ہوا تھا وہ ایسی ہی بے یقینی کی کیفیت میں بیٹھی رہی تھی۔

"میں کبھی تمہیں تمہارے مقصد میں کامیاب نہیں ہونے دوں گی سمجھے تم!" اس نے ایک اور میسج سینڈ کیا تھا اور بیڈ کے ساتھ لگ کے سمٹ کے بیٹھ گئی تھی۔

وہ شروع دن سے جانتی تھی کہ کوئی انسان اتنی بے لوث محبت اور وہ بھی اسمارہ سے کیسے کر سکتا تھا آج اسکا شک یقین میں بدلا تھا۔

-----

سومن اور اسمارہ دونوں باہر آئی تھی۔ سومن اسے گانگنام کے مشہور کیفے میں کافی پلانے لائی تھی۔ کیفے کسی فیری ٹیل کہانی کا محل لگ رہا تھا جسکی چھت خوبصورت پھولوں سے سچی تھی دائیں بائیں بیٹھنے کی جگہ تھی اور درمیان میں ایک راہداری تھی اسکے کناروں پر بھی ٹیسٹل رنگوں کے پھول سجے تھے ہر میز کے ساتھ شیف پر کتابیں رکھی تھی یعنی یہاں کے کیفے صرف کیفے نہیں تھے بلکہ وقت گزارنے کے لیے بہترین جگہیں تھیں۔ سیول میں کیفے کلچر بہت عام تھا اور یہاں لوگ بیٹھ کر پڑھائی سے لے کر آفس کے کام تک نمٹا لیتے تھے ایک کافی لے کر گھنٹوں کیفے میں گزار دیتے تھے دراصل کیفے آرام کرنے اور دوستوں یاروں کی گپوں کے لئے بہترین جگہ تھی۔ اور اسمارہ کو سمجھ آرہی تھی لوگ کیسے گھنٹوں گزار دیتے ہیں یہاں۔

کافی کا آرڈر دے کر سومن اسمارہ کے پاس آکر بیٹھی تھی۔

"تم نے جو بات بتائی ہے وہ پریشانی والی تو ہے مگر بابا نے کسی اپارٹمنٹ کا ذکر نہیں کیا ہم سے۔۔"

سومن نے پریشان کن انداز میں کہا تھا۔ اسمارہ کا دھیان کھڑکی سے باہر سرد موسم میں لپٹے نظاروں پر تھا۔

"وہ گھٹیا انسان سب جانتا تھا اسی لیے بابا کے پیچھے ہاتھ دھو کے پڑا تھا۔۔۔ لیکن میں بھی ایسا کبھی نہیں ہونے دوں گی" اسمارہ اسے سوچتے ہوئے مٹھیاں بھینچ رہی تھی۔

"لیکن اگر اس کے بدلے وہ تمہارا پیچھا چھوڑ رہا ہے تو تمہیں سائن کر دینے چاہئیں کوئی پراپرٹی تمہاری جان سے اور زندگی سے قیمتی تو نہیں نا۔۔۔" سومن نے اسمارہ کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر کہا اسمارہ نے محبت سے اسکی طرف دیکھا تھا یہ کیسے لوگ تھے جو اپنے نہ ہو کر بھی اتنے اپنے لگتے تھے۔ جنکے لیے اسمارہ کی زندگی قیمتی تھی اور وہ اسکی خوشی کے لیے سب کچھ وار دینے کو تیار بیٹھی تھی۔

"لیکن میں نہیں چاہتی میں اس جیسے گھٹیا اور لالچی انسان کو اسکے مقصد میں کامیاب ہونے دوں۔۔۔" اسمارہ نے سر دلہجے میں کہا۔

پاس رکھی بیل بجی تھی اور سومن کافی لینے گئی تھی۔ اسمارہ کھڑکی سے باہر دیکھتے ایک ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گئی تھی۔ سومن جلد واپس آئی تھی اور کافی اسمارہ کو سرو کرنے لگی۔

کافی واقعی بہت اچھی تھی جیسا سومن نے کہا تھا اسمارہ کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد اچانک کچھ یاد آ جانے پر بولی تھی۔

"سومن ایک بات پوچھوں؟" سومن نے کافی کا سپ لیتے اثبات میں سر ہلایا۔

"ماہا طیب کو جانتی ہو کیا؟" اسمارہ نے ایک اور الجھن سلجھانے کی کوشش کی۔

سومن کافی کا مگ رکھ کر خاموشی سے اسے دیکھنے لگی تھی۔ اسمارہ نے اسکی نظروں کو پڑھنے کی کوشش کی تو سومن نے نظریں چرائی تھیں۔ ایک گہری سانس لے کر سومن نے جواب دینے کا فیصلہ کیا۔

"جے ہان کی پہلی محبت۔۔۔۔۔" سومن سوچوں میں ڈوبی ہوئی تھی۔ "جانتی ہو جے ہان نے اسکے لئے خود کو اتنا بدلا وہ جیسے چاہتی تھی جے ہان ویسا بن گیا وہ اسے بہت محبت کرتا تھا لیکن وہ اس قابل نہیں تھی۔" نے کوفت بھرے لہجے میں کہا۔ اسمارہ کو جس کا ڈر تھا وہی بات اسے پتہ چلی تھی۔

"اوہ۔۔۔۔۔۔۔" اسمارہ کے لبوں پر ایک بے جان سی مسکراہٹ بکھری۔

"اب کہاں ہے وہ؟" مزید ہمت کر کے اسمارہ نے اگلا سوال کیا تھا۔

"پتہ نہیں۔۔۔۔۔" جے ہان کو ریجیکٹ کرنے کے بعد ہم میں سے کسی نے اس سے رابطہ کرنے کی کوشش نہیں کی۔ "اسمارہ کو یقین نہیں ہوا تھا کہ کوئی لڑکی جس سے جے ہان جیسے انسان نے اتنی محبت کی اور وہ پھر بھی اسے ریجیکٹ کر کے چلی گئی ایسا کیسے ہو سکتا تھا۔

"خیر چھوڑو اسے یاد کر کے میں اپنا موڈ آف نہیں کرنا چاہتی۔۔۔۔۔ تمہیں کس نے بتایا؟ بابا نے؟" سومن نے حقارت سے ماہا طیب کو یاد کیا تھا۔

"نہیں۔۔۔۔۔" اسمارہ نے مختصراً کہا اور کافی پینے لگی۔ سومن نے بھی مزید سوال نہیں اٹھایا۔

"اچھا ہوا جو جے ہان کے دل میں پہلے سے کوئی اور ہے ورنہ میں خواہ مخواہ کی امید پال لیتی اور ویسے بھی کہاں میں کہاں وہ میں نے سوچ بھی کیسے لیا یہ سب۔۔۔۔۔۔۔"

میں اسے کیسے اچھی لگ سکتی تھی۔۔۔۔۔

میں دھیمسا ساز سننے والی لڑکی

رات کو تنہا چلنے کی خواہش رکھنے والی



سیول آئے کافی دن گزر گئے تھے سیول کا موسم بہت سرد رہتا تھا اور باہر نکلنا مشکل ہوتا تھا۔ اسمارہ کو حنا نے کہا تھا کہ وہ زبان سیکھ لے اسکے بعد وہ اسے اسکے بابا کی جگہ انسا دونگ میں موجود انکے ریسٹورنٹ میں رکھ لیں گے اسکے بابا کی منتہلی سیلری ابھی تک انکے اکاؤنٹ میں ڈالی جا رہی تھی۔ اسمارہ بھی سیول گھوم کر اسے سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی اور سب ویز استعمال کرتے ہوئے دو بار رستہ بھول چکی تھی جسکے بعد سومن نے اسے ریسکیو کیا تھا۔ سیول میں ٹریفک کی صورتحال بہت خراب تھی اسی لیے لوگ پرائیویٹ گاڑیوں کے استعمال سے گریز کرتے تھے اور پبلک ٹرانسپورٹ کا استعمال زیادہ کرتے تھے اس نے بہت کوششوں کے باوجود سیول کے روٹس اور سب ویز پر ہاتھ کھڑے کر دیئے تھے وہ کسی میٹروپولیٹن شہر سے ہوتی پھر بھی سمجھ لیتی مگر اسلام آباد میں اس نے کبھی پبلک ٹرانسپورٹ کا نام بھی نہیں سنا تھا۔ اس لیے گھر کے پاس ٹیکسی منگواتی اور جہاں جانا ہوتا چلی جاتی پیسے زیادہ لگتے تھے مگر اس خواری سے بچ جاتی تھی جو رستے بھولنے پر اسے اٹھانی پڑی تھی۔

چلتے پھرتے وہ گانگنام کے مشہور ایریا میں آچکی تھی جہاں گانگنام سٹائل سائن کا ایک سٹرکچر نصب تھا لوگ اسکے سامنے کھڑے ہو کر تصویریں بنوا رہے تھے۔

"وہ جس گانے کو تم لوگ بچپن میں سنتی تھی نا اوپن گانگنام سٹائل کہہ کر میں وہیں رہتا ہوں"

جب یہ گانا اوپا گانگنام سٹائل مشہور ہوا تھا تو اسکے بابا نے یہ بات بولی تھی۔

"تتلی تمہیں پتہ ہے سیول کبھی نہیں سوتا سیول کی رونقیں بحال رہتی ہیں چاہے وقت کا کوئی بھی پہر

ہو۔۔"

وہ آس پاس کی بھیڑ کو دیکھ رہی تھی تو بابا کی کہی ہوئی باتیں اسکے کانوں میں گونجنے لگی۔

"نامسان ٹاور جانتی ہو یہ کیا ہے یہ پورے سیول میں ریڈیو اور ٹی وی کے سگنلز آپریٹ کرتا ہے اور اب اس پر تفریح کے لیے بھی انتظام کر دیئے گئے ہیں یہ سیول کی پہچان ہے تم شہر کے کسی بھی حصے میں چلی جاؤ نامسان ٹاور کسی ناکسی طرح نظر آجاتا ہے۔"

اس نے نامسان ٹاور کو ڈھونڈنے کے لیے گردن گھمائی تھا۔

ہر چیز پر نظر پڑتی اور اسے بابا کی کہی باتیں سنائی دینے لگتی۔

آج اسے سیول بابا کا شہر لگ رہا تھا۔

بابا کا شہر سیول۔۔۔۔

وہ زیر لب بول کر مسکرائی تھی۔

رات کا وقت تھا اتیان کی رونقیں عروج پر تھی۔ سٹریٹ کھپا کھچ بھری پڑی تھی ہنستے مسکراتے باتیں کرتے لوگ آس پاس سے گزر رہے تھے۔ اسمارہ کو اتیان کچن جانا تھا وہ سیدھی وہیں آئی۔

اندر داخل ہوتے اس سے پہلے کچھ لڑکے گئے تھے وہ اس کے لیے دروازہ کھول کر رک گئے تھے اسمارہ نے انہیں گردن ہلا کر شکریہ کہا اور آگے بڑھی سامنے ہادی نظر آیا تھا وہ اسکی طرف بڑھی۔

"تم ہاگوان نہیں آرہی کیوں؟" ہادی نے آتے ساتھ بھنویں چڑھائے۔

"ہاگوان؟؟؟" اسمارہ نے لاعلمی سے پوچھا۔

"ہاگو ان۔۔۔ اکیڈمی۔۔۔؟ عانی نے کہا تھا تم کورین پڑھنے آؤ گی کتنے دن ہو گئے تمہیں یہاں آئے لیکن تم نے نام نہیں لیا۔۔۔" ہادی کاؤنٹر کی طرف بڑھنے لگا تو اسمارہ اسکے پیچھے چل دی

"ہاں سیکھوں گی ابھی بہت ٹائم ہے۔۔۔"

"بہت ٹائم؟؟ مس اسمارہ آپ ہلکا لے رہی ہیں ہر چیز کو یہ ہمارا انڈیا یا آپکا پاکستان نہیں جہاں ہمارے پاس ٹائم بہت زیادہ ہوتا ہے یہاں ایک ایک سیکنڈ قیمتی ہے ایک سیکنڈ بھی لوگ ضائع نہیں کرتے اور آپ دس دن سے فارغ گھوم رہی ہیں ابھی بھی آپکو لگ رہا ہے ٹائم بہت زیادہ ہے۔۔۔"

اسمارہ کو ہادی سے اسی رویے کی امید تھی وہ سہم کر کھڑی ہو گئی تھی۔

"اسمارہ تم آگئی۔۔۔ آؤ وہاں چل کے بیٹھتے ہیں۔۔۔" سومن کچن کی سائیڈ سے باہر آئی تھی۔

"اسکا موڈ کبھی نارمل بھی ہوتا ہے یا ہر وقت ایسے ہی آگ اگتا ہے؟۔۔۔" اسمارہ پیر پٹختی ٹیبل کی طرف آکر بیٹھی تھی۔

"دیی لڑکے ایسے ہی ہوتے ہیں خود کو پتہ نہیں کیا سمجھتے ہیں وہ دیکھو کورین لڑکے کتنے اچھے سے ملتے ہیں مسکرا کے لڑکیوں کو کیسے ٹریٹ کرتے ہیں نا۔۔۔۔۔"

اسمارہ سامنے بیٹھے کپلز کو دیکھ رہی تھی جبکہ سومن مسکرائے جارہی تھی۔

"ہادی نان سیریس ایٹیٹیوڈ دیکھ کر غصہ ہو جاتا ہے بس ویسے اتنا بھی روڈ نہیں اور لڑکوں پہ اتنا ایٹیٹیوڈ تو سوٹ کرتا ہے۔۔۔"

"ہاں تم تو یہی کہو گی تمہارا شوہر جو ہے۔۔۔۔۔" اسمارہ نے منہ بنایا۔

"تم بیٹھو میں کھانا لے کر آتی ہوں ریڈی ہو گیا ہو گا۔۔۔" سومن وہاں سے اٹھ کر آئی۔ اسمارہ نے ایک گہری سانس لی گلاس میں پانی ڈالا اور پینے لگی ساتھ ادھر ادھر نظریں گھما کر جائزہ لینے لگی۔ اسمارہ کی نظر سامنے لگے ایک نیون سائن پہ رکی تھی جس پر انگلش میں کچھ لائنز لکھی تھی۔

A girl should be like a butterfly

اسمارہ نے گلاس ہٹایا اس کے چہرے پہ مسکراہٹ پھیلی تھی۔

Pretty to see hard to catch...

لیکن اگلی لائن پڑھ کر وہ مسکراہٹ کہیں غائب ہو گئی تھی۔

تتلی کی طرح تو وہ تھی مگر خوبصورت؟

اس نے یہ خیال جھٹکنے کی کوشش کی مسکراہٹ مایوسی میں بدلی تھی لیکن پھر اسے لگا کوئی اسے دیکھ رہا ہے اسمارہ نے نظریں گھمائی اور سامنے دیکھا تو بے ہان سامنے بیٹھا تھا۔ اسمارہ کا دل ایک سیکنڈ کے لیے رکا تھا بے ہان نے اسے دیکھا تھا اور اسمارہ نے جھٹ سے نظریں چرائیں۔ اسمارہ کو بہت عجیب لگا تھا ایسے جیسے وہ اسکی آنکھوں میں دیکھے گی تو وہ اسکی کوئی چوری پکڑ لے گا لیکن کونسی چوری اسمارہ خود ابھی لاعلم تھی۔

کھانا کھانے کے بعد اسمارہ، سومن، ہادی اور بے ہان اتیوان کچن میں بیٹھے تھے۔ ریسٹورنٹ بند ہو چکا تھا کسٹمرز نے آنا بند کر دیا تھا لیکن یہ چاروں بیٹھے باتوں میں مصروف تھے۔ سومن نے بے ہان کے بارے میں ہادی اور بے ہان کو بتایا تھا تو وہ دونوں بھی اسمارہ کا دکھ بانٹنے لگے تھے۔

"مجھے تو یقین نہیں آتا اتنے گھٹیا اور پیچ لوگ بھی ہیں اس دنیا میں۔۔۔ پیچ پیچ۔۔۔" ہادی نے اپنی رائے دی تھی۔

"میرا دل کر رہا ہے ابھی اس بے یگ کے بچے کو پکڑ کر نامسان ٹاور سے الٹا لٹکا دوں پھر اسے پتہ چلے کیسے پریشان کرتے ہیں لڑکیوں کو سال۔۔۔" ہادی مٹھیاں بھینچ کر بولا۔

"ہادی ہیونگ یہ کچھ پرسنل نہیں ہو گیا۔۔۔" بے ہان نے ہمدردی جتائی

"او ہیلو فلاور بوائے سافٹ بوائے یہ حاتم طائی بننے کی ضرورت نہیں سمجھے اتنے تم ہمدرد۔۔۔!" ہادی نے اسے گھوری کراوائی۔

"ویسے حد ہو گئی بے ہان تم سے یہ امید نہیں تھی اتنا بھی اچھا نہیں ہونا چاہیے انسان کو کہ برے کی بھی برائی نہ دکھے۔۔۔ میرا بھی دل کر رہا ہے سیول کی سڑکوں پہ گھسیٹوں اسکو۔" سومن نے بھی تیور دکھائے۔

"کیا ہو گیا ہے اتنے کینگسٹر کب سے بن گئے تم لوگ۔۔۔ میں تو بس اتنا کہہ رہا ہوں اتنا خون خرابہ سوچنے سے بہتر ہے اسمارہ سائن کر کے بس جان چھڑا لے ورنہ وہ نہ تو اسکا پیچھا چھوڑے گا اور نہ پریشانی اسمارہ کا۔۔۔" بے ہان نے اسمارہ کو دیکھا تھا جو آنکھوں میں شدید غصہ بھرے ہوئے تھی۔

"باقی جیسا اسمارہ کہے گی میں تیار ہوں کرنے کے لیے۔۔۔" اسمارہ نے نظر اٹھا کر سامنے بیٹھے شخص کو دیکھا تھا جس نے اسمارہ کے کہنے پہ کچھ بھی کرنے کی حامی بھری تھی۔

"کیا کہتی ہو اسمارہ؟ ہم پولیس کو بھی انفارم کر سکتے ہیں مگر پھر اگر اس نے تمہارے نکاح کو جواز بنا لیا تو؟ کیس بہت بگڑ جائے گا ایک طرف پراپرٹی ہے جسکا ہمیں علم بھی نہیں اور اسے دے کے آسانی سے جان چھوٹ سکتی ہے اور دوسری طرف پولیس کیس کورٹس کے چکر۔۔۔ پھر بھی آخری فیصلہ تمہیں ہی کرنا ہے۔۔" ہادی نے نہایت اطمینان سے کہا۔

"مجھے سوچنے کے لیے کچھ وقت چاہیے۔۔" اسمارہ سامنے ٹیبل پہ نظریں جمائے نروس ہونے کی وجہ سے مسلسل پاؤں ہلارہی تھی اور اسکی نظریں بنا پلکیں جھپکائے ایک جگہ ٹکی تھیں۔

-----

اسمارہ جب سے یہاں آئی تھی اس نے ذیحان محمد سے بات نہیں کی تھی۔ گھر واپس آنے کے بعد نماز پڑھ کر وہ بیٹھی تھی اور موبائل اٹھا کر اس نے میسج ٹائپ کیا تھا۔

"میں سیول میں ہوں آپ سے ملنا چاہتی ہوں ہم کب مل سکتے ہیں؟"

کافی دیر گزر گئی تھی مگر رپلائی نہیں ملا تھا۔ اچانک اسے ذیحان محمد سے ملنے کا شوق ہوا تھا وہ اپنے محسن جس نے اسے اندھیروں کی زندگی سے نکالا تھا ایک بار اس سے مل کر شکریہ ادا کرنا چاہتی تھی۔

"میں کچھ ذاتی مصروفیات کی وجہ سے ابھی مل نہیں سکوں گا لیکن جیسے ہی فری ہوں گا آپکو بتاؤں گا آپ کو اگر کوئی پریشانی ہے تو آپ کال کر سکتی ہیں۔"

ذیحان محمد کا رپلائی آیا تھا مگر اسمارہ اس وقت بات نہیں کرنا چاہتی تھی تو اس لیے اس کے کا میسج ٹائپ کیا اور ذیحان محمد کے ٹائم دینے کی امید پر خوش ہوئی۔

اسمارہ کو بے یگ کی طرف سے کافی میسجز موصول ہوئے تھے اس نے چیٹ کھولی نہیں تھی جب کھول کر دیکھی تو وہی تھرڈ کلاس فلرٹ۔۔۔۔

"کہاں گم ہو چھا گیا" (chagia)

(چھا گیا کورین میں ہنی یا بے بی کے مترادف ہے)

اسمارہ کو پڑھتے ساتھ ہی الجھن ہوئی تھی۔

"کل رات میں نے تمہیں خواب میں دیکھا تم بہت خوبصورت لگ رہی تھیں کالی سیاہ رات میں تمہارا چہرہ چاند کی طرح روشن تھا ہزاروں ستارے ہمارے آس پاس پھول کی پتیوں کی مانند گر رہے تھے تم میرے بہت قریب تھی اپنی جھیل جیسی گہری آنکھوں سے میری آنکھوں میں آنکھیں ڈالے مجھے دیکھ رہی تھی تمہاری آنکھوں میں موتی جگمگا رہے تھے جو مجھے مدہوش کر رہے تھے اور میں تمہارے لیے گانا گا رہا تھا۔"

my eyes are surprised to find you  
they can't see anyone except you  
your eyes are full of fallen stars  
the sky is summed up in that  
i left the whole universe in one night  
when i saw you  
in your intoxicated eyes

what did i not see in it

when i saw you

i bought your sadness the same night

i gave my heart

i swear to your life i came to life when

when i saw you

اسمارہ نے مسیج پڑھا۔

"اف یہ اتنا ڈھیٹ کیسے ہے اور ایسا فلرٹ لاتا کہاں سے ہے۔۔۔۔"

وہ اکتا کر بولی۔

وہ اسے منع کرتے تھک گئی تھی جے ینگ اپنی اصلیت سامنے آنے کے بعد بھی یہ سب کر رہا تھا اس بات پر اسمارہ نے اسکے ڈھیٹ پن کی داد دی تھی۔

"پہلے مجھے لگا تم چھوٹی چور ہو میرا دل چرا لیا پھر میرا چین چرا لیا مگر تم تو اس سے بھی بڑی چور نکلی۔۔۔۔"

اسمارہ کے بھنویں قریب ہوئے تھے۔

"تم نے تو آسمان سے بھی ہزاروں ستارے چرا کر اپنی آنکھوں میں سجا رکھے ہیں۔۔۔۔۔"

اسمارہ نے ماتھا پیٹا تھا۔

اسمارہ فرسٹریٹ ہوئی۔ لیکن پھر کچھ سوچ کر رپلائی کرنے لگی۔

اسمارہ غصے سے لال ہو چکی تھی۔

"شٹ اپ! اچھی طرح جانتی ہوں میں تم جیسے لڑکوں کو میرے بابا شریف انسان تھے تم نے انکی مجبوری کا فائدہ اٹھایا شرم آنی چاہیے"

اسمارہ کا شک بالکل ٹھیک تھا وہ سیریس نہیں تھا اسمارہ کے انکار پر اس نے اسکے بابا کو ٹریپ کیا تھا۔ غصے سے موبائل بیڈ پر پھینکا تھا۔

اسے پہلے دن سے جے ینگ اچھا نہیں لگا تھا اور نہ وہ اس پر کبھی یقین کر پائی تھی پہلے تو وہ اس لیے اسے ناپسند کرتی تھی کہ وہ شادی نہیں کرنا چاہتی تھی اور اس لڑکے نے اسکے بابا کو یوز کر کے اسمارہ کے پیچھے لگا دیا تھا جھوٹ بولا کہ وہ اس محبت کرتا ہے اسمارہ کو یقین نہیں ہوا تھا کہ ایسے کیسے کوئی کسی سے محبت کر سکتا ہے لیکن دھیرے دھیرے وہ اسے مشکوک لگا تھا اور پھر اب اسکا شک یقین میں بدل چکا تھا ناپسندیدگی نفرت میں بدل چکی تھی۔

ٹھیک کیا جو میں نے پہلے دن سے اس پہ یقین نہیں کیا فلرٹ انسان!!

اسمارہ نے جے ینگ کو کوسا۔۔۔۔

سیول میں کیفے کلچر بہت عام تھا سیول کے تقریباً سبھی کیفے بہت اسٹھینک اور خوبصورت تھے جہاں بیٹھ کر کافی پینے کا مزہ دوبالا ہو جاتا تھا اور دماغ فریش۔۔ ہمارے ہاں جتنا چائے کا کریز ہے وہاں اس سے بھی زیادہ کافی پسند کی جاتی ہے۔ اسمارہ کو کیفے میں بیٹھ کر کافی پینا کچھ خاص اچھا نہیں لگتا تھا وہ

کافی لیتی اور سیول کی سڑکوں پر گھومتے پھرتے کافی پتی انجوائے کرتی تھی۔ جیسے وہ چائے لے کر اپنی یونیورسٹی میں گھومتے ہوئے پتی تھی اسمارہ نے گھر کے قریب ایک کیفے سے کافی لی تھی اور باہر نکل آئی تھی سومن نے اسے لینے آنا تھا وہ موبائل پہ ٹائم دیکھتے کافی کی سپ لے کر رکی تھی۔

اسمارہ کو آج سومن نے کہا تھا کہ انہیں شاپنگ کرنے جانا ہے۔ کرسمس قریب تھی اور کوریا میں ایسے موقعوں پر برانڈز پر اچھی سیل لگ جاتی ہے۔ سومن نے اسے دوپہر کے بعد ایک کیفے سے پک کیا تھا

سومن اور اسمارہ لوٹے ورلڈ ٹاور کے لیے نکلی تھیں جو کوریا کا مشہور شاپنگ مال بھی ہے قور بھی بہت سی ایکٹیویٹیز کے لیے مشہور ہے جن میں ایک لائے ایمیزمنٹ پارک بھی ہے۔۔ اور وہ ہادی اور جے ہان کو کال کر کے پہنچنے کی ہدایات دیتے ہوئے گاڑی دوڑا رہی تھی۔ لائے جانے سے پہلے سومن نے اسمارہ کو کہیں اور جانے کا کہا تھا

"یار سومن پھر کبھی چلے جائیں گے ابھی بس شاپنگ کے لیے چلتے ہیں۔۔۔ یہیں ہیں سب جگہیں کونسا بھاگی جارہی ہیں۔۔۔" اسکا موڈ کچھ آف تھا اور سومن بھی اسی لیے اسے گھما رہی تھی۔

"یہ سب تو یہیں ہوگا لیکن شاید میں نہ ہوں۔۔۔" سومن کی اس بات پر اسمارہ نے غصے سے اسے دیکھا تھا۔

"اسی لیے تو جتنا ہو سکتا ہے تمہیں گھما پھرا رہی ہوں۔۔۔" سومن مسکرائی۔

"میرا بس چلتا تو میں تمہیں پورا کوریا گھماتی لیکن ڈاکٹرز نے زیادہ سفر سے منع کیا اس لیے میں چاہتی ہوں سیول کے کونے کونے میں تم لوگوں کے ساتھ جاؤں تاکہ جب میں نہ رہوں تو یہاں کا ہر منظر ہر جگہ تم لوگوں میری یاد دلائے۔۔۔" سومن یہ سب باتیں اتنی خوشی سے کر رہی تھی اور اسماہ اسکا منہ تک رہی تھی۔

"کیا ہوا؟" سومن متوجہ ہوئی۔

"کچھ نہیں۔۔۔" اسماہ بے یقینی سے باہر کا منظر دیکھنے لگی۔

"کیا یار اسماہ۔۔۔۔۔ اتنا سیریس ہو جاتی ہو تم بھی۔۔۔ اس زندگی کو نا اتنا سیریس نہیں لیتے اس سے بچ کر آج تک کوئی نہیں گیا۔" سومن نے نہایت منفرد سا نظریہ پیش کیا تھا جس پر اسماہ مسکا دی تھی۔

یہ لوگ شام کے وقت کھیونگ بک گنگ پیلس آئے تھے جہاں بڑی تعداد میں فارنرز اور لوکلز موجود تھے جو کورین ٹریڈیشنل ڈریس یعنی ہانک پہنے پیلس میں گھوم پھر رہے تھے اور پکچرز بنوا رہے تھے۔ یہاں پیلس کے پاس ایک شاپ تھی جہاں رینٹ پہ یہ ہانک دیئے جاتے تھے سومن نے اپنے اور اسماہ کے لیے دو ہانک سلیکٹ کیے تھے اسماہ نے ہمت کر کے سومن کی بات تو مان لی مگر وہ ہانک پہن کر باہر کیسے جائے گی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ دونوں نے ہانک پہنا سومن گلابی اور سفید رنگ کے ہانک میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی وہ چمکتی ہوئی باہر نکلی اور شوخ چنچل اداؤں سے ہادی کو دکھانے لگی ہادی نے بھی اسکی دل کھول کر تعریف کی۔ اسماہ نظریں نیچی کیے سفید بلاؤز اور ہلکے نیلے رنگ کے گھیر والے آرگینزہ کے ہانک میں ملبوس باہر نکلی تھی۔ ڈھیلی چوٹی سے نکلتی لٹیں

اسکے کانوں سے نیچے لٹک رہی تھیں سفید موتیوں والے ٹاپس اور بالوں میں ایک سائیڈ پہ سفید موتیوں والی ہئر پن یہ سب باریکیاں سامنے کھڑے جے ہان نے نوٹ کی تھیں جو اسمارہ پر خوب بچ رہی تھیں۔ ہادی نے سومن کی تعریف کی تو سومن نے اسمارہ کو بھی ساتھ شامل کیا، "ہم دونوں بہت اچھے لگ رہے ہیں۔" لیکن ایک انسان جو صرف اسمارہ کو دیکھے جارہا تھا اسمارہ اسکے دل کی آواز شاید سن نہیں پائی تھی۔ دھوپ نکلی تھی اور دھوپ کی کرنیں اسمارہ کے چہرے پر پڑتی تو اسکی رنگت سنہری روپ دھار لیتی تھی جے ہان اسے دیکھتے تھم گیا تھا وہ جب بھی اسمارہ کی آنکھیں دیکھتا اسکا دل تھم جاتا تھا وہ کسی اور کو دیکھنا بھول جاتا تھا۔ ان آنکھوں میں اتنی چمک تھی آفاق کی تمام خوبصورتی جیسے ایک دم سمٹ کر اُن آنکھوں میں بھر دی گئی ہو!۔۔۔۔۔

سومن، ہادی اور جے ہان اکٹھے پکچرز بنا رہے تھے اسمارہ ایک سائیڈ پہ آکر بیٹھ گئی تھی۔ وہ سامنے سے گزرتے ہنستے مسکراتے بظاہر خوش چہروں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ خاص طور پر لڑکیاں اسے یہاں ہنستی مسکراتی نظر آتی تھیں بابا کہتے تھے بیٹیاں تتلیاں ہوتی ہیں اڑتی اٹھکیلیاں کرتی وہ ایسی ہی بیٹیوں کی بات کرتے تھے جو یہاں تھیں زندگی سے بھرپور سومن جیسی آزاد تتلیاں۔۔۔۔۔ جہاں وہ اپنی مرضی سے اڑتی تھیں چمکتی تھیں ہنستی تھیں گاتی تھیں جہاں انکو کسی کے آواز کسنے کا ڈر نہیں تھا جہاں کسی کی گندی نظریں انکو اوپر سے نیچے تک تاڑتی نہیں تھیں یہاں لباس بھی ہمارے ملک جیسا نہیں تھا جس میں لڑکی اوپر سے نیچے ڈھکی ہوتی ہے مگر پھر بھی اسکا ایکسرے کر لیا جاتا ہے یہاں لڑکیاں بے خوف تھیں اسمارہ کو اپنے شہر کی یاد آئی تھی مگر افسوس کے ساتھ یہاں مشکل سے کوئی دن ایسا گزرا تھا جب وہ اور سومن باہر آزادی سے گھومنے نہ گئی ہوں اور ایک وہاں کے حالات تھے

جہاں اسکی بہنوں کو اکیلے پڑوس تک جانے کی اجازت نہیں تھی جہاں بازاروں میں عورت کو باقاعدہ ایک فلم سمجھ کر دیکھا جاتا ہے جہاں لڑکیاں اپنی مرضی سے گھوم لیتی تو انہیں آوارہ تصور کیا جاتا تھا اور یہاں۔۔۔۔۔ یہاں لڑکیاں بہت محفوظ تھیں قرآن نے مرد کو نظریں جھکانے کا حکم دیا تھا تو یہاں ہر مرد کی نظر جھکی تھی قرآن نے دھوکے سے منع کیا تھا امانت میں خیانت سے منع کیا تھا تو یہاں اسکی پاسداری ہو رہی تھی ایک ہر پن بھی کھو جائے تو منٹوں میں مل جاتی تھی سرکاری دفاتر میں کام رشوت لے کر نہیں ہوتے تھے محنت کشوں کو انکی محنت سے بڑھ کر معاوضے ملتے تھے یہاں کا معاذرہ باحیا تھا یہاں ہر ایک کی اپنی آنکھ میں حیا تھی، یہاں کا معاشرہ ایماندار تھا، یہاں کا معاشرہ محذب تھا یہاں کا معاشرہ احسان فراموش نہیں تھا یہاں سب کی جان، مال اور عزت سب محفوظ تھا اسمارہ کو لگتا تھا جیسے اصل قرآن تو ان لوگوں نے پڑھ کر اس پر عمل کر لیا ہے اسی لیے اتنے کامیاب ہیں اور ہم نے وہی قرآن فار گرانڈ لے کر بھلا دیا اسی لیے ہم مسلسل پستی کی طرف ہی جاتے جا رہے ہیں۔ ہم نے نماز اور روزہ پکڑ کر اخلاق چھوڑ دیئے آدھا دین سمجھا اور آدھا دوسروں کے سمجھنے کے لیے چھوڑ دیا ایسے آدھے ادھورے مسلمانوں کی قسمت میں پستی ہی ہو سکتی ہے دنیاوی بھی اور اخروی بھی۔

اسمارہ کا خیال تھا کہ اندر کا موسم اداس ہو تو باہر کا کوئی موسم خوبصورت دکھائی نہیں دیتا لیکن یہاں آکر اسکا یہ خیال غلط ثابت ہوا تھا کبھی کبھی باہر کا ماحول بدل جانے سے بھی انسان کے اندر کا ماحول خود بخود بدل جاتا ہے۔

اسکے بعد یہ لوگ لائے مال آئے تھے جہاں شاپنگ کے بعد سومن ان سب کو ایمیوزمنٹ پارک کی طرف لے گئی تھی۔

اسمارہ نے پوری گردن گھمائی تھی اور اس عالیشان مال کو دیکھا تھا۔ اس میں چلتے پھرتے وہ ایمپوزمنٹ پارک کی طرف آگئے تھے۔ جہاں پر سومن نے ان سب کو رائڈز پر بٹھانے کا پلان بنایا تھا۔ اسمارہ تو سومن کے آگے نہ کرتی نہیں تھی کیونکہ وہ جانتی تھی سومن اسے قائل کر ہی لے گی البتہ ہادی اور جے ہان نے کافی ضد کی تھی کہ وہ نہیں بیٹھنا چاہتے مگر بے سود۔۔۔

سومن نے انکو بٹھا ہی لیا تھا۔ یہ لوگ ڈریگن بوٹ میں بیٹھے تھے۔ دونوں مرد حضرات ان دو لڑکیوں کے درمیان دب کر بیٹھے تھے۔ اسمارہ کو انکو ایسے دیکھ کے ہنسی بھی آرہی تھی اور حیرت بھی ہو رہی تھی۔ رائڈ سٹارٹ ہوئی تھی اور اسمارہ نے ان دو چھ فٹ کے بھاری بھر کم جسم والے مردوں کو دھاڑتے دیکھا تھا۔ اسمارہ کی بے ساختہ ہنسی رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔ ہادی اسکی سائیڈ بیٹھا تھا۔ "اپنے استاد کی اس حالت پہ ہنس رہی ہو؟؟؟ شرم کرو۔۔۔" اس نے کپکپاتے لہجے میں اسمارہ کو کہا تھا اور اسمارہ نے منہ پہ ہاتھ رکھا تھا مگر اسکی ہنسی تھمنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

اس موت کے منہ سے نکلنے کے بعد جے ہان اور ہادی کافی دیر تک ہوش میں آنے سے قاصر رہے تھے۔ اور جیسے ہی آئے سومن نے نئی فرمائش کی تھی اسے اب میری گو رائڈ پہ بیٹھنا تھا۔ یہ ساؤتھ کوریا میں کپلز کے لیے بہت مشہور رائڈ تھی لوگ اسے رو مینٹل سیمبلائز کرتے تھے اور کپلز ایک ساتھ اس پر بیٹھنا پسند کرتے تھے۔

سومن ہادی کو منا رہی تھی۔

"اچھا یار پانی تو پینے دو یا جان لینے کا ارداہ ہے؟؟" ہادی بے بس تھا اور سومن کے سامنے ایسے وہ بے بس جب ہوتا تھا تو اسمارہ کو نجانے کیوں بہت اچھا لگتا تھا۔

وہ اور جے ہان میری گو راؤنڈ کی سنہری روشنیوں تلے کھڑے تھے انکی پشت پہ میری گو راؤنڈ تھا سومن اور ہادی سامنے پانی پینے کے لئے آئے تھے سومن نے ان دونوں کو کھڑے دیکھا تھا اور مسکرا دی تھی۔

اسمارہ مال کے جائزے میں مصروف تھی جب جے ہان نے بات شروع کی۔

"جانتی ہو سومن اس رائنڈ پہ بیٹھنے لیے ہادی کو کیوں منا رہی تھی؟" اسمارہ نے نظریں اٹھا کر سوالیہ نظروں سے جے ہان کو دیکھا۔

"کیونکہ یہ میری گو راؤنڈ صرف ایک رائنڈ نہیں اس میں بہت سے ایموشنز چھپے ہیں۔۔۔ دو لوگ جب ایک ساتھ یہ رائنڈ لیتے ہیں تو وہ دل ہی دل میں وعدہ کرتے ہیں کہ اس رائنڈ کی بدلتی رفتار، اونچ نیچ اور موومنٹ کی طرح ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ رہیں گے۔ اسکی سائیکلک موومنٹ زندگی کی سائیکلک موومنٹ کو بھی ظاہر کرتی ہے کہ زندگی میں ہر چیز گھومتی ہے موسموں سے لے کر انسانوں تک زندگی کی اونچ نیچ سے کر مختلف ٹوسٹ اینڈ ٹرنز تک ہر چیز گھوم پھر کر لوٹتی ہے۔۔۔۔" جے ہان اطمینان سے تفصیل بتا رہا تھا اور اسمارہ ہمہ تن گوش۔۔۔

"اور یہ احساس دلاتی ہے کہ زندگی بھی ایسے ہی ایموشنز کا سفر ہے جس میں اپس اینڈ ڈاؤنز، خوشی غم، ٹوسٹ اینڈ ٹرنز آئیں گے مگر ہم ساتھ رہیں گے۔۔۔" جے ہان نے مسکراتے ہوئے بات مکمل کی تھی اسماہ کی طرف دیکھا تھا جو نظریں اسی پر جمائے ہوئے تھی تو اسماہ نے فوراً گردن گھمائی تھی۔

لیکن وہ یہ سب اسماہ کو کیوں بتا رہا تھا اسماہ کے ذہن میں یہ سوال آیا تھا۔

واپس آتے ہوئے رات ہو چکی تھی دو دن بعد کرسمس ڈے تھا اور سیول کی سڑکوں پر رش ابھی سے بڑھنے لگا تھا اسماہ شیشے سے باہر بھاگتے دوڑتے منظر دیکھ رہی تھی۔ اس کے آگے فرنٹ سیٹ پر جے ہان بیٹھا تھا سامنے فرنٹ میرر میں اسکی نظر پڑی تھی جس میں جے ہان کی آنکھیں دکھائی دے رہی تھیں۔ اسماہ ایک پل کے لیے اسکی نظر پہ ٹھہر سی گئی تھی۔

گاڑی رکی تو اسماہ نے یکدم ہوش میں آنے والے انداز میں خیال جھٹکا تھا۔ گھر آچکا تھا اور سومن نے اسے اترنے کا کہا۔

ہادی نے انہیں مین روڈ تک ڈراپ کیا تھا سومن اور اسماہ چلتے ہوئے گھر کی طرف آرہی تھیں۔ سومن آج بنائی گئی تصویروں کو دیکھ کر تبصرے کر رہی تھی۔

"دیکھو تو کتنی اچھی پکچرز آئی ہیں نا۔۔۔" اس نے خوش ہوتے ہوئے اسماہ کے سامنے موبائل کیا۔ اسماہ نے بھی دیکھ کر اثبات میں سر ہلایا۔

"دیکھو کتنا کیوٹ لگ رہا ہے تم ایسے ہی اسے روڈ کہتی ہو دیکھو۔۔۔"

"میں نے تو ایک بار کہہ دیا تم دل پہ لے گئی۔۔۔ آج کے بعد نہیں کہوں گی تمہارے کیوٹ ہادی کو  
"اسمارہ نے سرگوشی کے انداز میں کہا تو دونوں ہنسنے لگی۔

"تم نے کیا فیصلہ کیا جے ینگ کے بارے میں؟" سومن کی بات سن کر اسمارہ کے قدموں کی رفتار  
آہستہ ہوئی تھی۔

"میں فیصلہ نہیں کر پارہی لیکن میں کسی مشکل میں نہیں پڑنا چاہتی میں چاہتی ہوں ہادی کی بات پہ اپنے  
دل کو آمادہ کروں۔۔۔" اسمارہ تھکے ہوئے انداز میں بولی۔

"ویسے جے ینگ سے تمہیں شروع سے کیا مسئلہ تھا اگر وہ کہہ رہا تھا وہ تم سے شادی کرنا چاہتا ہے تو  
تمہیں کیا چیز بری لگی؟" سومن نہیں جانتی تھی اسمارہ کے ساتھ ماضی میں جو ہوا تھا۔

"ایک بار پہلے بھی اس کی طرح ایک انسان کی لفظی محبت میں آکر خود کو تباہ کر لیا تھا میں نے جو  
لفظوں سے جتائی جائے بھلا وہ بھی کوئی محبت ہوتی ہے محبت جب ہو تو جتانے کی ضرورت نہیں ہوتی وہ  
تو خود بخود محسوس ہو جاتی ہے لیکن پتہ نہیں کیوں جے ینگ کا ایسا اچانک پروپوزل آنا اور پھر اسکا  
مصنوعی محبت دکھانا میری نظروں میں کھٹکتا تھا۔۔۔۔۔" اسمارہ ماضی کے دریچوں کو یاد کرتے بول رہی  
تھی۔

"اور ویسے بھی مجھے ایسے لڑکے بالکل نہیں پسند جو کسی بھی لڑکی کے پیچھے پڑ جائیں مقصد چاہے چار دن  
کی دل لگی ہو یا جے ینگ کی طرح کچھ اور بس لفظوں میں محبت جتاتے رہتے ہیں۔۔۔" اسمارہ نے  
ناگواری سے کہا۔

"ویسے تم نے کبھی بتایا نہیں تمہیں کیسا لائف پارٹنر چاہئے؟" سومن مصروف انداز میں بولی تھی۔

"ہاں؟"

"لائف پارٹنر؟؟؟" سومن نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"میں نے کبھی سوچا نہیں۔۔۔"

"کبھی تو خیال آہی جاتا ہے کوئی آئیڈیل ٹائپ جیسے اسطرح کا ہو اس میں یہ ہو وغیرہ؟ تمہاری آئیڈیل ٹائپ کیا ہے کیسا ہو؟" سومن پیچھا چھوڑنے والی نہیں تھی۔

"یوسف جیسا۔۔۔۔۔" اسمارہ جیسے بے دھیانی میں بول گئی تھی۔

"خوبصورت؟" سومن نے چہک کر پوچھا۔

"نہیں۔۔۔ ایسا کہ کوئی عورت خود بھی اسکے پاس چل کے آئے تو وہ تب بھی اللہ سے ڈرتا رہے اپنے کردار کی حفاظت کرے اور اللہ سے پناہ مانگتا رہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" اسمارہ یہ کہتے ہوئے کہیں کھوسی گئی تھی۔ اسکی آنکھوں کے سامنے اس دن جے ہان کے ساتھ ہونے والا واقعہ آیا تھا جب اس لڑکی نے اسے چھونے کی کوشش کی تو وہ پیچھے ہٹ گیا تھا۔

ورنہ خوبصورت تو صائم بھی تھا مگر کردار نے اسکی خوبصورتی کو کسی قابل نہیں چھوڑا تھا۔ انسان چاہے بلا کا خوبصورت کیوں نا ہو کردار کی بدصورتی اسے کسی آنکھ میں چنے نہیں دیتی۔

"لیکن آج کے دور میں کسی یوسف کا ملنا غنیمت ہے۔۔۔" اسمارہ نے مسکراتے کہا۔

"یوسف کی کہانی میں ذلیخا بھی تو ہے اور زلیخا کی زندگی میں ایک درس ہے کہ جب کسی کو پانا ہو تو پہلے خدا کو پانے کی کوشش کرو کیونکہ جب زلیخا خدا تک پہنچی تھی خدا کو منا لیا تھا تو اس کو حضرت یوسف عطا ہو گئے تھے۔"

سومن نے اسمارہ کو متوجہ کرنے کے لیے اپنی رائے دی تھی۔ جس پر اسمارہ تھوڑی حیرت میں مبتلا ہوئی تھی وہ یوسف چاہتی تھی مگر اسکے لئے اس نے پہلے اللہ کو تو راضی ہی نہیں کیا تھا اسمارہ سوچ میں گم ہوئی تھی لیکن سومن کو دیکھ کر مسکرا دی تھی اور یہ دونوں گھر کی طرف بڑھنے لگی۔

اسمارہ اپنے کمرے میں آئی تھی۔ وہ اپنے دل و دماغ سے جے ہان کو نہیں نکال پا رہی تھی مگر وہ یہ سب کرنے نہیں آئی تھی اسے اچھے دوست ملے تھے اور وہ انکو کسی حال میں کھونا نہیں چاہتی تھی وہ جانتی تھی جے ہان بہت اچھا ہے مگر وہ خود کو اس کے قابل ابھی بھی نہیں سمجھتی تھی اس نے بنا سوچے ذیحان محمد کو کال کی تھی جو ذیحان محمد نے فوراً ریسپو کر لی تھی۔

"اسلام علیکم مس اسمارہ کیسی ہیں آپ؟" جیسے وہ اسی کی کال کے انتظار میں تھے۔

"بہت دنوں بعد ضرورت محسوس ہوئی میری خیریت؟" لہجے میں ہلکا سا طنز تھا۔

اسمارہ کی آدھی پریشانی ذیحان محمد کی آواز سن کر ہی ختم ہو گئی تھی۔

کچھ رشتے بہت خوبصورت ہوتے ہیں مگر اُن کا کوئی نام نہیں ہوتا۔ اُن پر ہمارا حق خود بخود اس طرح کا ہو جاتا ہے کہ وہ ہمیں ہر حال میں اپنے ساتھ چاہیے ہوتے ہیں بنا کسی لالچ کے، بغیر کسی غرض کے۔ بس اُن کا ہماری زندگی میں ہونا ہی ہمارے لیے سکون اور تسلی کا باعث ہوتا ہے۔

اور ذیحان محمد سے بھی اسمارہ کا کچھ ایسا ہی تعلق تھا۔

"ذیحان محمد میں بہت پریشان ہوں میں ایک بار پھر اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو رہی ہوں اور مجھے ڈر ہے میرا یہ دل مجھے پھر وہیں لا کھڑا نہ کرے جہاں سے میں بہت مشکل سے نکلی ہوں مجھے پھر ان اندھیروں میں نہیں لوٹنا ذیحان محمد۔۔۔۔۔"

اسکے آنسو خود بخود نکل آئے تھے جیسے بہت دنوں بعد کسی اپنے سے سامنا ہوا ہو اور اسکے حال پوچھنے پر زبان کی بجائے آنکھوں سے آنسو کی صورت میں الفاظ نکلے ہوں۔

"کیا ہوا اسمارہ آپ مجھے کھل کر بتائیں کیا بات ہے۔۔۔؟" ذیحان محمد کی آواز میں فکر صاف ظاہر تھی۔

"جے ہاں۔۔۔۔۔" اسمارہ نے کچھ سوچ کر بولا تھا۔

"میرا دل نہ چاہتے ہوئے بھی اسکی طرف کھچا چلا جاتا ہے میں جے ینگ کے نکاح میں ہوں ابھی اس سے جان نہیں چھوٹی اور میں کسی اور کے لئے پاگل ہوتی جا رہی ہوں میں جانتی ہوں میں اسے حاصل نہیں کر سکتی نہ مجھے حاصل کرنا ہے مگر وہ جب میرے سامنے آتا ہے مجھے اپنا آپ سمندر کی گہرائیوں میں ڈوبتا نظر آتا ہے میرا دل اسکی طرف کھچا چلا جاتا ہے ذیحان محمد۔۔۔۔۔ میرے اللہ مجھ سے ناراض ہو جائیں گے میں ایک کے بعد ایک گناہ کر رہی ہوں مجھے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اللہ کو پھر سے ناراض نہیں کرنا پلیز مجھے بتائیں میں کیا کروں پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

اسمارہ چلا رہی تھی اسے خود پہ غصہ تھا وہ اپنے نفس کو قابو کرنے کی جنگ میں خود کو کمزور دیکھ کر بہت ڈر گئی تھی۔

"لیکن میں اس جیسا انسان کھونا بھی نہیں چاہتی وہ مجھے اپنی زندگی میں چاہئے لیکن اگر اسے پتہ چلا کہ میں اسکی خوش اخلاقی کو کس نظر سے دیکھتی ہوں تو وہ مجھ سے دور ہو جائے گا مجھے سمجھ نہیں آ رہا میں کیا کروں۔۔۔۔" اسمارہ کی بچی بندھی تھی ایک کے بعد ایک خوف اسے اندر سے کھائے جا رہا تھا۔

"محبت میں اگر فتور نہ ہو تو کوئی کسی محبت کرنے والے سے دور نہیں جاتا کیا آپکی محبت میں کسی قسم کا کوئی فتور یا کوئی لالچ؟"

اسمارہ کی آنسو سے بھری آنکھوں میں سوال ابھرے تھے۔

"فتور لالچ؟" رھندی ہوئی آواز میں اس نے دو لفظ دہرائے تھے۔

"ہاں فتور اور لالچ کسی کو پانے کا لالچ یا محبت کے بدلے محبت کا فتور؟" اسمارہ نے خود کے بارے میں سوچنا شروع کیا تھا۔

"آپ جن سے محبت کرتے ہیں وہ آپ سے دور اسی لیے ہوتے ہیں جب آپکی محبت میں لالچ، حوس اور فتور آجائے ورنہ بے لوث محبت سے کب کوئی بھاگا ہے؟" اس بات پر اسمارہ نے ایک ہاتھ سے آنسو صاف کیے تھے اسے جیسے روشنی کی ایک کرن نظر آئی تھی۔

"محبت ہونا حاصل کرنا اور پالینا۔۔۔۔"

تینوں مختلف صورتیں ہیں مسئلہ تب پیدا ہوتا ہے جب ہم تینوں کو ایک دوسرے کے تابع کر دیتے ہیں

کسی سے محبت کرنے کے بعد اسکو حاصل کرنے کی کوشش اور پالینے کا مقصد!

در حقیقت یہ تینوں ایک دوسرے سے بالکل جدا جذبے ہیں اور انکی تاثیر کا مزہ الگ الگ ہی لینا چاہیے

محبت ہو گئی ہے تو کرتے رہو جس چیز سے پیار ہے اسکو سراہو اس کے قصیدے پڑھو اسکی خوبصورتی کے معترف رہو!

حاصل کرنا کبھی بھی محبت اور پیار کا تقاضا نہیں رہا

محبت اور عشق اللہ اور اسکے رسول سے شروع ہوا اور آج تک جاری ہے  
رسول اکرم اللہ کے محبوب تھے حاصل کرنا ہی محبت کی تکمیل ہوتی تو وہ اپنے محبوب کو ہمارے لئے  
اس دنیا میں کیوں بھیج دیتے

حاصل کرنا محبت کی تکمیل نہیں محض ضد اور حوس کی تسکین ہے۔۔۔

پالینا !

پالینا تو قسمت ہے نصیب ہے اور نصیب تو لکھا جا چکا ہے نصیب میں حاصل کرنے کی ضد کیسی ؟  
نصیب تو دعا کا محتاج ہے اور دعا قبول نہ ہونے پر مایوسی کیسی ؟

اور پھر بھی اگر پالو جو تم نے چاہا تو تمہیں ڈر نہیں لگتا اس وقت سے جب تم نواز دیے جاؤ گے ہر  
اس چیز سے جو تمہاری چاہ تھی تو کیسے اپنے اللہ کا شکر ادا کر سکو گے ؟

کوئی عبادت اسکے احسانوں کو اتارنے کے قابل ہوگی ؟

تو تم مشکور ہو کر اسکے قدموں میں گر جاؤ گے

اور پھر اسکی محبت کے سامنے تمہیں کوئی محبت کوئی چاہت ضروری نہیں لگے گی

اگر اسی کے قدموں میں گرنا ہے

اگر اسی کی محبت مقدم ہے تو

باقی رہ جانے والی محبتوں کا فتور کیسا؟

حاصل لا حاصل کی ضد کیسی؟

اور پالینے کی خوشی کیسی؟-----"

ذیحان محمد کی بات سن کر اسمارہ کو جھر جھری سی محسوس ہوئی تھی اسے اپنے دماغ میں لگی کئی گرہیں کھلتی محسوس ہوئی تھیں۔ اسے محبت ہو بھی گئی تھی تو وہ ڈر کیوں رہی تھی صرف اس لیے کہ وہ جانتی تھی شاید جواب میں اسے ویسا پیار نہ ملے اور اسے جواب میں پیار چاہیے تھا یا نہیں وہ اس بات سے ناواقف تھی۔ وہ ایک بات جانتی تھی اسے اللہ کو راضی رکھنا تھا ہر حال میں ہر قیمت پر۔۔۔

تجھے چاہ کر کیسے کسی کی چاہ کروں

تجھے بھول کر کیوں خود کو تباہ کروں

تو زندگی ہی نہیں عشق ہے میرا

کیوں اور کسی کو سوچ کر گناہ کروں

"لیکن اسمارہ آپ اگر سچ میں جے ینگ سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتی تو آپکو جلد از جلد کوئی فیصلہ کرنا چاہیے اور جے ہان کو اپنی فیملیگز کے بارے میں بتائیں اگر آپ اسکے ساتھ تعلق قائم کرنا چاہتی ہیں۔ اللہ ناجائز تعلقات قائم کرنے والوں سے ناراض ہوتا ہے جنکی محبت میں فتور ہو آپکو اللہ کو راضی کرنا ہے تو جس سے محبت کرتی ہیں اسے جائز تعلق کے لیے دعوت دیں جسکا حکم ہمیں اللہ نے دیا ہے۔۔۔"

"مگر وہ کسی اور سے پیار کرتا ہے" اسمارہ نے بمشکل آنسو ضبط کیے۔

"آپ اللہ سے مدد مانگیں اس سے دعا کریں وہ آپکو سیدھا راستہ ضرور دکھائے گا۔۔۔ دکھی مت ہوں اللہ کو یاد کرتی رہیں آزمائش ہوئی تو گزر جائے گی نصیب ہوا تو مل جائے گا اور میں آپکے اچھے نصیب کے لیے دعا کرتا رہوں گا۔" ذیحان محمد کا محبت سے گندھا لہجہ اسکے لہجے کی اپنائیت اسمارہ کو اپنے کندھے پر تھپکی کی طرح محسوس ہوتی تھی اور اسکی ہمت بندھ جاتی تھی۔

"اسمارہ کوئی آپکو بھلے کچھ نہ سمجھے آپ خود کو بہت کچھ سمجھتیے گا کوئی کچھ بھی کہے لیکن آپ خود کو دیکھتیے گا آپ کیا ہیں۔" ذیحان محمد کی اس بات پر اسمارہ کے کانوں میں صائم کے الفاظ گونجنے تھے "تم یاد رکھنا تم کیا ہو" حقارت سے بھرا لہجہ۔۔۔۔۔

لیکن آج الفاظ تقریباً وہی تھے لہجہ اور کردار مختلف تھا۔۔۔ کردار اور لہجہ بدل جائیں تو لفظوں کے معنی بھی بدل جاتے ہیں اسمارہ پر یہ نیا انکشاف ہوا تھا۔

ذبیحان محمد سے بات کرنے کے بعد وہ کافی پرسکون محسوس کر رہی تھی۔ اس نے اپنے کمرے کی کھڑکی کھولی تھی اور سیول کی ٹھنڈی ہواؤں کو اپنے جسم میں اتارا تھا۔ چادر میں خود کو لپیٹے اس نے باہر آسمان کی طرف دیکھا تھا۔

"اللہ مجھے صرف آپکی محبت آپکی خوشنودی چاہیے۔ میں ایک عام انسان ہوں دنیا کی روشنیاں میری آنکھوں کو چندھیا دیتی ہیں لیکن میں ان روشنیوں میں تیرے نور سے محروم نہیں رہنا چاہتی میں فنا ہو جانے والی محبتوں کے لیے تیری محبت کو نہیں کھونا چاہتی میری مدد کر میرے مالک مجھ پہ رحم فرما میرے دل کو مضبوط بنا اور مجھے صبر عطا کر اور اپنی رضا میں راضی رہنے کی توفیق دے میں کبھی بھٹک بھی جاؤں تو مجھے سیدھی راہ دکھاتے رہنا کیونکہ تو تو سیدھی راہ دکھانے والا ہے نا۔۔۔۔۔۔۔۔"

اس نے آنکھیں بند کیے دل سے دعا کی تھی اور گہری سانس لی تھی خواہشیں اور چاہتیں انسان کا اللہ پہ توکل کمزور کر دیتی ہیں اس نے ہمیشہ دنیا کی چاہت نہ ملنے پر خود کو اللہ سے دور ہوتے دیکھا تھا اور اب وہ دوبارہ وہ سب نہیں ہونے دے سکتی تھی۔ وہ نہیں چاہتی تھی وہ اللہ سے جے ہاں مانگے اور اگر وہ اسکے نصیب میں نہ ہو تو وہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہو جائے وہ اسے مانگنا ہی نہیں چاہتی تھی اور بے ہوئے لفظوں میں اللہ سے مدد مانگ رہی تھی کہ یہ دعا اسکے دل سے نکل کر اسکے لبوں تک کبھی نہ آئے لیکن دل۔۔۔۔۔دل میں ایک پوشیدہ سی دعا۔۔ ایک ان کہی خواہش کی ایک کرن چمک اٹھتی تھی۔۔۔۔۔

چل پیر سائیں کوئی آیت پھونک۔۔

جیسے اسکا دل پکار اٹھتا تھا۔۔۔۔۔

کوئی ایسا اسمِ اعظم پڑھ

وہ آنکھیں میری ہو جائیں

کوئی صوم صلوٰۃ دُرود بتا

کہ وجد وُجود میں آ جائے

کوئی تسبیح ہو کوئی چلا ہو

کوئی ورد بتا

وہ آن ملے

مجھے جینے کا سامان ملے

گر نہیں تو میری عرضی مان

مجھے مانگنے کا ہی ڈھنگ سکھا

کہ اشک بہیں میرے سجدوں میں

اور ہونٹ تھرا تھرا کانپیں بس

میری خاموشی کو بھید ملے

کوئی حرف ادا نہ ہو لیکن

میری ہر اک آہ کا شور وہاں سر عرش مجھے

میرے اشکوں میں کوئی رنگ ملا

میرے خالی پن میں پھول کھلا

مجھے یار ملا

سرکار ملا

اے مالک و ملک، اے شاہ سائیں

مجھے اور نہ کوئی چاہ سائیں

مری عرضی مان، نہ خالی موڑ

مجھے مان بہت مرا مان نہ توڑ

چل پیر سائیں کوئی آیت پھونک

کوئی ایسا اسمِ اعظم پڑھ

وہ آنکھیں میری ہو جائیں۔

کوئی ایسا جادو ٹونہ کر۔

مرے عشق میں وہ دیوانہ ہو۔

یوں الٹ پلٹ کر گردش کی۔

میں شمع، وہ پروانہ ہو۔

زرا دیکھ کے چال ستاروں کی۔

کوئی زانچہ کھینچ قلندر سا

کوئی ایسا جنتر منتر پڑھ۔

جو کر دے بخت سکندر سا

کوئی چلہ ایسا کاٹ کہ پھر۔

کوئی اسکی کاٹ نہ کر پائے۔

کوئی ایسا دے تعویذ مجھے۔

وہ مجھ پر عاشق ہو جائے۔۔

کوئی فال نکال کر شمع گر۔

مری راہ میں پھول گلاب آئیں۔

کوئی پانی پھوک کے دے ایسا۔

وہ پئے تو میرے خواب آئیں۔

کوئی ایسا کالا جادو کر

جو جگمگ کر دے میرے دن۔

وہ کہے مبارک جلدی آ۔

اب جیانا نہ جائے تیرے بن۔

کوئی ایسی رہ پہ ڈال مجھے۔

جس رہ سے وہ دلدار ملے۔

کوئی تسبیح دم درود بتا۔

جسے پڑھوں تو میرا یار ملے

کوئی قابو کر بے قابو جن۔

کوئی سانپ نکال پٹاری سے

کوئی دھاگہ کھینچ پراندے کا

کوئی منکا اکشا دھاری سے۔

کوئی ایسا بول سکھا دے نا۔

وہ سمجھے خوش گفتار ہوں میں۔

کوئی ایسا عمل کرا مجھ سے۔

وہ جانے ، جان نثار ہوں میں۔

کوئی ڈھونڈھ کے وہ کستوری لا۔

اسے لگے میں چاند کے جیسا ہوں۔

جو مرضی میرے یار کی ہے۔

اسے لگے میں بالکل ویسا ہوں۔

کوئی ایسا اسم اعظم پڑھ۔

جو اشک بہا دے سجدوں میں۔

اور جیسے تیرا دعویٰ ہے  
محبوب ہو میرے قدموں میں۔

پر عامل رک، اک بات کہوں۔  
یہ قدموں والی بات ہے کیا؟  
محبوب تو ہے سر آنکھوں پر۔  
مجھ پتھر کی اوقات ہے کیا۔

اور عامل سن یہ کام بدل۔  
یہ کام بہت نقصان کا ہے۔  
سب دھاگے اس کے ہاتھ میں ہیں۔  
جو مالک کل جہان کا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔۔۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ اَحِبَّابُ۔۔۔۔۔"

**ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ---- "**

ناولز کی دنیا" ویب سائٹ / گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کر سکتے ہیں --- اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں --- ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ---

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہو سکا آپ کی تحریر پوسٹ ہو جائے گی --- مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں --

Email address :- [Novelskiduniya77@gmail.com](mailto:Novelskiduniya77@gmail.com)

Facebook page :- [Novels ki duniya](https://www.facebook.com/Novelski.duniya)

( user name [@zoyatalib77](https://www.facebook.com/@zoyatalib77) )

Facebook group :- [Novels ki duniya](https://www.facebook.com/Novelski.duniya)

Instagram Page:- [Zoya Talib](https://www.instagram.com/ZoyaTalib) (UserName: [Novelskiduniya77](https://www.instagram.com/Novelskiduniya77))

Youtube Channel: Novels Ki Dunya (NKD) Official

( پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو )

اور باقی کے رابطے کے لیے ہر پیج کے نیچے **Blue** الفاظ میں لکھے لفظ میں آپ کو لنکس مل جائے گے ان سب کے --

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کر لیں ---

شکریہ ----

جمعے کا دن تھا اسمارہ اتیوان کچن دودن بعد آئی تھی۔ اسے سیول آئے کافی دن ہو چکے تھے لیکن اس نے اتیوان کچن کے قریب سیول سینٹرل مسجد ابھی تک نہیں دیکھی تھی نجانے کیوں اسے آج شدت

سے مسجد جانے کا دل کر رہا تھا وہ اسلام آباد میں تھی تو فیصل مسجد نہ سہی قریب کی کسی مسجد میں بیٹھ کر کچھ دیر دلی سکون حاصل کر لیتی تھی اسے مسجد میں عجیب سا سکون ملتا تھا۔ جہاں اسکے بابا اکثر نماز پڑھنے، جمعہ پڑھنے اور ہر سال عید پڑھنے آتے تھے۔

اسمارہ اونچی روڈ پر ہانپتی ہوئی مسجد کے سامنے پہنچی تھی۔ مسجد کا داخلی دروازہ نیلے رنگ کے ماربل سے خوبصورت انداز میں تراشا گیا تھا داخلی دروازہ اوپر سے بند تھا اسمارہ نے سر گھما کر غور سے دیکھا تھا اور ماربل پر ہاتھ پھیر کر اسے محسوس کیا تھا دروازے سے پھر اونچی جاتی سڑک تھی جس پر باریک سیڑھیوں کی طرح فرش تھا وہ آہستی آہستہ قدم بڑھاتی جا رہی تھی اور اسکے دل میں عجب خوشی کی لہر تھی کہ یہ سیڑھیاں چڑھنے کے بعد اسے جنت جیسا نظارہ دیکھنے کو ملے گا وہ اوپر آئی تو وہاں بالکل الگ منظر تھا وسیع و عریض دلاں جو ایک پہاڑ کی چوٹی پر تھا جسکے ایک طرف کھڑی مسجد کی سفید اونچی عمارت اور مسجد کے سامنے مسجد کے دامن میں سیول کا خوبصورت نظارہ۔۔۔۔۔

اسمارہ وہیں رکی تھی اسکے دائیں ہاتھ پہ سیول کا نظارہ اور بائیں ہاتھ پہ مسجد تھی اسے آج سیول سے گہرا تعلق محسوس ہوا تھا۔ وہ آگے بڑھی تھی سامنے بڑی بڑی سیڑھیاں تھیں سیڑھیاں چڑھ کر مسجد کی انٹرنس تک جانے کا راستہ تھا انٹرنس کے چبوترے پر سامنے سبز رنگ کے جلی حروف میں اللہ اکبر بہت بڑا لکھا تھا۔ مسجد کے چھت پہ دائیں بائیں دو مینار تھے اسمارہ نے سامنے کھڑے ہو کر مسجد کو غور سے دیکھا تھا یہ مسجد اسے اسلام آباد کے آئی ایٹ میں موجود جامعہ مسجد قبا جیسی لگ رہی تھی جو اسکے گھر کے قریب موجود تھی اس مسجد کی انٹرنس تک بھی جاتے ایسی ہی سیڑھیاں تھیں اور چھت پر دائیں بائیں دو مینار اور اکثر وہ اس مسجد کے صحن میں بنے باغ میں بیٹھ کر گھنٹوں وقت گزار دیتی

تھی۔ اسمارہ کو یہ سوچ کر بہت خوشی ہوئی جب سے اسکے بابا نے کہا تھا سیول اسلام آباد جیسا ہے وہ اب سیول آئی تھی تو سیول کی ہر چیز کو اسلام آباد سے ضرور کمپئر کرتی تھی۔ مسجد کے اندر آنے لگی مگر عصر کی اذان شروع ہو چکی تھی اور کچھ نمازی بھی اندر جانا شروع ہو گئے تھے۔ فارنز اسکی طرح مسجد کے باہر رکے تھے۔ اسمارہ مسجد کے سامنے بنی سیڑھیوں کے ایک طرف بیٹھ گئی تھی جسکے ایک طرف سے سیول ٹاور دکھائی دے رہا تھا۔ اذان کی آواز اسمارہ کے کانوں میں گونجی تو پورا سیول جیسے اس آواز کے سحر میں مبتلا ہو چکا تھا اسمارہ نے آنکھیں بند کر کے اذان کو محسوس کیا کتنے ہی دنوں بعد اس نے اذان سنی تھی مسجد میں سپیکر نصب تھے لیکن اتنے لاؤڈ نہیں تھے اذان کی آواز مسجد کے ارد گرد تک ہی محدود رہتی تھی۔ پاکستان میں اذان ہوتی تھی تو اسے احساس بھی نہیں ہوتا تھا وہ اپنے کاموں میں مصروف رہتی تھی مگر یہاں آکر وہ اس آواز کو سننے کے لیے کس قدر ترس گئی تھی وہ اسے اب اندازہ ہوا تھا۔ اسمارہ دل بھر آیا تھا اس نے آنکھیں کھولیں تھیں سامنے سیول کا خوبصورت منظر تھا یہ اسکی نظر پڑی تھی۔

سیول میں اس وقت نامسان ٹاور تھا اذان تھی اسمارہ تھی سیول کو اور کیا چاہیے تھا۔۔۔۔۔ کچھ دیر گزری تھی اور نماز ہو چکی تھی وہ مسجد کے اندر جانے لگی تو ایک نام پہ اسکے قدم رکے تھے امام صاحب نے وہاں موجود کچھ لوگوں کو ذیحان محمد کے آنے کی اطلاع دی تھی۔ "ذیحان محمد۔۔۔۔۔؟" اسمارہ کی آنکھوں میں چمک ابھری تھی وہ خوش ہو کر امام صاحب کی طرف بڑھنے لگی تھی۔

اس نے قدم بڑھائے تھے کہ اسکے بیگ کا سٹریپ پکڑ کر کسی نے کھینچا تھا۔ وہ لڑکھڑا کر پیچھے ہوئی تھی اور نظر اٹھا کر دیکھا تو کوئی اور نہیں بلکہ سامنے جے ہاں تھا۔

"تم یہاں ہو؟ کب سے ہم لوگ تمہارا ویٹ کر رہے تھے چلو ہمیں نکلتا ہے جلدی۔۔۔"

اسمارہ سنبھل کر کھڑی ہوئی۔

"کہاں؟" وہ جانتی نہیں تھی۔

"سومن نے بتایا نہیں تمہیں؟ ہم لوگوں نے آج پکنک کا پلان کیا تھا اب چلو۔۔۔"

"لیکن مجھے ذیحان محمد سے ملنا ہے پہلے مجھے ملنے دو۔۔۔" وہ اسے کھینچتا ہوا سیڑھیوں سے اتار کر لے آیا تھا۔

"ہاں ہادی ہیونگ اسمارہ سینٹرل موسک آئی تھی میں ابھی اسے لے کر آرہا ہوں پھر نکلتے ہیں پکنک کے لیے۔۔۔"

اس نے کال کر کے ہادی کو اطلاع دی تھی اور فون جیب میں رکھ دیا تھا۔

"اتنی بھی کیا ایمرجنسی تھی پانچ منٹ اگر میں مل لیتی تو کیا قیامت آجاتی؟" اسمارہ گاڑی میں اپنا غصہ نکال رہی تھی۔

"پھر کبھی مل لینا۔۔۔" سومن نے اسمارہ کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی۔

"پھر؟ وہ اتنے بڑی ہوتے ہیں کہاں پھر ملیں گے جانتی ہو کتنا خوش تھی میں۔۔۔۔" وہ آگ بگولہ تھی۔

"ہاں لیکن ہاں ریور کے پاس پھر رش زیادہ ہو جاتا ہے اور سپاٹ ڈھونڈنا بہت مشکل اب تو کرسمس کی وجہ سے بھی رش ڈبل ہو گیا ہے دیکھ رہی ہوں۔۔۔ اس لیے ہم جلدی جارہے ہیں۔" ہادی نے ڈرائیو کرتے ہوئے ٹریفک کی طرف اشارہ کر کے بولا تھا۔

"رہنے دو تم لوگ کس نے کہا تھا مجھے زبردستی پکنک پہ ساتھ لے کے جاؤ۔۔۔" وہ منہ بسور کر بیٹھی آج تو ہادی پہ بھی وہ غصہ ہوئی تھی۔

"اچھا نا موڈ ٹھیک کرو یہ جے ہاں اس نے تمہیں روکا نا اب یہی ملوئے گا تمہیں ان سے۔۔۔۔" اسمارہ نے پلٹ کر سومن کو دیکھا۔ سومن نے آنکھوں سے اشارہ کر کے یقین دلایا۔ اسمارہ پھر سے دوسری طرف مڑ گئی۔

"ذیحان محمد بہت پسند ہیں تمہیں؟" سومن نے اسمارہ کی طرف دیکھ کر پوچھا تھا۔

"ہاں۔۔۔۔" جواب کافی کوفت بھرے لہجے میں آیا۔ لیکن پھر۔ "انہوں نے ہی تو مجھے اس قابل بنایا کہ

آج میں یہاں تم لوگوں کے ساتھ ہوں ورنہ اپنے کمرے میں بیٹھی کہیں قسمت کو برا بھلا کہہ رہی

ہوتی۔ کہتے ہیں ہر وہ شخص جو آپ کی زندگی میں قدم رکھتا ہے اسکے آنے کا کوئی نہ کوئی سبب ہوتا

ہے کچھ آپکو محبت کرنا سکھا دیتے ہیں، کچھ لوگ محبت نبھانا سکھا دیتے ہیں کچھ صبر کرنا سکھا دیتے ہیں تو

کچھ خواب دیکھنا اور کچھ لوگ انہی خواب کو پورا کرنے کا حوصلہ دے جاتے ہیں۔ ذیحان محمد بھی میری

زندگی میں کچھ ایسا ہی مقام رکھتے ہیں جنہوں نے مجھے بہت کچھ سکھایا۔ "اسمارہ بات کرتے کرتے کھوسی گئی تھی۔

"اور ان سے ملنے کی ایک اور وجہ بھی ہے تمہیں پتہ ہے وہ بہت بڑے سکالر حسن ثانی کے بہت قریبی دوست ہیں اور حسن ثانی پاکستان میں سب کے بہت پسندیدہ ہیں۔۔۔" اس نے ہوا بنا کر بڑائی بیان کی تھی۔

"جے ہان بھی تو حسن ثانی کے اسلامک سنٹر سے پڑھ کر آیا ہے نا۔۔۔" ہادی نے جے ہان کو متوجہ کیا جو باہر سڑک پہ نظریں جمائے بیٹھا تھا۔

"ہاں لیکن میں انکے اتنے قریب نہیں تھا جتنا اسمارہ بتا رہی ہے۔۔۔" جے ہان نے اتنے پر زور ڈالتے ہوئے کہا۔

جے ہان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہاں بالکل انکے سنٹر میں ہزاروں سٹوڈنٹس ہوتے ہیں اب ہر کوئی ذیحان محمد کی طرح تو نہیں ہو سکتا نا۔۔۔"

اسمارہ نے شوخی ماری تھی۔

"مجھے بھی ملوانا تمہاری باتیں سن کر مجھے بھی شوق ہو رہا ہے ان سے ملنے کا۔۔۔" سومن نے بھی خواہش کا اظہار کیا۔

"ہاں لیکن وہ بہت مصروف ہوتے ہیں اب کچھ لوگوں کی طرح وہ فارغ تو نہیں جو خود بھی پکنک کریں دوسروں کو بھی زبردستی گھسیٹ لیں۔۔۔۔" اس نے جے ہان کو دیکھتے ہوئے طنز کیا تھا جو جے ہان نے پلٹ کر دیکھا۔ "لیکن پھر بھی میں کوشش کروں گی مل پائیں پھر ہم دونوں چلیں گے۔۔۔" اسمارہ اور سومن نے ڈیل ڈن کی۔

اسمارہ نے ایک غصے کی نظر جے ہان پر ڈالی تھی جو اسے ایسے ہی وہاں سے کھینچ کر لے آیا تھا وہ اگر ذیحان محمد سے کبھی نہ مل پائی تو وہ اسے کبھی معاف نہیں کرے گی ایسا سوچ کر اسمارہ نے مٹھیاں بھینچ لیں۔

یہ لوگ ہان ریور کے کنارے موجود پارک میں پہنچ گئے تھے۔ موسم صبح سے کافی ابر آلود تھا کبھی سورج بھی چمک جاتا تو تھوڑی دیر بعد ہلکی ہلکی بارش ہونے لگتی تھی برف ابھی تک اچھے سے نہیں ہوئی تھی اور جو تھوڑی بہت ہوتی وہ کہیں کہیں پڑی نظر آتی تھی زیادہ برفباری جنوری کے موسم میں ہوتی تھی۔ پارک میں داخل ہوتے ہی سامنے انگلش میں بڑا بڑا

I Seoul you...

لکھا تھا جسکے پیچھے وسیع ہان ریور تھا۔ ہان ریور دنیا کے بڑے دریاؤں میں سے ایک دریا ہے اور جس پر ریکارڈ ستائیس پل تعمیر کیے گئے ہیں۔ ہان لفظ کا مطلب بادشاہ، رانیٹی یا ملک ہے۔ ساؤتھ کوریا کا بھی کورین نام ہان گک ہے جبکہ ہان رائل فیملی نام بھی تصور کیا جاتا ہے۔ اور اس دریا کا نام بھی ہان ہے کورین میں اسے ہان کھانگ یعنی ہان ریور کہا جاتا ہے۔ لوگ بہت بڑی تعداد میں اس نظارے کو دیکھنے

آتے تھے اور ابھی بھی موجود تھے اور وہاں پہ چادریں بچھائے کچھ باربی کیو کر رہے تھے تو کچھ دوسرے کھانے کھا رہے تھے۔

اسمارہ لوگ بھی ایک سائیڈ پہ میٹ بچھا کر بیٹھے تھے اور دونوں لڑکوں نے کوکنگ کا کام سنبھالا تھا کوریا میں زیادہ تر لڑکے ہی کوکنگ کرتے اور اپنی فیملی دوستوں کو کھلاتے تھے یہ انکے مینرز میں شامل ہے انکے ہوتے ہوئے لڑکیاں انکو کوکنگ کر کے کھلائیں انہیں اچھا نہیں لگتا۔

کورین لڑکے لڑکیوں کو اسی طرح ٹریٹ کرتے تھے اور اسمارہ نے یہ بات ہر جگہ نوٹ کی تھی۔ اسمارہ کچھ دیر بعد خود ہی اٹھ کر پارک میں گھومنے لگی تھی۔ پارک میں سیڑھیاں بنی تھی اور وہ آہستہ آہستہ چلتے نظارے دیکھ رہی تھی ساتھ انجوائے کر رہی تھی۔

"تم اکیلے گھوم رہی ہو میں نے سوچا کمپنی دے دوں۔۔۔" جے ہان بھاگتا ہوا اسکے پاس آیا تھا۔  
"مجھے تمہاری کمپنی کی ضرورت نہیں سمجھے تم۔۔۔" وہ ابھی بھی اس پر غصہ تھی اور کہہ کر تیزی سے آگے بڑھی۔  
"یار وہ دونوں کپل ہیں اور میں کیا کباب میں ہڈی بن کے بیٹھ جاؤں اس لیے اٹھ کر آگیا۔۔۔" جے ہان نے آنے کی اصل وجہ بتائی۔

"تو اکیلے گھومو اتنا بڑا پارک ہے میرے پیچھے مت آؤ۔۔۔"

"لیکن کیوں ایسا بھی کیا کر دیا میں نے"

وہ اسمارہ کے پیچھے پیچھے بھاگتے ہوئے بولا۔

"جب تک میں ذیحان محمد سے مل نہیں لیتی تب تک تو تم مجھ سے دور ہی رہو سمجھے تم۔۔۔" اسمارہ نے انگلی اٹھا کر وارننگ دی۔

پاس سے گزرتی ایک بوڑھی خاتون رکی تھی اور وہ جے ہان سے کچھ کورین میں کہنے لگی جبکہ جے ہان نہیں میں سر ہلانے لگانا۔

وہ بوڑھی خاتون کافی غصے میں لگ رہی تھی انہوں نے اسمارہ کی طرف دیکھا اور ہمدردی سے کچھ بولا۔ اسمارہ نے بھی موقع پہ چوکا مارنے کی کوشش کی اور منہ بنا کر معصوم بننے کی ایکٹنگ کی۔ بوڑھی خاتون نے پیار سے اسمارہ کے چہرے پہ ہاتھ پھیرا اور ہاتھ میں پکڑی چھتری جے ہان کی ٹانگوں پہ مارنے لگی جے ہان ادھر ادھر پھدکنے لگا۔ اسمارہ یہ دیکھ کر بے ساختہ ہنس دی۔ بوڑھی خاتون نے جے ہان کو پھر للکار کر کچھ کہا تو وہ کان پکڑ کر اسمارہ کو سوری کہنے لگا۔ بوڑھی خاتون نے اسمارہ کی طرف دیکھا اسمارہ نے ہاں میں سر ہلایا تو بوڑھی خاتون نے جے ہان کو معاف کیا اور اسمارہ کو پیار کر کے آگے بڑھ گئی۔

انکے جانے کے بعد بھی اسمارہ زور زور سے ہنس رہی تھی یاد نہیں اتنا کھل کے اسمارہ کب ہنسی تھی۔ جے ہان بھی اسمارہ کو ایسے کھکھلا کے ہنستے دیکھ کر مسکرا نے لگا تھا۔

"کیا کہہ رہی تھیں آنٹی؟" اسمارہ نے ہنسی کنٹرول کرتے پوچھا۔

"انہیں لگا میں کسی فارنر کا پیچھا کر کے اسے تنگ کر رہا ہوں اور تم نے بھی منہ بنا کے ہاں کر دیا " جے ہان جیکٹ سیٹ کرتا مظلومیت سے بولا۔

"کیا؟" اسمارہ کو شکڈ لگا اور ایک اور قہقہہ وارد ہوا۔

"لیکن میں نے کہا تم کوئی غیر نہیں بیوی ہو میری ناراض ہو گئی ہو۔۔۔ تو انہوں نے کہا فارنر بیوی کو ناراض کرتے ہو وہ اپنے ماں باپ ملک گھر بار سب تمہارے لیے چھوڑ کر یہاں آگئی اس لیے مجھے انہوں نے تم سے معافی مانگنے کو کہا۔"

اسمارہ اس بار سکتے میں آگئی تھی۔

"کیا ہوا؟" جے ہان اسکی طرف مڑا۔

"تم نے بھی تو جھوٹی ایکٹنگ کی نا اگر میں کہتا تم میری کچھ نہیں لگتی تو آجوما (کورین میں بوڑھی خاتون کو کہا جاتا ہے) مار مار کے الو بنا دیتی مجھے۔۔۔۔"

"تم دوست بھی تو کہہ سکتے تھے۔۔۔" اسمارہ وہیں کھڑے بولی تھی۔

"یہاں لڑکی لڑکا دوست ہونے کا مطلب ہے وہ گرل فرینڈ بوائے فرینڈ ہیں اور مجھے اچھا نہیں لگا میں تمہیں گرل فرینڈ کہوں۔۔۔۔" جے ہان ہڈی کی ہاتھ میں جیب ڈالے آگے بڑھا تھا اور اسمارہ اسے تکتی رہ گئی تھی۔

"بیوی بنا لیا مگر گرل فرینڈ نہیں کہہ سکتا۔۔۔۔۔ ہونہ۔۔۔ لڑکے بھی۔۔۔۔" اسمارہ نے دل میں سوچا تھا اور جے ہان کے پیچھے چلنے لگی تھی۔

جے ہان ہان ریور کے ساتھ بنے ٹریک سے ایک سائیڈ پہ ہوا تھا اور ایک ڈھلوانی گراؤنڈ پر آکر بیٹھا تھا یہ اسکی پسندیدہ جگہ تھی جہاں سے ہان ریور پر سامنے کی عمارتوں کی پڑتی روشنیاں جگمگاتی نظر آتی

اسمارہ اسکے ساتھ آکر کھڑی ہوئی تھی اور اسے آنکھیں بند کیے دیکھ کر اسے تکنے لگی تھی۔

ہلکی ہلکی بارش کی بوندیں پھر سے محسوس ہونے لگیں تھی جنہیں جے ہاں اپنے چہرے پہ پڑنے دے رہا تھا۔

# هست یا نفر هست

کہ میترسہ تورو آخر بدہ ازدست

بارونہ بارا تو اروہ

دل دیونہ

دل دیونہ

بگو میمونی پیش من

آخہ دوست دارم عاشقتم

رفتی تو قلبم

جے ہان نے فارسی نغمہ گنگنایا تھا اور اسمارہ کو پاس پا کر آنکھیں کھولیں اور اسے دیکھ کر مسکرایا تھا اسمارہ جو اسکی طرف دیکھ رہی نظریں چراگئی تھی۔

"چلنا چاہیے ہمیں بارش کبھی بھی تیز ہو سکتی ہے۔۔" جے ہان نے اسمارہ کو متوجہ کیا تھا اسمارہ بھی اثبات میں سر ہلا کر اسکے پیچھے چلنے لگی تھی۔

آج اسے سیول سے عجیب انس محسوس ہوا جیسے اسے سیول سے محبت ہوگئی جیسے سیول کو اس سے محبت ہوگئی آج اسے سیول محبتوں کا شہر لگ رہا تھا

محبتوں کا شہر سیول۔۔۔۔

وہ جب بھی جے ہان کو دیکھتی تھی اسے بہت عجیب سا محسوس ہونے لگتا تھا۔ وہ خود کو مکمل لگنے لگتی تھی جے ہان کے ساتھ گزرا ایک ایک لمحہ بہت خوشگوار گزرتا تھا وہ باقی دُنیا سے کٹ کر رہ جاتی تھی۔

"وہ اس سے اچھے سے بات کرتا ہے ملتا ہے اسکا مطلب یہ نہیں وہ اسکے بارے میں اتنا آگے تک سوچنے لگ جائے۔" اسمارہ نے دل ہی دل میں خود کو سمجھایا تھا۔ مگر اس نے ایک گہری سانس لی اور خود کو نارمل کیا جے ہان اس سے کافی آگے جا چکا تھا اور اسمارہ نے اسکو جاتے دیکھ کر ایک ٹھنڈی آہ بھری تھی۔

یہ سوچ کر اسے چھوڑ آیا ہوں جون

اتنا پیارا ہے میرے ساتھ برا لگے گا

گوگل پہ پڑھا ہوا ایک جملہ اسکے ذہن میں آیا تھا اور وہ یہ سوچ کر مسکرا دی تھی۔

چوبیس دسمبر کا دن تھا میں آج بھی تیز برفباری ہو رہی تھی۔ سیول کی سڑکیں کرسمس کی وجہ سے دلہن کی طرح سچی تھیں سیول ویسے بھی ہر وقت برقی قمقموں سے جگمگاتا رہتا تھا مگر آج انکی جگمگاہٹ دوگنا تھی۔

یہ لوگ کرسمس کی رونقیں دیکھنے سیول کے مشہور ایریا میونگ دونگ آئے تھے جہاں جگہ جگہ سینٹا کلاز کے مجسمے، کرسمس ٹری اور بہت سی سجاوٹ کی گئی تھی اور سٹریٹس کے بچوں کچھ من چلوں نے سنو مین بھی بنا کر سجا دیئے تھے۔ کورین زیادہ تر کرسمس سے ایک دن پہلے رات دیر تک خوب ہلہ گلہ کرتے ہیں اور کرسمس کے دن آرام کرتے ہیں اور یہاں کے نوجوان یہ دن اپنے گرل فرینڈ یا

ہوائے فرینڈ کے ساتھ گزارنا پسند کرتے ہیں اور اس وقت بھی میونگ دونگ کی سڑکیں کپلز سے بھری پڑی تھی جو وہاں موجود ہزاروں کی بھیڑ کو نظر انداز کرتے ایک دوسرے میں گم پھر رہے تھے

اسمارہ نے سبکو اپنے فیصلے کا بتایا تھا وہ جلد از جلد وہ اپارٹمنٹ دے کر اپنی جان چھڑوانا چاہتی تھی کبھی کبھی جھک جانے میں ہی سکون اور آزادی ہوتی ہے ہر جنگ میں فتح نہیں ہوتی کچھ جنگیں خود ہار کر بھی سامنے والے کو مات دی جاسکتی ہے اسمارہ نے جے ینگ کا میسج بھیجا تھا کہ وہ اسے پیپر سینڈ کرے گھر واپسی پر وہ پیپر اسے مل گئے تھے۔ وہ پیپر پڑھنے لگی مگر وہ کورین میں تھے۔ اس نے سومن نے پڑھوانا چاہے تھے اس نے بھی اسے بتایا یہ سچ میں اپارٹمنٹ کے ہی پیپرز ہیں۔ اسمارہ نے غصے سے سائن کیے تھے اور دوبارہ اسی انویلیپ میں ڈالے تھے وہ دوسری تیسری سوچ سوچنا ہی نہیں چاہتی تھی مگر پھر بھی اسے بابا کا خیال آرہا تھا جانے کتنی محنت سے یہ پراپرٹی بنا کر وہ اسمارہ کے لیے چھوڑ گئے تھے۔۔۔ مگر اسمارہ نے سبھی سوچوں کو مسترد کیا تھا وہ جانتی تھی اگر بابا بھی ہوتے تو یہ پراپرٹی اسمارہ کی خوشیوں کے آگے کاغذ کے ٹکڑوں کے سوا کچھ نہ ہوتی۔

اسمارہ نے سائن ہو جانے کی خبر دینے کے لیے موبائل اٹھایا تھا جے ینگ کے میسج پہلے سے ہی آئے ہوئے تھے۔

"تم پہلے صرف میرے خیالوں میں آتی تھی لیکن اب تو آئے دن خواب میں بھی آنے لگی ہو کیا چاہتی ہو" تم۔۔۔۔۔

اسمارہ نے میسج پڑھ کر ایک ٹھنڈی آہ بھری تھی۔ اسے غصہ نہیں آیا تھا کیونکہ جلد اس کو اس سے جان چھوٹنے والی تھی۔

"تمہیں پتہ ہے کل میں نے پھر خواب میں دیکھا تم اور میں بارش میں ایک ساتھ کھڑے تھے اور میرا دل کر رہا تھا " میں تمہارے لیے اونچی آواز میں کچھ گاؤں اتنی اونچی آواز میں کہ پورا سیول سن لے میں اعلان کروں۔۔

My heart is gone  
I can't get away from your eyes  
there is someone  
who's afraid of losing you at last  
rain with you is soothing  
my crazy heart  
my crazy heart  
say that you'll stay with me  
because i adore you  
you've set your place in my heart

"تمہیں اس اعلان کی اب ضرورت نہیں پڑے گی۔۔۔" اسمارہ نے میسج ٹائپ کر کے سینڈ کیا تھا۔

"میں نے تمہارے دیئے ہوئے پیپرز پر سائن کر دیئے ہیں میرا دل کر رہا ہے یہ پیپرز میں تمہارے منہ پہ دے ماروں اور تمہیں اپنی زندگی سے نکال باہر پھینکوں مگر تم اتنے بزدل ہو سامنے نہیں آؤ گے اور نہ میری یہ خواہش پوری ہوگی۔۔۔" اسمارہ نے موبائل کو دباتے ہوئے میسج ٹائپ کیا تھا۔

"پیپرز بتاؤ کہاں بھیجنے ہیں۔۔۔"

"تم نے سائن کر دیئے مجھے یقین آگیا مجھے جب ضرورت ہوگی میں پیپرز منگوا لوں گا۔"

اس بات پر اسمارہ حیران ہوئی تھی۔

"تم میری جان چھوڑو سیدھی طرح بتاؤ کہاں پیپرز بھیجوں۔۔۔" اسمارہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تھی کہیں وہ اپنی کہی بات سے مکر نہ جائے۔۔۔

"اپنے پیپرز لو اور مجھے آزاد کرو۔۔۔"

"آزاد؟؟؟؟ وہ تو تم پہلے سے ہو تم تو اس نکاح کو مانتی ہی نہیں تھی نا۔۔۔۔"

اسمارہ کے تن بدن میں جیسے آگ لگی تھی۔

"وہ سب ایک ڈرامہ تھا وہ فون کال بھی وہ نکاح بھی اور وہ احمد صاحب کی آڈیو وہ ایڈیٹڈ تھی۔۔۔۔ وہ جو وڈیو مرنے سے پہلے ریکارڈ کروا گئے تھے وہیں سے نکالی تھی۔۔۔۔"

اسمارہ تلملا کر رہ گئی تھی اس انسان نے نہ صرف اسکے بابا کو بلکہ اسکو بھی بے وقوف بنایا تھا وہ سکتے ہی حالت میں جم گئی تھی۔

وہ کچھ دیر اسی حالت میں رہی۔۔۔

یقین کرنے کی کوشش کر رہی تھی کہ جہاں سومن لوگوں جیسے فرشتہ صفت انسان تھے تو وہاں  
جے ینگ جیسے شیطان بھی تھے اسی کا نام دنیا ہے۔۔۔۔

دنیا کا ایک سے ایک نیا روپ اسے دیکھنے کو ملا تھا کبھی بہت خوبصورت تو کبھی اتنا بھیانک۔۔۔۔  
اسکی ہمت نہیں ہوئی تھی وہ دوبارہ کو میسج پڑھتی یا اسکا جواب دیتی وہ اسی حالت میں بیڈ پر نیم دراز  
ہو گئی تھی۔

پچیس دسمبر کا دن تھا اور کوریا میں عام تعطیل تھی۔ زیادہ تر کورین کر سچن مذہب کے پیروکار ہوتے  
ہیں اس لیے کوریا میں کرسمس ایک تہوار کی طرح منایا جاتا ہے۔ آج کا پورا دن سومن اور حنا کے  
ساتھ گزارا تھا حنا نے انکے لئے مزیدار کورین کھانے بنائے تھے اسمارہ نے بھی انکے ساتھ اچھا وقت  
گزارا تھا لیکن کل رات والا واقعہ اسکے دل سے نہیں نکل رہا تھا اسمارہ کو یہ سب دیکھ کر اپنے بابا کی یاد  
زیادہ آرہی تھی۔۔ ہادی، جے ہان، صوفیہ اور ساجد نے بھی شام کی چائے انہی کی طرف پی تھی اور پھر  
ہادی نے گٹار اٹھایا تھا اور سبکی فرمائش پر انکے من پسند گانے گنگنانے لگا تھا۔

اس نے اسمارہ کے لیے ایک پاکستانی گانا گایا تھا جسے سن کر اسمارہ اپنے ہی خیالوں میں گم ہو گئی تھی۔

ہے تمنا ہمیں تمہیں اپنا بنائیں

اپنے ہاتھوں پہ مہندی تیرے نام کی سجائیں

تیری لے لیں بلائیں تیرے صدقے اتاریں ہے

تمنا ہمیں تمہیں اپنا بنائیں

نہیں مشکل وفا ذرا دیکھو یہاں

تیری آنکھوں میں بستا ہے میرا جہاں

کبھی سن تو ذرا جو میں کہہ نہ سکا میری دنیا تمہی ہو تمہی آسرا

جفائیں سنو سزائیں سنو مجھے پیار ہوا تھا۔۔۔

ہادی کی آواز کہیں مدھم پڑچکی تھی اور یہ الفاظ اسمارہ کو اپنی آواز میں اور اپنے انداز میں سنائی دے رہے تھے جہاں اسکی آنکھوں کے سامنے جے ہان کا چہرہ تھا اور باقی دنیا کہیں بہت دور جاچکی تھی۔  
"اگر کبھی ممکن ہو تو میں سارے سروں کو یکجا کر کے ایک دھن تشکیل دوں گی جو اس دنیا کے سب گیتوں سے مختلف ہوگی جس میں بس یہی اعتراف ہو گا کہ میرے پاس اس دنیا کا سب سے خوبصورت انسان ہے جس سے میں بے پناہ عشق کرتی ہوں۔۔۔۔"

اسمارہ کو جے ہان کے قریب رہ کہ عجیب سا سکون ملتا تھا اسکی زندگی میں بہت سے مسئلے تھے لیکن جے ہان کو دیکھ کر اسے لگتا تھا سب اچھا ہے۔

اسمارہ کے کمرے کے دروازے پہ ناک ہوئی تھی۔ چوکیدار اسے ایک پارسل دے کر گیا تھا جو وہ اٹھا کر اندر لائی تھی مگر اس نے تو کچھ نہیں منگوایا تھا اور نہ ہی اسے پاکستان سے کسی نے کچھ بھیجنا تھا۔ وہ سمجھ نہیں پارہی تھی مگر پھر وہ باکس کھولنے لگی۔ اس نے تھوڑی مشقت کے بعد باکس کھول لیا تھا جس کے اندر ایک اور باکس تھا لیکن کافی چھوٹا۔ اس نے وہ باکس کھولنا شروع کیا۔ اسے اندر سے ایک

کانچ کا بنا پوٹ دکھا تھا جو اس نے باکس سے باہر نکالا۔ وہ گول کانچ کا ایک پوٹ تھا شاید وہ ایک لیمپ نما شو پیس تھا جس کے نیچے ایک بٹن لگا تھا اسمارہ نے وہ بٹن دبایا تھا تو پیانو کی ایک دھن بجی تھی وہ بہت خوبصورت دھن تھی اس نے پوٹ سیدھا کیا جس میں آہستہ آہستہ روشنی ابھر رہی تھی۔ وہ لیمپ نما شو پیس روشن ہو رہا تھا وہ گلاس کا بنا ایک گول۔ پوٹ تھا جو روشن ہونے پہ اندر سے نظر آنے لگا تھا جسکے اندر نچی سطح پر گھاس سی بنی تھی اور سائیڈز پہ گول دائرے میں چھوٹے چھوٹے پھول لگے تھے جن میں چھوٹے چھوٹے موتی روشنی پڑنے پر جگمگا اٹھے تھے اور کچھ ہی دیر میں اسمارہ نے کیا دیکھا چھوٹی چھوٹی سیاہ تتلیاں اس پوٹ کے اندر اڑنے لگی تھیں اسمارہ کی آنکھیں حیرت سے بڑی ہوئیں تھیں وہ ایک مصنوعی بٹر فلائی ہاؤس تھا جسکے اندر ایک باغ میں پھول تھے جن پر موتی چمک کر پانی کی بوندوں کا عکس لگ رہے تھے اور اس باغ میں خوبصورت سیاہ تتلیاں اڑ رہی تھیں اسکے بٹر فلائی ہاؤس کی تتلیاں مرجاتی تھیں پھول مرجھا جاتے تھے مگر یہ تتلیاں نہ تو کبھی مرنے والی تھی اور نہ پھول مرجھانے والے تھے ایسا قیمتی تحفہ اسے کس نے دیا تھا؟

وہ باکس پر کوئی نام تلاش کرنے لگی مگر اسے کچھ نظر نہیں آیا۔۔۔۔

لیکن باکس کے اندر ایک کارڈ پڑا ملا تھا جس پر ایک لائن لکھی تھی۔

"اسے روئے زمین کی اداس لڑکی اللہ کرے تمہیں کوئی ایسا ملے جو تمہارے آنسوؤں کو چھو کر موتی بنا دے۔"

جے ینگ۔۔۔"

جے ینگ نے یہ تحفہ بھیجا تھا۔ وہ جے ینگ جس نے اسکو اسکے بابا کو دھوکہ دیا تھا دوستی میں دھوکہ محبت میں دھوکہ اور جاتے جاتے ایسے قیمتی تحفے کا ساتھ اسے دعا دے گیا تھا لیکن کیوں؟ کون تھا یہ جے ینگ۔۔۔ جے ینگ کیسے جان لیتا تھا یہ سب؟ وہ جب ہنستی تھی تو اسے خبر ہو جاتی تھی وہ جب اداس ہوتی تھی وہ تب بھی جان لیتا ہے کون تھا وہ۔۔۔۔۔ مگر جو بھی تھا جاچکا تھا۔۔۔۔۔

ہماری زندگی میں بہت سے ایسے کردار ہوتے ہیں جو ہماری کہانیاں مکمل کرنے کے لیے اپنی کہانی ادھوری چھوڑ دیتے ہیں جے ینگ بھی شاید انہی کرداروں میں سے ایک کردار تھا۔۔۔۔۔

اسمارہ کے ذہن میں نت نئے سوالوں نے جنم لیا تھا ایسے سوال جنکا جواب اسے شاید ذیحان محمد بھی نہیں دے سکتے تھے۔۔

مگر اسمارہ کا کوئی ایسا سوال تھا جسکا جواب ذیحان محمد کے پاس نہ ہو؟

اسمارہ پوٹ کو دیکھ کر اداس ہوئی تھی وہ انسان جو کبھی اسکی زندگی میں تھا ہی نہیں وہ آج ہمیشہ کے لیے جاچکا تھا جاتے جاتے آخری پیغام میں دعا دے کر گیا تھا اور شاید وہ جانتا تھا پچھڑنے والوں کو دینے کے لیے دعا سے بہتر کوئی اور تحفہ ہو بھی نہیں سکتا۔

سومن نے جے ینگ والے واقعے کے بعد اسمارہ کا موڈ بہتر کرنے کے لیے باہر جانے کا پلان بنایا تھا یہ انسدادنگ کی کلچرل سٹیٹیٹ آئے تھے جہاں سومن کی ماں کا ریسٹورنٹ بھی تھا۔ اسمارہ کو کوئی رونق کوئی روشنی کچھ بھی مائل نہیں کر رہا تھا۔ اسمارہ کو سیول آکر جو سب سے زیادہ عجیب بات دکھی تھی وہ تھی یہاں کا ڈرننگ کلچر۔ یہاں آئے دن لوگ کتنا ڈرنک کرتے تھے اور وہ بھی کھلے عام جو ہم نے

پاکستان میں کبھی سوچا بھی نہیں اور پھر پینے کے بعد شور مچانا الٹی سیدھی حرکتیں کرنا اور سڑکوں پہ گھومتے رہنا۔ اسمارہ کو یہ سب دیکھ کر بہت عجیب لگتا تھا اسے سومن نے رات کو ایسے مصروف علاقوں میں بھی آنے سے منع کر رکھا تھا ایسا نہیں تھا وہاں کوئی خطرے کی بات تھی مگر اسمارہ اس ماحول کی عادی نہیں تھی وہ یہ سب دیکھ کر گھبرا سکتی تھی۔ لیکن ابھی اسمارہ ارد گرد سے بیگانی ہوئی سومن کے ساتھ بس چلتی جا رہی تھی۔

سومن اسمارہ کو کھینچ کر ایک نورے بانگ میں لے گئی تھی یہ دراصل گانا گانے کے لیے بنایا گیا ایک روم ہوتا ہے جو ٹکٹ لے کر بک کیا جاتا ہے نورے مطلب گانا اور بانگ مطلب کمرہ۔۔۔ ایک ہی جگہ چھوٹے چھوٹے بوتھز ہوتے ہیں جن میں جا کر لوگ اپنی پسند کے گانے گاتے تھے۔ ویسٹرن کلچر میں اسے کراؤ کے نام سے بھی جانا جاتا ہے کی جبکہ ہمارے ہاں شادیوں پہ بھی یہ رواج بہت کم ہے بلکہ اب کہیں کہیں ہونے لگا ہے لیکن کوریا میں یہ بہت عام ہے میونگ دونگ کی سٹریٹ پر جتنی بار اسے فارمیسی کا بورڈ دکھا تھا اس سے زیادہ بار اسے نورے بانگ کا سائن نظر آیا تھا۔

وہ قریب کے ایک نورے بانگ میں گئے جہاں سومن نے کمروں کے دروازے تھوڑے تھوڑے کھول کر اسمارہ کو دکھایا تھا چیختے چلاتے لوگ گانے گا رہے تھے جیسے اپنے دل کی بھڑاس نکال رہے ہوں کوئی گا گا کر بے سد پڑ چکے تھے اسمارہ کو دیکھ کر بہت عجیب لگا تھا۔

"تمہیں پتہ یہ سب ایسے کیوں کر رہے ہیں۔۔۔" سومن کی بات پر اسمارہ نے پلٹ کر دیکھا تھا۔

"یہ لوگ صرف گا نہیں رہے دل کا بوجھ ہلکا کر رہے ہیں کچھ خوشی سے گارہے ہیں تو کچھ غم میں۔۔۔ ہادی بتاتا ہے ہمارے ہاں خوشی ہو تو ناچ کے منائی جاتی ہے اور غم ہو تو سوگ میں بیٹھ کر یہاں

ایسا نہیں ہوتا یہاں گا کر ہی خوشی اور غم منا لیے جاتے ہیں۔۔۔"سومن مسکرائی تھی۔ جبکہ اسمارہ اسکی باتوں میں کھوئی تھی۔

"اور یہ بھی جانتی ہو ایسا کیوں ہے؟ کیونکہ انکے پاس رونے کے لیے یا اپنا جشن منانے کے لیے دوسرا ٹھکانہ نہیں ہوتا تمہیں بھی۔ میں اسی لیے لائی ہوں یہاں فل دل کھول کے چیخو چلاؤ دل کی بھڑاس نکال لو۔۔" اسمارہ نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"لیکن ہم تو سجدوں میں رو لیتے ہیں ہمیں ایسے بے بسی سے تنہا رونے کی ضرورت نہیں پڑتی جہاں ہمیں لگے کوئی سننے والا بھی نہیں۔۔"سومن نے مڑ کر اسمارہ کو دیکھا تھا۔

"ہاں خوشی میں گانے کی اور بات ہے۔۔" اسمارہ آگے چل دی۔

"اچھا بھوک لگی ہے ہمیں ریستورنٹ چلنا چاہیے" اسمارہ نے منہ بنا کر کہا تو سومن ہنس دی۔

یہاں سے فارغ ہونے کے بعد یہ لوگ ایک ریستورنٹ گئے تھے جہاں ہادی اور جے ہان نے بھی انہیں جوائن کر لیا تھا

مارکیٹ سے نکلنے کے بعد سیدھا چلتے کچھ ہی فاصلے پر انکا انسا دونگ والا ریستورنٹ تھا جسکے اندر داخل ہوتے ہی ساجد خان نے ان دونوں کو ریسیو کیا تھا اسمارہ حسب معمول نظریں گھماتی ریستورنٹ کا جائزہ لے رہی تھی۔ ساجد خان نے انہیں ریستورنٹ کا وزٹ کروایا اور ملازمین سے ملوایا تھا سب اسمارہ سے ملکر بہت خوش بھی ہوئے تھے اور احمد حسین کو یاد کر کے دکھی بھی۔ لیکن سبکا کہنا تھا احمد حسین نے انکا بہت خیال رکھا یہاں کوکنگ کا عملہ زیادہ تر پاکستانی اور انڈین ہی تھا جبکہ سروس کے عملے میں

کورین اور دوسرے ملکوں کے بھی لوگ تھے ریسٹورنٹ کافی بڑا تھا اور اسمارہ کو مین برانچ ہونے کی فیلینگز آرہی تھیں۔

-----

لبا چوڑا مینیو دیکھنے کے باوجود اسمارہ نے اپنا پسندیدہ بیبم بپ bibimbap آرڈر کیا تھا اسکی بھی ایک وجہ تھی اور وہ یہ کہ بیبم بپ اسے کرائس کی طرح لگتا تھا کیونکہ بیبم بپ میں بھی مختلف سبزیاں جیسے ٹماٹر، کھیرا، گاجر اور جو بھی سبزی ڈالنا چاہیں پہلے انکو الگ الگ کیا جاتا ہے گوشت بھی ڈالنا چاہیں تو ڈال دیا جاتا ہے اور پھر ابلے چاولوں کے اوپر یہ ساری سبزیاں ڈال کر انکے اوپر فرائی انڈہ ڈال کر دیا جاتا انکو مکس کرنے پر اسکا ذائقہ بالکل کرائس جیسا ہو جاتا تھا اور اسی لیے اسمارہ کا پسندیدہ کورین کھانا تھا۔

کچھ ہی دیر میں کھانا آچکا تھا جو کافی مزیدار تھا اور کھانا کھانے کے بعد سومن ان سب کو لے کر پاس موجود ایک انسٹنٹ فوڈ سٹوڈیو لے گئی تھی وہ بھی کوریا میں بہت عام تھا جہاں تیار ہونے سے لے کر میک اپ تک کی ہر چیز موجود ہوتی تھی اور لوگ وہاں تیار ہو کر طرح طرح کے ایمو جیز پہن کر پکچرز لیتے اور اسی وقت پرنٹ کر لیتے۔ سومن نے بہت ساری پکچرز کلک کیں تھیں جے ہان اور ہادی ان کاموں میں اسکا بھرپور ساتھ دیتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے سومن کے ساتھ گزرنے والا ایک ایک لمحہ کتنا قیمتی تھا۔

اسکے بعد سومن نے خواہش ظاہر کی تھی کہ اسے گارڈن آف مارنگ کالم (garden of morning calm) پارک جانا ہے جسکا نام تو مارنگ کالم ہے جہاں لوگ صبح کی ٹرینگ کے لیے بھی جاتے ہیں اور تازہ آب و ہوا لیتے ہیں مگر یہ پارک رات میں اور ہی منظر پیش کرتا تھا۔

اسمارہ نے پارک میں قدم رکھا تھا تو وہ شاکڈ رہ گئی تھی۔ وہاں موجود ہر پھول ہر پودا ہر ٹیل ہر درخت برقی قلموں سے سجا تھا گرتے ہوئے سفید روئی کے گالے آسمان سے موتی اترتے دکھائی دے رہے تھے برقی لائنوں سے پورا پارک اس طرح مزین کیا گیا تھا ایسے لگتا تھا روشنیوں سے بھری جنت کی وادی میں قدم رکھ دیا ہو۔

چلتے چلتے اس کے خواس بحال ہوئے تھے۔ وہاں بہت سے مصنوعی گھروں کے سٹرکچرز، دل، اور بہت سے سٹرکچرز برقی قلموں سے جگمگا رہے تھے اسمارہ کی نظر وہاں موجود تتلیوں پر پڑی تھی جو بہت بڑی اور خوبصورتی سے نیکی پیلی لائنوں سے سجائی گئیں تھیں اسمارہ ان کے پاس رک تھی اور سومن اور ہادی آگے بڑھے تھے اسمارہ ان تک پہنچنے کے لیے چلنے لگی وہ ایک راہداری کے سامنے پہنچی جو اس پارک میں اسے سب سے زیادہ دلفریب لگی تھی ہلکی نیلی اور پرپل رنگ کی لائنوں سے لے کر چھت تک اور پھر بائیں طرف نیچے تک لگائی گئیں تھیں اس راہداری سے گزرتے اس نے سر اٹھا کر دیکھا اور خود کو کسی اور ہی دنیا میں تصور کیا تھا اس نے اس سے زیادہ خوبصورت جگہ آج تک نہیں دیکھی تھی۔ وہ سر اٹھائے اس منظر کی خوبصورتی کو اپنی آنکھوں میں قید کرنا چاہتی تھی اس نے اپنے ساتھ کسی کو کھڑا محسوس کیا تھا دیکھنے پر اسے اندازہ ہوا تھا کہ جے ہان اسکے ساتھ موجود تھا وہ بھی ان لائنوں کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔

پرپل لائنس میں کھڑا وہ بلیک سوٹ بوٹ میں ملبوس بہت دلکش لگ رہا تھا لائنس نے اس کے روشن نرم چہرے کو مزید حسین بنادیا تھا۔ وہ اسے اتنا دیکھنا چاہتی تھی کہ اس کے چہرے کے تمام نقوش اسے حفظ ہو جائیں کیونکہ وہ جانتی تھی اسے دیکھے بغیر اک عمر گزارنی تھی۔

راہداری پہلے سے زیادہ جگمگانے لگی تھی روشنیاں ٹٹمانے لگی تھی اور اسلام آباد میں موجود اسمارہ کے بٹر فلائی ہاؤس کی تتلیاں اسمارہ کے اندر پھر سے اڑنے لگی تھیں۔ اسمارہ کو آج احساس ہوا تھا کہ مصر کے دربار میں انگلیاں کیوں کٹی تھیں۔۔۔۔۔

جی چاہتا ہے تجھکو میں چرا لوں جہان سے

میں کیا کروں کہ یار میرے بس میں نہیں ہے

اک تو ستم ہے تو حسیں ہے بلا کا

اس پر ستم یہ ہے کہ دسترس میں نہیں ہے۔

جے ہان کے چہرے پہ نظریں جمائے اس کے دل نے یہ شعر دہرایا تھا اور وہ چونک کر جیسے ہوش میں آئی تھی۔

وہ ذولوجی کی ذہین سٹوڈنٹ تھی لیکن اسے لگ رہا تھا یہ لڑکا جلد اسے شاعر بنا دے گا۔

اسمارہ دل ہی دل میں سوچ کر زیر لب مسکرائی تھی اور جے ہان کے چلنے پر اس کے ساتھ ساتھ چل دی تھی۔

"یہ۔۔۔۔۔" اسمارہ بیگ لیتے نا سمجھی سے بولی اور کھڑے ہو گئی۔

"کال آئی تھی مجھے پچھلی بار بھی جب میں لینے گیا تھا تو وہ پہچان گئے تھے تمہارا کارڈ دیکھ کر  
---"جے ہان نے تفصیل بتائی۔

"ویسے کوریا سیف ہے تو کیا تم اب روز بیگ بھول جایا کرو گی؟" وہ ہاتھ باندھے اسکے سامنے کھڑا ہوا۔  
"ایسا کچھ نہیں۔" اسمارہ شرمندہ سی ہو کر بیچ پر بیٹھ گئی۔

"پتہ ہے پولیس آفیسر کیا کہہ رہا تھا؟" جے ہان اسکے پاس بیٹھتے ہوئے بولا۔

"کہہ رہا تھا یہ تیسری بار ہے ڈرائیور بھی تنگ آچکا ہے کہہ رہا تھا تمہارا خیال رکھوں کسی دن خود ہی کھو  
جاؤ گی۔"

"تم نے کیا کہا؟"

"میں نے کہا آخری بار کے لیے معافی دے دیں میری بیوی پاگل ہے ابھی کچھ ہی دن پہلے پاگل خانے  
سے واپس لائی ہے۔"

"ہ۔۔۔۔۔ تم نے مجھے بیوی کہا؟" اسمارہ کے نقوش تنے۔

"مجھے لگا تم پاگل پہ اعتراض کرو گی؟" جواب فوراً آیا۔

"مجھے بیوی پہ اعتراض ہے" اسمارہ نے چبا چبا کر بولا۔

"یعنی پاگل تم ہو؟" جے ہان نے مذاق کیا۔

"بات مت گھماؤ تم۔۔۔ تم تیسری بار ایسا کہہ رہے ہو۔۔۔" وہ غصہ ہوئی۔

"وجہ بتا چکا ہوں میں تمہیں۔۔" وہ ریلیکس انداز میں بولا۔

"اور پاگل کہنے وجہ۔۔۔۔۔؟"

جواب دینے کی بجائے جے ہان ہنس دیا تھا۔

"پتچ پتچ۔۔۔ تم نے ابھی پاگل دیکھے نہیں کیسے ہوتے ہیں میری بدعا لگے گی دیکھنا پاگل بیوی ملے گی تمہیں۔۔"

جے ہان ہنسنے لگا۔

"سائنکولوجی کا سٹوڈنٹ ہوں شادی سے پہلے ٹھیک کر لوں گا اسے۔۔۔۔" وہ اطمینان سے بولا تو اسمارہ نے نفی میں سر ہلایا اور وہاں سے اٹھ کر باہر آگئی۔

کلاسز لینے کے بعد اسمارہ اور سومن ریسٹورنٹ آگئی تھیں شام کے چھ بج رہے تھے برف نے اتیان کی گلیوں کو سفید کر دیا تھا البتہ ریسٹورنٹ پر ہمیشہ کی طرح رش اتنا ہی تھا اسمارہ ایک کونے پہ موجود ٹیبل پر جا بیٹھی تھی جبکہ سومن ہادی کی طرف چلی گئی تھی۔

اسمارہ نے وہاں موجود لوگوں پر ایک نظر ڈالی تھی سبھی لوگ ایک دوسرے میں مصروف نظر آرہے تھے۔ اسمارہ کی نظر سامنے لگے اسی نیون سائن پہ پڑی تھی جو اس نے کچھ دن پہلے دیکھا تھا جس پر لکھا تھا

A girl should be like a butterfly...

پہلی لائن پڑھ کر اسمارہ نے نظر ہٹانا چاہی مگر اسکی نظر ٹھہری تھی اگلی لائن آج کچھ اور کہہ رہی تھی

A girl should be like a butterfly

Unique to see hard to catch...

عبارت کے الفاظ بدل دیئے گئے تھے۔

"یونیک"۔۔۔۔۔ اسمارہ نے زیر لب دہرایا۔

"نایاب۔۔۔۔۔ منفرد۔۔۔۔۔"

ہاں ذیحان محمد نے بھی تو یہی کہا تھا وہ تتلی کی طرح تھی منفرد تتلی نایاب تتلی۔۔۔۔۔ اور ہارڈ ٹو کچھ؟؟؟

"بالکل ٹھیک نام رکھا ہے تمہارے بابا نے تمہارا تتلی ہی تو ہو تم جو اتنی سپیڈ سے اڑتی جا رہی ہے اور میں کسی بچے کی طرح تمہارے پیچھے بھاگ کر تمہیں پکڑنے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن تمہیں پکڑنا بہت مشکل ہے یہ بات مجھے اب ریلیائز ہو رہی ہے۔" جے ینگ کی کہی بات اسے یاد آئی تھی اور وہ ٹھٹھک کر رہ گئی۔

"یہ سائن کس نے بدلا تھا؟"

وہ نہیں جانتی تھی اور شاید جاننا چاہتی بھی نہیں تھی لیکن وہ اندر ہی اندر گھبرائی تھی کوئی تھا جو اسکا دل دماغ پڑھ رہا تھا یا کوئی اتفاق تھا وہ سہم سی گئی تھی۔

جے ہاں اور سو من سامنے کاؤنٹر پر مصروف تھے۔ اسمارہ کو کورین نہیں آتی تھی اس لیے وہ کسٹمرز کو اٹینڈ نہیں کر پاتی تھی اور دور بیٹھ جاتی تھی۔ گٹار کی دھیمی دھن بجی تھی اور اس نے خود کو متوجہ کیا ہادی سامنے بیٹھا گنگنا رہا تھا۔

تم میرے ہو اس پل میرے ہو

کل شائد یہ عالم نار ہے

کچھ ایسا ہو تم تم نار ہو

کچھ ایسا ہو ہم، ہم نار ہیں...

ہادی آنکھیں بند کیے دل سے گا رہا تھا۔ اور یہ الفاظ وہاں موجود اسمارہ نے بھی دل سے محسوس کیے تھے۔

یہ راستے الگ ہو جائے

چلتے چلتے ہم کھو جائیں...

میں پھر بھی تمکو چاہوں گا...

میں پھر بھی تمکو چاہوں گا...

اس چاہت میں مار جاؤں گا

میں پھر بھی تمکو چاہوں گا  
میری جان میں ہر خاموشی لے  
تیرہ پیار کے نغمے گاؤں گا  
...م

میں پھر بھی تمکو چاہوں گا  
میں پھر بھی تمکو چاہوں گا

ایسے ضروری ہو مجھکو تم  
جیسے ہوائیں سانسوں کو  
ایسے تلاشوں میں تمکو  
جیسے کی پر زمینوں کو  
ہنسنا یا رونا ہو مجھے

پاگل سا ڈھونڈھو میں تمہے  
کل مجھسے محبت ہونا ہو

کل مجھکو اجازت ہونا ہوٹوٹے دل کے ٹکڑے لیکر

تیرہ درپے ہی رہ جاؤنگا

...م

میں پھر بھی تمکو چاہوں گا

میں پھر بھی تمکو چاہوں گا

تم یوں ملے ہو جسے مجھے

اور سنہری میں لگتی ہوں

صرف لبوں سے نہیں اب توہ

پورے بدن سے ہنستی ہوں

میرے دن رات سیلونے سے

سب ہیں تیرہ ہی ہونے سے

یہ ساتھ ہمیشہ ہوگا نہیں

تم اور کہیں میں اور کہیں

لیکن جب یاد کرو گے تم

میں بانکے ہوا آ جاؤنگا

-----

اسمارہ کی نظروں نے جے ہان کو تلاش کیا تھا اور اسکے دکھ جانے پر ان لفظوں کو مطلب مل گیا تھا۔

میں پھر بھی تمکو چاہوں گا

میں پھر بھی تمکو چاہوں گا

میں پھر بھی تمکو چاہوں گا

میں پھر بھی تمکو چاہوں گا۔

یہ لوگ ریسٹورنٹ بند کرنے کے بعد ہادی کے گھر آگئے تھے۔ جہاں آج انکے لیے صوفیہ نے سپیشل کھانے بنائے تھے۔ یہ لوگ کھانا کھانے بیٹھے تھے تو صوفیہ نے جے ہان کے سامنے سپیشل ڈش رکھی تھی۔

"یہ رہی تمہاری پسندیدہ سبزی۔۔۔" صوفیہ نے جے ہان کے سر پہ دلاسہ دے کر کہا۔

"پھر سے ٹینڈے۔۔۔ آہہ۔۔۔" ہادی نے منہ بنایا تھا۔

"یہ تم کو ریز کو میٹھی سبزیوں سے کچھ خاص لگاؤ ہے۔۔۔ اسمارہ سے پوچھو مجھے یقین ہے اسے بھی میری

طرح ٹینڈے بالکل پسند نہیں ہونگے ہے نا؟"

اسمارہ نے بھی منہ بنایا تھا۔ اور اس نے اندازہ لگایا تھا واقعی یہاں کی سبزیاں پاکستان کی نسبت میٹھی ہوتی تھیں اور ٹنڈے وہ تو ویسے بھی میٹھے لگتے ہیں۔

"ہادی ہیونگ تمہیں کتنی بار کہا ہے میری پسندیدہ چیزوں کے بارے میں کچھ مت کہا کرو!" جے ہان نے مصنوعی غصہ دکھایا۔

"تمہاری پسند کا ویسے کوئی جواب نہیں۔۔۔۔" ہادی مسکرا دیا تھا تو صوفیہ نے آنکھیں دکھائیں۔

"ویسے ماما۔۔۔ اسکو کہیں اگر کبھی کسی کو شادی کے لیے پروپوز کرنا ہونا تو اس بچاری سے شادی کا نہ پوچھے یہ پوچھے کہ وہ اسے روز ٹنڈے بنا کر کھلائے گی اور آئم شیور اگر وہ اتنی بڑی قربانی دینے کو تیار ہوگئی تو وہ سچ میں اسکے لئے بیسٹ ہوگی۔۔۔۔" ہادی نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"تم جیسے ان رومینٹک انسان سے ایسے موقع پہ یہی امید کی جاسکتی ہے کیوں سو من۔۔۔۔۔" جے ہان نے ہادی کو آئینہ دکھایا۔

"ہاں میں جے ہان کے ساتھ ہوں۔۔۔" سو من نے شکایتی نظروں سے ہادی کو دیکھا۔

"یہ دیکھو کورینز کا بھائی چارہ ہم بھی پھر ساتھ ہیں انڈیا پاکستان ایک ساتھ۔۔۔" ہادی نے مکا بنا کر اسمارہ کے ہاتھ کے ساتھ ٹچ کیا۔

"جس دن کرکٹ میچ ہوگا اس دن یہ بھائی چارہ دکھانا۔۔۔" سو من نے کہا۔

سو من اور جے ہان ہنس دیئے تھے۔

"ویسے تو احمد انکل اور ساجد انکل کی دوستی بھی مثالی تھی مگر جس دن میچ ہوتا تھا دونوں کی لڑائی کنفرم ہوتی تھی۔۔۔۔" جے ہان نے بات بڑھائی تو ہادی بھی ہنس دیا۔

"سچ میں؟" اسمارہ حیران ہوئی۔

"ہاں تم ہوتی تو بہت انجوائے کرتی ہمیں تو ان سے زیادہ انتظار رہتا تھا۔۔۔" سومن نے شرارتا کہا۔  
یہ لوگ مزید پرانے قصے کہانیاں یاد کرتے رہے۔

واپسی پر ہادی ان سب کو ڈراپ کرنے آیا تھا۔ اسمارہ جے ہان کے پچھلی سیٹ پر بیٹھی تھی وہ کافی دیر باہر دیکھنے میں مصروف رہی پہلے دن سے اسے چلتی گاڑی میں سے باہر سیول کی سڑکوں پر مصروف زندگی دیکھنا اچھا لگا تھا۔ اسکی نظر پھر سے سامنے لگے گاڑی کے شیشے پر پڑی جس میں جے ہان نظر آرہا تھا۔ اسمارہ نے شیشے پہ رکھے اپنے سر کو اٹھایا اور ایک نظر بھر کر اسے دیکھا۔

کاش تو میرے اس ہاتھ کا کنگن ہوتا

میں بڑے پیار سے بڑے چاؤ سے بڑے مان کے ساتھ

اپنی نازک سی کلائی میں چڑھاتی تجھ کو

اور بے تابی سے فرقت کے خزاں لمحوں میں

کسی سوچ میں ڈوبی جو گھماتی تجھ کو

تو میرے ہاتھ کی خوشبو سے مہک سا جاتا

جب کبھی موڈ میں آ کر تجھے چوما کرتی  
میرے ہونٹوں کی حدت سے دہک سا جاتا  
رات کو جب بھی میں نیندوں کے سفر پر جاتی  
مَرمَریں ہاتھ کا اک تکیہ بنایا کرتی  
تو مرے کان سے لگ کر کئی باتیں کرتا  
میری زلفوں کو میرے گال کو چوما کرتا  
جب بھی میں بند قبا کھولنے لگتی جاناں  
کاپنی آنکھوں کو ترے حُسن سے خیرہ کرتا  
مجھ کو بے تاب سا رکھتا تیری چاہت کا نشہ  
تو میری روح کے گلشن میں مہکتا رہتا  
تو میرے جسم کے آنگن میں کھٹکتا رہتا  
کچھ نہیں تو یہی بے نام سا بندھن ہوتا  
کاش میں تیرے حسیں ہاتھ کا کنگن ہوتا  
کاش-----

وصی شاہ کی یہ غزل جو اس نے بے دھیانی میں کہیں پڑھ کر ذہن نشین کر لی تھی وہ اس پری چہرہ شخص کو دیکھ کر اسکے دل سے اسکے الفاظ میں حسرت بھرے انداز میں نکلی تھی۔

اکیس دسمبر کا دن تھا اور سال کا آخری دن۔ سومن نے ہانگانگ جا کر نیو ایر فائر ورکس شو دیکھنے کا پلان بنایا تھا۔ سومن کے پاس ہر دن کے لیے کوئی نا کوئی پلان تیار رہتا تھا وہ نہیں جانتی تھی کونسا دن اسکی زندگی کا آخری دن ہو تو جن دنوں زندہ تھی خوب کھل کر جینا چاہتی تھی اور ایک ایک لمحے کو یادگار بنانا چاہتی تھی۔

اسمارہ نے ان سب سے تھوڑی دوری بنالی تھی تو یہ بات ان تینوں نے بھی نوٹ کی تھی مگر اسمارہ نے لیگنویج کورس میں مصروف ہونے کا بہانہ بنا کر انہیں ٹالنے کی کوشش کی تھی۔

اسمارہ ان سے جتنا بھی دور رہتی مگر جب بھی انکے ساتھ ہوتی وہ بہت خوش گوار محسوس کرتی تھی اور وہ دل سے خوش ہوتی تھی یہ تینوں بھی اسمارہ کو بالکل ایسے ٹریٹ کرتے جیسے صدیوں پرانی دوستی ہو۔۔۔۔۔

یہاں کچھ دیر گھومنے کے بعد یہ لوگ ہان گانگ پارک آگئے تھے جہاں نیو ایر فائر ورک شو ہونا تھا۔ یہیں پہ ان لوگوں نے ڈنر کیا اور ہادی اپنا گٹار ساتھ لایا تھا تو ہلکی پھلکی موسیقی کا ٹرکا بھی شامل کیا گیا۔ ان کے ارد گرد بہت سے لوگ ہادی کا گانا سن کر جمع ہو گئے تھے ان چاروں کی محفل بڑے مجمعے میں بدل گئی تھی اور یہ لوگ خوب محظوظ ہو رہے تھے۔

بارہ بجنے میں ابھی ٹائم تھا لوگ ہان گانگ کے ساتھ لگی ریلنگ کے قریب جا کر کھڑے ہونے لگے تھے تاکہ اچھے سے فائر ورکس دیکھ پائیں۔ سبکی نظریں سامنے آسمان کی طرف تھیں۔ ہادی کو لے کر سومن لوگوں کی بھیڑ میں کہیں آگے بڑھ گئی تھی جبکہ اسمارہ ان کو ڈھونڈنے لگی تھی۔

کسی نے آکر اسمارہ کے بیگ کی سٹریپ پکڑ کر بھیڑ سے باہر کھینچا تھا۔

"ہے ربڑ نیک۔۔۔۔۔"

کب سے آوازیں دے رہا ہوں۔۔۔۔۔ ارد گرد بھی دھیان دیا کرو ایک ہی طرف دیکھتی رہ جاتی ہو۔۔۔۔۔"

جے ہان نے اسے متوجہ کیا تھا۔

"وہ سومن وہاں آگے چلی گئی اسے دیکھ رہی تھی اور یہ ربڑ نیک کیا ہے؟ میرا نام اتنا بھی مشکل نہیں جو تم مجھے عجیب القابات سے پکارتے ہو۔۔۔۔۔" اسمارہ سنبھلتے ہوئے منہ بنا کر بولی تھی۔

"تو جانے دو تم یہاں بیٹھو یہاں سے بھی فائر ورکس نظر آجاتے ہیں۔" وہ ایک ڈھلوانی سطح کے گراؤنڈ پر بیٹھا۔

"ٹیکساس کے لوگوں سے سیکھا یہ ورڈ۔۔۔۔۔" اس نے بات جاری رکھی۔ اسمارہ اب اسکے ساتھ آکر بیٹھ گئی تھی۔

"ٹیکساس میں جب کوئی انسان ایک ہی طرف گردن موڑے دیکھتا رہ جاتا ہے اور کھو جاتا ہے تو اسے مذاق میں ربڑ نیک کہتے ہیں۔۔۔۔۔" جے ہان نے سامنے آسمان پہ نظریں جمائے کہا تھا۔

"تو میں کہاں ایک ہی طرف دیکھتی رہتی ہوں فضول میں ربڑ نیک بنادیا مجھے۔۔۔" وہ آخری کے الفاظ منہ میں بڑبڑا رہی تھی۔ جے ہان نے اسکی طرف حیرت سے دیکھا تھا بالکل ایسے ہی جب کوئی سیلونوفائل کہہ دے کہ میں چاند کو کب دیکھتا ہوں؟ تو اس پہ حیرت کی جائے۔۔۔

اسمارہ نے جے ہان سے صفائی مانگی مگر جب جے ہان نے اسکی طرف دیکھا دونوں کی نظریں ملی تو اسمارہ گڑبڑا کر دوسری طرف دیکھنے لگی تھی کیونکہ وہ سمجھ گئی تھی وہ جسے بنا پلکیں جھپکائے دیکھے جاتی تھی وہ اس سے جھوٹ نہیں بول پائے گی کہ وہ اسکی طرف دیکھتی ہے تو گردن ہلانا بھول جاتی ہے اور ہونا ہو جے ہان بھی اسمارہ کو سمجھ گیا تھا اس لیے اسمارہ کے ایسے چپ ہو جانے پر مسکرا دیا تھا۔

"ٹین۔۔۔ نائن۔۔۔ ایٹ۔۔۔۔۔"

کاؤنٹ ڈاؤن شروع ہوا تھا لوگوں نے ہم آواز ہو کر پکارا تھا سبھی لوگ بڑھ کر ریلنگ کے مزید قریب ہوئے تھے اسمارہ بھی ایکسائیٹڈ ہو کر اٹھی تھی اور آسمان کی طرف دیکھنے لگی تھی وہ مسکراتے ہوئے آسمان کی طرف دیکھ رہی تھی جہاں ابھی کچھ ہی دیر میں روشنیاں جگمگانے والی تھیں۔۔۔۔۔

"ربڑ نیک۔۔۔۔۔"

جے ہان کی زوردار چیخ اسکے کانوں میں گونجی تھی اور کسی نے اسے پکڑ اپنی طرف کھینچا تھا ایک زوردار جھٹکے کے بعد کسی نے اسے اپنی باہوں کے حصار میں لیا تھا۔

"فائیو۔۔۔ فور۔۔۔۔۔"

کاؤنٹ ڈاؤن کی آواز اسکے کانوں میں آرہی تھی کسی نے اسمارہ کو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تھا اسکا چہرہ کسی کے کندھے پر تھا اور اسکی پیٹھ پر مضبوط بازوؤں کی مضبوط گرفت اس نے چہرہ اٹھایا تھا اور نظر اٹھا کر دیکھنا چاہا تھا ہان گانگ کی روشنیوں میں چمکتا وہ بے ہان کا چہرہ تھا جو سامنے کسی کو غصے سے دیکھتا کورین میں کچھ کہہ رہا تھا۔ اسمارہ بے ہان کو اپنے اتنے قریب پا کر مدہوش ہونے کو تھی وہ اتنا حسین تھا کہ اسمارہ بس دیکھتی ہی رہ گئی تھی اسکی سانسیں اسمارہ کو اپنے قریب محسوس ہو رہی تھی بے ہان کے دل کی دھڑکن اسمارہ کو سنائی دے رہی تھی۔

"تھری۔۔۔ٹو۔۔۔ون۔۔۔۔۔۔۔۔"

کاؤنٹ ڈاؤن ختم ہوا تھا بے ہان کی نظریں اسمارہ کی نظروں سے ملی تھیں۔۔

"ہیپی نیو ایئر۔۔۔۔۔۔"

ایک شور ابھرا تھا اور اس شور کے ساتھ ہان گانگ کا آسمان روشنیوں سے جگمگا اٹھا تھا۔ وہ تمام روشنیاں بے ہان کی آنکھوں میں بخوبی نظر آرہی تھیں۔ اسمارہ کچھ دیر کے لیے کسی اور دنیا میں جا چکی تھی۔

"تم ٹھیک ہو؟"

بے ہان کی آواز میں فکر تھی۔ وہ اپنی باہوں کے حصار میں کھڑی اسمارہ سے پوچھ رہا تھا اسمارہ جو اسکے جسم کی خوشبو میں کہیں گم مدہوش کھڑی تھی بس ایک بار سر ہلا پائی تھی۔ بے ہان مسکرایا تھا اور

"تم یہ فائر ورکس کے چکر میں زخمی ہونے والی تھی۔۔۔۔"

"وہ سکیٹرز دیکھ رہی ہو وہ ٹکرانے والے تھے تم سے۔۔۔۔۔"

روشنیوں سے بھرا آسمان، سرد موسم، ہان گانگ کنارے ٹھنڈی ہوائیں اور جے ہان کا ساتھ اسماہ کو یہ سب ایک خواب لگ رہا تھا۔۔۔۔۔جنت کا سماں۔۔۔۔۔

اسمارہ نے یہ دنیا اللہ کے لیے کب کی چھوڑ دی تھی مگر اسے لگ رہا تھا اللہ نے اسے دنیا میں ہی جنت سے نواز دیا تھا سیول اسے آج جنتوں کا شہر لگ رہا تھا۔

## جنتوں کا شہر سیول۔۔۔۔۔

یکم جنوری نئے سال کا سورج نکلا تھا اسمارہ نماز پڑھنے کے بعد سورت کی تلاوت کرتی رہی تھی اسکی کھڑکی سے سورج کی کرنیں داخل ہوئی تھیں وہ پردہ ہٹا کر سورج کی روشنی سے کمرے کو روشن کیا۔

آج سیول کا موسم کافی دن بعد صاف ہوا تھا۔ اور اتنے دن بعد سورج دیکھ کر اسمارہ کی آنکھوں میں بھی چمک اتری آئی تھی۔

وہ اپنے کمرے میں بکھری چیزوں کو سمیٹنے لگی تھی کہ اچانک اسے حنا کی آواز سنائی دی جو چلاتے ہوئے اسمارہ کو پکار رہی تھی۔ اسمارہ سے جتنا جلدی ہو سکا وہ انکی آواز پر بھاگتی ہوئی پہنچی انکی آواز سومن کے کمرے سے آرہی تھی اسمارہ وہاں پہنچی تو دیکھا سومن بے ہوش پڑی تھی حنا کا رورو کر برا حال تھا اسمارہ کے ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے اس نے اپنے سامنے کسی اپنے کو اس حالت میں کبھی نہیں دیکھا تھا وہ تڑپ کر رہ گئی تھی اٹے پاؤں بھاگتے وہ باہر گارڈ تک آئی تھی اور اسے ایسبولینس منگوانے کا کہا۔

کچھ ہی دیر میں ایسبولینس آچکی تھی اور سومن کے ساتھ وہ ہاسپٹل کے لیے نکلی وہ سومن کا ہاتھ تھامے پورے رستے دعائیں کرتے سومن کو پکارتے آئی تھی۔ سومن کے ساتھ گزرا ایک مہینہ اتنا یادگار تھا کہ ایک ایک لمحہ اسکی آنکھوں کے سامنے آتا اور اسکا دل منہ کو آنے لگتا زندگی سے بھرپور زندگی سے اتنی محبت کرنے والی سومن زندگی اور موت کی جنگ لڑتے اسکے سامنے بے ہوش پڑی تھی۔ اسمارہ کو زندگی سے پیار نہیں تھا اس نے کتنی ہی بار موت کی خواہش کی تھی اور سومن جو جینا چاہتی تھی جسے زندگی سے پیار تھا موت اسکے سر پہ تلوار لٹکائے ہوئے تھی۔

انسان کے پاس جو ہوتا ہے اسکی قدر اسے اسی وقت ہوتی ہے جب وہ اسی چیز کے لیے اپنے سامنے کسی دوسرے انسان کو تڑپتے دیکھتا ہے اور اسمارہ کو زندگی کی قدر اب محسوس ہو رہی تھی۔ موت تو

مقرر ہے لیکن زندگی بھی اللہ کی دی ہوئی نعمت ہے جسے جینا چاہئے موت کی خواہش میں ضائع نہیں کرنا چاہیے۔

ہاسپٹل کے آئی سی یو کے باہر حنا بے سد پڑی تھی۔ اسمارہ پریشانی کے مارے ٹہلے جا رہی تھی ہادی لوگوں کو بھی اطلاع کر دی گئی تھی وہ بھی پہنچنے والے تھے۔ ڈاکٹر کافی دیر بعد باہر نکلا تھا اور حنا کے پاس جا کر کورین میں کچھ کہا تھا اس نے جو خبر کورین میں دی تھی وہ سمجھنے کے لیے کسی انسان کو کورین یا کوئی اور زبان آنا ضروری نہیں بلکہ کسی اپنے کے کچھڑ جانے کا درد کیا ہوتا ہے وہ سمجھنا ضروری ہوتا ہے۔

حنا نے اپنے منہ پہ دونوں ہاتھ زور سے پیٹے تھے انکی اکلوتی بیٹی اس دنیا کی بہت اچھی لڑکیوں میں سے ایک لڑکی ہان سومن ان سب کو چھوڑ کر جا چکی تھی۔

ہادی جو اسی وقت آیا تھا دور سے خبر سن کر زمین بوس ہو چکا تھا ساجد نے اسے سہارا دیا تھا صوفیہ حنا کی طرف بڑھی تھی جے ہان دیوار سے لگ کر چیخنے چلانے لگا تھا۔

موت، جدائی، دکھ، غم، چیخیں، سسکیاں، بے بسی اور جانے والے کی سدا رہ جانے والی

یادیں-----

ان سب کی زندگی کے باغ میں ایک کلی تھی خوبصورت، نازک، نرم دل، شوخ، چنچل، ہمدرد، اور انکے باغ کی رونق۔۔۔

انکی رونق انکی خوبصورت کلی جو اس دنیا میں کھلنے سے پہلے ہی مرجھا گئی تھی وہ کلی اب پھول بن کر جنت کے کسی باغ میں کھلے گی۔ لیکن تب تک ان سب کو جدائی کا غم سہنا تھا تاحیات

جدائی-----

اور جدائی کا غم موت سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔

اسمارہ نے سفید چادر میں لپٹی سومن کو دیکھا تھا اسے وہی منظر یاد آیا جب ایسے ہی اسکے بابا سفید چادر میں لپٹے سو رہے تھے اسمارہ حواس باختہ ہوتے پیچھے کو قدم اٹھانے لگی تھی۔ جاتے جاتے اسکے پاؤں ٹکرائے تھے وہ پیچھے مڑی تو وہاں سیڑھیاں تھیں وہ بنا سوچے سیڑھیوں پر چڑھنے لگی تھی۔ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے وہ ہاسپٹل کے چھت پر آگئی تھی۔ جہاں ہاسپٹل کی پوری چھت نے سفید چادر اوڑھ رکھی تھی سامنے نظر آتے پہاڑوں نے، درختوں نے گویا ہر چیز نے کفن پہن لیا ہو۔

اسمارہ کی ایک دردناک چیخ سے سیول کی فضا میں لرز اٹھیں تھیں۔ چرند پرند اڑ کر گھونسلوں میں چھپے تھے اسمارہ گھٹنوں کے بل ڈھے گئی تھی۔ اسکا دل غم کی شدت سے پھٹ رہا تھا وہ سومن کی موت کا غم منا رہی تھی وہ سومن کے لیے رو رہی تھی لیکن اسکے لبوں پر بابا کا نام تھا وہ چیخ چیخ کر بابا کو پکار رہی تھی وہ جب بھی تکلیف میں ہوتی تھی وہ انہی کو پکارتی تھی۔

اس نے سامنے پڑی سفید برف کو ہاتھوں سے بے دردی سے ہٹانا چاہا تھا وہ چاہتی تھی اسے کہیں بھی وہ سفید رنگ نظر نہ آئے مگر ایسا ممکن نہ تھا۔۔۔۔۔ چلے جانے والے لوٹ کے نہیں آسکتے تھے۔

نہ اس وقت اس درد کی شدت میں کمی آسکتی تھی۔ اپنوں کی موت کا غم ایسا ہوتا ہے جو کسی حوصلے کسی دلا سے کم نہیں ہوتا۔۔۔ جب جب کسی کا اپنا مرتا ہے ہمیں اپنے مرنے والوں کا غم اسی شدت سے یاد آتا ہے۔

مسافر ہر بشر ہے کوئی نہیں یہاں جاوداں

کسی کو کیا خبر کب چھوڑ جائیں یہ جہاں۔۔۔

ہادی کمرے کی کھڑکی سے ٹیک لگائے باہر نظریں جمائے اداس کھڑا تھا جبکہ جے ہان اس کے لیے کھانا لے کر آیا تھا۔

"ہادی ہیونگ آجاؤ کھانا کھا لو دودن سے تم ایسے ہی پڑے ہو، بیمار ہو جاؤ گے۔۔۔" جے ہان نے اس کے پاس آکر کہا تھا۔

صوفیہ بھی پانی لے کر آگئی تھی۔

"ہادی بیٹا کھانا کھا لو سو من کتنا سمجھاتی تھی تمہیں تم سے زیادہ تو وہ باہمت تھی سب بتا کر سمجھا کر گئی تھی تمہیں تم پھر بھی اپنے ساتھ یہ کرو گے تو سو من سے کیے وعدے کی پاسداری کیسے ہوگی بیٹا؟" صوفیہ نے ہادی کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر اسے حوصلہ دینے کے لیے کہا۔ ہادی نے صوفیہ کو دیکھا تھا اور پھر اسے اپنے باہوں کے گھیرے میں لیا۔

"آئی ایم مسنگ ہر ماما۔۔۔" ہادی کی آواز تھر تھرائی تھی۔

"ہم سب اسے مس کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے لیکن اسکے لئے ہمیں اپنا خیال بھی تو رکھنا ہے نا  
اُو شہباز۔۔۔" صوفیہ نے ہادی کے گال پہ ہاتھ پھیرا اور اسے لا کر بٹھایا۔

جے ہان اسکے لئے کھانا ڈال رہا تھا۔

ہادی نے کھانا شروع کیا تھا۔

"جے ہان بیٹا حنا کی طرف گئے تھے؟"

"جی آنٹی وہیں سے آرہا ہوں اب طبیعت ٹھیک ہے انکی ساجد انکل وہیں پہ ہیں میں ہادی ہیونگ کے  
لیے آگیا بس۔۔۔" جے ہان نے تفصیل بتائی۔

آج تیسرا دن تھا یہاں کورین لوگ ایک ہی دن جمع ہو کر آخری رسومات ادا کر دیتے ہیں اور بار بار  
تعزیت کے لئے کسی کے گھر نہیں جاتے البتہ اپنے جاننے والے یا رشتے دار آتے جاتے رہتے ہیں۔

حنا کی طرف بھی اپنے رشتے دار اور عزیز دوست آرہے تھے انکا غم بانٹنے کے لیے ساجد بھی انکے  
ساتھ ہی موجود تھے اور ہادی۔۔۔؟

ہادی کے لیے سبکو یہی لگا تھا بس سومن کا بوائے فرینڈ تھا شوہر ہوتا تو اس سے بھی کوئی غم بانٹنے آتا۔  
ہادی کو ایک دم جیسے احساس ہوا تھا کہ وہ ہمیشہ سومن کو کہتا تھا اپنی شادی اناؤنس کر دیتے ہیں لیکن وہ  
نہیں مانتی تھی وہ اسی لیے نہیں مانتی تھی کہ وہ کبھی بھی ہادی کو چھوڑ کے جاسکتی ہے اور وہ جانے کے  
بعد ہادی کی زندگی میں اپنا کوئی نشان اپنا کوئی ایسا رشتہ چھوڑ کر نہیں جانا چاہتی تھی جو زندگی بھر کے  
لیے ہادی کے ساتھ جڑا رہے۔

دنیا کو پتہ ہوتا تو دنیا کی نظروں میں ہادی اس وقت رنڈوا ہوتا اور پاکستان کی طرح کورین معاشرے میں بیوہ عورت اور مرد دونوں کے ساتھ رشتہ جوڑنے والے سو طرح کے سوالات کرتے ہیں جو سومن نہیں چاہتی تھی۔

ہادی کو اب سمجھ آئی تھی اور وہ دل ہی دل میں مسکرا کر رہ گیا تھا۔

جنوری گزر چکا تھا فروری بھی ختم ہونے کو تھا اسمارہ نے ہمت کر کے حنا کو کافی حد تک سنبھال لیا تھا یہاں کے لوگوں کی ایک بات اچھی تھی مرنے والوں کے لیے دکھ اپنی جگہ مگر اپنے کام اور روزمرہ زندگی میں زیادہ دن تاخیر نہیں کرتے کیونکہ ان کے ساتھ اور بہت سے لوگوں کا روزگار اور زندگیاں جڑی ہوتی ہیں۔ حنا نے بھی تیسرے ہی دن آفس جانا شروع کر دیا تھا ہادی نے ہاگوان سے بمشکل ایک ہفتہ آف لیا تھا مگر ریستورنٹ بتدریج کھلا رہا تھا۔ صوفیہ اور ساجد دوسرے تیسرے دن چکر لگا لیتے تھے اور حنا کے ساتھ کچھ وقت گزار کر دل ہلکا کر لیتے تھے۔

اسمارہ کی کلاسز اچھی چل رہی تھیں اور مارچ میں اسے دوبارہ یونیورسٹی جوائن کرنی تھی اسکا آخری سمسٹر جو رہتا تھا لیکن اب اسمارہ نے حالات دیکھتے ہوئے فیصلہ کیا تھا وہ آخری سمسٹر یہاں کسی یونیورسٹی سے کرے گی مگر آخری سمسٹر کے لیے کوئی یونیورسٹی ٹرانسفر نہیں کرتی تھی یہ بہت بڑا مسئلہ تھا لیکن حنا نے یہاں بھی اور پاکستان میں بھی کچھ افسران سے رابطہ کیا تھا اور انہوں نے انکی مدد کرنے کی حامی بھری تھی۔ اسکے ساتھ جے ہان اور یہ دونوں ہادی کو اچھا وقت دے رہے تھے وہ دونوں ہادی کے دکھ کا مداوا تو شاید نہیں کر سکتے تھے مگر اس کا یہ دکھ بانٹنا چاہتے تھے۔

ہادی ایک مضبوط اعصاب کا مالک انسان تھا ایسا نہیں تھا کہ جے ہان اور اسمارہ نے اسے سنبھالنے کی کوشش کی تھی تو اس نے خود کو نہیں سنبھالا تھا اس نے خود پہ جلد ہی ضبط کر لیا تھا اور ایسا اس لیے بھی تھا کہ وہ ہمیشہ سے جانتا تھا سومن کا ساتھ ہمیشہ کے لیے نہیں تھا اس لیے وہ جو کچھ اسکے لئے کر سکا اس نے کیا سومن خوش ہو کر اس دنیا سے گئی تھی اسے بھی اس لیے اطمینان تھا۔

فروری کا آخری ہفتہ تھا۔ موسم سرد تھا مگر اسکی شدت میں کمی آگئی تھی۔ اسمارہ اب ریسٹورنٹ آتی تو دور بیٹھ کر سبکو دیکھتی نہیں تھی بلکہ اب وہ ہادی کی مدد کے لیے کاؤنٹر پہ کھڑی ہو جاتی تھی۔ ہادی بھلے ہی کام کرنے لگا تھا اس نے زندگی کو رکنے نہیں دیا تھا مگر پھر بھی وہ پہلے جیسا نہیں رہا تھا تھوڑا اداس رہنے لگا تھا۔

جے ہان بھی اپنے آفس جاتا اور واپس آکر گھنٹوں ہادی کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کرتا کبھی دونوں واک کے لئے نکل جاتے۔

اسمارہ کی کلاسز جب سے شروع ہوئی تھیں وہ ہادی کے ساتھ زیادہ وقت گزارتی تھی کیونکہ اسمارہ سوالوں سے بھری رہتی تھی اور اسے ہر پل جواب لینے ہوتے تھے۔

لینگویج ٹریننگ کے معاملے میں ہادی بہت سخت ٹیچر تھا اور یہ بات اسے جے ہان نے پہلے ہی بتادی تھی اور اب اسمارہ خود بھی یہ اپنے ساتھ ہوتا دیکھ رہی تھی ہادی کا بس چلتا تو وہ تین ماہ میں کورسز فر فر بولنے لگتی مگر وہ اسمارہ تھی کوئی جن نہیں تھا جو رات و رات سیکھ لیتا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔۔۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ اَحِبَابُ ----

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ----

ناولز کی دنیا "ویب سائٹ / گروپ / پیج" دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کر سکتے ہیں --- اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں --- ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ---

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہو سکا آپ کی تحریر پوسٹ ہو جائے گی ---

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔۔

Email address :- [Novelskiduniya77@gmail.com](mailto:Novelskiduniya77@gmail.com)

Facebook page :- [Novels ki duniya](https://www.facebook.com/Novelskiiduniya)

( user name [@zoyatalib77](https://www.facebook.com/zoyatalib77) )

Facebook group :- [Novels ki duniya](https://www.facebook.com/Novelskiiduniya)

Instagram Page:- [Zoya Talib](https://www.instagram.com/Zoya_Talib) (UserName: [Novelskiduniya77](https://www.instagram.com/Novelskiduniya77))

Youtube Channel: Novels Ki Dunya (NKD) Official

( پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو )

اور باقی کے رابطے کے لیے ہر پیج کے نیچے **Blue** الفاظ میں لکھے لفظ میں آپ کو لنکس مل جائے گے ان سب کے۔۔

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کر لیں ---

شکریہ ----

ابھی بھی اپنے ریٹورنٹ میں بیٹھے دونوں کورین کی ایکسر سائز ڈسکس کر رہے تھے۔

"کیا ہو گیا ہے ہادی ہیونگ اتنا کیوں ڈانٹتے ہو میں جب یہاں آئی تھی نا تو مجھے یہ بھی نہیں پتا تھا کہ کورین، چائیز اور جاپنیز میں فرق کیا ہے کہاں تین زبانوں میں فرق نہیں پتہ تھا اور تم چاہتے ہو میں تین ماہ میں فر فر بولنے لگوں؟"

اسماہ فرسٹریٹ ہو کر بولی تھی۔

"میں تو اردو کے شعر بھی پڑھ کے انکا مطلب ڈھونڈ رہی ہوتی ہوں اور یہاں، یہاں تو یہ میرے سامنے چیونٹیاں رینگ رہی ہوتی ہیں۔۔۔۔"

رحم کرو ماسٹر صاحب رحم کرو۔۔۔" اس نے ہاتھ جوڑے تھے اور ہادی کھکھلا کر ہنس دیا تھا۔

"ہیونگ کی کچھ لگتی سو بار بتا چکا ہوں لڑکے کہتے ہیں ہیونگ اپنے بھائی کو۔۔۔۔۔" ہادی نے ہاتھ میں اٹھائے نوٹس اسکے سر میں مارے تھے۔

"اور لڑکیاں کیا کہتی ہیں اوپا۔۔۔۔۔" اف مجھے نہیں اچھا لگتا میں تو تمہیں ہادی ہیونگ ہی بولوں گی تم یہ سمجھ لو میں نے نیا لفظ نکالا ہے تمہارے لیے ہادی ہیونگ۔۔۔۔۔" اس نے اعلانیہ طور پر کہا۔

جہان کو سنتے سنتے اسکی زبان پہ بھی ہادی ہیونگ آگیا تھا ورنہ وہ پہلے اسے اینگری برڈ کہتی تھی اب اپنے ٹیچر کو اینگری برڈ کہتے ہوئے وہ اچھی لگتی کیا اس لیے اس نے ہادی ہیونگ کہنا شروع کر دیا تھا۔

جہان بھی انکی طرف آیا تھا۔

"ہادی ہیونگ کیوں اتنے ظالم بن جاتے ہو دیکھو بچاری معصوم لڑکی کیسے سہمی سی بیٹھی ہے۔۔۔۔" وہ بھی انکے ساتھ آکر بیٹھ گیا۔

"تمہیں بہت فکر ہے معصوم لڑکی کی۔۔۔۔" ان دو مہینوں میں جے ہان اور اسمارہ کی دوستی پہلے سے زیادہ ہو گئی تھی اور یہ بات ہادی سے بہتر کوئی نہیں جانتا تھا، "تم سے بھی زیادہ ٹف ٹائم دے رہی ہے یہ مجھے۔۔۔۔"

اسمارہ نے منہ بنایا تھا اور جے ہان مسکرا دیا تھا۔

"یہ جو اتنا میرا دماغ خرچ کروایا ہے جاؤ اور اچھی سی کافی لے کر لاؤ شاباش۔۔۔۔" ہادی نے حکم صادر کیا۔

"اچھا۔۔۔۔" اسمارہ ہادی کی نقل اتارتی اٹھی تھی۔

اسمارہ کے مڑنے پر اسکے سامنے ایک لڑکی کھڑی تھی۔

"اسلام علیکم۔۔۔۔" سیاہ عبایا اور حجاب میں ملبوس بہت حسین لڑکی اسمارہ کی نظر کچھ دیر اسکے چہرے پہ ٹھہری تھی۔

"وعلیکم السلام۔۔۔۔" اسمارہ نے بے دھیانی میں جواب دیا تھا۔ مگر زیادہ دیر نہیں لگی تھی ماہا طیب کو پہچاننے میں۔ اور اسمارہ جو کچھ دیر پہلے اچھی بھلی تھی یکدم سے بے جان ہو چکی تھی۔

وہ لڑکی اسمارہ کو چھوڑ کر پیچھے ٹیبل پہ بیٹھے ہادی اور جے ہان کی طرف متوجہ تھی۔

جبکہ جے ہان نظریں جھکائے جیسے ان سے بے خبر تھا اور ہادی جو کچھ دیر پہلے کھکھلا کر ہنس رہا تھا اسکی ہنسی غصے میں بدل چکی تھی۔

"سومن کا پتہ چلا مجھے بہت افسوس ہوا۔۔۔۔" ماہا طیب کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد بولی تھی۔

جے ہان اٹھ کر ان کے سامنے سے گزرتا ہوا باہر آنے لگا تھا۔

"جے ہان !!!! میری بات تو سنو۔۔۔۔۔" اس نے روکنا چاہا لیکن جے ہان نے ان سنی کر دی۔

مجھ سے اس بار ملو گے تو سمجھ جاؤ گے

کیسا ہوتا ہے کسی شخص کا پتھر ہونا۔۔۔۔۔

جے ہان رکنا نہیں تھا اور پل بھر میں وہاں سے نکل آیا۔

"کرلی تعزیت؟ بس تمہارا بہت شکریہ اب تم جاسکتی ہو۔۔۔" ہادی بھی کھڑا ہوا تھا اور نفرت بھرے لہجے میں بول کر اندر پکن کی طرف چل دیا تھا۔۔۔

اسمارہ نا سمجھی سے یہ سب دیکھ رہی تھی ماہا طیب بہت شرمندہ سی نظر آرہی تھی نظریں جھکائے ہادی اور جے ہان کے رویے کو برداشت کر رہی تھی۔

اور اپنے آنسو ضبط کرتی کچھ دیر کھڑی رہنے کے بعد وہاں سے آگئی تھی۔

اسمارہ کو لگ رہا تھا جے ہان اسکے بہت قریب ہو گیا ہے اسکے دل میں بہت سی امیدیں تھیں جو اب دم توڑتی نظر آرہی تھیں جے ہان کی پہلی محبت جسکے لیے وہ جان دینے کو تیار تھا وہ لوٹ آئی تھی اور اگر وہ معافی مانگ لے تو جے ہان کیوں اسے معاف نہیں کرے گا۔۔۔۔۔ وہ خود سے سوال کرتی وہیں بیٹھی تھی۔

"اب آئی ہے معافی مانگنے۔۔۔ تعزیت کرنے اب جے ہان کا خیال آیا اسے۔۔۔" ہادی ماہا طیب کے جانے کے بعد بڑبڑاتے ہوئے باہر نکلا تھا۔

"تو کیا جے ہاں معاف کر دے گا اسے؟" اسمارہ نے ڈوبتے دل کو سہارا دینا چاہا۔

ہادی نے اسے مڑ کر دیکھا اس بات کا جواب ہادی کے پاس بھی نہیں تھا ہادی نے کندھے اچکائے۔۔۔۔  
"مجھے نہیں لگتا لیکن وہ صاحب اتنے مہمان ہیں کچھ بھی کر سکتے ہیں۔۔۔۔" ہادی گٹار اٹھا کر وہاں سے  
آنے لگا۔

اسمارہ بے یقینی کی کیفیت میں وہیں بیٹھی مٹھیاں بھیجنے کر رہ گئی۔

اسے لگ رہا تھا اسکا دل کسی نے مٹھی میں دبا دیا ہو جے ہاں اسکا نہیں تھا نہ کبھی اس نے یا اسمارہ نے  
محبت کا اظہار کیا تھا مگر ایک ان کہا سا رشتہ تھا دونوں کے بیچ جو اسے ٹوٹا محسوس ہوا تھا جے ہاں  
اسے خود سے الگ ہوتا محسوس ہوا تھا دور جاتا۔۔۔۔

خود سے بچھڑتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

تمہیں کس نے کہا تھا یہ

کسی سنسان راستے پر

کسی انجان چہرے سے

ذرا سی آشنائی کو

بہت ہی خاص لکھ ڈالو

کہیں دو، چار باتوں کو

بہت پیارا سا تم دلکش حسین

احساس لکھ ڈالو

تمہیں کس نے کہا تھا یہ

سنو اے موم کی گڑیا

اب اس دور کے اندر کوئی مجنوں نہیں بنتا

کوئی رانجھا نہیں ہوتا

قدم دو، چار چلنے سے

سفر سانجھا نہیں ہوتا تو ان بے کار سوچوں پہ

سنو! رونے کا ڈر کیسا

جسے پایا نہیں تم نے

اسے کھونے کا ڈر کیسا

اسمارہ ریسٹورنٹ سے واپس گھر کی طرف جا رہی تھی وہ بہت اداس تھی ایک کے بعد ایک انسان اس سے ایسے ہی چھن جاتا تھا۔ اسمارہ بازو سہلاتی مین روڈ سے اپنے گھر جانے والی گلی میں داخل ہوئی تھی۔

اسمارہ گھر آکر کچھ دیر حنا کے ساتھ بیٹھی تھی مگر اندر سے وہ بہت خالی محسوس کر رہی تھی اور اپنے کمرے میں آگئی۔

مری زیست پر مسرت کبھی تھی نہ ہے نہ ہوگی  
کوئی بہتری کی صورت کبھی تھی نہ ہے نہ ہوگی  
مجھے حسن نے ستایا، مجھے عشق نے مٹایا  
کسی اور کی یہ حالت کبھی تھی نہ ہے نہ ہوگی  
وہ جو بے رخی کبھی تھی وہی بے رخی ہے اب تک  
مرے حال پر عنایت کبھی تھی نہ ہے نہ ہوگی  
وہ جو حکم دیں بجا ہے، مرا ہر سخن خطا ہے  
انہیں میری رو رعایت کبھی تھی نہ ہے نہ ہوگی  
جو ہے گردشوں نے گھیرا، تو نصیب ہے وہ میرا  
مجھے آپ سے شکایت کبھی تھی نہ ہے نہ ہوگی  
ترے در سے بھی نبا ہے، در غیر کو بھی چاہے  
مرے سر کو یہ اجازت کبھی تھی نہ ہے نہ ہوگی  
ترا نام تک بھلا دوں، تری یاد تک مٹا دوں  
مجھے اس طرح کی جرأت کبھی تھی نہ ہے نہ ہوگی

میں یہ جانتے ہوئے بھی، تری انجمن میں آیا  
کہ تجھے مری ضرورت کبھی تھی نہ ہے نہ ہوگی  
تو اگر نظر ملائے، مراد م نکل ہی جائے  
تجھے دیکھنے کی ہمت کبھی تھی نہ ہے نہ ہوگی  
جو گلہ کیا ہے تم سے، تو سمجھ کے تم کو اپنا  
مجھے غیر سے شکایت کبھی تھی نہ ہے نہ ہوگی  
ترا حسن ہے یگانہ، ترے ساتھ ہے زمانہ  
مرے ساتھ میری قسمت کبھی تھی نہ ہے نہ ہوگی  
یہ کرم ہے دوستوں کا، وہ جو کہہ رہے ہیں سب سے  
کہ نصیر پر عنایت کبھی تھی نہ ہے نہ ہوگی  
اسمارہ کو اپنے اندر پھر سے مایوسی محسوس ہونے لگی تھی مایوسی ناامیدی کی پہلی سیڑھی ہوتی ہے اور  
ناامیدی کفر وہ پھر سے کفر کی ان تاریکیوں میں نہیں جانا چاہتی تھی اسی لیے بیزار تھی۔  
"میں اللہ سے پھر سے مایوس نہیں ہونا چاہتی میں ایسے ہی دنیا کی محبتوں کے لیے اللہ سے پہلے بھی  
مایوس ہو گئی تھی اور کتنی ہی زندگی اندھیروں میں گزار دی میں پھر سے ان مایوسیوں اور اندھیروں کی  
زندگی میں واپس نہیں جانا چاہتی ذیحان محمد۔۔۔۔۔۔ لیکن۔۔۔۔۔۔"

اللہ مجھ سے وہ لوگ دور کیوں کر دیتا ہے جن سے میں محبت کرتی ہوں یا پھر میں محبتیں سنبھال نہیں پاتی۔"

اس نے ذیحان محمد سے رابطہ کیا تھا اسکا دل بہت بوجھل تھا وہ رونا نہیں چاہتی تھی کیونکہ رو کر وہ کمزور پڑ جاتی تھی اسے کمزور نہیں پڑنا تھا ہمت دکھانی تھی اور ہمت اسے ذیحان محمد کی باتیں ہی دلاتی تھی۔

"اللہ ہر انسان کو اسکی پسندیدہ چیز سے آزماتا ہے کسی کو دے کر اور کسی سے لے کر ہو سکتا ہے وہ تمہیں آزما رہا ہو تمہارے دل میں اللہ کی محبت کتنی ہے شاید وہ یہ دیکھنا چاہتا ہو۔۔۔۔۔"

اس لیے تم سے دنیا کی ہر وہ محبت جو اسکی محبت پہ حاوی ہونے لگتی ہے وہ دور کر دیتا ہے تاکہ وہ تمہیں سنیا سی بنا سکے۔۔۔"

"سنیا سی؟"

"ہاں سنیا سی۔۔۔ دنیا کو ترک کر دینے والے دنیا کی محبتوں کو اللہ کی محبت کے لیے چھوڑ دینے والے۔۔۔ تارک الدنیا لوگ۔۔۔ بہت اعلیٰ درجہ ہے یہ اللہ کی محبت کا آخری درجہ اور جن کو یہ نصیب ہو جائے تو انکو سب مل جاتا ہے۔۔۔۔۔"

وہ شاید تمہیں اس آخری آزمائش سے گزار کر تمہیں اپنی محبت سے سرشار کرنا چاہتا ہے۔۔۔

تو اب تم فیصلہ کرو تمہیں دنیا کی محبتیں چاہئیں یا اللہ کی محبت؟"

"اللہ کی محبت مجھے دنیا کبھی بھی نہیں چاہئے تھی اور اب بھی نہیں۔۔۔"



اسے لگتا تھا وہ ان سیاہ تتلیوں جیسی ہے جو اپنے رنگ کی وجہ سے دھتکاری گئی تھی مگر اس نے غور کیا تھا اس کے ارد گرد موجود سبھی انسان کہیں نہ کہیں سیاہ تتلیاں ہی تو تھے کسی ناکسی وجہ سے ٹھکرائے ہوئے دھتکارے ہوئے۔۔۔۔۔

صائم، رابی، جے ہان، سومن، ہادی، ماہا طیب اور خود اسمارہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ اپنی ظاہری شکل و صورت کی وجہ سے تو کچھ اپنے ماضی کی وجہ سے کچھ محبت کے ٹھکرائے ہوئے تو کچھ زندگی کے۔۔۔۔۔ کہیں نا کہیں ہر انسان ان سیاہ تتلیوں کی طرح اپنی اپنی جگہ اپنی بقاء کی جنگ لڑ رہا تھا اپنی ذات کی بقاء کی جنگ۔۔۔۔۔

اور اسمارہ وہ تو کب سے ان سیاہ تتلیوں کو بچانے کی مہم پہ تھی اب اسکے سامنے ماہا طیب اور جے ہان جو اپنی بقاء کے لئے آخری اڑان بھرنا چاہتے تھے کیا وہ انکے لئے کچھ نہیں کرے گی؟ اس نے نظر اس بڑفلائی ہاؤس سے ہٹائی تھی اور جاکر بیڈ پر دھڑام سے گری تھی۔

اور جلد ہی سونے کے لیے لیٹ گئی تھی۔ مگر نیند اسے کہاں آتی وہ مسلسل ماہا طیب اور جے ہان کے بارے میں سوچتی رہی تھی۔

"کیا سچ میں جے ہان اس سے اتنی محبت کرتا تھا کہ اسکے ٹھکرانے پہ وہ خودکشی تک کرنے لگا تھا؟ اور اب وہ لوٹ آئی ہے اسے جے ہان کی محبت کا احساس ہو گیا ہے تو جے ہان کیوں اسے معاف نہیں کرے گا؟ ہاں کر دے گا معاف وہ کہاں بھولا ہو گا ماہا طیب کو۔۔۔۔۔

ماہا طیب اسکی طرح بہت حسین ہے بہت خوبصورت دونوں ایک ساتھ کتنے اچھے لگیں گے نا۔۔۔۔۔



مرد جب محبت کرتا ہے تو وہ عورت کو خوش کرنے کے لیے سب کچھ کرتا ہے جبکہ عورت جب محبت کرتی ہے تو وہ مرد کو خوش دیکھنے کے لیے سب کرتی ہے جس میں اسکے ساتھ ہونے نہ ہونے کی شرط نہیں ہوتی۔

عورت بے لوث محبت کرتی ہے محبت میں عورت سے زیادہ اعلیٰ ظرف کوئی نہیں ہو سکتا اسی لیے تو اللہ نے عورت کو ماں کا درجہ دیا اور اپنے پیار کی مثال دینے کے لیے ماں کو چنا۔

اسمارہ نے جے ہان سے اس بارے میں بات کرنے کی کوشش کی مگر اس نے سختی سے اسے منع کر دیا تھا کہ وہ دوبارہ اس بارے میں اس سے کوئی بات نہ کرے۔

اسمارہ اپنی کلاسز اور یونیورسٹی کے کاموں میں بھی بہت مصروف تھی اسے کچھ ہی دنوں میں پاکستان واپس جانا تھا کاغذی کاروائی کے لیے۔ اسکے ٹرانسفر میں یہاں سیول نیشنل یونیورسٹی اور وہاں پروفیسر فیاض نے بہت مدد کی تھی۔ اسمارہ کو جلد از جلد کام نمٹانا تھا تاکہ وہ یہاں نئے سمسٹر کے ساتھ کلاسز کا آغاز کر سکے۔

کاموں میں مصروف رہنے کے باوجود اسے جے ہان کی اور ماہا طیب کی صلح کا خیال رہتا تھا۔

آج بھی ریسٹورنٹ میں بیٹھے اس نے ہچکچاتے ہوئے ہی جے ہان سے دوبارہ بات کی تھی۔

"تم کچھ نہیں جانتی اس لیے بہتر ہے تم کسی کی وکالت نہ کرو میرے سامنے۔" جے ہان کو پہلی بار غصے میں دیکھ کر اسمارہ حیران تھی۔

"سب جانتی ہوں میں اور میں کسی اور کی وکالت نہیں کر رہی نہ مجھے کرنی ہے میں تو تمہیں خوش دیکھنے کے لیے کہہ رہی ہوں میں جانتی ہوں تم اس سے محبت کرتے تھے۔۔۔" اسمارہ کو جانے کیا سوچی تھی وہ زبردستی دونوں کی صلح کروانے پہ تلی تھی۔

"محبت نہیں سبق تھا زندگی کا مجھے لگا تھا محبت ہے۔" بے ہان نے اسکی آنکھوں میں دیکھ کر کہا تھا۔  
"لفظوں کو گھمانے سے حقیقت نہیں بدل جاتی بے ہان۔" اسمارہ کے لہجے میں سختی تھی۔  
"اسے پہلے احساس نہیں تھا تو اب ہو گیا ہے لوٹ آئی ہے وہ۔۔"

اسکے لوٹ آنے سے اسکے چلے جانے کا خسارہ کم ہو جائے گا " بے ہان تلخ لہجے میں بولا۔  
"جو لوگ اپنے دکھوں کا ڈھنڈورا نہیں پیٹتے ہنسی کے پیچھے کئی دکھ چھپا لیتے ہیں تو دنیا والوں کو یہ کیوں لگتا ہے کہ انہیں تکلیف نہیں ہوتی یا انکو کبھی کوئی دکھ نہیں ہوا؟

جو لوگ اپنے دکھ چھپاتے ہیں انہیں دو دو محازوں پہ لڑنا پڑتا ہے ایک اپنے آپ سے اور دوسرا دنیا سے۔"

بے ہان کے لہجے میں دکھ صاف ظاہر تھا۔

"اس نے تمہیں ایک موقع نہیں دیا اور وہ آج پچھتا رہی ہے تم بھی وہی کرو گے؟ کل کو پچھتاؤ گے؟  
ایک بار مل لو تمہارے سارے گلے شکوے دور ہو جائیں گے یقین کرو۔"

وہ جیسے خود بے ہان کو زبردستی خود سے دور کر رہی تھی تاکہ اسکی آخری امید بھی ختم ہو جائے وہ خود کو شروع سے بے ہان کے قابل نہیں سمجھتی تھی اور اب جب اس نے ماہا طیب کو دیکھا تھا تو اسکے علاوہ وہ بے ہان کو کسی کے ساتھ نہیں دیکھنا چاہتی تھی اپنے ساتھ بھی نہیں۔۔۔۔۔۔

بے ہان اسے خالی نظروں سے دیکھتا رہا تھا۔

"کیسی لڑکی ہو تم اسمارہ؟ اپنی محبت کو خود کسی اور کی جھولی میں ڈال رہی ہو اتنا بھی کوئی سیلف لیس کیسے ہو سکتا ہے؟ اتنی بے لوث محبت کے مجھے خوش کرنے کے لیے مجھے میری پہلی محبت دینے کے لیے تم اپنی خوشیاں تباہ کر رہی ہو؟؟؟" بے ہان نے گہری نظر اسمارہ کے چہرے پہ ڈالی تھی۔ سیول میں ہر کوئی اپنے بارے میں سوچتا تھا اسمارہ جیسے لوگ شاید ہی کبھی بے ہان نے دیکھے ہوں اور آج اسلام آباد جسے لوگ ڈیڈ سٹی بھی کہتے ہیں وہاں کی رہنے والی نے کبھی نہ سونے والے سیول کی آنکھیں کھول دی تھیں۔۔۔ بے ہان کو یقین کرنے میں مشکل ہو رہی تھی۔ اسمارہ بے ہان کی خاموشی کو اسکی ہاں سمجھ کر خوش ہوئی تھی۔

"میں ماہا طیب سے خود ملوں گی اسے کہوں گی وہ کل شام کو یہاں آجائے بے ہان اسکا انتظار کرے گا۔۔۔"

اس نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کر کاؤنٹر کی طرف جانے لگی۔

"عورت سب کچھ بانٹ سکتی ہے سوائے اپنے من پسند شخص کے مگر وہ عام عورتوں جیسی کہاں تھی۔۔۔"

وہ سیول جسکی پہچان نامسان ٹاور تھا محبت کا نشان symbol of love وہاں کے رہنے والوں نے  
اگر اسمارہ کو دین دین سکھایا تھا تو وہ اسلام آباد جسکی پہچان فیصل مسجد تھی اللہ کا گھر اسلام کی پہچان  
وہاں کی رہنے والی سیول والوں کو محبت سکھا رہی تھی بے لوث محبت۔۔۔۔۔

کتنا حسین امتزاج ہے نا۔۔۔۔

اسمارہ ماہا طیب کا پتا لے کر اس سے ملنے آئی تھی۔ ماہا طیب سیول نیشنل یونیورسٹی کی سٹوڈنٹ تھی اور وہاں کے سٹوڈنٹس زیادہ تر مسلم دونگ میں ہی رہتے تھے ماہا طیب بھی وہیں رہتی تھی دو تین بیلز کے بعد ماہا طیب نے دروازہ کھولا تھا۔ اسمارہ اسے دیکھ کر کچھ دیر دیکھتی ہی رہ گئی تھی۔ دراز قد، روشن چہرہ، بڑی بڑی آنکھیں، سیاہ لمبے بال جو کمر تک آرہے تھے اور ہلکے گلابی رنگ میں ملبوس وہ کوئی پری لگ رہی تھی۔ ماہا طیب نے اندر سے اسے دیکھ لیا تھا اسی لیے ایسے ہی دروازہ کھول دیا تھا بنا پردے کے۔

"اسلام علیکم۔۔۔" اسمارہ نے ہچکچاتے ہوئے سلام کیا تھا جسکا جواب نہایت نرمی سے ماہا طیب نے دیا تھا۔ اور اسمارہ کو لے کر اندر آئی تھی۔ ایک کمرے کا چھوٹا سا ایئر ٹمنٹ عام طور پر سٹوڈنٹس ایسے ہی

کمرؤں میں رہتے ہیں لیکن اسمارہ یہ سب پہلی بار دیکھ رہی تھی۔ وہ اسمارہ کو بٹھا کر خود کچن کی طرف آئی تھی جو پاس ہی موجود تھا۔ اور سامنے رکھے دو کپس میں چائے ڈالنے لگی تھی۔

"میں اسمارہ ہوں۔۔۔۔ احمد صاحب کی بیٹی جے ہان کی امی میری سوتیلی ماں ہیں۔۔۔۔" اسمارہ نے خود ہی بات کا آغاز کیا تھا۔

"جانتی ہوں میں یہاں کچھ دوستوں سے پتہ چلا تھا احمد صاحب کی ڈیوٹھ کا انہوں نے تمہارا بھی بتایا تھا۔۔۔"

سومن اور جے ہان اسکے ساتھ ہی یونیورسٹی پڑھتے تھے اور جے ہان کی ماہا طیب کے لیے پسندیدگی کا سبکو علم تھا۔

ماہا طیب نے چائے کا کپ سامنے میز پر رکھا تھا۔ اور بیٹھ گئی تھی۔ وہ بہت نرم مزاج اور عاجز سی لگ رہی تھی جیسا اسمارہ کو بتایا گیا تھا وہ کہیں سے بھی ویسی نہیں لگ رہی تھی۔

"ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟" اسمارہ کی پلکیں لرزیں۔۔۔

"آپ بالکل ویسی نہیں ہیں جیسا میں نے سوچا تھا۔۔۔۔" اسمارہ کے کہنے پر ماہا طیب کھکھلا کر ہنس دی تھی۔

"میں ویسی اب نہیں رہی۔۔۔۔۔ لیکن جیسا تم نے سوچا تھا بالکل ٹھیک سوچا تھا میں ویسی ہی تھی بالکل۔۔۔۔" ماہا طیب کی ہنسی اڑ چکی تھی۔

"مجھے یقین نہیں آتا آپ نے جے ہاں جیسے انسان کو خود سے دور کر دیا۔" اسمارہ نے حسرت بھرے لہجے میں کہا تو ماہا طیب شرمندگی سے نظریں جھکا گئی تھی۔

"انسان خطا کا پتلا ہے ہم جب اللہ کی طرف سے آزمائش پر پورا نہیں اترتے تو ایسی ہی بیوقوفیاں کر جاتے ہیں۔" ماہا طیب اپنے ہاتھوں کی انگلیوں سے کھیلے کہہ رہی تھی۔

"آپ اتنی سمجھدار لگ رہی ہیں آپ کیسے بیوقوفی کر گئیں؟" اسمارہ سچ میں حیران تھی۔

"انسان کی آنکھوں پہ جب میں کی پٹی بندھ جائے تو اسے کچھ دکھائی نہیں دیتا۔۔۔۔۔ اور اگر اس پٹی کے اندھیرے میں انسان خود کو سب سے اعلیٰ سب سے بہتر سمجھنے لگ جائے تو اسے باقی دنیا حقیر لگنے لگتی ہے۔۔ اللہ کے سب سے ناپسندیدہ عمل میں سے ایک عمل غرور اور تکبر ہے اور جو انسان اسکا مرتکب ہو جائے اللہ اسے میری طرح رسوا کرتا ہے۔" ماہا طیب گھٹی گھٹی آواز میں بولی تھی۔

"آپ میں غرور کیسے آیا ماہا طیب؟" اس سوال پر ماہا طیب اپنی جگہ سے اٹھی تھی اور کھڑکی کے پاس جا کر کھڑی ہوئی تھی۔

"میرے والد انڈیا کے بہت بڑے سکالر ہیں۔۔ بچپن سے لے کر اب تک ہم نے گھر میں دینی ماحول ہی دیکھا بچپن سے نماز روزے کی پابندی خواتین کا پردہ قرآن و سنت کی تعلیم یہ سب ہوتا تھا بہت عزت ہے میرے خاندان کی لیکن ہم نے کبھی سوچا ہی نہیں جو دین جو اسلام ہمیں بچپن سے سکھایا جا رہا ہے وہ کیسا ہے وہ سچ میں ویسا ہے یا ہمارے سامنے ایسے پیش کیا جا رہا ہے۔۔۔ ہم نے کبھی کوشش بھی نہیں کی ہمیں ہمیشہ بتایا گیا مسلمانوں کے علاوہ باقی سب جہنمی ہیں۔۔، برے لوگ ہیں

مسلمانوں کے علاوہ تو کیا فرقوں میں بھی جنگ ہونے لگی تھی میں سید گھرانے سے ہوں ہمیں ہمیشہ یہی سکھایا گیا کہ ہماری شادیاں سید گھرانوں سے باہر نہیں ہو سکتی ہم بہت اعلیٰ ہیں باقی فرقوں سے۔۔۔۔۔ ہم عبادت گزار، پردہ دار، سید ہمیں اپنے نیک ہونے کا غرور تھا اور اس لیے ہمیں باقی سب حقیر نظر آتے تھے۔۔۔۔۔ اور اس غرور میں میں اتنی آگے چلی گئی کہ جے ہان کی محبت اسکا دین کی طرف رجحان کچھ نظر نہیں آیا۔۔۔۔۔ مجھے اتنا پتہ تھا سید کبھی کسی دوسرے فرقے میں شادی نہیں کرتے تو ایک نو مسلم سے؟؟؟؟ لیکن میں نہیں جانتی تھی یہ سب تو دنیا میں نیک نامی کے لیے تھا من گھڑت رسومات تھیں قرآن میں تو یہ سب نہیں۔۔۔۔۔

ہادی کی باتوں نے مجھے کسی حد تک جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا میں مجبور ہو کر قرآن اور حدیث کا مطالعہ کرتی تو خاندان کی رسومات مجھے بدعتیں لگنے لگی تھیں میں نے اپنے والد کو اس بارے میں بتایا تو انہوں نے مجھے فوراً انڈیا بلا لیا کہ میں دین سے دور ہو رہی ہوں میرا برین واش کیا جا رہا ہے۔۔۔۔۔ لیکن میری آنکھیں کھل چکی تھیں مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ فرقے، مسلح جھوٹی انائیں ایک کو دوسرے سے بہتر تصور کرنا دوسروں کو گنہگار کہنا یہ ہمارا کام نہیں ہے یہ تو اللہ کے فیصلے ہیں نا۔۔۔۔۔ میں نے سب کچھ چھوڑ کر واپس آنے کا فیصلہ کیا تو میرے والد نے مجھے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے گھر سے نکال دیا انہوں نے مجھ پر نافرمانی کا الزام لگایا صرف اس لیے کہ میں انکے بنائے ہوئے من مرضی کے دین پہ سوال اٹھا رہی تھی۔۔۔۔۔ مجھے اندازہ ہوا میں کتنی غلط تھی۔۔۔ "ماہا طیب بولتی چلی گئی تھی۔ اسکا چہرہ لال ہو چکا تھا دکھ کی وجہ سے اسمارہ اسکے خاموش ہونے پہ اسکے پاس چل کر آئی تھی۔

"مجھے اب اور کچھ نہیں چاہیے میں بس جے ہان نے معافی مانگنا چاہتی ہوں وہ معاف کرے گا تو مجھے اللہ بھی معاف کر دیں گے تم پلیز اسے کہو ایک بار مجھے معاف کر دے میں سکون سے سو نہیں پاتی اگر میری وجہ سے جے ہان کو کچھ ہو جاتا تو میں کیا کرتی۔۔۔۔۔" ماہا طیب رونے لگی تھی اسمارہ نے کندھا تھپکا کر اسے تسلی دی۔

"جے ہان سے بات کر لی ہے میں نے وہ آپ سے ملنا چاہتا ہے۔۔۔" ماہا طیب کی آنسوؤں سے بھری آنکھوں میں ایک چمک ابھری۔

"سچ؟" وہ بے یقینی سے بولی تھی۔

"ہاں بلکہ میں اسی لیے تو یہاں آئی تھی۔۔۔۔۔" سومن نے بتایا تھا وہ آپ سے کتنی محبت کرتا تھا اور اس نے اسی لیے اتنے سال صبر کیا کسی اور کو زندگی میں شامل نہیں کیا آج اسے اسکے صبر کا اجر مل جائے گا تو وہ خوش کیوں نہیں ہو گا۔۔۔۔۔ وہ تھوڑا ناراض ہے مگر وہ معاف کر دے گا آپکو۔۔۔" اسمارہ نے کیسے دل پہ پتھر رکھ کر یہ سب باتیں کیں تھیں یہ بس وہی جانتی تھی مگر ماہا طیب کو ایسے پر امید دیکھ کر اسمارہ مطمئن سی ہو گئی تھی۔

اسمارہ نے ماہا طیب کو آج اتیان کچن آنے کا کہا تھا۔ اسمارہ کھانا کھانے آئی تھی اور وہیں بیٹھ کر ماہا طیب کا انتظار کرنے لگی تھی تاکہ وہ آئے تو اس سے مل کر اسمارہ یہاں سے چلی جائے۔ جے ہان کا بھی ابھی تک نام و نشان نہیں تھا جبکہ ہادی اپنے کام میں مصروف تھا۔ اسمارہ کھانا کھا کر ہادی کی طرف آگئی تھی۔

"تمہارا منہ کیوں سو جا ہوا ہے ہادی ہیونگ؟"

ہادی نے اسے اگنور کیا تھا۔

"کیا ہو گیا یا اتنی دشمنی تو ہم انڈین پاکستانی کے بیچ نہیں جتنی تم نے دوسری انڈین لڑکی سے پال رکھی ہے۔"

اسمارہ نے معاملے کو لائٹ کرنا چاہا۔

"اسمارہ تم اب مجھ سے ڈانٹ کھاؤ گی جاؤ یہاں سے میں پہلے ہی بہت غصے میں ہوں اور تمہیں اس لڑکی کو بلانے کے لیے یہی جگہ ملی تھی؟"

"او فو ہادی ہیونگ کیا ہو گیا؟ اتنی بھی کیا نفرت۔۔۔ نہیں سمجھ پائی وہ اب پچھتا رہی ہے تو کیا ہم بھی اسے ذلیل کر کے دھتکار دیں پھر ہم میں اور اس میں کیا فرق رہ جائے گا؟" وہ ہادی کے پیچھے چل رہی تھی۔

"پچھتا رہی ہے؟" ہادی نے پلٹ کر دیکھا۔ "اسکے پچھتانے سے وہ سب دھل جائے گا جو اس نے ہمارے ساتھ کیا جانتی ہو اگر جہان اس دن واپس نہ آتا تو کیا ہوتا؟ میرا بھائی حرام موت مر جاتا اسمارہ۔۔۔ اور اس لڑکی نے مجھے میری بیوی کو بدکردار کہا گنہگار بھٹکے ہوئے مسلمان کہا اس نے ہم سبکو خود سے بیچ اور کمتر کہا سوچو اگر ہم کسی طرح کی احساس کمتری کا شکار ہو جاتے تو؟ اسکے پچھتانے سے سب ٹھیک ہو جاتا؟"

اسمارہ پھر سے باہر آگئی اور آکر بیٹھ گئی۔۔۔

ماہا طیب کی نظروں نے جے ہان کو ڈھونڈا تھا۔

"آپ بیٹھیں میں آپکے لئے کافی لاتی ہوں۔۔"

اور پھر سے کافی کے مگ رکھنے لگی۔

اسمارہ اگر اسمارہ نہ ہوتی تو ماہا طیب کی آنکھیں نوچ لیتی جن آنکھوں سے وہ جے ہان کو دیکھ رہی تھی۔

مگر اسمارہ----- جس نے خود ان دونوں کو لا کر سامنے بٹھا دیا تھا وہ یہ سب کیسے کر سکتی تھی۔





اتیان کا علاقہ اسمارہ کی دبی دبی چیخوں سے لرز اٹھا تھا اسمارہ نے اپنے جذبات کو جتنا دبایا تھا وہ اتنے ہی تکلیف دہ ثابت ہوئے تھے۔۔۔۔۔

اسکی سسکیاں بندھی تھیں۔

ماہا طیب اسکے پاس سے گزرتے ہوئے رکی تھی۔

اسمارہ نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا تھا ماہا طیب کے چہرے پر اطمینان تھا وہ مسکرا رہی تھی۔

"شکریہ اسمارہ۔۔۔۔۔" اس نے اسکا کندھا تھپکایا تھا۔

اسمارہ اسے تکتی رہ گئی تھی۔

ماہا طیب اسی وقت وہاں سے چل دی تھی اسمارہ نا سمجھی سے اسے دیکھتی رہی تھی۔

ہادی کی آواز پھر سے اسکے کانوں میں گونجی تھی۔

رنگ تھے، نور تھا

جب قریب تو تھا

ایک جنت سا تھا، یہ جہاں

وقت کی ریت پے کچھ میرے نام سا

لکھ کے چھوڑ گیا تو کہاں

ہماری ادھوری کہانی۔۔

ہماری ادھوری کہانی۔۔

ہماری ادھوری کہانی۔۔

ہماری ادھوری کہانی۔۔

کھشبوں سے تیری یوں ہی ٹکرا گئے  
چلتے چلتے دیکھو نا ہم کہاں آ گئے

جنتیں اگر یہیں تو دکھے کیوں نہیں

چاند سورج سبھی ہیں یہاں

انتظار تیرا صدیوں سے کر رہا

پیاسی بیٹھی ہیں کب سے یہاں

ہماری ادھوری کہانی

ہماری ادھوری کہانی۔۔

ہماری ادھوری کہانی

ہماری ادھوری کہانی۔۔

ریسٹورنٹ کے باہر موجود ہادی یہ الفاظ گاتے ہوئے دل سے رو رہا تھا اسکے ساتھ سیڑھیوں پہ بیٹھی  
اسمارہ جو اس کی شدت کو خوب محسوس کر رہی تھی اندر بیٹھا جے ہان اور اتیوان کی گلیوں سے آخری  
بار گزرتی ماہا طیب۔۔۔۔

پیاں کا یہ سفر ختم ہو جائیگا  
کچھ ادھورا سا جو تھا پورا ہو جائیگا

جھک گیا آسمان  
مل گئے دو جہاں  
ہر طرف ہیں ملان کا سما  
ڈولیا ہیں سبھی، کھشبتیں ہر کہیں  
پڑھنے آیا کھدا خود یہاں۔۔

ہماری ادھوری کہانی

ہماری ادھوری کہانی۔۔

ہماری ادھوری کہانی

ہماری ادھوری کہانی۔۔

اسمارہ کے لیے یہ سننا مشکل ہو رہا تھا وہ کانوں پہ ہاتھ رکھے وہاں سے بھاگی تھی اور اتیان کچن کی عمارت سے کوسوں دور نکل آئی تھی۔

اسمارہ جب بھی دکھی ہوتی تھی اسے گھر جانے کا دل نہیں کرتا تھا اسلام آباد میں بھی وہ سڑکوں پہ گاڑی گھماتی رہتی تھی اور آج بھی وہ سیول میں گھومتی رہی تھی۔ رات ہوئی تھی اور وہ گھر کی طرف لوٹی تھی لیکن مین روڈ پر اتر بس سٹاپ پر لگے بینچ پر بیٹھ گئی تھی۔

بارش کی وجہ سے ہر طرف منظر دھل چکے تھے۔ گیلی سڑک پہ اس نے نظریں ٹکائی جن پر بل بورڈز اور سٹریٹ لائٹس کی روشناس منعکس ہو رہی تھی۔ اسمارہ نے آسمان کی طرف دیکھا تھا اور گہری سانس لی تھی۔ وہ دکھی تھی مگر اپنا دکھ منانا نہیں چاہتی تھی۔ دکھ کو جتنا حاوی کرو وہ اتنا ہی محسوس ہوتا ہے اسمارہ محسوس نہیں کرنا چاہتی تھی مگر اسکی یہ کوشش شاید ناکام ہو رہی تھی۔

بارشوں کا موسم ہے۔۔۔

تجھ کو بھول جانے کا اک بہانہ ڈھونڈھ لوں

میں جب سے تم سے بچھڑا ہوں تنہا سا ہو گیا ہوں

میں تجھ کو سوچنے سے بھی

کچھ بھی کہنے سے پہلے بات یوں بدلتا ہوں  
بارش کی بوندوں میں کیوں نہ کھل کے آج چیخ لوں  
اور رو بھی لوں اس طرح سے کرنے پر  
دل بھی ہلکا ہو جائے سانس بھی سنبھل جائے صبر شاید آجائے  
خود سے وعدہ کر لوں میں  
پھر سے خوش رہنے کا تجھ کو بھول جانے کا نئی راہ چلنے کا  
خود کو یوں بدلنے کا ایک ارادہ کر لوں میں  
بارشوں کا موسم ہے۔۔۔  
زخم شاید سل جائیں  
درد سارے دھل جائیں  
شام غم بھی ٹل جائے  
دل میرا بہل جائے  
خواب سارے جل جائیں  
خیال بھی بدل جائیں  
بارشوں کا موسم ہے۔۔۔۔

بارشوں کا موسم ہے۔۔۔۔

اسمارہ بوجھل قدموں کے ساتھ وہاں سے اٹھی تھی اور فوٹ پاتھ کے کنارے پر چلنے لگی تھی۔  
اسمارہ نے دودن تک خود کو گھر میں قید رکھا تھا وہ نہ تو کلاسز لینے گئی تھی اور نہ اتیان کچن۔ اس میں  
ابھی اتنی ہمت نہیں تھی کہ اپنی اداسی کو جھوٹی مسکراہٹ کے پیچھے چھپا سکے اور ہادی اور بے ہان کے  
سامنے نارمل بیہیو کر سکے۔ اسکے ڈاکیومنٹس ریڈی ہو چکے تھے جو اسے ابھی گارڈ نے لا کر دیئے تھے  
دوسرے دن اسکی پاکستان کے لیے فلائٹ تھی۔ اسے یونیورسٹی جانا تھا اور پیپر ورک کمپلیٹ کرنا تھا۔ وہ  
جذبات اور احساسات سے خالی دل و دماغ لیے کھڑکی سے سر ٹکائے سیول کے سیاہ آسمان کو دیکھ رہی  
تھی۔

اپنے سرد کمرے میں

میں اداس بیٹھی ہوں

نیم وا درپچوں سے

نم ہوائیں آتی ہیں

میرے جسم کو چھو کر

آگ سی لگاتی ہیں

تیرا نام لے لے کر

مجھ کو گدگداتی ہیں

کاش میرے پر ہوتے

تیرے پاس اڑ آتی

کاش میں ہوا ہوتی

تجھ کو چھو کے لوٹ آتی

میں نہیں مگر کچھ بھی

سنگ دل رواجوں کے

آہنی حصاروں میں

عمر قید کی ملزم

صرف ایک لڑکی ہوں

اسمارہ نے کچھ ضروری سامان پیک کرنا شروع کر دیا۔ گارڈ نے اسے بتایا تھا کہ جے ہان آیا تھا لیکن اسکے کہنے پہ گارڈ نے کہا اسمارہ گھر پہ نہیں ہے تو واپس چلا گیا۔ اسمارہ کالز بھی نہیں پک کر رہی تھی وہ یہاں سے ابھی فی الحال ایسے ہی چلے جانا چاہتی تھی بنا کسی کو بتائے۔

اس نے حنا سے بھی بات کر لی تھی۔

اسمارہ نے پاکستان کال کر کے اطلاع دی تو دادی بھی خوش ہو گئیں تھیں اور انہوں نے فلائٹ کا ٹائم کنفرم کیا اور کہا وہ اسمارہ کا انتظار کر رہی ہیں۔

دوسرے دن صبح کی فلائٹ سے اسمارہ کو جانا تھا تو وہ فجر کے بعد سوئی نہیں تھی بلکہ ناشتہ بنانے لگی تھی۔

حنانوبجے تک جاگتی تھی اور بارہ بجے تک آفس جاتی تھی۔ وہ جاگی تو اسمارہ نے ان کے لیے بھی ناشتہ لگا دیا تھا اور انکو بلا کر لائی تھی۔

"ناشتہ تو بہت مزیدار لگ رہا ہے۔۔۔" وہ آتے ساتھ ہی بولی۔

"تم یہاں نہیں ہوگی تو بہت مس کریں گے ہم سب تمہیں سو من کے بعد اب تم ہی ہو جو ایسے ہم سب کا خیال رکھتی ہو دل لگا رہتا ہے ہمیں لگتا ہے احمد اور سو من دونوں ہمارے ساتھ ہیں۔۔۔" حنا کا لہجہ اداس ہوا تھا۔

"میں کچھ ہی دنوں میں واپس آ جاؤں گی اور اسی لیے تو میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ فردر ایجوکیشن یہیں کروں گی۔۔۔" اسمارہ نے حوصلہ دینا چاہا۔

"تم میری بیٹی جو ہو۔۔۔ احمد اسی لیے تو تمہیں کہہ کر گئے تھے وہ جانتے تھے ہمیں تمہاری کتنی ضرورت ہوگی بہت دور اندیش انسان تھے۔۔۔" حنا نے ایک ٹھنڈی آہ بھری۔

اسمارہ کا دل بھی اداس ہوا تھا مگر وہ خوش تھی وہ آج پاکستان جائے گی اور پھر قبرستان کتنے مہینوں سے اس نے بابا کی آخری آرام گاہ کو نہیں دیکھا تھا ہاتھ لگا کر محسوس نہیں کیا تھا جہاں اسکے بابا ابدی نیند سو رہے تھے۔

اسمارہ گھر سے بیگ لیے نکلی تھی حنا نے اسے ڈرائیور کے ساتھ جانے کو کہا یا جے ہان اور ہادی کا کہا تو اسمارہ نے صاف منع کر دیا تھا وہ چاہتی تھی وہ اکیلے جائے یہ بات حنا کی سمجھ میں تو نہیں آئی لیکن وہ اسمارہ کے ساتھ کوئی زبردستی نہیں کرنا چاہتی تھی۔

اسمارہ کو پاکستان جانے کی خوشی اور سیول چھوڑنے کے غم میں سمجھ نہیں آ رہی تھی کونسا جزبہ حاوی ہو رہا ہے لیکن وہ جذبات سے خالی بس چلتی جا رہی تھی۔ سیول میں بہار کی آمد آمد تھی چیری بلوسم نے سڑکوں کو اپنی خوبصورتی سے آراستہ کر دیا تھا کچھ دن پہلے جو سفیدی سیول کی سڑکوں پر نظر آتی تھی وہ اب سیول کے درختوں پر چھا گئی تھی۔ سڑک کے کنارے اور فوٹ پاتھ نہایت حسین منظر پیش کرنے لگے تھے۔ اور پھر اس لر چلتی ہوئی ہوائیں چیری بلوسم کی پتیاں نچھاور کرنے لگتی تھیں۔ اسمارہ نظارے دیکھتی قریب کے بس اسٹاپ پہ رکی تھی اور وہاں سے اس نے ٹیکسی لینی تھی لیکن صبح کا وقت تھا اور اس وقت لوگوں کا رش بہت زیادہ ہوتا تھا۔ وہ کچھ دیر وہاں رکی تھی۔

اس نے ایک نظر پیچھے مڑ کر دیکھا تھا جس راستے سے وہ چلتی ہوئے یہاں آئی تھی اور ایک اداس سی مسکراہٹ اسکے لبوں پر آئی تھی۔

ہاتھ خالی ہیں ترے شہر سے جاتے جاتے

ہاتھ خالی ہیں ترے شہر سے جاتے جاتے  
جان ہوتی تو مری جان لٹاتے جاتے  
اب تو ہر ہاتھ کا پتھر ہمیں پہچانتا ہے  
عمر گزری ہے ترے شہر میں آتے جاتے  
اب کے مایوس ہوا یاروں کو رخصت کر کے  
جار ہے تھے تو کوئی زخم لگاتے جاتے  
رینگنے کی بھی اجازت نہیں ہم کو ورنہ  
ہم جدھر جاتے نئے پھول کھلاتے جاتے  
میں تو جلتے ہوئے صحراؤں کا اک پتھر تھا  
تم تو دریا تھے مری پیاس بجھاتے جاتے  
مجھ کو رونے کا سلیقہ بھی نہیں ہے شاید  
لوگ ہنستے ہیں مجھے دیکھ کے آتے جاتے  
ہم سے پہلے بھی مسافر کئی گزرے ہوں گے  
کم سے کم راہ کے پتھر تو ہٹاتے جاتے  
اسمارہ نے خیال جھٹکا اور آس پاس پھر سے ٹیکسی کی تلاش میں نظریں گھمائی۔

جے ہان اسمارہ کی طرف آیا تھا مگر گارڈ نے اسے بتایا وہ کچھ دیر پہلے ہی ایئر پورٹ کے لیے نکل چکی ہے۔

جے ہان کو یقین نہیں ہو رہا تھا وہ اتنی جلدی چلی گئی اسکی فلائٹ میں تو ابھی کافی ٹائم ہے۔۔۔

جے ہان نے گھڑی دیکھی تھی شاید اسمارہ کو سیول چھوڑنے کی کچھ زیادہ جلدی تھی۔

جے ہان بھاگتے ہوئے دو گوک-دو گ کے گلیوں سے نکلا تھا اور مین روڈ تک آیا تھا ادھر ادھر نظریں دوڑائیں لیکن اسمارہ کا نام و نشان نہیں تھا۔

تھوڑا آگے بڑھ کر اس نے بس ٹاپ پہ کھڑے لوگوں کو دور سے دیکھا تھا تو وہاں کھڑی ایک لڑکی جو گردن ایک ہی طرف موڑے کسی کو دیکھے جارہی تھی جے ہان کو یقین تھا وہی اسمارہ ہے۔۔

"ربرٹنیک"!!! جے ہان نے پھولتی ہوئی سانسوں کو سلجھاتے ہوئے مسکرا کر کہا تھا اور تیز قدم اٹھاتا اسکی طرف بڑھنے لگا تھا۔

جے ہان کے کانوں میں ماہا طیب سے کہے گئے آخری الفاظ گونج رہے تھے

"میری پہلی محبت اسی دن مر چکی تھی جس دن میں ماپو برج سے زندہ واپس آیا تھا ماہا طیب۔۔۔۔۔

اور اب زندہ ہے تو صرف آخری محبت اور میری آخرت محبت کا نام اسمارہ احمد ہے۔۔۔۔۔!"

جے ہان کا لہجہ سخت ہوا تھا مگر اس نے ماہا طیب کو دیکھا تھا وہی روشن چہرہ جو سیاہ حجاب میں چاند کی طرح چمکتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"اسمارہ؟" ماہا طیب کے پاؤں تلے زمین نکلتی محسوس ہوئی تھی۔

"ہاں اسمارہ وہ لڑکی جو میری خوشی کے لیے اپنی خوشیوں کو داؤ پہ لگا کر تمہیں مجھ سے ملوانے لائی ہے ایسی لڑکی جو مجھے خوش دیکھنے کے لیے کچھ بھی کر سکتی ہے تو کیا میں اسے چھوڑ کر تمہیں اپنا لوں؟

یہ بے وقوفی ہوگی اور میں ایک بار پھر تمہیں چن کر وہی بے وقوفی نہیں کرنا چاہتا۔۔۔ معاف کیجئے گا محترمہ لیکن آپ بھلائی جاچکی ہیں۔" جے ہان نے دو ٹوک الفاظ میں کہا۔

"معاف تو کر سکتے ہوں۔۔۔" ماہا طیب کی دبی دبی آواز نکلی تھی۔

"تم معاف نہیں کرو گے تو میں جی نہیں پاؤں گی سکون سے مجھے معاف کرو یا پھر کوئی سزا دو۔۔۔"

"ایسے ہی جی کے دکھا دو یہی تمہاری سزا ہے اور آخرت کے دن اگر مجھ سے تمہارے بارے میں سوال ہوا تو کہہ دوں گا میں نے تمہیں معاف کر دیا۔۔۔۔۔" جے ہان نے آخری بار دیکھنا بھی مناسب نہیں سمجھا تھا۔

ماہا طیب مزید کچھ کہنے کے قابل نہیں رہی تھی وہ اپنا مرا ہوا جسم اٹھائے باہر آئی تھی۔

"ہئے ربڑ نیک"!!!

جے ہان نے اسمارہ کو آواز دی تھی اسمارہ جو اپنے آپ میں گم کھڑی تھی آواز پر بری طرح چونک گئی تھی۔

اس نے مڑ کر دیکھا تھا جے ہان ایک گہری مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھ رہا تھا۔

اسمارہ کی آنکھیں چمک گئی تھیں۔ جے ہاں اسکی طرف بڑھنے لگا تھا اسمارہ کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی  
تھی وہ اسے ہمیشہ کے لیے چھوڑنے آرہا ہے یا۔۔۔؟  
اسمارہ ٹھٹھک گئی۔

تمہیں اک بات کہنی تھی

اجازت ہو تو کہہ دوں میں

یہ بھیگا بھیگا سا موسم

یہ تتلی پھول اور شبنم

چمکتے چاند کی باتیں

یہ بوندیں اور برساتیں

یہ کالی رات کا آنچل

ہوا میں ناچتے بادل

دھڑکتے موسموں کا دل

مہکتی خوشبوؤں کا دل

یہ سب جتنے نظارے ہیں

کہو کس کے اشارے ہیں

سبھی باتیں سنی تم نے

پھر آنکھیں پھیر لیں تم نے

میں تب جا کر کہیں سمجھا

کہ تم نے کچھ نہیں سمجھا

میں قصہ مختصر کر کے

ذرا نیچی نظر کر کے

یہ کہتا ہوں ابھی تم سے

محبت ہو گئی تم سے

"کس سے بھاگ رہی ہو مجھ سے یا خود سے؟" بے ہان نے پاس آتے ہی کہا تھا۔

اسمارہ نظریں چرا گئی تھی۔

"جار ہی ہو تو بتا کر تو جاتی ہم نے کونسا تمہیں روک لینا تھا۔۔۔" بے ہان ادھر ادھر دیکھتے مصروف

انداز میں بولا تھا۔

"اسی لیے نہیں بتایا اور تم روکتے بھی تو میں کونسا رکنے والی تھی۔۔۔" لہجہ تھوڑا شکایتی ہوا تھا۔

"واپس تو آؤ گی نا؟"

"آفکورس۔۔۔ سیول صرف تمہارا تو نہیں۔۔۔"

جے ہان مسکرا دیا تھا۔

"اس بار واپس آؤ گی تو ہمیشہ کے لیے آنا ویسے بھی اسکے بعد میں تمہیں جانے ہی نہیں دوں گا"

جے ہان اسکی طرف متوجہ ہوا تھا۔

"کیوں تم کیوں نہیں جانے دو گے؟" اسمارہ نے تیور چڑھائے۔

"بھئی اتنا تو حق ہوتا ہے نا اپنی بیوی پر۔۔۔۔"

"بیوی؟ کون بیوی اور کیسی بیوی ذرا روشنی ڈالیں گے اس پہ؟؟؟" اسمارہ آگ بگولہ ہوئی۔

جے ہان نے جواب دینے کے لیے تھوڑا وقت لیا تھا اور پھر ایک گھنٹے کے بل زمین پہ بیٹھا تھا۔

"یہ تم کیا۔۔۔۔" اسمارہ گڑبڑائی تھی۔

"جے ہان سب دیکھ رہے ہیں اٹھو تم۔۔۔۔"

جے ہان پروپوز کرنے والے انداز میں بیٹھا تھا اور گردن اٹھا کر اسمارہ کو ہنستے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

آس پاس کھڑے لوگ متوجہ ہوئے تھے اور انہیں ایسے دیکھ کر خوشی کی لہر سی دوڑ گئی تھی۔

سبھی لوگ پروپوزل دیکھنے کے لیے بے تاب ہو رہے تھے جبکہ اسمارہ اسکی تو ہوائیاں اڑ چکی تھیں۔

"اسمارہ کیا تم مجھے روز ٹینڈے بنا کر کھلاؤ گی؟؟" ایک معصومانہ سوال ایک خوبصورت انسان کی طرف

سے آیا تھا۔

"سے یس۔۔۔" سب لوگوں نے یک زبان ہو کر کہنا شروع کر دیا تھا اب انکو کیا پتہ گھٹنے کے بل بیٹھا یہ انسان انکی امیدوں پہ بالکل پورا نہیں اتر رہا تھا۔

ہر روز ٹینڈے؟ اتنی بڑی قربانی کیا کیا جاسکتا تھا۔

اسمارہ نے کچھ سوچا لیکن پھر ہنستے ہوئے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

جے ہان وہیں زمین پہ لیٹ گیا تھا سب لوگوں نے تالیاں بجاتے ہوئے مبارک باد تھی۔

اسمارہ نے اسے ہڈی سے پکڑ کر اٹھایا تھا اور اسے دیکھ کر نفی میں سر ہلایا تھا۔

جے ہان ہنستے ہوئے اسمارہ کو دیکھے جا رہا تھا۔

"تم سے یہ امید نہیں تھی" اسرارہ نے نظریں اس کے چہرے پہ جمائی۔

[illegible]

جے ہاں نے گہری نظر اسما رہ یہ ڈالی تھی۔

اسمارہ نے نظریں چرائی اور سامنے کھڑی ایک ٹیکسی کی طرف چل دی تھی جے ہان بھی اسکے پیچھے چل دیا

ٹیکسی میں بیٹھے اسمارہ نے حسب معمول شیشے سے سر لگائے سیول کو دیکھنا شروع کیا تھا مارچ کا تیسرا ہفتہ چل رہا تھا جب سیول میں بہار اپنے عروج پر ہوتی ہے جہاں نظر جاتی درخت پھولوں سے سجے تھے سیول کی سڑکوں سے برف کی سفیدی ہٹی تھی تو پھولوں نے پتیاں نچھاور کر کے سیول کو سفید کر دیا تھا جا بجا پھول کھلے تھے جہاں نظر جاتی پھول ہی پھول آج سیول اسے پھولوں کا شہر لگ رہا تھا پھولوں کا شہر سیول۔۔۔۔

جے ہان اسے چھوڑنے ایئرپورٹ تک آیا تھا وہ بار بار مڑ کر جے ہان کو دیکھتی تاکہ وہ یقین کر سکے یہ سچ تھا خواب نہیں تھا۔

ایئرپورٹ پہنچ کر جے ہان نے اسکا بیگ اٹھایا تھا اور اسے اندر تک چھوڑنے آیا تھا۔  
ایئرپورٹ پر کلئیرنس کے بعد وہ آخری بار جے ہان سے مل کر آنے لگی تھی۔  
اسمارہ نے اسے اللہ حافظ کہا اور اس سے دور جانے لگی۔

وہ جتنا اداس سیول آتے ہوئے تھی اب سیول سے جاتے ہوئے بھی اسے اتنی ہی اداسی ہو رہی تھی وہ بار بار پیچھے مڑتی اور جے ہان کو ہاتھ ہلاتی۔ جے ہان بھی اسکے نظروں سے اوجھل ہونے تک اسے دیکھتا رہا تھا۔

اسمارہ کافی پرسکون انداز میں آکر اپنی سیٹ پر بیٹھی تھی وہ بہت خوش اور مطمئن تھی۔ ونڈو سیٹ پر بیٹھے وہ باہر کے نظارے دیکھ رہی تھی۔

"کچھ رہ تو نہیں گیا تمہارا سیول میں؟ دل کے علاوہ۔۔۔۔۔" جے ہان نے سرگوشی کے انداز میں اسکے کان میں آکر کہا تھا اور وہ ششدر رہ گئی۔ اسمارہ کی آنکھیں حیرت سے پھٹی جے ہان کو دیکھ رہی تھیں جو آکر اسکے برابر والی سیٹ پر بیٹھا تھا۔

"تت۔۔ تم؟؟ تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" اسمارہ پوری کی پوری جے ہان کی طرف مڑ گئی تھی۔ جے ہان اطمینان سے مسکراتے جا رہا تھا۔ ٹیک آف کی اناؤنسمنٹ ہوئی تھی۔

"سیٹ بیلٹ باندھ لو ورنہ گر جاؤ گی۔۔۔" جے ہان نے لپک کر اسکے سامنے سے ہوتے ہوئے سیٹ بیلٹ پکڑا تھا اور باندھنے لگا اسمارہ یک ٹک اسے دیکھ رہی تھی۔

"جے ہان بتاؤ تم یہاں کیسے آئے؟ اور کیوں آئے ہو؟" اسمارہ نے سختی سے پوچھا تھا۔

"بھئی اب تمہاری رضا مندی مل گئی ہے تو اگلا سٹیپ کیا ہوگا؟ تمہاری فیملی سے ملنا۔۔۔۔۔ اسی لیے تمہارے ساتھ جا رہا ہوں۔۔۔" انتہائی اطمینان سے کہتا وہ اپنا سیٹ بیلٹ باندھ رہا تھا جبکہ اسمارہ اپنی سیٹ پہ بیٹھے اچھل پڑی تھی۔

"ہوش میں ہو تم؟ ابھی کچھ دیر گزری ہے ہمیں ایک دوسرے کو بتائے ہوئے اور تم اتنی جلدی فیملی سے ملنے جا رہے ہو؟" وہ بھول چکی تھی وہ فلائیٹ میں ہے۔

"آہستہ بولو اور نیک کام میں دیر نہیں کرنی چاہیے میں نے تو یہی سنا ہے۔۔۔" وہ ہاتھ باندھے سیدھا ہو کے بیٹھ گیا تھا۔

"جے ہان میں تمہیں ساتھ لیجا کر کیا کہوں گی کہ یہ دیکھو میں اپنے لیے لڑکا ڈھونڈ لائی ہوں؟ میں یہاں ایک رشتہ توڑنے آئی تھی رشتہ دھونڈنے نہیں۔۔۔" اسے فیملی کے سامنے لیجانے کا ڈر تھا۔

"اب اللہ نے رشتہ بنا دیا ہے تو نبھانا تو پڑے گا۔۔۔ اور فیملی کی فکر نہ کرو میں سنبھال لوں گا۔" اس نے آنکھیں ٹمٹماتے ہوئے تسلی دلائی۔

"کیا خاک سنبھال لو گے میری ماں کو نہیں جانتے تم تمہیں دیکھتے ہی مجھے بھی سڑک پہ پھینک دیں گی۔۔۔" وہ بہت تذبذب کا شکار تھی۔ جبکہ جے ہان مزے سے ہنس دیا تھا۔

"جے ہان تمہیں بتانا چاہئے تھا مجھے میں کم از کم دادی کو تو بتا دیتی۔۔۔۔۔" اس نے افسوس سے کہا تھا۔

"میرے سوال کا جواب تو دیا نہیں تم نے کچھ چھوڑ کر تو نہیں آئی نا؟" جے ہان نے یاد کروایا۔

"مجھے یاد نہیں۔۔۔" وہ بال کانوں کے پیچھے کرتی نظریں چراتے بولی تھی۔

"یہ؟" جے ہان نے اسکا بڑفلائی ہاؤس اسکے سامنے کیا تھا۔

"آہ۔۔۔ یہ میں کہاں چھوڑ آئی تھی اوہ گاڈ۔۔۔۔۔"

"تھینک یو جے ہان۔۔۔" وہ بڑفلائی ہاؤس کے پوٹ کو گلے سے لگا کر بولی تھی۔

"آلويز آ پليز----" جے ہان نے سینے پہ ہاتھ باندھے۔

کچھ ہی دیر میں اناؤنسمنٹ ہوئی تھی اور جہاز ٹیک آف کرنے والا تھا۔ اسکے ساتھ کی سیٹ خالی تھی تو وہ بھی سلیپ ماسک پہن کر کچھ دیر سونا چاہتی تھی۔

-----

جے ہان نے جب سے بتایا تھا وہ اسکی فیملی سے ملنے کے لیے اسکے ساتھ جا رہا ہے اور اسمارہ کا باقی کا سفر اسی پریشانی میں گزرا تھا۔ اسمارہ اور ذہن میں طرح طرح کے سوالات نہ ابھریں ایسا کیسے ہو سکتا تھا۔

"کیسے اسکو ساتھ لے کر سب کے سامنے جاؤں گی؟

کیا کہوں گی وہی لڑکا ہے، میں شادی کرنا چاہتی ہوں اور اب میں ساتھ لے کر آگئی ہوں؟؟

یا اللہ مدد کرنا گھر والوں سے بچانا میں کیسے سب کا سامنا کروں گی۔۔۔"

اس نے دل ہی دل میں سوچ کر آنکھیں میچ ہی لیں اور مٹھیاں دبا کر دعا کرنے لگی۔

اسلام آباد ایئرپورٹ پر کلئیرنس کے بعد باہر آتے ہی اسمارہ دنگ رہ گئی تھی امل، آنلہ اور دادی سامنے کھڑی تھیں وہ اسے ریسیو کرنے آئی تھی۔ اسمارہ گھر تک سکون سے جانا چاہتی تھی مگر یہ لوگ تو یہیں پہنچ گئے تھے۔ اسمارہ دور سے ہاتھ ہلاتی پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ قریب آنے لگی۔ اسمارہ نے بڑی مشکل سے چہرے کے تاثرات کنٹرول کر رکھے تھا لیکن اسکا گلہ خشک ہو رہا تھا۔

جے ہان اسکے پیچھے چل رہا تھا۔ اسمارہ کبھی پیچھے مڑ کے جے ہان کو دیکھتی تو کبھی سامنے کھڑی ان تین خواتین کو۔۔۔۔

"اسلام علیکم دادی آپ لوگ یہاں کیا ضرورت تھی۔۔۔" اسمارہ کے آدھے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے۔

"ارے میرا بیٹا جے ہان میں صدقے جاؤں کیسا ہے کوئی پریشانی تو نہیں ہوئی سفر اچھے سے گزرانا؟" اسمارہ دادی کا منہ تکتی رہ گئی تھی جو جے ہان کا ماتھا چوم کر اسکی خیریت دریافت کرنے میں مصروف تھیں

امل اور آنکھ وہ بھی جے ہان کو ہی دیکھے جارہی تھیں۔

"جے ہان بھائی۔۔۔۔" امل نے چہک کر بولا تھا۔

"اف مجھے تو یقین نہیں آرہا آپ میرے سامنے کھڑے ہیں اللہ۔۔۔۔"

"اتنی خوشی امل کو کس بات کی ہو رہی تھی؟" اسمارہ دنگ کھڑی تھی۔

"آنکھ کیسی ہو تم؟" جے ہان نے بڑے فرینک انداز میں پوچھا تھا۔

"میں بالکل ٹھیک آپکو دیکھ کے اور بھی ٹھیک ہو گئے ہم لوگ۔۔۔" سب مسکرا دیئے تھے۔

"اور اسمارہ تم کیسی ہو؟ کوئی پریشانی تو نہیں ہوئی آتے ہوئے؟" دادی کو فائنلی اسکی یاد آئی تھی اور اسکے سر پہ ہاتھ پھیر کر وہ اتنا ہی بولی اور گاڑی کی طرف آنے لگے۔

آنکھ ڈرائیو کر رہی تھی اور دادی اسکے ساتھ آگے بیٹھی تھیں جبکہ اہل پیچھے اسماہ اور بے ہان کے بچے بیٹھی تھیں۔

"بے ہان بیٹا جیسے تم نے احمہ کے جانے کے بعد ہماری ڈھارس بندھائی جیسے ہمارا خیال رکھا میرے پاس الفاظ نہیں تمہیں شکریہ کہنے کے لیے۔۔۔۔" دادی نے تشکر بھرے لہجے میں کہا تھا جبکہ اسماہ یہ محبتیں یہ چاہتیں دیکھ کر خود کو انجان محسوس کر رہی تھی جیسے اس نے پچھلے تین ماہ کسی پتھر کے پیچھے گزار دیئے تھے۔

"کیسی باتیں کر رہی ہیں دادی میں کوئی غیر ہوں بھلا۔۔۔۔" بے ہان نے ہاتھ دادی کے کاندھے پر رکھا تھا جو دادی نے اپنے ہاتھ سے تھپتھپایا۔

"بے ہان بھائی آپکو نہیں پتہ آپکی کتنی فین فالونگ ہے یہاں میری فرینڈز تو جل کر راکھ ہو جائیں گی جب میں انکو آپکا بتاؤں گی آپکو پتہ ہے ہم ساری وڈیوز دیکھتے تھے آپکی سائیکولوجی کے لیکچرز بھی اور وہ جو آپ ٹین ایجرز کے لیے اسلامک سیشن کرتے تھے وہ بھی۔۔۔"

"کیا؟؟؟؟؟ اسکی وڈیوز اہل سارا سارا دن دیکھتی تھی؟" اسماہ کا دل چاہا چلو بھر پانی میں ڈوب جائے وہ کیسے نہیں اندازہ کر سکی تھی جبکہ بے ہان نے بارہا بتایا تھا وہ سائیکولوجی کا سٹوڈنٹ تھا اور کچھ عرصہ پہلے ہی اسلام قبول کیا تھا۔

اے اسے قصے سنارہی تھی جبکہ اسمارہ خود کو کوس رہی تھی اس نے کتنی ہی بار اے کو ویڈیوز دیکھتے ہوئے دیکھا تھا مگر اتنی زحمت نہیں کی تھی کہ خود بھی دیکھ لیتی کون تھا وہ جسکی اے اتنی تعریفیں کرتی تھی۔

اور خود بے ہان نے اسے کتنی بار بتایا تھا۔

"اور جو میں تمہاری پرسنل ہیلپ کرتا تھا اسکا کیا؟ کچھ فائدہ بھی ہوتا تھا یا نہیں؟"

"ہاں ہاں اتنے اچھے سے آپ سمجھاتے تھے سب کچھ فائدہ کیسے نہ ہوتا۔"

"ان تینوں نے تو اچھے سے استقبال کر لیا تھا مگر امی وہ کیا کہیں گی۔" اسمارہ ابھی بھی سوچ میں پڑی تھی۔

"اب تو تمہیں سائیکولوجی سے ریلیٹڈ جو بھی کونسلین ہوں ڈائریکٹ پوچھ سکتی ہو۔۔۔" بے ہان نے کالر سیدھا کر کے بولا۔

"ہاااا؟ جنچا؟؟؟"

(jhinchha کورین میں ریلی کو کہتے ہیں)

یہ اے نے کوئی چوتھا پانچواں جملہ کورین میں بولا تھا۔

"ہاں۔۔۔" بے ہان مسکرا دیا تھا۔

"اسمارہ اے کی کورین تو تم سے بھی اچھی ہے کچھ سیکھو اس سے۔۔۔۔۔" اسمارہ نے پھیکا سا مسکرایا۔

"بس انڈیا والوں کو اسکی خبر نہ ہو ورنہ وہ تو مجھے طعنے دے دے کر مار دے گا۔۔۔" اسمارہ نے ایک ٹھنڈی آہ بھری تھی اور ہادی کا سوچا تھا۔

اسمارہ کے دل میں ابھی بھی ایک ڈر تھا امی کا ڈر وہ کیا ری ایکٹ کریں گی۔

گھر آچکا تھا اور اسمارہ آہستہ آہستہ گاڑی سے اتری تھی۔ بے ہان دوسری سائیڈ سے اترتا تھا۔

"اے بیگ اٹھا کے لاؤ بھائی کا اندر شاہاش۔۔۔" دادی نے جاتے ہوئے تلقین کی۔

اے بیگ اٹھا اندر جانے لگی تھی۔

"بے ہان بھائی۔۔۔ تھینک یو سوچ۔۔۔ اگر آپ مجھے رابی کا نہ بتاتے تو شاید میں صائم کے بارے میں کبھی سچ نہ جان پاتی تھینک یو۔۔۔۔۔" آنکھ نے گاڑی سے اتر کر عاجزی سے کہا تھا۔

"تم بہن ہو میری اور بہنوں کو غلط صحیح بتانا بھائیوں کا فرض ہوتا ہے۔ شکریہ کی ضرورت نہیں ہاں!" بے ہان نے مسکراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

اسمارہ کے لیے آجکا دن آنکھیں کھولنے والا تھا قدم قدم پر ایسے ایسے راز افشاء ہو رہے تھے کہ اس کا سر اب چکرانے لگا تھا۔

آنکھ اسمارہ کو جمے دیکھ کر اسکے ہاتھ سے بیگ لے کر چلی گئی تھی۔

"ربرٹ نیک اب اندر چلیں؟" اس نے اسکے سر پر چپٹ لگائی۔

اسمارہ بے دھیانی میں آگے بڑھنے لگی۔

امی کے ملنے کا انداز بھی دادی سے کچھ کم نہ تھا بلائیں لیتے تھک نہیں رہی تھیں۔ اسمارہ کو بے ہان نہیں بلکہ وہ خود مہمان لگ رہی تھی جیسے وہ یہاں پہلی بار آئی ہو۔

"صفا اب کھانا بھی لگاؤ گی یا باتیں کرتی رہو گی؟ بچے تھکے ہوئے آئے ہیں کھانا کھا کر آرام کریں گے۔" دادی نے ہمدردی سے کہا۔

"جی اماں کھانا تیار ہے بس میں لگاتی ہوں اور بے ہان تم نے جو جو کورین کھانے مجھے بتائے تھے نا تقریباً سارے ہی سیکھ لیے ہیں میں نے کھاؤ گے تو یقین نہیں کر پاؤ گے کسی پاکستانی نے بنائے ہیں۔۔۔۔"

امل آؤ زرا کھانا لگاؤ ٹیبل پہ۔۔۔۔"

صفا بیگم اتراتی ہوئی کچن کی طرف آئی تھیں۔

"جے ہان بھائی آپ نے جب سے بتایا نا آپکی امی سارے پاکستانی کھانے بنا لیتی ہیں امی تب سے کورین بنانا سیکھ رہی تھیں تاکہ آپکو امپریس کر سکیں۔۔۔۔"

امل جاتے ہوئے شرارتی انداز میں بولی تھی جس پر سبھی ہنس دیئے تھے سوائے اسمارہ کے۔

وہ دادی سے بات کر کے انکی جوانی کے قصے سنتا رہا تھا۔

امل کو سائیکولوجی میں ہیلپ کرواتا رہا تھا۔

آنکھ کی زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ اسی کی وجہ سے ہوا تھا اور امی کو انکو وہ کھانے بنانا سکھاتا رہا تھا۔

وہ اسکی زندگی میں کب سے موجود تھا۔ ہر طرف اسکے علاوہ وہ سبکو دکھائی دیا تھا مگر اسکو نہیں۔۔۔

"کیا سوچ رہی ہو اسمارہ جب سے آئی ہو ایسے ہی بیٹھی ہو؟" جے ہان اسکی طرف متوجہ ہوا تھا۔

"تم یہیں تھے میرے آس پاس۔۔ تو مجھے نظر کیوں نہیں آئے۔۔۔" اسمارہ نے جے ہان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر سپاٹ چہرے کے ساتھ کہا۔

"تم آنکھوں کی بجائے دل سے دیکھتی تو ضرور نظر آجاتا۔" جے ہان نے نرمی سے جواب دیا تھا اور مسکراتے ہوئے وہاں سے اٹھ گیا تھا۔

اسمارہ کتنی ہی دیر وہیں منجمد بیٹھی رہی تھی۔

اسمارہ کو آئے دوسرا دن تھا۔ اسکے گارڈن میں لگے پودے پھر سے ہرے بھرے ہو چکے تھے اور بٹر فلانی ہاؤس کے اندر لگے پھول بھی کھل چکے تھے۔ اس نے بابا سے کہا تھا اس بار وہ سپیشلی لاہور کے بٹر فلانی ہاؤس سے جا کر اپنے بٹر فلانی ہاؤس کے لیے تتلیاں لے کر آئے گی لیکن اب بابا نہیں رہے تھے شاید یہ بٹر فلانی ہاؤس ایسے ہی خالی رہنے والا تھا یہ سوچ کر اسمارہ کا دل دکھا تھا اور وہ بٹر فلانی ہاؤس کے سامنے کھڑی جیسے ایک لمحے کے لیے بے بس ہوئی تھی۔

"اپنی تتلیوں کو مس کر رہی ہو؟" اسکے کان میں آکر جے ہان نے کہا تھا جس پر وہ چونک گئی۔

"ہاں۔۔۔ یہاں بہت سی تتلیاں ہوتی تھیں اور اب دیکھو۔۔۔ کتنا ویران پڑا ہے لگ رہا ہے یہ بٹر فلانی ہاؤس ہے؟" اسمارہ جالی سے باہر آتے بولی تھی۔

جے ہاں نے اسمارہ کو ہنسنا چاہا۔

"سچ؟ سیول میں تتلیاں؟؟؟"

"کیوں سیول میں تتلیاں نہیں ہو سکتی کیا؟ فار یور کاسنڈ انفارمیشن دنیا کا بہت بڑا بٹرفلائی گارڈن موجود ہے سیول میں۔۔" جے ہان او فینسو موڈ میں آگیا تھا۔

"کیا تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا؟ اور مجھے لے کر بھی نہیں گئے؟"

"اب لے چلوں گا۔۔۔ ویسے بھی مئی میں بٹر فلائی فیسٹیول ہوتا ہے پوری دنیا سے لوگ آتے ہیں ہر طرح کی تتلیاں ہوتی ہیں تم بہت انجوائے کرو گی اور تم تو ایسے کہہ رہی ہو جیسے پورا کوریا دیکھ لیا ہو ابھی تو بہت کچھ ہے تمہیں دکھانے کو۔۔۔" اسمارہ ہاتھ جھاڑتے لان میں لگی کرسیوں کی طرف بڑھی۔

"وہاں کہاں بیٹھ رہی ہو چلنا ہے ہمیں۔۔۔" جے ہان نے اسے یاد دہانی کروائی۔

"ہاں۔۔۔" اسمارہ پھر سے اداس ہوئی تھی۔

یہ لوگ قبرستان جانے والے تھے۔

"احمد انکل میں نے آپ سے کیا ہوا وعدہ پورا کرنے کی کوشش کی ہے اب بس دعا ہے میں اس میں کامیاب رہوں۔۔" جہان نے دعا کرنے کے بعد قبر پر کھڑے دل میں سوچا تھا۔ اسمارہ کب سے بیٹھی قبر پر ہاتھ رکھے بابا کا نام دیکھے جا رہی تھی۔

"اسمارہ؟" جے ہان کی آواز پر وہ جیسے ہوش میں آئی تھی۔

"کیا ہوا؟ تم بابا سے مل کر خوش ہونے کی بجائے اداس ہو اور تم تو کہہ رہی تھی اتنی باتیں کرنی ہیں بابا سے اب خاموش کیوں بیٹھ گئی؟" جے ہان اسکے پاس آکر بیٹھا تھا اور اسکا چہرہ غور سے دیکھنے لگا تھا۔

"بابا سب جانتے تھے میرے بارے میں جو میں بھی نہیں جانتی تھی مجھے انکو بتانے کے لیے کچھ ہے ہی نہیں بس ایک خواہش سی رہ گئی کاش میں بابا کو ابھی مل سکتی انکے گلے لگتی اور انکا شکریہ ادا کرتی" وہ سپاٹ چہرے کے ساتھ قبر پہ لگے کتبے کو دیکھتے ہوئے بولے جارہی تھی۔

"جے ہان کوئی انسان اتنا کیسے کر سکتا ہے کہ اسے مرنے کے بعد بھی بچوں کا خیال ہو اور وہ بعد کی ذمہ داریاں بھی پہلے ہی پوری کر جائے۔۔۔" اس نے جے ہان کو دیکھا تھا۔

"نیک لوگوں کی یہی نشانیاں ہوتی ہیں اسمارہ کہ انکے جانے کے بعد بھی انکے اپنے پرانے انکے احسانات کے شکر گزار رہتے ہیں انہیں یاد رکھتے ہیں اور ان سے محبت اور عقیدت مزید گہری ہو جاتی ہے۔

احمد انکل بہت خوش قسمت تھے جو دنیا کے چکر میں آخرت خراب کر کے نہیں گئے اسی لیے لوگ آج بھی انکو یاد کر کے دکھی ہو رہے ہیں جبکہ ایسے بھی بد نصیب ہوتے ہیں جو اپنی دنیا بنانے کے چکر میں آخرت تباہ کر لیتے ہیں اور بعد میں وہی دنیا والے انکو یاد بھی کرتے ہیں تو نفرت سے۔۔۔۔

ہمیں تو خوش ہونا چاہیے کہ احمد انکل یہاں بھی اور انشا اللہ آخرت میں بھی سرخرو ہوں گے۔

ایسے دنیا و آخرت میں کامیاب اپنوں کے جانے پہ دکھی نہیں خوش ہونا چاہیے کہ وہ اس گناہوں کی دلدل سے بری ہو کر نکل گئے۔۔۔۔"

اسمارہ اور جے ہان کچھ دیر رکے اور پھر واپسی کے لیے چل دیئے۔ اسمارہ چہرہ صاف کرتی جے ہان کے پیچھے چل دی تھی اور یہ دونوں قبرستان سے واپس آنے لگے تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔۔۔

السلام علیکم احباب۔۔۔۔۔

ناولز کی دنیا کے ناولز میں خوش آمدید۔۔۔۔۔

ناولز کی دنیا "ویب سائٹ / گروپ / پیج" دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کر سکتے ہیں۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہو سکا آپ کی تحریر پوسٹ ہو جائے گی۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔۔

Email address :- [Novelskiduniya77@gmail.com](mailto:Novelskiduniya77@gmail.com)

Facebook page :- [Novels ki duniya](https://www.facebook.com/Novels_ki_duniya)

( user name [@zoyatalib77](https://www.facebook.com/zoyatalib77) )

Facebook group :- [Novels ki duniya](https://www.facebook.com/Novels_ki_duniya)

Instagram Page:- [Zoya Talib](https://www.instagram.com/Zoya_Talib) (UserName: [Novelskiduniya77](https://www.instagram.com/Novelskiduniya77))

Youtube Channel: Novels Ki Dunya (NKD) Official

( پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو )

اور باقی کے رابطے کے لیے ہر پیج کے نیچے Blue الفاظ میں لکھے لفظ میں آپ کو لنکس مل جائے گے ان سب کے۔۔

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کر لیں ---

شکریہ-----

شام ڈھل چکی تھی اور ڈھلتی شام کا خوبصورت منظر پاکستان مونومنٹ کے علاوہ اور کہیں سے دیکھنا اسمارہ کو اچھا نہیں لگتا تھا۔ اس نے جے ہان کو بھی اپنے ساتھ لیا اور پاکستان مونومنٹ پہنچ گئی۔ جے ہان پہلی بار یہاں آیا تھا تو آس پاس گھوم پھر کر پورا مونومنٹ دیکھا۔ وہی سیاہ لباس سیاہ بیس بال کیپ اور سفید ماسک کہیں سے پہچانا نہیں جا رہا تھا ورنہ امل کے مطابق پاکستان میں اسے ہر کوئی جانتا تھا تو عین ممکن تھا یہاں بھی لوگ اسے کھڑا کرتے اور سیلفیاں لینے لگتے۔

لوگوں کو لگتا تھا سیاہ لباس اور سیاہ بیس بال کیپ تلے وہ خود کو بچاتا تھا لوگوں سے لیکن اسمارہ کو لگتا تھا وہ لوگوں کو بچاتا تھا خود سے۔۔۔۔

لوگوں کی انگلیاں بچاتا تھا کٹ جانے سے۔۔۔۔

اسمارہ سامنے بنے ایک بیچ پہ بیٹھی جے ہان کو پاکستان مونومنٹ میں گھومتا اور تصویریں لیتا دیکھ رہی تھی۔

"ایک تو یہ کوریز کو تصویریں لینے سے کچھ خاص لگاؤ تھا۔۔۔" اسمارہ دل ہی دل میں سوچ کر جھنجھلائی تھی۔

وہ پورا سیول گھوم آئی تھی مگر مجال ہے جو ہاتھ میں پکڑے موبائل کو کبھی ہلایا ہو اور غلطی سے کوئی پکچر کلک کی ہو وہ بھی جگہوں کی۔۔۔

عمار توں کی۔۔۔۔

"کہاں جائیں گی یہ عمارتیں یہی ہوتی ہیں جب آکر دیکھ لو۔۔۔ کب تک لے گا یہ اسکی پکس؟" اسمارہ خود سے ہی باتیں کر رہی تھی۔

جے ہان کافی دیر مصروف رہا تو وہ چڑ گئی۔

اسے اب پاکستان مونومنٹ کی عمارت سے بھی جیسی ہو رہی تھی۔ بابا کی محبت میں اسکا رقیب کوئی تھا تو وہ تھا سیول اور اب جے ہان کی محبت میں اسکا رقیب اسلام آباد بنتا جا رہا تھا۔

شہروں اور عمارتوں سے بھی کوئی جیلس ہوتا ہے بھلا؟

ہاں ہوتی ہے نا اسمارہ۔۔۔۔۔

نایاب، منفرد دنیا کی آبادی کی دو فیصد لڑکیوں میں سے ایک۔

وہ جس جس کو میسر تھا وہ ان سب سے جلتی تھی۔

چاہے وہ بے جان چیزیں ہوں یا اسکے علاوہ انسان۔

فائنلی جے ہان اس کے پاس آیا تھا اور دونوں اٹھ کر عمارت کے پچھلے حصے میں چلے گئے تھے جہاں سے اسمارہ بچپن سے ڈوبتے سورج کو دیکھتی آئی تھی۔

"واؤ۔۔۔۔۔" جے ہان نے پیہنختے ہی بے ساختہ کہا تھا۔

"ایسا لگ رہا ہے کوئی پینٹنگ ہے کلرز دیکھو کتنے خوبصورت ہیں۔۔۔۔۔"

آسمان واقعی بہت خوبصورت لگ رہا تھا پرپل، گلابی، نارنجی، نیلا اور کہیں پہ پیلا۔۔۔۔

اسمارہ کو بھی آج پاکستان مونومنٹ سے ڈھلتا سورج بہت حسین بہت پرسکون لگ رہا تھا۔

"میں نے آج سے پہلے اتنا خوبصورت سن سیٹ کبھی نہیں دیکھا۔" جے ہان نظارے میں محو بولا تھا۔

"میں نے بھی۔۔۔" یہ کہتے ہوئے اسمارہ کی نگاہیں جے ہان کے چمکتے چہرے پہ تھیں جو آسمان کے نیلے

پیلے رنگوں میں بہت خوبصورت دکھائی دے رہا تھا۔

"جے ہان تمہارے پاس بھلے حسن ہو۔۔۔۔

خوبصورت آنکھیں ہوں۔

دلکش اور جان لیوا مسکراہٹ ہو۔

لیکن مجھ جیسی چاہنے والی نہ ہوتی تو،

یہ سب فضول تھا۔۔۔"

اسمارہ نے جے ہان کے چہرے پہ نظریں ٹکائے دل ہی دل میں کہا تھا اور مسکرا دی تھی۔

اسمارہ کتنے ہی دنوں بعد اسلام آباد کی سڑکوں پر گاڑی گھماتی تتلیوں کی طرح اڑتی پھر رہی تھی آج

اسلام آباد الگ ہی منظر پیش کر رہا تھا آج اسلام آباد اسے کچھ زیادہ ہی پرسکون لگ رہا تھا۔

"اسمارہ تمہارے شہر کا ویو پوائنٹ کہاں ہے؟" اسمارہ اس اچانک سوال پر چونکی تھی۔

"ویو پوائنٹ؟"

"ہاں جیسے ہمارے سیول کا ہے نامسان ٹاور جہاں سے پورے سیول کا نظارہ دیکھنے کو ملتا ہے۔۔۔ میں نے اسلام آباد کو بھی ویسے دیکھنا ہے۔"

"دامن کوہ پہ ہے ویو پوائنٹ لیکن وہاں ہم ابھی نہیں جاسکتے کل دن میں چلیں گے۔۔"

اور موناں بھی ہے وہاں بھی لیکن فیملی کے ساتھ ایسے اکیلے میں نہیں جاسکتی۔۔۔"

"اکیلے؟ میں تمہارے ساتھ ہوں۔۔۔" جے ہان جتا کر بولا۔

"تمہارے ساتھ بھی میں اکیلی ہی ہوں جے ہان صاحب۔۔۔ یہ سیول نہیں اسلام آباد ہے اور آپکی اطلاع کے لیے عرض کردوں آپ فی الحال میرے مجازی خدا نہیں بنے۔۔۔ اور یہاں منگیتر و نگیتر کے کسی رشتے کوئی نہیں مانا جاتا۔۔۔" اسمارہ نے کلچرل ڈیفرنس کی پہلی جھلک دکھائی۔

"لیکن مجھے تو ابھی جانا ہے وہ بھی اکیلے تمہارے ساتھ۔۔"

اور کسی نے پوچھ بھی لیا تو کہہ دوں گا بیوی ہو میری سیول میں بھی تو کتنی بار کہا ہے یہاں بھی کہہ دوں گا۔۔"

اسمارہ جے ہان کی کوئی بات ٹال نہیں سکتی تھی مگر پھر بھی نجانے کیوں اس نے پہلے انکار کر دیا تھا۔

اسمارہ نے گھر پہ کال کی تھی اور انفارم کیا تھا کہ وہ موناں جارہے ہیں آتے ہوئے دیر ہو جائے گی جس پر امل نے فون پہ ہی اچھی خاصی سنائی تھیں کیونکہ موناں جانا وہ بھی رات کو آئے اور امل کو کبھی کبھی نصیب ہوتا تھا وہ بھی تب جب امی اور دادی ساتھ ہوں ورنہ کوئی چانس نہیں اور امل دکھی ہو رہی تھی کہ اسے لے کے نہیں تھا۔

"ماشاء اللہ۔۔۔۔۔" جے ہاں نے بے ساختہ تعریف کی۔

اسمارہ خود ہی سوچ کر مسکرائی تھی۔ اسمارہ بھی سامنے ٹٹماتی روشنیاں دیکھنے کے لیے مڑی تھی۔ منظر بہت دلکش تھا اور موسم بھی۔ ہلکی ہلکی ہوا اور من پسند شخص کا ساتھ۔۔۔۔۔

## چشم من پی تو گشته حیراں

جے ہان نے وہی فارسی نغمہ گنگنایا جو نامسان ٹاور پہ جب اسمارہ نے پہلی بار جے ہان کو دیکھا تھا تو ہادی نے گایا تھا۔

my eyes are surprised to find you

جے ہان نے انگلش میں یہ جملہ دہرایا۔

از ہمہ بے غیر تو گریزاں

پھر اگلی لائن فارسی میں گائی۔

they can't see anyone except you

پھر انگلش میں جملہ دہرایا۔

اسمارہ کے زہن پہ دور پڑا اسے کچھ یاد آیا تھا۔

چشم تو شب سرارہ بر آن

your eyes are full of fallen stars

وہ یہ جملے دہراتا جارہا تھا۔

آسمان شدہ خلاصہ در آن

the sky is summed up in that

من از تمام دنیا شبی بریدم

i left the whole universe in one nightt

تو را کہ دیدم

when i saw you

، میان چشم مستت چہ ہاندیدم

in your intoxicated eyes

what did i not see in it

تو را کہ دیدم

when i saw you

غم تو را همان شب کہ دل سپردم

بہ جان خریدم

i bought your sadness the same night

i gave my heart

قسم بہ جان تو بہ جان رسیدم

i swear to your life i came to life when

تو را کہ دیدم

when i saw you

یہ وہی نغمہ تھا جو ہادی نے گنگنایا تھا اور بے یگ۔۔۔۔۔ہاں بے یگ نے میسج پہ اگلے ہی دن یہی الفاظ انگلش میں بھیجے تھے۔۔۔۔۔وہ کیسے بھول سکتی تھی۔۔۔

"کل رات میں نے تمہیں خواب میں دیکھا تم بہت خوبصورت لگ رہی تھیں کالی سیاہ رات میں تمہارا چہرہ چاند کی طرح روشن تھا ہزاروں ستارے ہمارے آس پاس پھول کی پتیوں کی مانند گر رہے تھے تم میرے بہت قریب تھی اپنی جھیل جیسی گہری آنکھوں سے میری آنکھوں میں آنکھیں ڈالے مجھے دیکھ رہی تھی تمہاری آنکھوں میں موتی جگمگا رہے تھے جو مجھے مدہوش کر رہے تھے اور میں تمہارے لیے گانا گا رہا تھا۔" یہ وہی منظر تھا نامسان ٹاور پہ جب اسمارہ اور بے ہان نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا لیکن بے یگ وہ کیسے جان گیا تھا یہ سب؟؟؟

رفت، دل من رفت

My heart is gone

ایک اور نغمہ اور ساتھ انگش کے پہچانے سے الفاظ۔۔۔۔۔

مگہ از دست نگاہت میشہ در رفت

I can't get away from your eyes

ہست یا نفرہست

there is someone

کہ میترسہ تو رو آخر بدہ از دست

who's afraid of losing you at last

بارونہ بارا تو ارومہ

rain with you is soothing

ہاں یہ وہی نغمہ تھا جو بے ہان نے ہان ریور کے پاس کھڑے ہلکی بارش میں اسکے لئے گنگنایا تھا۔

دل دیونہ

my crazy heart

دل دیونہ

my crazy heart

بگو میمونی پیش من

say that you'll stay with me

آخہ دوست دارم عاشقتم

because i adore you

رفتی تو قلبم

you've set your place in my heart

اور اگلے دن یہ بھی تو بے یگ نے میسج پہ بھیجا تھا۔

"تمہیں پتہ ہے کل میں نے پھر خواب میں دیکھا تم اور میں بارش میں ایک ساتھ کھڑے تھے اور میرا دل کر رہا تھا" میں تمہارے لیے اونچی آواز میں کچھ گاؤں اتنی اونچی آواز میں کہ پورا سیول سن لے میں اعلان کروں۔۔

My heart is gone

I can't get away from your eyes

there is someone

who's afraid of losing you at last

rain with you is soothing

my crazy heart

my crazy heart

say that you'll stay with me

because i adore you

you've set your place in my heart

اسمارہ کا دل خوف سے جیسے پھٹنے کو تھا وہ بے یگ یہ سب کیسے جانتا تھا؟؟؟

اور اب بے ہان وہ یہ سب کیوں دہرا رہا تھا۔

"جج۔۔۔ بے ہان۔۔۔" اسمارہ نے ڈرے ہوئے انداز میں مشکوک لہجے میں بے ہان کو پکارا تھا۔

بے ہان نے زوردار قہقہہ لگایا تھا۔

اسمارہ کو اپنی کم عقلی پہ رشک آرہا تھا۔۔۔

"ت۔۔۔۔۔ تم۔۔۔۔۔ کیسے یہ سب۔۔۔؟" اسمارہ کانپتے ہوئے لہجے میں بولی تھی۔

"کیونکہ بے یگ کوئی اور نہیں میں ہی ہوں۔۔۔۔۔ ہان بے یگ۔۔۔۔۔" اسمارہ کو لگا وہ دھڑام سے دامن کوہ کی اونچائی سے اسلام آباد کے دامن میں آگری ہے۔ وہ گرل پکڑ کر نیچے بیٹھ گئی۔ بے ہان کچھ دیر کھڑا رہا پھر گرل سے ٹیک لگائے وہ بھی بیٹھ گیا۔۔۔۔

"بہت اچھا لڑکا ہے امیریکا سے پڑھ کے آیا ہے۔۔۔۔۔" بابا کے الفاظ سنائی دیئے۔۔۔

"بے ہان ٹیکساس سے پڑھ کے کچھ ہی دن پہلے آیا ہے۔۔۔۔۔" سومن کے الفاظ۔۔۔

"میرے نام کا مطلب ہے خوبصورت پھول۔۔۔" بے یگ کے الفاظ۔۔۔

"بے ہان کا نام بھی اسی لیے ماماں نے یہی رکھا جسکا مطلب ہے پھول۔۔۔" سومن کے الفاظ۔۔۔

"میرے ساتھ میرا دوست بھی آرہا ہے پاکستان۔۔" بابا کے الفاظ۔۔

"جے ہان کی بابا سے دوستی ہوگئی تھی وہ لاسٹ ٹائم نامسان اسی کے ساتھ گئے تھے۔۔" سومن کے الفاظ۔۔

اس نے سوچا جے ہان اس سے چھپاتا رہا تھا مگر وہ تو خود اس کے سامنے آتا تھا بار بار لیکن وہ تتلیوں کی دنیا میں رہنے والی لڑکی پھولوں سے ناواقف رہی تھی۔

"جے ہان میرا دماغ پھٹ جائے گا۔۔۔۔ مجھے بتاؤ یہ سب کیا ہے؟ وہ جھوٹا نکاح وہ پراپرٹی اور تمہارا یوں میرے ساتھ ہونا یہ سب کیا ہے" اسمارہ نے کانپتے لہجے میں کہا تھا۔

"وہ نکاح جھوٹا نہیں تھا بلکہ میری کہی بات جھوٹی تھی کہ وہ نکاح ڈرامہ تھا۔۔" اسمارہ نے پلٹ کر اسے دیکھا تھا۔

"ہاں۔۔ یہ سچ ہے ہادی ہیونگ اور ساجد انکل گواہ ہیں۔۔۔" جے ہان نے اسمارہ کو دیکھ کر کہا۔  
"تو پھر وہ سب کیوں کیا تم نے وہ سب کیا تھا کس لیے تھا مجھے ازیت دے کر مزہ لے رہے تھے تم؟"  
"اسمارہ چلاتے ہوئے رو دی تھی۔

جے ہان نے اسے ریلیکس کرنے کی کوشش کی۔

"ہاں وہ سب ڈرامہ تھا مگر تمہیں تکلیف دینے کے لیے نہیں۔۔۔" جے ہان شرمندہ سا ہوا۔

"تو پھر۔۔۔؟؟؟ اور کیا تھا؟" اسمارہ نے خود کو کمپوز کرتے کہا۔

"میں جب ماہا طیب کی وجہ سے خود کو دین سے اپنوں سے دور کر لیا تھا اور کوریا چھوڑ کر گیا تھا میں نے تمہیں بہت روتے دیکھا تھا۔۔۔۔۔ تم ایک بیچ کے پاس بیٹھی بہت رو رہی تھی۔۔۔" جے ہان نے بات شروع کی تو اسمارہ کو لو گارڈن والا دن یاد آیا۔

"لیکن جب میں ڈیڑھ دو سال بعد بالکل بدل کر آیا ایک نئی سوچ کے ساتھ میں نے تمہیں پھر سے دیکھا میں بہت آگے جا چکا تھا مگر تم ابھی بھی وہیں کی وہیں تھی اپنے بابا سے شکوے شکایتیں کر رہی تھی تم اپنی تتلیوں کے مرنے کا ماتم کر رہی تھی اور تمہارے بابا اپنی تتلی کا۔۔۔" اسمارہ کو وہ دن یاد آیا جب اسکی آخری تتلی بھی مر گئی تھی۔

"میں نے احمد انکل سے بات کی۔ انکو ہرٹ اٹیک ہو چکا تھا اور ڈاکٹرز نے انکی طبیعت کی خرابی کا بتایا تھا وہ تمہارے لیے بہت پریشان تھے انہوں نے مجھ سے وعدہ لیا تھا کہ میں سومن اور ماما کی ذمہ داری کے ساتھ تمہاری ذمہ داری بھی لوں۔۔۔ میں نے سوچا اور پھر میں نے احمد انکل سے تمہارے رشتے کی بات کی۔۔۔ لیکن تم نے پتہ نہیں کیوں بہت براری ایکٹ کیا اور اسکے پیچھے تمہاری ذہنی حالت تھی۔۔۔۔۔ تم اس وقت اس قابل نہیں تھی کہ کچھ سمجھ سکو۔۔۔ میں نے اور احمد انکل نے فیصلہ کیا تمہیں اب مزید اس رشتے کے لیے فورس نہیں کریں گے بلکہ ہم پاکستان جا کر خود مل کر تم سے بات کریں گے انکل مجھے جے ینگ ہی کہتے تھے انکو لگتا تھا انکی بیٹی اسمارہ ہے تو انکا بیٹا جے ینگ نام ہی ڈیزرو کرتا ہے میں نے انکل کو منع کیا کہ ہم خود سے اسمارہ کو نہیں بتائیں گے کہ میں وہی جے ینگ ہوں جسکے لیے اسمارہ پہلے انکار کر چکی ہے بلکہ میں جے ہان بن کر تم سے ملوں گا۔۔۔" جے ہان کی بات جاری تھی لیکن اسمارہ نے اسے ٹوکا۔

"تم نے پھر بھی جے ینگ بن کر مجھے اتنا تنگ کیوں کیا کہ میں تم سے نفرت کرنے پر مجبور ہوئی؟"  
"اسمارہ نے سرعت سے نگاہ ڈالی۔

"کیونکہ میں چاہتا تھا جب میں جے ہان بن کر تمہارے سامنے آؤں تو تم خالی دل و دماغ سے مجھ سے ملو تمہارے دل میں کوئی دوسرا ایسا انسان نہ ہو جسکے لیے تمہارے دل میں ذرا سی بھی ہمدردی ہو کہ تمہارے بابا نے کہا تو تم نے اسکے بارے میں سوچنا چاہا۔۔۔ اسمارہ میں نے تمہیں اپنے قریب کرنے کے لیے ہی تمہیں خود سے اتنا دور کیا تھا۔۔۔" اسمارہ استہزائیہ انداز میں ہنسی۔

"میں نہیں چاہتا تھا میں جے ینگ بن کر ساری زندگی پھر سے محبت کے لیے کسی کے پیچھے بھاگتا پھروں۔۔۔ اور جو میں اصل میں تھا میں جانتا تھا تم میرے اندر اپنے لیے محبت دیکھ کر کبھی مجھے جھٹلا نہیں سکو گی۔۔۔" جے ہان نے پر اعتماد انداز میں کہا تھا اور اسمارہ اسے تکتی رہ گئی۔

"اور وہ اپارٹمنٹ انکل کا نہیں میرا تھا۔۔۔۔۔ جو تم نے میرے نام نہیں بلکہ میں نے تمہارے نام کیا تھا۔۔۔" یہ اسمارہ کے دل پہ لگنے والا آخری تیر تھا۔ اسمارہ بھونچکا رہ گئی۔

"اور ہمارا ور بل نکاح بھی حقیقت ہے۔۔۔ جب تم نے مجھے خود کو آزاد کرنے کا کہا تو میں نے جھوٹ بولا کہ وہ نکاح ڈرامہ تھا کیونکہ میرے پاس کہنے کے لیے اور کچھ نہیں تھا۔۔۔" جے ہان معصومیت سے مجرمانہ انداز میں نظریں جھکائے اپنے سارے جرم قبول کر رہا تھا۔

اسمارہ تو یہ بھی نہیں کہہ سکتی تھی کہ یہ سب بے ہان نے چھپا کر رکھا کیونکہ وہ پیچھے نظر ڈالتی تو اسے دکھ رہا تھا وہ کیسے کیسے سامنے آتا رہا تھا مگر اسمارہ اتنی ہوشیار کہاں تھی کہ اسکے ہنٹس پکڑ پاتی۔۔۔۔

"تمہیں سب بے ہان کیوں کہتے ہیں؟" اسمارہ کے سارے شکوک و شبہات شاید کلیئر ہو چکے تھے۔  
بے ہان نے ایک دم اسکے مطمئن انداز کو دیکھا تھا۔

"کیونکہ جے میرے نام کا پہلا حصہ ہے اور ہان میرا فیملی نام۔۔۔ میں جب مسلم ہوا تو مجھے لگا نام چینج کرنا چاہیے لیکن پھر مجھے پتہ چلا کہ میرے نام اور میرے فیملی نام کو جوڑ کر بے ہان بنتا ہے جسکا کورین، چائینز، عربی، ہندی اور اردو میں ایک ہی مطلب ہے دنیا۔۔۔۔۔ عالم۔۔۔۔۔" بے ہان نے خوشی سے اسے بتایا۔

"اور وہ اتنا بکواس فلرٹ وہ سب کیسے کر لیتے تھے تم؟" اسمارہ نے طنز کیا۔

"گوگل۔۔۔۔" بے ہان نے شرارتا موبائل ہوا میں لہرایا۔۔۔ اسمارہ نے نفی میں سر ہلایا اور ہنس دی۔  
وہ اسمارہ جو خود اپنے آپ سے اتنا پیار نہیں کرتی تھی جتنا وہ اس بے ہان سے کرتی تھی اور وہی انسان اسے پانے کے لیے کیسے کیسے جتن کرتا رہا اور وہ بے خبر رہی تھی۔۔

رفت، دل من رفت

مگہ از دست نگاہت میشہ در رفت

جے ہاں نے منمناتے ہوئے پھر سے گانا گنگنایا اور اٹھ کر کھڑا ہوا پھر سے وہ اسلام آباد کے نظارے  
دیکھنے لگا تھا۔۔۔

ہست یا نفرہست

کہ میترسہ تورو آخر بدہ ازدست

بارونہ بارا تو ارومہ

دل دیوونہ

دل دیوونہ

بگو میمونی پیش من

آخہ دوست دارم عاشقتم

رفتی تو قلبم

لوگ کہتے ہیں جہاں وہ کھڑی تھی وہ اسلام آباد کا اونچا مقام ہے جہاں سے پورا اسلام آباد نظر آتا  
ہے لیکن یہ کیسا اونچا مقام تھا جہاں سے صرف اسلام آباد نظر آتا تھا؟  
کیونکہ جس اونچے مقام پہ اس وقت وہ کھڑی تھی اسے تو وہاں سے سیول بھی نظر آرہا تھا۔۔۔  
محبتوں کا شہر سیول۔۔۔

جس محبتوں کے شہر کا شہزادہ اسکے سامنے کھڑا اسکے لئے فارسی نغمے گنگنارہا تھا۔۔۔

فارسی نغمے۔۔۔

محبت بھرے نغمے۔۔۔۔۔

"جانتی ہو اسمارہ مجھے تم سے ہمیشہ ملنے کی طلب رہی اور لوگ تو یہ بھی کہتے ہیں کہ ایک چیز کو بار بار دیکھنے سے دل بھر جاتا ہے۔۔۔ لیکن عجب ہے نا...!! میں نے جب بھی تمہیں دیکھا تم سے بات کی مجھے تم سے اور زیادہ محبت ہوئی۔۔۔" اسمارہ اسکے ساتھ کھڑی تھی اور اس بات پر شرما کر اپنی لٹیں کانوں کے پیچھے کرنے لگی تھی۔ جے ہان نے مسکرا کر نظریں پھر سے سامنے نظارے پہ ڈالی۔۔۔

"اسمارہ تمہیں پتہ ہے۔" وہ یکدم جوش سے بولا تو اسمارہ نے ہڑبڑا کر نظر اٹھائی۔

"ہر وہ چیز جو اسلام آباد میں ہے وہ سب سیول میں بھی ہے پہاڑ، درخت، پھول، پودے، روشنیاں سوائے ایک چیز کے۔۔۔۔"

اسمارہ نے سوالیہ نظروں سے پاس کھڑے جے ہان کو دیکھا۔

"ستارے۔۔۔۔۔" جے ہان نے انگلی آسمان کی طرف کی تھی۔

اسمارہ کا دھیان شاید پہلی بار ستاروں پہ گیا تھا۔

"تمہارے اسلام آباد کا آسمان تمہارے دل کی طرح بہت صاف ہے اسمارہ۔۔۔۔۔" جے ہان نے مسکراتے ہوئے کہا تھا نظریں ابھی بھی ستاروں پر تھیں۔

"سیول کا آسمان اتنا صاف نہیں ہے اور ایسے چمک دار ستارے بھی نظر نہیں آتے۔۔۔"

اسمارہ نے سن رکھا تھا کہ کراچی، ممبئی اور سیول جیسے کاروباری شہروں میں آلودگی کی وجہ سے آسمان صاف دکھائی نہیں دیتے لیکن اس نے کبھی غور نہیں کیا تھا جب وہ سیول میں رہی تھی۔

"اتنے چمکدار ستارے میں نے صرف تمہاری آنکھوں میں دیکھے تھے۔۔۔"

اسمارہ نے گردن گھمائی تو جہان کی نظریں اسکی نظروں سے ٹکرائی تھیں۔۔۔

"اسی آسمان سے چرائے ہوئے تم نے یہ ستارے ہے نا۔۔؟"

اسمارہ ایسی باتوں پر بس منہ تکتی رہ جاتی تھی۔ ابھی بھی یہی ہوا تھا۔

"رہڑنیک"!!!!

جہان نے اسکے ماتھے پہ ہاتھ مارا تھا اور خود ہی ہنس کر چلنے لگا تھا۔ جبکہ اسمارہ جہاں دیکھتی تھی بس وہیں دیکھتی رہ جاتی تھی۔

"بالکل ٹھیک نام رکھا تھا جہان نے رہڑنیک"!!!

اسمارہ نے اپنے سر پہ ایک چپٹ لگائی اور خود پہ ہنستے ہوئے جہان نے پیچھے چلنے لگی۔

ان لوگوں کو آئے کافی دن ہو گئے تھے۔ اسمارہ کے یونیورسٹی میں کئی چکر لگ چکے تھے۔ آج بس فائنل ڈاکیومنٹ لینے اور کچھ سائن کرنے اسے جانا تھا۔ جہان نے اسکے ساتھ جانے کی خواہش ظاہر کی تھی وہ چاہتا تھا وہ بھی اسمارہ کی یونیورسٹی دیکھے جسکے قصے اس نے بہت بار سنے تھے۔

امل اور اسمارہ تیار ہو رہی تھیں جے ہان نے اپنے ساتھ امل کو بھی تیار کر لیا تھا۔ اسمارہ نے منع بھی کیا لیکن جے ہان اور امل نے کہا انکا کوئی سیکرٹ پلان ہے جو اسمارہ کو بتانا نہیں چاہتے تھے لیکن اسمارہ کو پتہ تھا ایسا کچھ نہیں بس امل کو تو گھومنے کا موقع چاہیے ہوتا تھا۔

امل تیار ہو کر اسکے کمرے میں ہی آگئی تھی اسمارہ اپنے ضروری ڈاکیومنٹس دیکھ رہی تھی۔  
"چلیں؟" جے ہان نے اندر آتے پوچھا تھا۔

"ہاں بس میں یہ اچھے سے دیکھ لوں۔"

اسمارہ سٹڈی ٹیبل کے پاس کھڑی تھی تو جے ہان بھی اسکے پاس آگیا۔ اور وہ اسکے سٹڈی ٹیبل پہ رکھے اسی بٹر فلائی ہاؤس کو اٹھا کر دیکھنے لگا جو اس نے کرسمس پہ گفٹ دیا تھا۔  
"اسے رکھ دو وہیں یہ میرا ہے۔۔۔۔" اسمارہ پوزیسو ہوئی۔

"میں بھی تو تمہارا ہوں جاگیا (jagia)۔۔۔۔۔" معصومانہ انداز کے ساتھ۔۔۔۔

اسمارہ نے فوراً پیچھے بیٹھی امل کو دیکھا تھا جو منہ پہ ہاتھ رکھے ہنسی دبا رہی تھی۔ اسکی۔ کورین اسمارہ سے بھی اچھی تھی اور ضرور اسے سمجھ آگئی تھی کہ جے ہان نے ابھی کیا کہا۔  
اسمارہ کا چہرہ شرم سے لال ہوا تھا اور اس نے خود کو کہیں چھپانا چاہا۔

"میں گاڑی میں ویٹ کر رہی ہوں تم لوگ آجاؤ۔۔۔۔" امل۔ خود ہی وہاں سے آگئی۔

"تم نا اپنا یہ جے ینگ والا موڈ آف رکھا کرو سب کے سامنے۔۔۔۔۔" اس نے جے ہان کے کندھے پہ فائل مارتے ہوئے کہا۔

"کیوں کیا ہو گیا۔۔۔"

"کیا یہ؟ فلرٹ کر رہے تھے تم اہل کے سامنے ہاں۔۔۔" اس نے ہاتھ کمر پہ باندھے۔

"تو تم سے ہی کر رہا تھا نا بیوی ہو میری کسی اور سے تو نہیں۔۔۔ اور تمہیں پتہ ہونا چاہیے سیول والوں کو PDA کتنا پسند ہے۔۔۔" جے ہان نے تفصیل بتانا ضروری سمجھا۔

"لیکن آپکو بھی پتہ ہونا چاہیے یہ اسلام آباد ہے اور یہاں اسے PDA نہیں CCP کہتے ہیں۔۔۔" "CCP؟؟؟" جے ہان نا سمجھی سے بولا۔

"چھپچھور پن۔۔۔۔۔" اسمارہ کہتے ہوئے کمرے سے نکلی تھی۔

جے ہان رک کر سمجھنے لگا تھا اور سمجھ آنے پر جھٹ سے ہوش میں آیا۔

"تم اپنے مجازی خدا کو چھپچھورا کہہ رہی ہو استغفرُ اللہ اسمارہ۔۔۔"

اسمارہ کے کانوں میں یہ آواز آرہی تھی لیکن وہ رکی نہیں تھی چلتے جارہی تھی اور ہنستے جارہی تھی۔

یونیورسٹی پہنچ کر اسمارہ کو بہت نا سٹیلجک محسوس ہو رہا تھا ان راستوں نے اسے ہمیشہ تنہا اور اداس دیکھا تھا جن راستوں کے کناروں پر اسے آج رنگ برنگے پھول کھلے نظر آرہے تھے اسمارہ کو لگ رہا تھا آج وہ راستے بھی اسکی خوشی میں کھکھلا رہے ہوں اہل اور جے ہان یونیورسٹی کے جائزے میں مصروف تھے

چلتے چلتے وہ آس پاس کے مناظر پر تبصرے کرتے آرہے تھے۔ ایڈمن آفس پہنچ کر اسمارہ نے ان دونوں کو رخصت کیا کیونکہ ان دونوں نے کسی ضروری کام سے کہیں جانا تھا جسکا اسمارہ کو نہیں پتہ تھا۔ خود آفس میں داخل ہوئی۔ جہاں پروفیسر اسکا انتظار کر رہے تھے۔

پندرہ منٹس لگے تھے اور اسمارہ اپنا کام کر کے باہر نکلی تھی۔ اس نے ایڈمن آفس کی سیڑھیوں پہ کھڑے ہو کر ایک آخری نظر یونیورسٹی پہ ڈالی تھی وہ آج ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس یونیورسٹی سے جارہی تھی جہاں اس نے کتنے ہی موسم اداسیوں میں گزارے تھے۔ قائد اعظم یونیورسٹی جوائن کرتے ہوئے اسکے بہت سے خواب تھے لیکن جاتے ہوئے اسکے پاس اس یونیورسٹی کی کچھ حسین یادیں نہیں تھیں۔ "لوکیشن تو بہت پیاری مل گئی بالکل جیسا سوچا تھا میں نے ویسی ہی۔۔" جے ہان ڈرائیو کرتے ہوئے بولا تھا جبکہ امل اسکے ساتھ بیٹھی تھی۔

"مجھے بھی بہت اچھی لگی۔۔ میں تو بہت ایکسائیٹڈ ہو رہی ہوں۔۔ ابھی سے۔۔" امل نے ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔

"اچھا یہاں قریب کوئی فلاور شاپ ہے تو ایڈریس ڈالو مجھے اسمارہ کے لیے پھول لینے ہیں۔۔" جے ہان اچانک یاد آنے پہ بولا۔

"فلاور شاپ۔۔۔ تو چھوڑیں فلاور مارکیٹ چلتے ہیں یہاں سے تھوڑا دور ہے مگر وہاں ہر قسم کے پھول مل جائیں گے کیا کہتے ہیں۔۔ دس منٹ لگیں گے یا پندرہ۔۔" جے ہان نے ٹائم دیکھا۔

"ہاں ٹھیک ہے ایڈریس بتاؤ مجھے۔۔" امل نے فوراً گوگل میپ پہ لوکیشن ڈالی تھی۔

تھوڑی ہی دیر میں یہ دونوں ایف 6 میں موجود فلاور مارکیٹ میں آگئے تھے جہاں روڈ کے ایک طرف بہت سی پھولوں کی دکانیں تھیں دکانوں کے باہر سڑک کناروں پر پھول خوبصورتی سے سجا کر رکھے گئے تھے بہار کی وجہ سے پھولوں کے رنگ کچھ زیادہ ہی کھلے کھلے لگ رہے تھے۔ جے ہان نے مارکیٹ سے آگے گاڑی پارک کی تھی اور چلتے چلتے مارکیٹ کا جائزہ لے رہا تھا ہر طرح کے خوبصورت پھول سجے ہوئے تھے جن میں زیادہ تعداد گلاب کی تھی امل نے فوراً لال گلاب لینے کا مشورہ دیا تھا کیونکہ محبت میں لوگ لال گلاب ہی دیتے ہیں مگر جے ہان کانٹوں سے بھرے ہزاروں گلابوں میں سے اسمارہ کے لیے سورج مکھی کے پھول ڈھونڈ رہا تھا وہ سورج مکھی کا پھول جس پر کانٹے نہیں ہوتے۔۔۔ وہ سورج مکھی کا پھول جو اس کا برتھ فلاور تھا وہی سورج مکھی کے پھول جو تتلیوں کے پسندیدہ ترین پھول ہیں وہی سورج مکھی کے پھول جو لمبی زندگی اور تاحیات ساتھ رہنے کی ضمانت ہوتے ہیں جو لوگ اکثر زندگی کی نئی شروعات کرتے ہوئے کسی خاص انسان کو پیش کرتے ہیں۔ تھوڑی دیر تلاش کے بعد اسے من پسند پھول مل چکے تھے اور وہ خوشی خوشی لے کر گاڑی کی طرف بڑھا۔

اسمارہ ایڈمن آفس کے باہر جے ہان اور امل کا انتظار کرتے ہوئے یہاں گزرے کچھ برے وقت کو یاد کر رہی تھی مگر اس نے اپنی منفی سوچوں کو رد کرتے ہوئے قدم آگے بڑھائے جے ہان بھی آچکا تھا البتہ امل نظر نہیں آ رہی تھی شاید وہ گاڑی میں تھی کچھ ہی فاصلے پر جے ہان کھڑا اسکا انتظار کر رہا تھا جے ہان کو دیکھتے ہی اسمارہ کے چہرے پہ مسکراہٹ بکھر گئی تھی اور ساری منفی سوچوں کے اثرات خود بخود اڑن چھو ہو گئے تھے۔

"اٹل کہاں گئی؟۔۔" اسمارہ نے سوالیہ نظروں سے جے ہان کو دیکھا۔

"وہ کچھ کھانے کے لیے لینے گئی ہے۔۔۔" جے ہان نے رخ موڑ کر کہا۔

"لیکن ہم تو ساتھ مجید ہٹس سے کھانا کھانے والے تھے نا۔۔" اسمارہ نے چلتے ہوئے جے ہان کو یاد دھانی کروانا چاہی۔

"اسے کچھ اور کھانا تھا ہم دونوں ہیں نا ہم چلتے ہیں تمہارا فیورٹ کرائس کھانے۔۔۔" جے ہان نے مسکراتے ہوئے اسمارہ کو دیکھا۔

"تمہیں کیسے پتہ میں کرائس کھاؤں گی؟" اسمارہ نے ترچھی نظر ڈالی۔

"سیول میں جو تم نے کرائس کی یاد میں جتنا بیجم بپ کھایا ہے ہم سبکو اندازہ ہو چکا ہے اب تک۔۔"

جے ہان نے شرارتی انداز میں کہا تو اسمارہ کچھ دیر کے لیے چڑ گئی تھی۔

"تو تمہاری طرح کم از کم ٹینڈے تو نہیں کھاتی نا۔۔" اسمارہ نے بھی بدلہ لیا۔

"ایک تو تمہیں مذاق بھی سمجھ نہیں آتا فوراً سیریس ہو جاتی ہے۔۔ اب جلدی چلو اسکے بعد تمہارے لیے ایک سرپرائز بھی ہے۔۔۔" اسمارہ مسکرا دی۔

"سرپرائز؟" اسمارہ کے قدم رکے۔

"ابھی بتاؤں گا تو پھر سرپرائز کیسے رہے گا؟ ابھی کے لیے چلو۔۔۔" وہ اسکے بیگ کا سٹریپ پکڑ کر آگے چل دیا۔

مجید، ٹس پہ بیٹھے اسمارہ کو سب نیا لگ رہا تھا وہ بدل گئی تھی یا یہاں کا موسم جو بھی تھا اسے یہ بدلاؤ اچھا لگ رہا تھا۔ نیا سمسٹر شروع ہونے کی وجہ سے بہت سے نئے چہرے دیکھنے کو مل رہے تھے غرض یہ کہ سب پہلے جیسا نہیں رہا تھا۔ اسمارہ نے کچھ پرانی یادیں آخری بار تازہ کیں اور جلدی سے اٹھ کھڑی ہوئی اسے جلدی یہاں سے جانے کی نہیں بلکہ اس سرپرائز کی تھی جو جے ہان نے ذکر کیا تھا اور اسمارہ سے انتظار نہیں ہو رہا تھا۔

"چائے تو پینے دو مجھے اتنی بھی کیا جلدی ہے؟۔۔۔" جے ہان مطمئن بیٹھا تھا۔

"چلو تم امل کو بھی کال کرو اور مجھے بتاؤ کیا سرپرائز ہے مجھ سے مزید انتظار نہیں ہو رہا۔۔۔۔" اسمارہ نے بچوں جیسی ضد کی تو جے ہان بھی اسکے ساتھ جانے کے لیے تیار ہوا۔

یہ لوگ مجید، ٹس سے باہر نکلے تو جے ہان نے اسے آنکھیں بند کرنے کا کہا۔

"آنکھیں بند کروں گی تو دیکھوں گی کیسے؟" اسمارہ جنھجلا کر بولی۔

"میں ہوں نا تمہیں راستہ دکھانے کے لیے اب جلدی سے آنکھوں پہ ہاتھ رکھو چلو۔۔۔"

جے ہان کے اسرار پر اس نے دونوں ہاتھ آنکھوں پہ رکھے اور جے ہان اسے حسب معمول بیگ سے پکڑ کر کھینچتے ہوئے کافی دور تک لایا تھا۔ ایک جگہ رک کر اس نے اسمارہ کو آنکھیں کھولنے کا کہا تھا۔

آنکھیں کھلی تھی کہ کھلی کی کھلی رہ گئیں تھیں۔ وہ قائد اعظم یونیورسٹی کے مشہور لوگارڈن میں کھڑی تھی اسی بڑے اور گھنے پیڑ کے سامنے جہاں اس پر ایک دن قیامت ٹوٹی تھی اور اس قیامت نے اسے زندہ تو چھوڑ دیا تھا مگر وہ جینا بھول گئی تھی۔

اسے پرانی باتیں سوچنے کا وقت نہیں ملا وہ سرسبز باغ سرخ اور سفید غباروں سے سجایا گیا تھا پیڑ کے آس پاس پھول کھلے تھے اگر اسمارہ کی نظر کا دھوکہ نہیں تھا تو شاید وہاں دوچار تتلیاں بھی اٹھکیلیاں کرتی پھولوں پر اڑتی پھر رہی تھیں۔ اسمارہ نے پھٹی نظروں سے جے ہان کو دیکھا تھا تو جے ہان نے اسے آگے بڑھنے کا اشارہ کیا۔ اسمارہ نے لان کے اندر قدم رکھا تھا وہ پیڑ کے نیچے اسی جگہ آکر کھڑی ہوئی تھی جہاں کچھ عرصہ پہلے اس سے کھڑا نہیں ہوا جارہا تھا وہ زمین پر گر پڑی تھی جے ہان اس کے ساتھ آیا تھا اور پھر یہاں پہنچنے پر ایک بم سا پھٹا تھا پارٹی برسٹ پھٹنے کی آواز تھی اسمارہ اور جے ہان کے سر پر سے نیلی پیلی چمکیلی نما پتیاں نچھاور ہوئیں تھیں جواں نے ساتھ لگے بیچ پر کھڑے ہو کر پارٹی برسٹ سے نچھاور کیں تھیں۔ اسمارہ نے گردن اٹھا کر انہیں دیکھنا چاہا تھا۔

“Will you marry me ?”

اسمارہ کو اپنے سامنے کھڑے شخص کی آواز آئی تھی جو اب اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ چکا تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک پھولوں کا گلدستہ تھا۔ وہ کب اس کے ہاتھ میں آیا اسمارہ کو علم نہیں ہوا تھا اور وہ دونوں ہاتھ منہ پہ رکھے حیران کھڑی تھی۔۔

"میرے بس میں ہوتا تو میں تمہیں پوری دنیا دے دیتا لیکن مجھے امید ہے ابھی فی الحال کے لیے یہ پھول کافی ہونگے۔۔۔۔۔" ہاتھوں میں سورج مکھی کے پھولوں کا گلدستہ لیے وہ ایک گھٹنے کے بل بیٹھا معصومیت سے بولا تھا۔

"اسمارہ کیا تم مجھے سورج مکھی کے پھول جیسی محبت کر سکتی ہو؟ میرے ہوتے ہوئے تمہارا رخ صرف میری طرف ہو اور جب میں نہ ہوں تو تم ساری دنیا سے رخ موڑ لو۔۔؟"

جے ہان نے اسمارہ کو دیکھا تھا اسمارہ نے اسکی نظروں میں اپنے لیے محبت، احترام، حسرت، ساتھ دینے کی خواہش، ہر دکھ سکھ میں ساتھ رہنے کا وعدہ، ہر بری یاد کو مٹا دینے کا عزم اور سب سے بڑھ کر عزت دیکھی تھی وہ سبھی جذبات جنکا خواب اسمارہ ہی نہیں بلکہ ہر لڑکی دیکھتی ہے۔۔

اسمارہ نے روتے ہوئے گلدستہ تھاما تھا اور جے ہان بھی آنکھوں میں آنسو بھرے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"ایک خوبصورت تتلی اسمارہ کے لیے ہان جے ینگ کی طرف سے خوبصورت پھول۔۔۔۔۔" اسمارہ پھولوں پہ نظر جمائے ہنس پڑی تھی کیونکہ یہ ان دونوں کے نام کا مطلب تھا۔ جے ہان بھی مسکرا کر لگا تھا۔

اسمارہ نے نظریں اٹھائی اور جے ہان اسے دیکھ کر مسکرا دیا۔

دونوں بہت خوش اور ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے پرسکون تھے۔ اہل جو انکی وڈیو بنا رہی تھی اس نے ہوٹنگ کی تو یہ دونوں اسکی طرف متوجہ ہوئے تھے۔

جے ہان نے اسمارہ کی زندگی سے ہر وہ لمحہ ہر وہ جگہ جہاں اسکی بدترین یادیں وابستہ تھیں انکو مٹا کر اسمارہ کے لیے ان جگہوں کو یادگار بنادیا تھا۔ جیسے اس نے اسمارہ کی زندگی میں ہوئی ساری ٹریجڈیز کو صاف کر دیا ہو مٹا دیا ہو۔

اسمارہ جو کچھ دیر پہلے یونیورسٹی کو دیکھ کر افسوس کر رہی تھی کہ اسکی کوئی حسین یاد اس سے وابستہ نہیں کچھ ہی دیر میں جے ہان نے اس یونیورسٹی کو اسکی یاد رہ جانے والی حسین یادوں میں سے ایک یاد بنا دیا تھا اور بے شک اللہ وہ زخم بھی بھر دیتا ہے جو ہمیں لگتا ہے کبھی بھرے نہ جائیں گے۔

گھر پہنچ کر اسمارہ پہ ایک اور بم گرا تھا اور وہ بم ہادی اور حنا کو اپنے گھر پہ بیٹھے دیکھ کر اس پہ گرا تھا۔ وہ وہیں دروازے میں ہی جم کر کھڑی ہوئی تھی جبکہ جے ہان اسکے پاس سے گزر کر ان سے ملنے کے لیے آگے بڑھا تھا۔

"کیسے ہو جے ہان؟" ہادی گلے ملتے ہوئے بولا تھا۔

جے ہان اس سے مل کے ماں سے ملا تھا جو جے ہان کو خوش دیکھ کر خود بھی خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھیں۔ اسمارہ نے بھی خود کو کمپوز کیا اور ان سے آکر ملی۔ دادی اور صفا بیگم پہلے سے ہی خوش گپیوں میں مصروف تھیں جبکہ آنکھ مہمانوں کے لیے کچھ سنیکیس اور چائے لے کر آئی تھی۔ سبکو سرو کرنے کے بعد جب وہ ہادی کو سرو کرنے لگی تو اسکا دوپٹہ ہادی کی گھڑی میں اٹک گیا اور اسکے واپس پلٹنے پر ہادی کے ہاتھ سے چائے کا کپ دھڑام سے نیچے گرا۔

"اللہ آنکھ تجھے کس نے کہا تھا سگھڑاپا ٹیسٹ کرنے کو ہٹو یہاں سے۔"

صفا بیگم جلدی سے اٹھ کر آگے بڑھیں تھیں جبکہ آنکھ عجیب کشمکش میں مبتلا کھڑی تھی اور سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی کہ یہ پل بھر میں ہوا کیا ہے۔

"بیٹا تمہیں کتنی بار کہا ہے ان کاموں سے دور رہا کرو خواہ مخواہ کوئی بڑا نقصان کر دیتی تو۔۔"

دادی کے انتہائی نرم لہجے کے پیچھے پیچھے خونخوار انداز کو آنکھ بخوبی سمجھ گئی تھی اور آنکھ سہمی ہوئی باہر آئی تھی۔

"کیا ہوا آنکھ ایسے کیا پاگلوں کی طرح ڈرے ہوئے چہرے کے ساتھ ہنس رہی ہو؟" امل نے آنکھ کو باہر کھڑے ایسے ہنستے ہوئے دیکھ کر کہا تھا۔

"تمہیں پتہ ہے ابھی اندر کیا ہوا؟؟؟" اس نے امل کے ہاتھ پکڑے۔

"میرا دوپٹہ۔۔۔" اس نے دوپٹہ پکڑ کے لہرایا۔ "ہادی کی گھڑی میں اٹکا۔۔۔" اور چمک گئی۔۔۔ اسکا ایک بہت بڑا بالی ووڈ ڈریم پورا ہو گیا تھا۔

"کیا؟" امل نے حیرت دکھائی۔

"ہاں فل ڈی ڈی ایل کے سین ہوا یار۔۔۔۔۔" وہ جیسے جھومنے لگی۔

"اوہ مس بالی ووڈ تمیز سے اور کوئی شرم ہوتی ہے کوئی حیا ہوتی ہیں مہمان ہیں ہمارے وہ نیت خراب مت کرو۔۔۔۔" امل نے یاد دہانی کروائی۔

"خود کیا کیا میں نے؟ اب ہو گیا تو بتا رہی ہوں کبھی تو خوش ہو جایا کرو میری خوشی میں۔۔۔۔"

"اف دادی ٹھیک کہتی ہیں بالی ووڈ گھس گیا ہے تمہارے دماغ میں ہٹو مجھے ملنا ہے ہادی بھائی اور آنٹی سے۔۔۔"

اٹل اسکو ہٹاتی آگے بڑھی تو آنکھ کا جول بنی دوپٹہ لہراتی کمرے کی طرف چل دی تھی۔

وہاں کچھ دیر بیٹھنے کے بعد اسمارہ کو پتہ چلا تھا کہ اٹل اور جے ہان جو سیکرٹ کام کر کے آئے تھے وہ ہوٹل کی بکنگ تھی جو اسکے نکاح کے لیے بک کیا گیا تھا اور اس پر مزید یہ کہ پرسوں اسکا اور جے ہان کا نکاح تھا اسکے بعد انکی سیول کی واپسی کی فلائٹ تھی اور یہی کام سر انجام دینے پہلے جے ہان اور اب اسکی فیملی پاکستان آئے تھے۔

اسمارہ کے ساتھ ایسے موقعوں پہ عجیب و غریب حالات ہوتے تھے جن پر اسے سمجھ نہیں آتی تھی کہ خوش ہو حیران ہو یا دکھی ہو۔۔۔

اسے لگ رہا تھا وہ ان سب سے گھنٹہ دو گھنٹے پیچھے زندگی گزار رہی ہے کیونکہ باقی سبکو سب کچھ پتہ چل جاتا تھا سوائے اسکے۔

اسمارہ اپنے کمرے میں آئی تھی اور بیٹھ کر کچھ سوچنے لگی تھی سب کچھ اتنا اچانک اور ایسے خود بخود ہو رہا تھا اسمارہ کو سمجھ نہیں آتی تھی کہ وہ اپنی خوش قسمتی پہ رشک کرے یا باقی کی ساری زندگی کسی لمبے شکر کے سجدے میں گزار دے۔

اس نے وضو کیا اور ظہر کی نماز پڑھ کر تہہ دل سے اللہ کا شکر ادا کیا اسکے پاس الفاظ اور وہ سجدہ نہیں تھا جو اللہ کے احسانوں کا بدلہ چکا سکے۔ جب سے اس نے اللہ سے لو لگائی تھی ایسے ایسے راستے کھلے تھے ایسے معجزے ہوئے تھے کہ وہ خود دنگ رہ گئی۔

"اللہ تو نے مجھ گنہگار کو ناشکری کو اتنا دیا جتنی میری اوقات نہیں تھی میں تیرے احسانوں کا بدلہ کیسے اتاروں میرے مالک۔۔۔۔۔۔ تو نے مجھے جے ہان جیسا لائف پارٹنر دے کر میری زندگی کی ساری محرومیوں کو جیسے ختم کر دیا ہے میں اس قابل کیسے ہوئی اللہ؟؟" خود کو کمتر سمجھنا جیسے اسکی رگ رگ میں شامل ہو چکا تھا نا چاہتے ہوئے بھی یہ محرومی جو اسکے ذہن میں ڈال دی گئی تھی اسکی سوچ میں آجاتی تھی۔

کچھ چیزیں بار بار ہمیں سنا سنا کر ہمیں مجبور کر دیا جاتا ہے کہ ہم انہیں حقیقت مان لیتے ہیں اور پھر ساری زندگی کتنا بھی اس حقیقت کو جھٹلانے کی کوشش کریں ہم اپنے ذہن سے وہ خیال نکال نہیں پاتے۔

"جے ہان۔۔۔ میں اسکے قابل ہوں بھی یا نہیں؟"

الْحَبِيثَاتُ لِلْحَبِيثِينَ وَالْحَبِيثُونَ لِلْحَبِيثَاتِ وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ (26)

بری عورتیں برے مردوں کے لیے ہیں، اور برے مرد بری عورتوں کے لیے ہیں۔ جب کہ اچھی عورتیں اچھے مردوں کے لیے ہیں، اور اچھے مرد اچھی عورتوں کے لیے ہیں۔

سورة النور۔

یہ آیت اسکے ذہن میں نہ جانے کیسے ابھری تھی۔ جے ہان کی اور اپنی اب تک کی زندگی کی ایک فلم اسکی نظروں سے گزری تھی۔

وہ اللہ سے غافل رہا تھا تو اسمارہ بھی تو غافل رہی۔۔۔

اسے اللہ نے ایک موقع دیا تھا اپنے قریب ہونے کا تو اسمارہ کو بھی تو ملا تھا۔۔۔

وہ اگر ایک غلط انسان کی طرف راغب ہوا تھا تو اسمارہ نے بھی تو یہ غلطی کی تھی۔۔۔

جے ہان اگر ٹھکرایا گیا تھا تو اسمارہ کو بھی تو توڑا گیا تھا۔

وہ اگر اللہ سے بدظن ہوا تھا تو اسمارہ بھی تو بدظن تھی۔۔۔۔

اسے اللہ نے حسن ثانی کے ذریعے اپنی ذات سے روشناس کرایا تھا تو اسمارہ کو ذبیحان محمد کی صورت میں رہنما عطا کیا تھا۔۔۔۔۔

اسمارہ اسکو پانے کے لیے دل ہی دل میں دعائیں کرتی رہی تھی تو وہ بھی تو روپ بدل بدل کر اسے پانے کی جدوجہد کرتا رہا تھا۔

دونوں کی زندگیاں دونوں کے کیے گئے فیصلے اور دونوں کا سفر ایک جیسا ہی تو تھا۔

جے ہان جیسا تھا وہ بھی تو ویسی ہی تھی رتی برابر اونچ نیچ نہیں تھی جیسا مرد ہوگا اسے ویسی ہی عورت ملے گی اور جیسی عورت ہوگی اسے ویسا ہی مرد ملے گا۔۔۔

"بے شک اللہ کی ساری آیتیں سچی ہیں ایک ایک لفظ سچ۔۔۔۔۔مکمل۔۔۔۔۔برابر۔۔۔۔۔اللہ کے سارے وعدے سچے ہیں بے شک اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا بے شک۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ بے ساختہ پکار اٹھی تھی۔

یہ کہانیاں جب اسکے سامنے کھلی تھی تو وہ ڈر گئی تھی سہم گئی تھی۔ اسے اس بار سوالوں کے جواب کے لیے کسی سے پوچھنا نہیں پڑا تھا کل جب یہ آیت اسے آئلہ کے لیے لگی تھی تو وہ سمجھ نہیں پائی تھی لیکن آج جب اسے اپنے لیے سمجھنا چاہا تو اللہ نے اسکے سامنے ساری کہانی کھول دی تھی۔ جب ہم خود سے قرآن سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں تو اللہ اسی طرح اپنی آیتیں ہمارے سامنے کھول کر رکھ دیتے ہیں۔۔۔۔۔

اللہ کی کہی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہر بات جو قرآن میں لکھی تھی ایک ایک کر کے سچ ثابت ہوئیں تھیں اسارہ کے سامنے کھول کے رکھ دی گئیں تھیں اسکا دل اللہ کی محبت اور اللہ کے خوف سے سرشار تھا وہ اپنی جگہ پہ ساکت بیٹھی روئے جا رہی تھی۔

اللہ نے قرآن میں انسان سے کئی وعدے کیے ہیں جن میں:

طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہ دینے کا وعدہ (سورہ البقرہ آیت: 286)

صبر والوں کا ساتھ دینے کا وعدہ (سورہ انفال آیت: 46)

ہر مشکل کے ساتھ آسانی کا وعدہ (سورہ الم نشرح آیت: 6)

جو چلا گیا اس سے بہتر دینے کا وعدہ (سورہ الضحیٰ آیت: 4)

دعاؤں کی قبولیت کا وعدہ (سورہ غافر آیت: 60)

اور یہ سبھی وعدے اسمارہ نے وفا ہوتے دیکھے تھے۔ اسکے سارے ابہام کہیں دور جا چکے تھے باقی تھی تو صرف محبت اللہ کی محبت۔۔۔۔

اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کی چاہ۔۔۔۔

اللہ کے جلال سے بچنے کا خوف۔۔۔۔

اور اللہ کے لیے زندگی گزارنے کی خواہش۔۔۔۔

اسمارہ کو آج پتہ چلا تھا آج تک اس نے جو بویا تھا وہی کاٹا تھا۔ اور اس موقع پہ مولانا رومی کی کتنی حسین بات ہے کہ:

ہر اگنے والی چیز یہ بتاتی ہے، کہ انسان جو بیجتا ہے وہی کاٹنا ہے۔۔

اے میرے دوست۔۔ اگر تم سمجھدار ہو،

تو محبت کے سوا کچھ نہ بیجو۔

محبت کے سوا کچھ نہ بیجو۔۔۔۔

گھر میں ایک دم سے شادی کا ماحول بن گیا تھا۔ رشتہ داروں کو دعوت نامے دے دیئے گئے تھے۔ آج عرشہ بھی کینیڈا سے آنے والی تھی اسکے لئے بھی کمرے کی صفائی چل رہی تھی۔ صفا بیگم اور حنا

شاپنگ کے لیے نکل گئی تھیں۔ جبکہ دادی کاموں میں ان کی نگرانی کر رہی تھی۔ آئلہ بار بار بہانے بنا کر کام چوری کرتی مگر دادی فوراً اسے کان سے پکڑتی تھیں اہل بھی کاموں میں مصروف تھی۔

رات کے وقت آئلہ اور اہل نے مل کر ڈھولکی کا پلان بنایا تھا۔ جس پر دادی نے انکی تائید کی تھی۔ اسمارہ اپنے کمرے میں تھی جب دادی اسکے کمرے میں آئی تھیں۔

"دادی آپ مجھے بلا لیتی؟" اسمارہ اٹھ کر ان کے پاس آئی تھی۔

"نہیں میں خود آئی ہوں۔۔۔۔" دادی اسمارہ کے سائیڈ ٹیبل سے احمد حسین کی تصویر اٹھاتے بولی تھیں۔

"آج احمد حسین ہوتا تو ہم سب سے زیادہ خوش ہوتا۔۔۔۔" وہ اسمارہ کے بیڈ پہ بیٹھی تھیں۔

"جب آخری بار میری بات ہوئی تو وہ یہی کہہ رہا تھا جلد از جلد پاکستان آکر تمہارا اور جے ہان کا نکاح کر کے تمہیں اپنے ساتھ لیجانا چاہتا ہے مگر زندگی نے اسے وقت نہیں دیا۔۔۔"

تب سے مجھے ایسے لگ رہا تھا جیسے کوئی ادھورا کام میرے سر پہ جسے پورا کر کے ہی میں سکھ کا سانس لے سکوں گی۔ میں نے جے ہان سے بات کی تو اس نے تمہیں سوچنے کے لیے کچھ وقت دینے کا کہا میں نے بھی اسرار نہیں کیا لیکن اب وقت آگیا تھا اس لیے ہم نے فیصلہ کرنے میں دیر نہیں لگائی۔

تم خوش ہو نا" انہوں نے اپنے قدموں میں بیٹھی اسمارہ کے چہرے پہ ہاتھ رکھا تھا۔

اسمارہ نے اثبات میں سر ہلایا اور اپنا سر دادی کی گود میں رکھ دیا۔

"تھینک یو دادی۔۔۔۔۔ آپکا بھی بابا کا بھی اور جے ہاں۔۔۔ اسکا بھی آپ لوگوں نے میری زندگی میں اتنی خوشیاں اتنے رنگ بھر دیئے ہیں کہ میں اب کوئی شکایت کروں گی تو میں خود کو معاف نہیں کر سکوں گی اللہ نے مجھے آپ جیسے حسین لوگ دے کر میری زندگی بہت حسین بنادی ہے دادی مجھے اپنی زندگی سے کوئی گلہ کوئی شکوہ نہیں رہا میں بہت خوش ہوں دل سے۔۔۔۔۔" اس نے چہرہ اٹھایا تو دادی نے اسکی نظر اتاری ہو جیسے۔

"خوش رہو میری جان۔۔۔۔۔ اللہ تمہیں دنیا کی ساری خوشیاں نصیب کرے۔۔۔۔۔"

اسمارہ کا دل خوشی سے جھوم اٹھا تھا۔ ہر طرف پھول تھے رنگ تھے خوشیاں تھیں اپنوں کا ساتھ تھا اور سب سے بڑھ کر سکون تھا اسمارہ کے دل سے بس ایک آواز آرہی تھی اور وہ تھی شکریہ اللہ۔۔۔۔۔

رات ہو چکی تھی اور لاؤنج میں جگہ بنا کر ڈھولکی کا اہتمام کیا گیا تھا۔ عرشہ بھی آچکی تھی اپنے بچوں اور خاوند کے ساتھ وہ تینوں بہنیں دادی اور حنا کے ساتھ مل کے بیٹھی ڈھولک بجا رہی تھی جبکہ اسمارہ انہیں دیکھتی خوش ہو رہی تھی۔ اسمارہ لاؤنج کی کھڑکی سے باہر بیٹھے اس حسین شخص کو دیکھ رہی تھی جسے اسکی قسمت میں لکھ دیا گیا تھا جذبات سے بھری آنکھیں، محبت سے بھرا دل اور خوشیوں سے بھری مسکراہٹ اسمارہ کے چہرے پہ صرف اسی شخص کے لیے تھی۔ جذبات، محبتیں اور مسکراہٹ صرف اسی شخص کے لئے اچھی لگتی ہیں جسے لکھنے والے نے بڑی عزت کیساتھ آپ کے نصیب میں بڑی خوبصورتی سے لکھ دیا ہو۔

اسمارہ نے سوچا تھا کہ کیسے پہلی ہی نظر میں وہ اسے اپنا لگا تھا اسکا دل کیسے اسکی طرف کھپا تھا ایسے لگا تھا جیسے اسکا کوئی کھویا ہوا حصہ اسے مل گیا ہو اسے اس وقت تو سمجھ نہیں لگی تھی مگر آج وہ یقین

سے کہہ سکتی تھی کہ ایسا کس لیے ہوا تھا کیونکہ اللہ نے ان دونوں کو ایک دوسرے کے لیے بنایا تھا ایک دوسرے کا حصہ تھے اور جنہیں اللہ نے ایک دوسرے کے لیے بنایا ہو تو انکے دلوں میں ایک دوسرے کے لیے ایسے ہی کھچاؤ اور محبتیں ڈال دیتا ہے ایک دوسرے کے لیے سکون بنا دیتا ہے پھر انکو محبت کے کسی اظہار یا دکھاوے کی ضرورت نہیں رہتی انکی روحیں ایک دوسرے سے جڑی ہوتی ہیں اور وہ ایک دوسرے کے ہو کر ہی رہتے ہیں۔

جس سے آپکو محبت ہو اور اگر وہ آپکے نصیب میں بھی لکھ دیا گیا ہو تو اسکے پیچھے بھاگنے کی ضرورت نہیں ہوتی وہ آپ کو مل کر ہی رہتا ہے لیکن جو نصیب میں نہیں وہ ہزار صحراؤں اور ریگستانوں کی خاک چھاننے پر بھی نہیں ملتا۔۔۔۔۔ پھر چاہے کتنی ہی گہری محبت ہو کوئی کتنا بڑا مجنوں اور لیلی کیوں نہ ہو۔۔۔۔۔ اسمارہ نے بھی اللہ پہ چھوڑ دیا تھا نصیب کے بھروسے وہ محبت کے پیچھے نہیں بھاگی تھی وہ اللہ کے پیچھے بھاگی تھی اور سومن کی کہی بات سچ ثابت ہوئی تھی کہ ذلیحانے بھی جب یوسف کو پانے کے لیے اللہ سے رجوع کیا تھا تو اسے بھی یوسف عطا ہو گئے تھے۔

ہادی عرشہ کا خاوند اور بے ہان باہر بیٹھے تھے بعد میں انہیں بھی اندر بلا لیا گیا تھا۔

ایل ای ڈی سکرین پر ہادی نے بے ہان اور اسمارہ کی بچپن کی تصویریں چلائی تھیں۔ کورین شادیوں میں عموماً شادی کے دن پروجیکٹر پر دلہا دلہن کی تصویریں، انکی فیملی کی تصویریں انکے ساتھ گزرے کچھ لمحات اور شادی کا فوٹو شوٹ آئے مہمانوں کو دکھایا جاتا ہے مگر ان لوگوں نے نکاح کی سادہ سی سرمنی رکھی تھی جبکہ ہادی نے آج موقع دیکھ کر وہ تصویریں چلا دی تھیں پہلے تو اسمارہ اور بے ہان اپنا بچپن

دیکھ کر منہ چھپاتے رہے تھے مگر پھر وہ تصویریں سامنے آنا شروع ہوئیں جنکا علم ہمیشہ کی طرح اسمارہ کو بالکل نہیں تھا اور باقیوں کی طرح وہ بھی آنکھیں پھاڑے دیکھنے لگی تھی۔

پہلی تصویر جو سامنے آئی تھی وہ نامسان ٹاور پہ لی گئی تھی رنگ برنگے لاکس کے پاس بیٹھی اسمارہ اس کے سر پر چھتری رکھے ہوئے جے ہان آسمان سے برستے سفید روئی کے گالے جو سیول کے سیاہ آسمان پر موتیوں کا عکس پیش کر رہے تھے اور ایک دوسرے کی آنکھوں میں گم جے ہان اور اسمارہ۔۔۔۔۔ یہ تصویر سومن نے بنائی تھی جس دن ان دونوں کی پہلی ملاقات ہوئی تھی۔

اگلی تصویر۔۔۔ ایک بڑے سے میری گو راؤنڈ کی سنہری روشنیوں میں کھڑے دونوں ایک دوسرے میں گم سے لگ رہے تھے یہ اسی دن کی تصویر تھی جس دن جے ہان اسے میری گو راؤنڈ کے بارے میں تصورات بتا رہا تھا۔

اگلی تصویر میں انکے پیچھے خوبصورت نیلے رنگ کا ہان ریور اور اسکے پار خوبصورت عمارتیں سامنے ہان ریور کے پارک میں کھڑے اسمارہ اور جے ہان جس میں اسمارہ بہت ہنس رہی تھی اور جے ہان اسے دیکھتے ہوئے مسکرا رہا تھا یہ اسی دن کی تصویر تھی جب ایک آنٹی سے جے ہان کو چھتری سے مار پڑی تھی۔

اگلی تصویر میں پرپل برقی قتموں اور پھولوں سے سچی ایک راہداری میں کھڑے تھے جے ہان سر اٹھائے ان روشنیوں کو دیکھنے میں مصروف تھا جبکہ اسمارہ کی نظریں جے ہان کے چہرے پہ ٹکی تھیں یہ تصویر اس دن کی تھی جب یہ لوگ گارڈن آف مارنگ کالم گئے تھے۔

اگلی تصویر چلی تھی اور اس تصویر میں یہ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑے تھے جبکہ انکے پیچھے آسمان پہ بہت سی روشنیاں تھیں فائر ورکس نظر آرہے تھے یہ نیو ایئر کے دن کی تصویر تھی۔

یہ سارے لمحے ساری زندگی کے لیے سومن محفوظ کر کے گئی تھی۔ جو نہ صرف اپنے قیمتی لمحات کیپچر کرتی رہی تھی بلکہ اسمارہ اور جے ہان کے حسین ترین لمحوں کو بھی کیمرے کی آنکھ میں محفوظ کر گئی تھی۔

یہ سب دیکھ کر جے ہان اور اسمارہ ایمو شنل ہو چکے تھے پھر انکے سامنے کل کے پروپوزل کی وڈیو چلی تھی جو امل نے بنائی تھی۔ وہاں موجود سب اس حسین فیری ٹیل نما کہانی کے کچھ مناظر سامنے دیکھ کر رشک کر اٹھے تھے۔

اسمارہ جو ہمیشہ سوچتی تھی سومن کو کیوں اتنا شوق ہے تصویریں بنانے کا یہ کوریز کیوں اوبسیسڈ ہیں ہر لمحہ کیمرے میں قید کرنے سے تو اسکے اس سوال کا جواب بھی بنا پوچھے مل گیا تھا۔ جے ہان نے خود کو تصویروں میں دیکھ کر اندازہ لگایا تھا وہ جب اسمارہ کے ساتھ تھا اسکے چہرے پہ کئی رنگ تھے خوشی کے رنگ وہ رنگ جو ایک حادثے میں ماند پڑ گئے تھے وہ پھر سے لوٹ آئے تھے۔۔۔۔۔

جے ہان نے پاس بیٹھی اسمارہ کو محبت بھری نظر سے دیکھا تھا اور دل ہی دل میں اسکا شکریہ ادا کیا تھا۔

میری رنگت سنوار دی جس نے

تھی وہ رنگت کی سانولی لڑکی۔۔۔

میوزک چلنے پر جے ہان کا دھیان ہٹا تھا۔

لوانت ہیا معا آیا۔۔۔۔۔

ایک عربی گانے کی آواز آئی تھی۔ جس پر اسمارہ نے نہ سمجھتے ہوئے کان کھجائے تھے۔ جے ہان اسے دیکھ کر سمجھ گیا تھا اور ہر جملے کے ساتھ اسکی ٹرانسلیشن کرنے لگا تو اسمارہ نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔

لوانت ہیا معا آیا۔۔۔۔۔

اور اب جو تم میرے ساتھ ہو

بدعی من جوایا

میرے دل کی گہرائیوں سے یہ دعا ہے

تجمعنی الا ایام بیک

کہ خدا ایسے ہی ہمیں ساتھ رکھیں

ربنا یقبل دعایا

خدا میری دعا قبول کریں

ربنا یقبل دعایا

خدا میری دعا قبول کریں

اخیر جہ یا حبیبی یوم لیا

آخر وہ دن آگیا میرے حبیب

ارتاح مہ قسوة ایامی

جس دن تمام تکالیف سے راحت مل جائے گی

جے ہان اور اسمارہ نے مسکراتے ہوئے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔

کچھ دیر بعد امل نے گانے لگائے تھے اور جے ہان کو ان پہ لڈی ڈالنا سکھا رہی تھی کیونکہ ڈانس تو ان میں سے کسی کے بس کی بات نہیں تھی۔ بڑے بوڑھے سب خوش ہوتے تالیاں بجاتے ہنستے ہوئے انکو کرتب کرتے دیکھ رہے تھے۔

ہادی جو دور بیٹھا تھا اس پر جے ہان کی نظر پڑی تھی اور جے ہان زبردستی اسے سب کے بیچ لے آیا تھا ہادی نے بمشکل ہاتھ اٹھا کر تالیاں بجائی تھیں کہ کسی نے گانا بدل کر دل پاکستان لگا دیا تھا ہادی کے تو جیسے کانوں سے دھوئیں نکل گئے۔ اتنے سارے پاکستانیوں میں اکیلا انڈین ہاتھ ہلاتا تو جاتا نہ ہلاتا تو جاتا۔۔۔ ہکا بکا رہ گیا تھا اور پھیکی سی مسکراہٹ چہرے پہ سجائے گانا بدلنے والے کو ڈھونڈنے لگا وہ آنکھ تھی جو دور کھڑی قہقہے لگا رہی تھی۔ جے ہان نے اس سین کو سب سے زیادہ انجوائے کیا تھا۔

"تم بہت خوش ہو رہے ہو۔۔۔" ہادی نے تیور دکھائے۔۔۔

"تو میرا سسرال ہے میرا دل میری جان۔۔۔" جے ہان ہنسا۔

"اس وقت نا پورے کے پورے چائیز لگ رہے ہو اس سانگ پہ جھومتے ہوئے۔۔۔۔۔ چائے پاکستان دوستی زندہ باد۔۔" ہادی بے ہان کا دوسرا ہاتھ ہوا میں کھڑا کر کے اسکی نقل اتارتے وہاں سے نکلا۔  
بے ہان اسے دل ہی دل میں القابات سے نوازنے لگا تھا۔

کوریز کو چائیز کہو تو انکو اتنا ہی اچھا یا برا لگتا ہے جتنا جب پاکستانیوں کو فارن کنٹیریز میں انڈین کہنے پہ لگتا ہے۔ لیکن بے ہان نے دل کی بھڑاس نکالی اور پھر سے سالیوں کے ساتھ اپنا مومنٹ انجوائے کرنے لگا۔

ہادی باہر لان میں آکر بیٹھ گیا تھا تو آنکھ بھی اسکی طرف آئی تھی۔

"زیادہ برا لگ گیا آپکو؟" وہ آتے ساتھ ہی بولی تھی۔

"نہیں ایسا کچھ نہیں۔۔۔" ہادی نے بنا دیکھے کہا تھا۔

"تو پھر ایسے اداس کیوں بیٹھ گئے ہیں؟" آنکھ نے ہونٹ ٹیڑھے میڑھے کیے۔

"میں ایسے ہی رہتا ہوں آپکو فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔" ہادی نے مسکراتے ہوئے یہ الفاظ کہے تھے۔

"کسی کو مس کر رہے ہیں؟" وہ کرسی سیدھی کر کے اب بیٹھ چکی تھی۔

"ایسے کیوں لگا تمہیں؟" ہادی اس سوال پر چونکا۔

"اپنے خلیل صاحب کہتے ہیں محبت میں الہام نہ ہو تو فٹے منہ محبت کا!

ویسے آپکو اسے یاد کر کے دکھی نہیں ہونا چاہیے ورنہ اللہ ناراض ہو جائیں گے۔۔۔ اللہ کی چیز تھی اس نے لے لی اور ہم سے بہتر انداز میں رکھتے ہیں وہ اپنی بنائی چیزوں کو۔۔"

ہادی اس نصیحت پہ حیران ہوا تھا۔

"اللہ جنت میں اعلیٰ مقام عطا کریں اسکو آمین۔۔۔"

لیکن اب مرنے والوں کے ساتھ زندگی تو نہیں رک سکتی نا آگے بڑھنا ہی پڑتا ہے۔"

ہادی کچھ دیر خاموش رہا تھا شاید وہ آنکھ کی باتوں کو سمجھ پارہا تھا۔

"ویسے یہ خلیل صاحب کون ہیں؟"

آنکھ کو بھی خاموش دیکھ کر اسے اس سے بہتر بات نہیں ملی تھی۔

"ارے مشہور رائٹر ہیں ہمارے آپکو نہیں پتہ کیا؟" آنکھ جھٹ سے متوجہ ہوئی تھی۔

"نہیں جس طرح آپ نے کہا اپنے خلیل صاحب مجھے لگا آپ کے کوئی چچا ہونگے۔"

آنکھ نے ہادی کا موڈ چٹکیوں میں جیسے ٹھیک کر دیا تھا۔

"مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اس رشتے سے وہ میرے بابا کے بھائی ہوئے تو میرے چچا ہی لگے

نا۔۔۔" آنکھ کو یہ بات ذرا اوفینسو لگی وہ منہ بنا کر بولی تو ہادی زیر لب مسکرایا۔

"ویسے مجھے افسوس ہوا مجھے آپ کے سارے مشہور لوگوں کا پتہ ہے اور آپ کو ہمارے لوگوں کا پتہ

ہی نہیں۔"

اب کی بار لہجے میں شکایت تھی۔

"یہ بات آپ اپنی بہن کو بھی سمجھائیں۔" ہادی نے ہنسی کنٹرول کی تھی۔

"کیوں اس نے کیا کیا؟" آنکھ ایک دم گہری آنکھوں سے دیکھنے لگی۔

"پروین شاکر کو عابدہ پروین کہہ کر یاد کر رہی تھی۔" ہادی کی ہنسی چھوٹ گئی تھی۔

"ہائے اللہ اس کیڑے مکوڑوں کی آپا سے یہی امید تھی ایک اردو ادب کا ذوق رکھنے والی بہن کی بے

عزتی کروادی۔۔۔" آنکھ نے منہ میں بڑبڑا کر اسمارہ کو حسین الفاظ میں یاد کیا تھا۔

ہادی کھکھلا کر ہنسا تھا اور اپنی جگہ سے اٹھا۔

"نہیں ہوئی کوئی بے عزتی ہائے اللہ!!"

وہ اسکی نقل اتارتے وہاں سے آگیا تھا تو اس حرکت پر آنکھ نے اپنے سر پہ چپٹ لگائی تھی اور بھاگتی

ہوئی اسکے پیچھے اندر آگئی تھی۔

جے ہان نے یہ منظر دیکھا تھا اور اسے اپنی آنکھوں پہ یقین نہیں آ رہا تھا اس نے کتنے ہی دنوں بعد

اپنے ہادی ہیونگ کو پھر سے ہنستے ہوئے دیکھا تھا دل سے ہنستے ہوئے۔۔۔ جے ہان تھوڑا ایموشنل ہوا تھا

لیکن پھر اپنے ارد گرد مصروف ہو گیا۔

نکاح کی سرمئی کے لیے جے ہان نے میرادور Mirador کا انتخاب کیا تھا۔ یہ راول جھیل کے

کنارے بنا ایک خوبصورت وینیو تھا۔ جسے ڈے لائٹ ایونیٹس کے لیے آئیڈیل تصور کیا جاتا

ہے۔ میرادور ایک ریزورٹ نما ہوٹل تھا جسکے سامنے راول جھیل تھی۔ اور ڈے لائٹ ایونیٹس کے لیے

میرادور کی بلڈنگ کے سامنے سیٹج بنایا جاتا ہے جس سے سیٹج کے پیچھے راول جھیل کا خوبصورت منظر نظر آتا ہے۔

میرادور کے لان کو سفید اور ہلکے گلابی رنگ کے پھولوں کو نکاح کی تھیم کے مطابق سجا دیا گیا تھا۔ سبز گھاس پہ سفید میز اور کرسیاں سامنے سیٹج پر ہلکے گلابی اور سفید رنگ کے پھولوں اور نیٹ کے پردوں سے سجاوٹ جو ہوا کے باعث اڑتے بہت خوبصورت لگ رہے تھے۔

اسمارہ کو آنکھ نے ہی تیار کیا تھا۔ کریم کلر کے جامہ وار کے شرارے پہ گولڈن تلے کے کناروں والا کریم نیٹ کا دوپٹہ بالوں میں ہلکے گلابی رنگ کے پھول چہرے پہ ہلکا ہلکا میک اپ اور گلابی رنگ کی لپ اسٹک وہ بہت فریش اور کھلی کھلی لگ رہی تھی۔

اسمارہ کو سیٹج پہ لا کر بٹھا دیا گیا تھا۔ رشتہ دار خواتین ملنے آتی اور مختلف تبصرے کرتی جاتی۔

"ارے اسمارہ رنگ گورا کرنے والے ٹیکے لگوا لیے کیا چہرہ بڑا روشن لگ رہا ہے۔" ایک خاتون نے بلا جھجک پوچھ لیا تھا۔

"نہیں آنٹی سیول کا پانی راس آگیا اسکو اسی لیے چہرے پہ نور آگیا۔" امل نے شرارتا کہا تو خاتون منہ بنا کر وہاں سے نیچے اتری تھیں۔

"اسمارہ یہ رنگ تو تمہیں بہت سوٹ کر رہا ہے میرے نکاح پہ خواہ مخواہ امی نے تمہیں کریم کلر نہیں پہنے دیا دیکھو تو آنکھ کتنی حسین لگ رہی ہے نا۔۔۔" آنکھ جسکی نگاہیں کسی کو ڈھونڈنے میں مصروف تھیں ایک دم متوجہ ہوئی تھی۔

"ہاں ہاں۔۔۔۔۔" آئلہ بس اتنا ہی بول پائی تھی۔

"تم ہادی بھائی کو ڈھونڈ رہی ہو تو وہ بائیں طرف کھڑے تمہیں ہی دیکھ رہے ہیں۔۔۔۔۔"

اےل جو سیلفی لے رہی تھی اسے اپنی موبائل سکرین پہ پیچھے ہادی کھڑا نظر آیا تھا۔۔۔

آئلہ نے ہڑبڑا کر دیکھا تو ایک جھٹکے سے اسمارہ کے پیچھے دبک کے بیٹھی تھی اور اپنے دل کی دھڑکن کو پرسکون کرنے لگی۔ اسمارہ اور عرشہ نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا اور کچھ سمجھنے کی کوشش کی تھی۔

صفا بیگم سٹیج پہ آئیں تھیں۔ آج شاید پہلی بار انہوں نے اسمارہ کو گلے لگایا تھا اسکی بلائیں لیں تھیں۔ اسمارہ کے دل میں جیسے ٹھنڈ پڑ گئی تھی۔

"اسمارہ اپنی ماں کو معاف کر دینا۔۔۔ میں نا سمجھ تھی اپنی محرومیوں کا ذمہ دار تجھے ٹھہراتی رہی۔۔۔۔۔" صفا بیگم رودی تھیں۔۔۔

"نہیں امی مجھے آپ سے کوئی شکایت نہیں یہ سب ایسے ہی ہونا تھا اور آپ اس وقت اس موقع پہ میرے ساتھ ہیں میری خوشی میں خوش ہیں آپ یہی چاہتی تھی نا میرا برا تو نہیں چاہتی تھی تو معافی کس بات کی۔۔۔۔۔" اسمارہ نے ماں کے انسو صاف کیے تھے۔۔۔

حنّا بھی اسمارہ کے پاس آئی تھی اور اسمارہ احترام میں کھڑی ہوئی تھی حنّا نے اسمارہ کے چہرے پہ ہاتھ پھیر کر وہی جملہ دہرایا تھا۔۔۔

전 생에 나라 를 구했어....."

Chon-seng-ay-na-ra-ga-gu-hayso

اب اسمارہ کو یہ جملہ اچھے سے سمجھ آیا تھا۔ اس دن بھی یہ جملہ حنا نے اسمارہ کے لیے نہیں بلکہ اپنی ہونے والی بہو کو دیکھ کر کہا تھا۔

"واقعی خوش قسمت تو وہ تھی۔۔۔۔۔" اسمارہ نے دل میں سوچا تھا اور مسکرائی تھی۔

"دیکھیے حنا کتنی پیاری لگ رہی ہے نا ہماری بیٹی بالکل تتلی لگ رہی ہے۔۔۔۔۔ خوبصورت تتلی۔۔۔۔۔"

یہ وہی رنگ تھا جو اسمارہ کو پہننے سے روک دیا گیا تھا کہ اس سے اسکا رنگ مزید سانولا دکھے گا مگر حقیقت میں اسکے لئے یہ رنگ آج ہی کے دن پہننے کے لئے رکھا گیا تھا یہ رنگ پہن کر اسے آج ہی حسین لگنا تھا یہ رنگ آج کے دن کے لیے ہی بنا تھا۔

اسمارہ سوچتے ہوئے مسکرائی تھی۔ اس نے نظر اٹھا کے دیکھا تھا اور بس پھر اسکی گردن وہیں اکڑ گئی تھی۔

شارٹ ٹو بلاک ہئیر کٹ، سفید رنگ کے کرتے شلوار میں متناسب جسامت، بازو کے کف کہنیوں تک چڑھائے سفید گلوبند گلے میں لٹکائے اسکے سامنے ایک شخص آیا تھا وہ سیول سے اترا شہزادہ اس زمین کا نہیں لگ رہا تھا۔ پہلی بار اسمارہ نے اسے سیاہ رنگ کے لباس اور بیس بال کیپ کے علاوہ دیکھا تھا سیاہ کے علاوہ وہ پہلی بار اسے کسی اور رنگ میں دیکھ رہی تھی اور وہ سفید رنگ تھا اور اس سفید رنگ کے آگے باقی سب رنگ پھیکے پڑ چکے تھے۔ چہرے پہ مسکراہٹ سجائے مہمانوں سے ملتا ملتا وہ سٹیج تک آچکا تھا۔ اسمارہ اس سفید حسین پھول کی خوبصورتی میں مدہوش مسکرا رہی تھی دنیا سے بے خبر۔۔۔۔۔ بے ہان سٹیج کے سامنے رک کر ہادی سے ملا تھا لیکن اسکی نظریں اسمارہ پہ ٹکی تھیں۔ آس پاس کا

منظر بھلے دیکھنے کے قابل تھا بہت حسین تھا مگر کوئی ساری کائنات کو پھولوں اور تتلیوں سے بھی سجا دیتا تو تب بھی جے ہان کے لیے اسمارہ کی مسکراہٹ سب سے زیادہ خوبصورت ہوتی۔ وہ اسی خوبصورتی کو دیکھتا رہ گیا تھا۔

اسمارہ کو لگ رہا تھا وہ اسکے حسن کی تاب نہ لاتے ہوئے اسکے قریب آنے پہ غش کھا کے گر جائے گی جے ہان اسکے ساتھ کھڑا ہو چکا تھا لیکن اس نے نہ تو کچھ کہا تھا اور نہ اسمارہ کی طرف دیکھا تھا۔ عرشہ نے دونوں کو صوفے پہ بیٹھنے کے لیے کہا تو دونوں بیٹھ گئے۔

لوگوں کا ایک شور ابھرا تھا آوازیں تیز ہوئیں تھیں اسمارہ نے سامنے دیکھا تھا تو تین چار لوگ آتے دکھائی دیئے تھے ہادی انکو ریسو کرنے سیٹج سے اتر کر گیا تھا باقی لوگ بھی اپنی جگہوں سے اٹھ کر ملنے لگے تھے تھوڑا قریب آنے پہ اسمارہ بھی پہچان گئی تھی وہ کوئی اور نہیں بلکہ حسن ثانی تھے جو انکا نکاح پڑھانے اور شادی میں شرکت کرنے آئے تھے۔

"یہ۔۔۔۔ یہ حسن ثانی ہیں نا۔۔۔۔" اسمارہ کی نظر ان پر ٹکی تھی لیکن وہ سوال جے ہان سے پوچھ رہی تھی۔

"ہاں میں نے بلائے ہیں۔۔۔۔ تمہیں شوق تھا نا ملنے کا۔۔" اسمارہ نے نظریں گھمائی اور اسے دیکھا۔

"میں نے تمہیں ذیحان محمد سے ملوانے کا کہا تھا۔" اسمارہ نے دبے ہوئے انداز میں کہا۔

"ہاں تو میں ذیحان محمد کے بھی استاد کو لے آیا ملوانے اور کیا چاہیے تمہیں۔۔" اسمارہ استہزائیہ انداز میں ہنسی تھی۔

"میں بہت نروس ہو رہی ہوں تم جانتے ہو کتنے بڑے سکالر ہیں مجھے بتا دیتے ہیں خود کو مینٹلی پریسیر کر لیتی۔۔۔" اسمارہ کے دل کی دھڑکن تیز جے ہان مطمئن تھا اسمارہ کو اس پہ غصہ آرہا تھا۔

"تم نے ہی کہا تھا جب تک ذیحان محمد سے نہیں ملوؤ گے مجھ سے دور رہنا۔۔۔" جے ہان نے اسکی نقل اتاری۔

"اف یار ویسے کہہ دیا ہو گا تم بھی۔۔۔" اسمارہ جھنجھلاہٹ سے بولی۔

"میرے لیے تمہاری کہی ہر بات بہت خاص ہوتی ہے۔۔۔" اسمارہ نے پلٹ کر اسے دیکھا جے ہان کی نظریں گہری ہوئی تو اسمارہ نے اپنا رخ فٹ سے موڑا۔  
حسن ثانی سٹیج پہ آچکے تھے۔

"کیسی ہیں اسمارہ بیٹا؟" انہوں نے اسمارہ کے سر پر ہاتھ رکھا اسمارہ نے اثبات میں سر ہلا کر جواب دیا تھا۔

"اور ہمارے حسین جے ہان محمد آپ کیسے ہیں۔۔۔ ماشا اللہ بہت خوش لگ رہے ہیں۔۔۔" حسن ثانی نے گرم جوشی کے ساتھ جے ہان محمد کو گلے لگایا تھا۔

"جے ہان محمد؟؟؟؟" یہ نام اسمارہ کو سنا سنا لگا تھا۔۔۔ اسکے کانوں سے دھوئیں نکلنے لگے تھے جو وہ سن رہی تھی کیا حسن ثانی وہی بول رہے تھے؟؟؟

اسمارہ نے گردن اٹھا کر ساتھ کھڑے ہنستے مسکراتے جے ہان کو دیکھا تھا۔

سٹیج کے بچوں بیچ پھولوں سے بنا پردہ لگانے کی تیاری ہونے لگی تھی جسکے دونوں طرف بیٹھ کر نکاح پڑھانے کا اہتمام ہونا تھا حسن ثانی کچھ جاننے والوں سے ملنے کا کہہ کر سٹیج سے اترے تھے۔

جبکہ جے ہان وہیں بیٹھ گیا تھا۔

اس نے گردن گھمائی تو اسمارہ کی آنکھوں میں سوال صاف دکھائی دے رہے تھے۔

جے ہان نے کندھے اچکا کر اشارہ کیا کہ کیا دیکھ رہی ہو؟

"جے ہان محمد؟" اسمارہ کی دبی دبی آواز۔

"ہاں۔۔۔۔۔ جے ہان۔۔۔۔۔ ذیحان۔۔۔۔۔" جے ہان نے اسمارہ کی آنکھوں کے سامنے ۳ کا نشان ہوا میں ڈرا کیا تھا اور پھر Z۔۔۔۔۔

اسمارہ کو کچھ ہی سیکنڈ لگے تھے سمجھنے میں۔ کورین زبان میں Z کا لفظ نہیں تھا اور Z سے شروع ہونے والے الفاظ کو ۳ یعنی J سے بولا اور لکھا جاتا تھا یعنی جے ہان کا نام بولنے میں جے ہان تھا اور کورین میں لکھنے میں بھی لیکن انگلش میں وہ Z سے لکھتا تھا۔ اسمارہ کے کانوں سے شائیں شائیں کی آوازیں سنائی دیں تھیں۔

"اب یہ کیوں چھپایا تھا جے ہان نے؟؟؟" اس نے اپنا سر تھاما۔

"جے ہان تم مجھے پاگل کر دو گے پلیز کچھ اور رہ گیا ہے تو وہ بھی ابھی بتا دو۔۔۔" اسمارہ نے سر پکڑ کر کہا تو جے ہان ہنس دیا۔

"یہ آخری راز تھا۔۔۔ بلکہ راز بھی نہیں تھا تم نے خود ہی غور نہیں کیا اس پر۔۔۔ شروع میں جب میں نے تمہاری کاؤنسلنگ کا فیصلہ کیا تو مجھے جے ینگ نام چھپانا تھا مگر میں پاکستان آکر تم سے جے ہان بن کر ہی ملنا چاہتا تھا تمہارا کاؤنسلر جے ہان لیکن تم نے خود سے ایک نیا کردار تصور کر ہی لیا تھا تو میں نے صحیح وقت پہ تمہیں بتانے کا فیصلہ کیا۔" اسمارہ اسے اطمینان سے کہتے سن رہی تھی اور اسکے خاموش ہونے پہ ایک گہری سانس لے کر دوسری طرف مڑی اور کافی دیر خاموش رہی تھی۔ اسکی ساری گھتیاں سلجھ گئی تھی اسے یاد آیا تھا کیسے اس نے ایک دن جے ہان محمد سے آنکھ اور صائم کے رشتے کی بات کی تھی اور اگلے ہی دن رابی کو معلوم ہو گیا تھا جو آنکھ نے جے ہان کے کہنے پہ کیا تھا۔ اور وہ اسے اسکے کمرے کو آن لائن سیشن میں دیکھ لیتا تھا اسی لیے اسے پتہ تھا اسکے کمرے میں آکٹوپس ہے۔

اور وہی اسے منفرد اور نایاب کہتا تھا اسی لیے وہ نیون سائن چینیج کر دیا تھا جے ہان نے۔۔۔۔

"تم جانتے تھے مجھے؟" اسمارہ نے نظریں سامنے مجھے پہ ڈالتے ہوئے پوچھا تھا۔

"صرف میں ہی تو جان پایا تھا تمہیں۔۔۔" اسمارہ کا رخ جے ہان کی طرف ہوا۔

"اسمارہ نام کی پہیلی کو جے ہان ہی حل کر سکتا تھا۔۔۔" جے ہان نے بات مکمل کی۔

"مجھے یقین نہیں ہو رہا۔۔۔" اسمارہ نے سپاٹ چہرے سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہی سچ ہے۔۔۔ جب اسمارہ نام کی قسمت لکھی گئی تھی تو اسکے محبت کے خانے میں جے ہان کا نام لکھا

گیا تھا۔" دونوں کی نظریں ملی۔

"اسمارہ احمد کا درد سمجھنے کے لیے مجھے جے ہان ہی بننا تھا۔۔۔"

اسمارہ احمد سے محبت کرنے کے لیے مجھے جے ینگ ہی پیدا ہونا تھا۔۔۔

اور اسمارہ احمد تک پہنچنے کے لیے مجھے ذیحان محمد ہی بننا تھا۔۔۔۔

کیونکہ اسمارہ احمد کو میرے لیے لکھ دیا گیا تھا ہر موڑ پہ ہر دور میں اور ہر کردار میں اسمارہ کے لیے جے ہان اور جے ہان کے لیے اسمارہ۔۔۔۔۔" نظروں میں محبت اٹھ کر باہر آئی تھی خوشی کے آنسو اسمارہ کے گالوں کو چھو کر گزرت تھے۔

"تمہی تھے وہ سب؟" اسمارہ کی دبی سی آواز۔۔۔

"میں ہی ہوں وہ سب۔۔۔۔۔" جے ہان کا پرسکون چہرہ۔۔۔

"تمہاری پریشانیوں میں تمہارا مائنڈ کوچ.....

تمہاری دنیا کا سب سے بڑا فلرٹ۔۔۔۔۔

اور تمہاری دعاؤں میں تمہاری سیکریٹ پریئر!"

اسمارہ بے اختیار ہنس دی تھی۔

وہ شخص جسکی اس نے زندگی میں سب سے زیادہ عزت کی جس سے اس نے سب سے زیادہ محبت کی اور سب سے زیادہ نفرت کی اور ڈانٹا بھی وہ سب ایک ہی شخص تھا اسمارہ کو ہنسی آرہی تھی لیکن وہ ایک لمحے کے لیے بہت حیران ہوئی تھی جیسے اسکی زندگی میں جس جس کردار کی کمی تھی وہ سب کردار

جے ہان نے خود نبھانے کا فیصلہ کیا تھا وہ اسمارہ کی عزت، محبت حتیٰ کہ نفرت کا حقدار بھی کسی اور کو نہیں دیکھ سکتا تھا اسے اسمارہ کے سارے جذبوں کا اکلوتا وارث بننا تھا۔

مجھے خبر نہ تھی میری خوش نصیبی کی

مجھے وہ ایسے ملا جیسے نور نظروں کو

اسمارہ جے ہان کو دیکھتی صوفے پہ سر رکھ کر خاموش ہو گئی تھی۔

حسن ثانی نے باقاعدہ نکاح کا آغاز کیا تھا سب مہمان نکاح کے لیے متوجہ ہوئے تھے۔ حسن ثانی صاحب نے نکاح پڑھوایا تھا۔ میرا دور کی فضا میں قبول ہے کی صداؤں سے گونج اٹھی تھیں۔ میرا دور کی فضا میں جھوم اٹھیں تھیں۔ خوشی کے شادیاں بجائے گئے تھے ٹھنڈی ہوائیں خوشی کا پیام لائی تھیں پھول ٹہنیوں پہ لہلہانے لگے تھے تتلیاں اٹھکھیلیاں کرتی اڑنے لگی تھیں ہر طرف خوشی کا سماں تھا محبت کا بول بالا تھا چاہے وہ دو دلوں کے بیچ کی ہو یا ان دلوں میں رہنے والے اللہ کی جس نے ان دو دلوں کو ملایا تھا۔ جو بھی تھا بالآخر فتح محبت کا نصیب ٹھہری تھی دنیا کی بنائی رسمیں، من گھڑت کہانیاں، پیانے، اور فتور سب کو مات ہو چکی تھی۔ جے ہان نے اسمارہ کے چہرے سے دوپٹہ ہٹایا تھا اور بھگتی پلکوں سے جھانک کر اسے دیکھا تھا اسمارہ کی بڑی بڑی آنکھیں جھکی تھیں اور لبوں پر مسکراہٹ تھی۔ جے ہان نے اسکا ماتھا چوما تھا اسمارہ کی سانس تھم سی گئی تھی اسکے بڑفلائی ہاؤس کی تتلیاں اسکے پورے جسم میں اڑنے لگیں تھیں اسے لگا ایک لمحے کے لیے اسکی جان حلق تک آئی تھی۔ وہی مہک وہی لمس جو ہان ریور کے قریب اسکے حصار میں آنے کے بعد اب تک اسکے اندر رچ بس گئی تھی۔

"نکاح مبارک ہو مسز جے ہان۔۔" جے ہان نے سرگوشی میں کہا تھا جس پر دونوں مسکرا دیئے تھے۔

ہر طرف مبارک باد کی گونج تھی۔ رشتہ دار حیرت اور رشک بھرے انداز میں دیکھتے ہوئے چہ مگوئیاں کرنے میں مصروف تھے۔ ایک سوچ ان لوگوں نے سوچ رکھی تھی اسمارہ کے لیے اور ایک پلان اللہ نے سوچ رکھا تھا اسکے لئے۔۔۔ اسمارہ کو ان جانے پہچانے چہروں پہ پھیلی حیرت بخوبی نظر آرہی تھی۔

"اللہ نے مجھے ایسے شخص سے نوازا ہے جس نے میرے پہلو میں کھڑے ہو کر ہجوم کو حیران کر دیا۔" اسمارہ نے جے ہان کو دیکھتے ہوئے دل ہی دل میں سوچا تھا اور ہنس دی تھی۔

میرادور کے لان میں پھول تھے تتلیاں تھیں اسمارہ اور جے ہان تھے اسلام آباد کو اور کیا چاہیے تھا۔

شام ڈھل چکی تھی۔ نکاح کا فوٹو شوٹ کروانے یہ لوگ فیصل مسجد آئے تھے۔ جے ہان نے گاڑی سے اترتے ہی پہلی بار اسمارہ کا ہاتھ پکڑا تھا اور پورے فوٹو شوٹ میں پوری مسجد میں گھومتے پکڑے ہی رکھا تھا جیسے وہ اب اس ہاتھ کو تاحیات ایسے ہی تھامے رکھے گا۔ وہ فیصل مسجد میں گھومتا ہوا نظارے دیکھتا جا رہا تھا اور ہاتھ پکڑے اسمارہ کو اپنے ساتھ چلا رہا تھا بالکل ویسے جب پہلے دن مارکیٹ گئے تھے تو اسمارہ بے دھیانی میں اسکی ہڈی پکڑے شوز کی دکان تک اسکے پیچھے پیچھے چل دی تھی۔

فوٹو شوٹ ہو چکا تھا جے ہان فیصل مسجد کے صحن میں فیصل مسجد کے دروازے کے سامنے لگے ایک لیمپ پل کے ساتھ بیٹھا تھا اور اسمارہ بھی اسکے ساتھ آکر بیٹھ گئی تھی۔ شام ہو چکی تھی فیصل مسجد کے چاروں منار اور سفید عمارت روشنی سے جگمگا اٹھی تھی۔ اسمارہ اسکے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے اپنا سر اسکے کندھے پہ رکھے پرسکون انداز میں مسجد کی طرف دیکھ رہی تھی۔

"جے ہان۔۔۔۔" اسمارہ کی دھیمی سی آواز آئی۔

"ہمم۔۔" جے ہان شاید کوئی دعا کرنے میں مصروف تھا بس اتنا ہی کہہ کر اسکی طرف مڑا تھا۔

اسمارہ نے گردن اٹھائی اور اسے دیکھ کر کچھ کہنے کے لیے لب کھولے۔

"جے ہان تم نہیں جانتے اس وقت میری کیفیت کیا ہے۔۔۔ میرا دل کر رہا ہے میں خوشی کے مارے

سجدے میں گرجاؤں اور ساری عمر اسی سجدے میں اللہ کے شکر میں گزار دوں۔۔۔۔۔"

اسمارہ کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو ٹپکنے لگے۔

"اگر میں کہوں میری کیفیت بھی تم سے کچھ مختلف نہیں تو پھر؟"

جے ہان نے ٹھوڑی سے پکڑ کر اسکا چہرہ سامنے کیا۔ اسمارہ نے جے ہان کی آنکھوں میں دیکھا۔

"جانتے ہو جے ہان۔۔۔۔"

میں نے جب تمہاری آنکھوں میں دیکھا تو میرے دل میں تمام غم ساکن ہو گئے تھے۔۔۔۔۔" اسمارہ

سوچ میں ڈوبی۔ "میں نے تمہاری آواز سنی تو میرے ارد گرد لفظوں کے پھول کھل اُٹھے" لبوں پہ

مسکان ابھری۔ "میں نے تمہیں اپنے پاس محسوس کیا تو مجھے لگا کہ اب اور کسی کی ضرورت نہیں رہی

۔۔۔۔۔" آنکھوں میں چمک اتر آئی۔ "تم میری خواہشوں میں سب سے معتبر خواہش رہے ہو جے ہان جو

میں نے زبان سے نہیں بلکہ دل سے کی۔۔۔۔۔"

تمہارے ساتھ ہونا میرا خواب نہیں دعا تھی میری۔۔۔ اور آج اللہ نے میری دعا قبول کر کے مجھے خوشی سے سرشار کر دیا ہے اگر کبھی کوئی مجھ سے پوچھے کہ مانگی گئی دعا کی شکل کیسی ہو سکتی ہے تو میں بلا جھجک تمہارا نام لوں گی۔۔۔" جے ہان نے مسکرا کر اس کے گال سے آنسو صاف کیے۔

"تم ٹھیک کہتے تھے جے ہان میں نے اللہ کے لیے دنیا چھوڑی تو اللہ نے وہی دنیا میرے قدموں میں بچھا دی ہے میں نے اللہ کو پایا تو مجھے سب مل گیا ہے تم مل گئے ہو مجھے۔۔۔"

آنسو اس کے چہرے کو پوری طرح بھگا چکے تھے اور جے ہان نے مسکراتے ہوئے اپنے ہاتھ سے نرمی سے آنسو صاف کیے تھے اور اپنی باہوں کے گھیرے میں لے کر اس کے سر کو پیار سے تھپکانے لگا تھا۔ اسمارہ نے آنکھیں بند کیں تھیں۔ اور جے ہان پول سے ہٹ کر اپنا سر اس کی آغوش میں رکھ چکا تھا۔ اسمارہ کا دل دھڑک سا گیا دھڑکنیں بے ترتیب ہوئیں اور وہ آنکھیں موندے اپنے سامنے پر سکون چہرے کو دیکھ رہی تھی۔ ہچکچاتے ہوئے ہاتھ بڑھایا اور اس کے گھنے سیاہ بالوں میں نرمی سے پھیرنے لگی۔

"تمہاری آغوش پھولوں کا وہ بستر ہے جس کے لمس کے لیے سارا جہان وارا جا سکتا ہے۔۔۔"

جہاں صدیاں گزاری جا سکتی ہیں۔۔۔۔۔

جہاں زمانوں کی تھکن اتاری جا سکتی ہے "جے ہان کے دل سے آواز نکلی تھی جو اسمارہ کے دل تک پہنچی تھی۔

جے ہان کے لبوں پہ مسکراہٹ سبھی تھی اور اسمارہ نے نرمی سے آنکھیں بند کیں تھیں اس کی زبان سے بے ساختہ نکلا تھا۔۔۔

"-----الحمد لله رب العالمين-----"

سیاہ تتلیوں کی اس خوبصورت کہانی کا اختتام اس دعا کے ساتھ کہ سبکی زندگیوں کے سفر ایسے ہی کسی الحمد للہ کے جملے کے ساتھ اختتام پذیر ہوں۔۔۔۔۔

بے شک تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو ہم پر رحم فرماتا ہے اور اس قابل بناتا ہے کہ ہمارے تخیل میں کرداروں کو تشکیل دیتا ہے جنکے ذریعے ہم اسکی دی ہوئی زندگی کی عکاسی کر سکیں۔ اللہ ہم سبکا حامی و ناصر ہو۔۔۔۔۔

## ختم شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔۔۔

السلام علیکم احباب۔۔۔۔۔

ناولز کی دنیا کے ناولز میں خوش آمدید۔۔۔۔۔

ناولز کی دنیا "ویب سائٹ / گروپ / پیج" دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کر سکتے ہیں۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہو سکا آپکی تحریر پوسٹ ہو جائے گی۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔۔

Email address :- [Novelskiduniya77@gmail.com](mailto:Novelskiduniya77@gmail.com)

Facebook page :- [Novels ki duniya](#)

( user name [@zoyatalib77](#) )

Facebook group :- [Novels ki duniya](#)

Instagram Page:- [Zoya Talib](#) (UserName: [Novelskiduniya77](#))

Youtube Channel: Novels Ki Dunya (NKD) Official

( پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو )

اور باقی کے رابطے کے لیے ہر پیج کے نیچے **Blue** الفاظ میں لکھے لفظ میں آپکو لنکس مل جائے گے ان سب کے۔۔

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کر لیں۔۔۔

شکریہ۔۔۔۔۔